جَامِعُ الاَحَادیث

مجددِ اعظم امام احمد رضا محدّث بریلوی قدس سرہٗ

تقدیم • ترتیب • تخریج • ترجمہ

مولانا محمد حنیف خاں رضوی بریلوی

شبیر برادرز

لقد من اللہ علی المؤمنین اذ بعث فیہم رسولا من انفسہم یتلوا علیہم آیتہ ویزکیہم ویعلمہم الکتب والحکمۃ

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ کی تقریباً تین سو تصانیف سے ماخوذ (۳۶۶۳) احادیث و آثار
اور (۵۵۵) افاداتِ رضویہ پر مشتمل علوم و معارف کا گنج گرانمایہ

المختارات الرضویۃ من الاحادیث النبویۃ والآثار المرویۃ

المعروف بہ

جامع الاحادیث

مع افادات

مجدد اعظم امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ

جلد سوم

تقدیم، ترتیب، تخریج، ترجمہ

مولانا محمد حنیف خاں رضوی بریلوی
صدر المدرسین جامعہ نوریہ رضویہ بریلی شریف

ناشر
شبیر برادرز
40 اردو بازار لاہور فون 7246006

پاکستان میں اس کتاب کی اشاعت کے جملہ حقوق بحق **شبیر برادرز** محفوظ ہیں

شیخ الحدیث حضرت علامہ **محمد عبدالحکیم شرف قادری** مدظلہ

نام کتاب	•=•=•=•	المختارات الرضویة من الاحادیث النبویة والآثار المرویة
عرفی نام	•=•=•=•	جامع الاحادیث
افادات	•=•=•=•	امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ العزیز
تصحیح ونظر ثانی	•=•=•=•	بحر العلوم حضرت علامہ مفتی عبدالمنان صاحب قبلہ مبارک پوری
ترتیب وتخریج	•=•=•=•	مولانا محمد حنیف رضوی صدر المدرسین جامعہ نوریہ بریلی شریف
پروف ریڈنگ	•=•=•=•	مولانا عبدالسلام رضوی استاذ جامعہ نوریہ بریلی شریف
باہتمام	•=•=•=•	شبیر برادرز اُردو بازار لاہور (پاکستان)
سن اشاعت اوّل	•=•=•=•	۱۴۲۲ھ/۲۰۰۱ء
سن اشاعت ثانی	•=•=•=•	۱۴۲۴ھ/۲۰۰۳ء
قیمت	•=•=•=•	روپے

ملنے کے پتے

☆ **ادارہ پیغام القرآن** 40 اُردو بازار لاہور

☆ **احمد بک کارپوریشن** اقبال روڈ کمیٹی چوک راولپنڈی

☆ **مکتبہ غوثیہ ہول سیل پرانی** سبزی منڈی کراچی

☆ **ضیاء القرآن پبلی کیشنز** لاہور ، کراچی

☆ **مکتبہ رضویہ** آرام باغ روڈ کراچی

۵

کتاب الجنائز

ابواب

موت ۵
تجہیز وتکفین وتدفین ۱۱
نماز جنازہ ۲۷
نماز جنازہ کی دعائیں ۵۶
زیارت قبور ۶۳
احترام مقابر ۷۵
مردوں سے حسن سلوک ۶۳
عالم برزخ کے احوال ۹۱
سوگ اور نوحہ ۱۰۷
اذان قبر ۱۱۴
کفن میں تبرکات ۱۱۷
شہید کون؟ ۱۲۰
شہید کی فضیلت ۱۲۳
طاعون ۱۲۹

اجمالی فہرست

۱۔ کتاب الجنائز ۳
۲۔ کتاب الزکوۃ ۱۵۵
۳۔ کتاب الصوم ۲۰۷
۴۔ کتاب الحج ۲۴۷
۵۔ کتاب النکاح ۲۸۹
۶۔ کتاب الطلاق ۳۶۱
۷۔ کتاب البیوع ۳۷۹
۸۔ کتاب الأیمان ۴۱۵
۹۔ کتاب الحدود والدیات ۴۲۳
۱۰۔ کتاب الھجرۃ والجہاد ۴۵۹
۱۱۔ کتاب الخلافۃ ۴۶۹
۱۲۔ کتاب الرؤیا ۴۸۷
۱۳۔ کتاب الاطعمۃ والاشربۃ ۴۹۷
۱۴۔ کتاب الاضحیۃ ۵۱۹
۱۵۔ کتاب الصید والذبائح ۵۲۹
۱۶۔ کتاب الطب والرقی ۵۳۹

ا۔ موت

(۱) مردوں کو لا الہٰ الا اللہ کی تلقین کرو

١٠١٧۔ **عن** أبی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم: لَقِّنُوا مَوْتَا کُمْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنے مردوں کو لا الہ الا اللہ سکھاؤ۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

جو نزع میں ہے وہ مجازاً مردہ ہے اور اسے کلمۂ اسلام سکھانے کی حاجت کہ بحول اللہ تعالیٰ خاتمہ اسی پاک کلمہ پر ہو اور شیطان لعین کے بھلانے میں نہ آئے۔ اور جو دفن ہو چکا حقیقۃً مردہ ہے اور اسے بھی کلمۂ پاک سکھانے کی حاجت، بعون اللہ تعالیٰ جواب یاد ہو جائے اور شیطان رجیم کے بہکانے میں نہ آئے۔ اور بیشک اذان میں یہی کلمہ لا الہ الا اللہ تین جگہ موجود ہے بلکہ اسکے تمام کلمات جواب نکیرین بتاتے ہیں۔ انکے سوال تین ہیں۔ من ربك، تیرا رب کون؟ مادینك، تیرا دین کیا ہے؟ ما کنت تقول فی ھذا الرجل. تو ان مردیعنی حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے باب میں کیا اعتقاد رکھتا تھا؟ اب اذان کی ابتداء میں، اللہ اکبر، اللہ اکبر، اللہ اکبر، اللہ اکبر اشھد ان لا الہ الا اللہ، اشھد ان لا الہ الا اللہ، اور

١٠١٧۔ الصحیح لمسلم،			کتاب الجنائز،	٢٠٠/١
الجامع للترمذی،			باب ما جاء تلقین المریض عند الموت،	١١٧/١
السنن لابی داؤد			کتاب الجنائز باب فی التلقین،	٤٤٤/٢
السنن لابن ماجہ،			باب ما جاء فی تلقین المیت،	١٠٥/١
السنن الکبری للبیهقی،	٣٨٣/٣	☆	المعجم الکبیر للطبرانی،	٢٣٣/١٠
مجمع الزوائد للهیثمی،	٣٢٣/٢	☆	اتحاف السادۃ للزبیدی،	١١/٥
کنز العمال للمتقی، ٢٥١٦٠،	٩٨/٩	☆	حلیۃ الاولیاء لابی نعیم،	٣١٠/٣
المسند للعقیلی،	٧٣/٣	☆	کامل لابن عدی،	٢٧٧/٥
الدر المنثور للسیوطی،	٢٩٨/٣	☆	المعجم الکبیر للطبرانی،	١٢٥/٢
الجامع الصغیر للسیوطی،	٤٤٨/٢	☆		

آخر میں " الله اکبر ، الله اکبر " سوال من ربك، کا جواب سکھائیں گے۔ ان کے سننے سے یاد آئے گا کہ میرا رب اللہ ہے۔ اور اشهد ان محمد رسول الله ، اشهد ان محمد رسول الله ، سوال " ما کنت تقول فی هذا الرجل " کا جواب تعلیم کریں گے کہ میں انہیں اللہ کا رسول جانتا تھا۔ اور حی علی الصلاۃ ، حی علی الفلاح ، جواب " ما دینك " کی طرف اشارہ کریں گے کہ میرا دین وہ تھا جس میں نماز رکن وستون ہے کہ " الصلوة عماد الدین " تو بعد دفن اذان دینا اس ارشاد کی تعمیل ہے جو حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس حدیث صحیح متواتر مذکور میں فرمایا۔ فتاوی رضویہ ٢/٦٦٩

(٢) رزق مکمل ہونے سے پہلے موت نہیں آتی

١٠١٨۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اِنَّ رُوْحَ الْقُدُسِ نَفَثَ فِي رُوْعِي اَنَّ نَفْسًا لَنْ تَمُوْتَ حَتّٰى تَسْتَكْمِلَ رِزْقَهَا۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک روح القدس نے میرے باطن میں وحی کی کہ کوئی جاندار نہ مرے گا جب تک اپنا رزق پورا نہ کرے۔ الکوکبۃ الشہابیہ ٢٢

(٣) موت سے مسلمان کے گناہ مٹتے ہیں

١٠١٩۔ **عن** أنس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اَلْمَوْتُ كَفَّارَةٌ لِكُلِّ مُسْلِمٍ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: موت کفارۂ گناہ ہے ہر مسلمان کیلئے۔ اہلاک الوہابیین ١٩

١٠١٨۔ اتحاف السادة للزبیدی، ١٥٩/٨ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ١٣٨/١
الترغیب و الترهیب للمنذری، ٥٣٤/٦ ☆
١٠١٩۔ الجامع الصغیر للسیوطی، ٥٥٣/٢ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ٢٢٧/١
کنز العمال للمتقی، ٤٢١٢٢ ، ٥٤٨/١٥ ☆ تاریخ بغداد للخطیب، ٣٢٧/١
تاریخ اصفهان لابی نعیم ، ٢٣١/٢ ☆

(۴) جمعہ کی رات اور دن میں انتقال کی فضیلت

۱۰۲۰۔ عن جابر بن عبد الله رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: مَنْ مَاتَ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ أَوْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ أُجِيْرَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَجَآءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَعَلَيْهِ طَابِعُ الشُّهَدَآءِ۔ جد الممتار ۱/۴۰۸

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص جمعہ کی رات یا دن میں انتقال کر جائے اسکو عذاب قبر سے محفوظ کر دیا جاتا ہے اور وہ قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ اس پر شہداء کی مہر لگی ہوگی۔ ۱۲م

(۵) روح قبض ہونے کے بعد کیا کیا جائے؟

۱۰۲۱۔ عن أم سلمة رضی الله تعالیٰ عنها قال: دخل رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم علی ابی سلمة و قد شق بصره فاغمضه ثم قال: اِنَّ الرُّوْحَ اِذَا قُبِضَ تَبِعَهُ الْبَصَرُ فَضَجَّ نَاسٌ مِنْ أَهْلِهٖ فَقَالَ: لَا تَدْعُوْ عَلٰی أَنْفُسِكُمْ اِلَّا بِخَيْرٍ، فَاِنَّ الْمَلٰٓئِكَةَ يُؤَمِّنُوْنَ عَلٰی مَاتَقُوْلُوْنَ، ثم قال: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِاَبِيْ سَلَمَةَ وَ ارْفَعْ دَرَجَتَهٗ فِي الْمَهْدِيِّيْنَ وَ اخْلُفْهُ فِيْ عُقْبَةِ الْغَابِرِيْنَ وَاغْفِرْ لَنَا وَ لَهٗ يَا رَبَّ الْعَالَمِيْنَ وَ افْسَحْ لَهٗ فِيْ قَبْرِهٖ وَ نَوِّرْ لَهٗ فِيْهِ۔

حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت ابو سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے جنازہ پر حاضر ہوئے تو دیکھا کہ آپکی آنکھیں کھلی ہیں تو

١٠٢٠۔ المصنف لعبد الرزاق، ٢٦٩/٣،٥٥٩٥ ☆ كشف لاخفاء للعجلونی، ٣١٨/٢
المسند للربیع بن حبیب، ١٣/٣ ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ١٧٦/٢
كنز العمال للمتقی، ٢١٠٨٣، ٧١٩/٧ ☆ حلية الاولياء لابی نعيم، ١٥٥/٣
اتحاف السادة للزبدی، ٢١٧/٣، ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ٣١٩/٢
جامع مسانید ابی حنیفه، ١٥٧/١ ☆ المسند لابی حنیفة، ٥٨

١٠٢١۔ الصحیح لمسلم، الجنائز، ٣٠٠/١ ☆
السنن لابی داؤد، باب تغميض الميت، ٢٤٤/٢
المسند لاحمد بن حنبل، ٢٩٧/٦ ☆ السنن الكبری للبیهقی، ٣٨٤/٣
كنز العمال للمتقی، ٤٢١٧٢، ٥٦١/١٥ ☆ جمع الجوامع للسيوطی، ٥٥٧٢،
اتحاف السادة للزبیدی، ١٠٣/٥ ☆ تلخيص الحبير لابن حجر، ١٠٥/٢

آپ نے انکو اپنے دست مبارک سے بند فرمادیا اور ارشاد فرمایا: جب روح قبض ہوجاتی ہے تو نگاہ پیچھے پیچھے اسے دیکھتی جاتی ہے۔ یہ سن کر اہل خانہ چیخ کر آواز سے رونے لگے۔ تو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اپنی طرف سے بھلائی کے علاوہ بین کرنے میں کوئی دوسرا کلمہ نہ نکالو کہ ملائکہ تمہاری باتوں پر آمین کہتے ہیں۔ پھر دعا کی: اے اللہ! ابوسلمہ کی مغفرت فرما۔ ہدایت یافتہ لوگوں میں انکا درجہ بلند فرما۔ باقی ماندہ لوگوں میں کسی کو انکا جانشین بنا۔ اے رب العالمین! انکی اور ہماری مغفرت فرما اور انکی قبر کو کشادہ اور منور فرما۔

فتاوی رضویہ ۴/۱۹

(۶) نابالغ بچوں کے مرنے پر اجر

۱۰۲۲۔ **عن** أنس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَمُوتُ لَهُ ثَلٰثَةٌ لَمْ يَبْلُغُوا الْحِنْثَ اِلَّا اَدْخَلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ بِفَضْلِ رَحْمَتِهِ اِيَّاهُمْ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس مسلمان کے تین بچے نابالغی میں مریں گے اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل فرمائے گا اس رحمت کی زیادت سے جو ان بچوں پر کریگا۔

۱۰۲۳۔ **عن** عتبة بن عبد السلمی رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَمُوتُ لَهُ ثَلٰثَةٌ مِنْ وُلْدٍ لَمْ يَبْلُغُوا الْحِنْثَ اِلَّا تَلَقَّوْهُ مِنْ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ الثَّمَانِيَةِ مِنْ اَيِّهَا شَآءَ دَخَلَ۔

حضرت عتبہ بن عبد سلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس مسلمان کے تین بچے نابالغ مریں گے وہ جنت کے آٹھوں دروازہ سے اسکا استقبال کریں گے کہ جس سے چاہے داخل ہو۔

۱۰۲۲۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب ما قیل فی الاولاد الملسمین، ۱۸٤/۱
السنن للترمذی، باب ما جاء فی ثواب من قدم ولدا. ۱۲٦/۱
السنن لابن ماجه، باب ما جاء فی ثواب من اصیب وبولده، ۱۱٦/۱
کنز العمال للمتقی، ٦٥٦٠، ۲۸۲/۳ ☆ التمهید لابن عبد البر ۱۸٦/۷
الترغیب و الترهیب للمنذری، ۷٤/۳ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ٤۹٥/۲
۱۰۲۳۔ السنن لابن ماجه، باب ما جاء فی ثواب من اصیب بولده، ۱۱٦/۱

١٠٢٤۔ **عن** معاذبن جبل رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : مَا مِنْ مُسْلِمٍ یَمُوْتُ لَهٗ ثَلٰثَةٌ مِنْ وُلْدٍ یَبْلُغُوا الْحِنْثَ اِلَّا تَلَقَّوْهُ مِنْ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ الثَّمَانِیَةِ مِنْ اَیِّها شَآءَ دَخَلَ ، فقالو : یا رسول الله ! او اثنان ، قال : اَوْ اِثْنَانِ ، قالوا : او واحد ، قال : اَوْ وَاحِدٌ ، ثم قال : وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ اِنَّ السِّقْطَ لَیَجُرُّ اُمَّهٗ بِسُرَرِہٖ اِلَی الْجَنَّةِ اِذَا احْتَسَبَتْهُ۔

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس مسلمان کے تین بچے نابالغ مریں گے وہ جنت کے آٹھوں دروازوں سے اسکا استقبال کریں گے کہ جس سے چاہے داخل ہو۔ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے عرض کیا: یارسول اللہ! یادو، فرمایا: یادو، عرض کیا: یا ایک، فرمایا: یا ایک، پھر فرمایا: قسم اسکی جسکے ہاتھ میں میری جان ہے کہ کچا بچہ جو گر جاتا ہے اگر ثواب الٰہی کی امید میں اسکی ماں صبر کرے تو وہ اپنی نال سے اپنی ماں کو جنت میں کھینچ لے جائے گا۔

١٠٢٥۔ **عن** ابی موسی الاشعری رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اِذَا مَاتَ وَلَدُ الْعَبْدِ قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ لِمَلآئِكَتِهٖ: قَبَضْتُمْ وَلَدَعَبْدِیْ فَیَقُوْلُوْنَ : نَعَمْ ، فَیَقُوْلُ : قَبَضْتُمْ ثَمَرَةَ فُؤَادِہٖ فَیَقُوْلُوْنَ : نَعَمْ ، فَیَقُوْلُ : مَاذَا قَالَ عَبْدِیْ؟ فَیَقُوْلُوْنَ: حَمِدَكَ وَاسْتَرْجَعَ ، فَیَقُوْلُ : اُبْنُوا لِعَبْدِیْ بَیْتًا فِی الْجَنَّةِ وَ سَمُّوْهُ بَیْتَ الْحَمْدِ۔

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب مسلمان کا بچہ مرتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرماتا ہے: تم نے میرے بندے کے بچے کی روح قبض کرلی۔ عرض کرتے ہیں: ہاں۔ فرمایا: تم نے اسکے دل کا پھل توڑلیا؟ عرض کرتے ہیں: ہاں، فرماتا ہے: پھر میرے بندے نے کیا کہا،؟ عرض کرتے ہیں: تیرا شکر کیا اور " انا للہ و انا الیہ راجعون " پڑھا۔ فرماتا ہے میرے بندے کیلئے جنت میں ایک گھر بناؤ اور اسکا نام حمد کا مکان رکھو۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۱۴۱/۹

١٠٢٤۔ المسند لاحمدبن حنبل، ٥١٠/٢ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ٢٩٩/٢٠

١٠٢٥۔ المسند لاحمد بن حنبل، ٤١٥/٤ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ٥٩/١

(۷) جو جس حال میں مریگا اسی پر اٹھیگا

١٠٢٦۔ **عن** جابر بن عبد الله رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: مَنْ مَاتَ عَلیٰ شَیْءٍ بَعَثَهُ اللّٰهُ عَلَیْهِ۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو جس حال میں مریگا اللہ تعالیٰ اسے اسی حال میں اٹھائے گا۔

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

افسوس ان مسلمانوں پر جو مسلمانوں کی مخالفت میں ہندوؤں کا ساتھ دیں اور انکی جماعت بڑھادیں، انکا نفع چاہیں، مسلمانوں کو نقصان پہونچائیں خصوصا وہ بھی ایسی بات میں جسکی بنا مذہبی کام پر ہو ان لوگوں کو توبہ کرنا چاہیئے ورنہ اندیشہ کریں کہ اسی حالت میں موت آگئی تو حشر بھی ہندوؤں کے ساتھ ہوگا۔ فتاوی رضویہ حصہ دوم ٣١/٩

١٠٢٦۔ المسند لاحمدبن حنبل، ٣/٣١٤ ☆ المستدرك للحاكم، ٤/٣١٣

التفسير للبغوى، ٤/٦٤ ☆ كنز العمال للمتقى، ٤٢٧٢١، ١٥/٦٨١

السلسلة الصحيحة للالبانى، ٢٨٣ ☆ الفقيه والمتفقه للخطيب، ١/٢٩

۲۔ تجہیز و تکفین و تدفین

(۱) غسل و کفن

۱۰۲۷۔ **عن** أم عطية رضى الله تعالىٰ عنها قالت : لما دخل علينا النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم و نحن نغتسل ابنته فقال : اغسلنها ثلثلا و خمسا او اكثر من ذلك ان رأيتن ذلك بماء وسدرو اجعلن فى الآخرة كافورااو شيئامن كافور فاذا فرغتن فاذننى ، فلما فرغنا اذنا ه فالقى علينا هقوه فقال : إشعِرنَّها اِيَّاهُ ۔

حضرت ام عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے جب ہم آپ کی صاحبزادی (حضرت زینب یا حضرت ام کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہما) کو غسل دے رہے تھے۔ سرکار نے فرمایا: انکو تین یا پانچ یا اس سے زیادہ مرتبہ غسل دینا۔ خواہ صاف پانی سے یا بیری کے پتوں کو جوش دیکر اور بعد میں کافور لگانا۔ پھر جب فارغ ہو جاؤ تو مجھے بتانا۔ جب ہم فارغ ہوئے تو ہم نے بتایا۔ سرکار نے ہمیں تہبند عطا فرمایا کہ انکے بدن سے متصل رکھنا۔

فتاوی رضویہ ۴/۱۳۰

(۲) کفن میں لکھ کر رکھنے کی دعا

۱۰۲۸۔ **عن** بعض الصحابة رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : مَنْ كَتَبَ هٰذِهِ الدُّعَاءَ وَجَعَلَهٗ بَيْنَ صدرِ الْمَيّتِ و كَفنِه فِى رُقْعةِ لَمْ يَنَلْهُ عَذَابُ الْقَبْرِ وَلَا يَرٰى مُنْكَرًا و نَكِيْرًا وَهُوَ هٰذا " لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ ، لا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لهٗ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ لهُ الْمُلْكُ وَلهُ الْحَمْدُ لا اِلٰهَ اِلّاَاللّٰهُ وَلا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ"۔ فتاوی رضویہ ۴/ ۱۲۸

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے یہ دعا لکھی اور ایک کپڑے

۱۰۲۷۔ الصحیح لمسلم ، کتاب الجنائز، ۱/۳۰٤

الجامع الصحيح للبخارى، باب نقض مشر المرأة ، ١/١٦٨

۱۰۲۸۔ السلسلة الضعيفة للالبانى، ٤١٦ ☆ نوادر الاصول لحكيم للترمدى،

پر لپیٹ کر میت کے سینہ پر رکھی تو اسکو نہ عذاب قبر ہو اور نہ منکر نکیر کو دیکھے۔ وہ دعا یہ ہے'' لا اله الا الله والله اکبر ، لا اله الا الله وحده لا شریك له ، لا اله الاالله له الملك وله الحمد ، لا اله الاالله ولا حول ولا قوة الا بالله العلی العظیم ۔'' ۱۲م

(۳) جنازہ میں جلدی کرو

۱۰۲۹۔ **عن** حصین بن دحدح الانصاری رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: عَجِّلُوا فَاِنَّهٗ لَا یَنْبَغِی لِجِیفَةِ مُسْلِمٍ اَنْ تُحْبَس بَیْنَ ظَهْرَانَیْ اَهْلِهٖ ۔

حضرت حصین بن دحدح انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جلدی کرو کہ مسلمان مردے کو روکنا نہ چاہئے۔

۱۰۳۰۔ **عن** عبدالله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اِذَا مَاتَ اَحَدُكُمْ فَلَا تَحْبِسُوْهُ وَاَسْرِعُوْا بِهٖ اِلٰی قَبْرِهٖ ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں کوئی مرے تو اسے نہ روکو اور جلدی دفن کو لے جاؤ۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

لہذا علماء فرماتے ہیں: کہ اگر روز جمعہ پیش از جمعہ جنازہ تیار ہو گیا تو جماعت کثیرہ کے انتظار میں دیر نہ کریں۔ پہلے ہی دفن کر دیں۔ اس مسئلہ کا بہت لحاظ رکھنا چاہئے کہ آج کل عوام میں اسکے خلاف رائج ہے۔ جنہیں کچھ سمجھ ہے وہ تو اسی جماعت کثیرہ کے انتظار میں روکے رکھتے ہیں۔ اور نرے جہال نے اپنے جی سے اور باتیں تراشی ہیں کوئی کہتا ہے کہ میت بھی جمعہ کی نماز میں شریک ہو جائے۔ کوئی کہتا ہے نماز کے بعد دفن کریں گے تو میت کو ہمیشہ جمعہ ملتا رہیگا۔ یہ سب بے اصل اور خلاف مقصد شرع ہیں۔

فتاوی رضویہ ۵۰/۴

۱۰۲۹۔ السنن لابی داؤد ، کتاب الجنائز ، باب تعجیل الجنازة ، ۴۵۰/۲

۱۰۳۰۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۴۴۴/۱۲ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۳۷۰/۱

الدر المنثور للسیوطی، ۳۸/۱ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۴۴/۳

کنز العمال للمتقی، ۴۲۳۹۰، ۸۵۲/۱۵ ☆

(۴) اچھا کفن دو اور میت کا دَین جلد ادا کرو

۱۰۳۱۔ **عن** أم المؤمنین أم سلمة رضی الله تعالیٰ عنها قالت : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : أَحْسِنُوا الْكَفَنَ وَلَا تُوذُوْا مَوْتَا كُمْ بَعَوِيْلٍ ، ولا تَاخِيْرِ وَصِيَّةٍ وَلَا بِقَطِيْعَةٍ ، وَعَجِّلُوا قَضَاءَ دَيْنِهِ وَاعْزِلُوْا عَنْ جِيْرَانِ السُّوْءِ۔

ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اچھا کفن دو، اور اپنی میت کو چلا کر رونے ، یا اسکی وصیت میں دیر لگانے ، یا قطع رحم کرنے سے ایذا نہ پہونچاؤ۔ اور اسکا قرض جلد ادا کرو، اور برے ہمسائے سے الگ رکھو۔

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یعنی قبور کفار واہل بدعت وفسق کے پاس دفن نہ کرو۔

فتاوی رضویہ، ۴/۲۶۱

(۵) میت کے کنگھی کرنا ممنوع ہے

۱۰۳۲۔ **عن** أم المؤمنین عائشة الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنها انها سئلت عن المیت یسرح رأسه فقالت : علامَ تنصون میتکم۔   فتاوی رضویہ ۱۰/۱۷۴

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ آپ سے میت کے بارے میں پوچھا گیا کہ کیا کنگھی کی جاسکتی ہے؟ تو آپ نے فرمایا: کس لئے اپنی میت کو تکلیف پہونچاؤ گے۔ ۱۲م

۱۰۳۳۔ **عن** أم المؤمنین عائشة الصدیقة رضی الله تعالی عنها انها رأت امراة یکدون رأسها بمشط فقالت : علام تنصون میتکم۔

فتاوی رضویہ، ۱۰/۱۷۴

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ نے دیکھا

۱۰۳۱۔ المسند الفردوس للدیلمی، ۳۱۸

۱۰۳۲۔ کتاب الآثار للمحمد، باب الجنائز و غسل المیت ، ٤٦

۱۰۳۳۔ المصنف لعبد الرزاق، باب شعر المیت و اظفاره، ٤٣٧/٣

کہ ایک عورت کے جنازہ کو کنگھی کی جارہی ہے تو آپ نے فرمایا: کس لئے اپنی مت کو تکالیف پہونچارہے ہو۔ ١٢م

(٦) جنازہ کے ساتھ کیا پڑھے

١٠٣٤ـ **عن** عبدالله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال: لم يكن يسمع من رسول الله صلى الله تعالیٰ عليه وسلم وهو يمشى خلف الجنازة الا قوله" لا اله الا الله"۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب بھی کسی جنازہ کے پیچھے چلتے تو لا الہ الا اللہ پڑھتے۔ فتاوی رضویہ ٤/ ٥

(٧) میت کو قبر میں اتارے تو کیا پڑھے

١٠٣٥ـ **عن** سعيد بن المسيب رضى الله تعالىٰ عنه قال: حضرت مع بن عمر رضى الله تعالىٰ عنهما فى جنازة فلما وضعها فى اللحد قال: بسم الله و فى سبيل الله وعلى ملة رسول الله، فلما اخذ فى تسوية اللبن على اللحد قال: اللهم اجرها من الشيطان ومن عذاب القبر، اللهم جاف الارض عن جنبها وصعد روحها ولقها منك رضوانا، قالت: يا ابن عمر، أ شئ سمعته من رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ام قلته برأيك؟ قال: إنى إذا لقادر على القول بل شئ سمعته من رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم۔

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ساتھ ایک جنازہ میں حاضر ہوا۔ جب آپ نے اسکو قبر میں رکھا تو" بسم الله وفى سبيل الله وعلى ملة رسول الله" پڑھا۔ جب اینٹیں دی جانے لگیں تو آپ نے دعا کی: اے اللہ! اسکو شیطان سے محفوظ رکھ اور عذاب قبر سے۔ اے اللہ زمین کو اسکے دونوں پہلوؤں سے کشادہ فرما۔ اسکی روح بلند فرما اور اسکو اپنی شرف لقاء سے مشرف فرما اس حال میں کہ تو اس سے راضی ہو۔ میں نے کہا: اے ابن عمر! کیا اس سلسلہ میں تم نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کچھ سنا ہے یا خود اپنی رائے سے یہ دعائیہ کلمات کہہ رہے ہو؟ آپ نے فرمایا:

١٠٣٤ـ [illegible]

١٠٣٥ـ [illegible]

بلاشبہ میں اس طرح کی دعا پر قادر ہوں۔ لیکن میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنا۔
فتاوی رضویہ ۲/۶۷۰

(۸) میت قبر میں رکھ کر دعا کرنا

۱۰۳۶۔ **عن** عمرو بن مرة رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: کانوا یستحبون اذا وضع المیت فی اللحد ان یقولوا: اللهم اعذہ من الشیطان الرجیم۔

حضرت عمرو بن مرہ تابعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ صحابہ یا تابعین عظام مستحب جانتے تھے کہ جب میت کو لحد میں رکھا جائے تو دعا کریں: الٰہی! اسے شیطان رجیم سے پناہ دے۔

۱۰۳۷۔ **عن** خیثمة رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: کانوا یستحبون اذا وضعوا المیت ان یقولوا: بسم اللہ وفی سبیل اللہ وعلی ملة رسول اللہ، اللهم اجرہ من عذاب القبر وعذاب النار ومن شر الشیطان الرجیم۔

حضرت خیثمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ صحابۂ کرام یا تابعین عظام مستحب جانتے تھے کہ جب میت کو دفن کریں تو یوں کہیں: اللہ کے نام سے اللہ کی راہ میں اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ملت پر، الٰہی اسے عذاب قبر وعذاب دوزخ اور شیطان ملعون کے شر سے پناہ بخش۔
فتاوی رضویہ ۲/۶۷۰

(۹) جنازہ کے ساتھ آگ نہ لے جاؤ

۱۰۳۸۔ **عن** عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنه انه قال قال لابنه وهو فی سیاق الموت! اذا انا مت فلا تصاحبنی نائحة ولا نارا۔ فتاوی رضویہ ۴/۱۴۱

حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنے بیٹے سے موت سے کچھ قبل فرمایا؛ جب میں مر جاؤں تو میرے جنازہ کے ساتھ نہ کوئی رونے والی جائے اور نہ آگ۔ ۱۲م

۱۰۳۶۔ بوادر الاصول لحکیم للترمذی، الفصل التاسع الاربعون، ۳۲۳
۱۰۳۷۔ المصنف لابن ابی شیبة، ما قالوا اذا وضع المیت فی قبرہ، ۳/۳۲۹
۱۰۳۸۔ الصحیح لمسلم، کتاب الایمان، ۱/

(۱۰) جنازے میں عورتیں شریک نہ ہوں

۱۰۳۹۔ **عن** عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہ رأی نسوۃ فی جنازة فقال : ارجعن ما زورات غیر ما حورات ، فکن لتفتن الا حیاء وتو ذینالا موات ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک جنازہ میں کچھ عورتیں دیکھیں تو ارشاد فرمایا: پلٹ جاؤ، گناہ سے بوجھل ثواب سے اوجھل ۔ تم زندوں کو فتنوں میں ڈالتی ہو اور مردوں کو اذیت دیتی ہو۔　فتاوی رضویہ ۴/۲۶۰

(۱۱) معظم دینی و بزرگوں کے کپڑوں سے کفن دینا بہتر ہے

۱۰۴۰۔ **عن** سھل بن سعد الساعدی رضی اللہ تعالی عنہ قال: ان امرأۃ جائت الی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ببردۃ منسوجۃ فیھا حِاشیتان ، تدرون ما البردۃ ؟ قالوا : الشملۃ ، قال : نعم ، قالت: نسجتھا بیدی فجیئت لاکسو کھا فاخذ ھا النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم محتا حا الیھا فخرج الینا وانھا ازراہ فحسنھا فلان فقال : اکسنیھا ما احسنھا ، فقال القوم : ما احسنت لبسھا النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم محتا حا الیھا ثم سألتہ وعلمت انہ لا یرد ، قال : انی واللہ ما سألتہ لا بسہ وانما سألتہ لتکون کفنی ، قال سھل ، فکانت کفنہ ۔

حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک بی بی نے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک تہبند اپنے ہاتھ سے نہایت خوبصورت بن کر پیش کیا۔ سرکار کو اس وقت ضرورت تھی قبول فرمالیا۔ اس تہبند کو باندھ کر ہمارے درمیان تشریف فرما ہوئے کہ اتنے میں ایک صحابی (حضرت عبدالرحمن بن عوف یا حضرت سعد بن ابی وقاص) نے تعریف کرتے ہوئے اسکو طلب کرلیا۔ حضور اجود الاجودین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عطا فرمایا۔ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے انہیں ملامت کی کہ اس وقت اس ازار شریف کے سوا حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس اور تہبند نہ تھا اور آپ جانتے ہیں کہ حضور اکرم الکرماء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کبھی سائل کو رد نہیں فرماتے۔ پھر آپ

۱۰۳۹۔ السنن لسعید بن منصور،　شرح الصدور،　۲۷۸

۱۰۴۰۔ الجامع الصحیح للبخاری،　باب من استعد الکفن الخ،　۱۷۰/۱

نے کیوں مانگ لیا؟ انہوں نے کہا: واللہ میں نے استعمال کو نہ لیا بلکہ اس لئے کہ اس میں کفن دیا جاوں۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انکی اس نیت پر انکار نہ فرمایا۔ آخر اسی میں کفن دیئے گئے۔

(۱۲) حضور نے حضرت علی کی والدہ کو اپنی قمیص میں کفن دیا

۱۰۴۱۔ **عن** عبدالله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : لما ماتت فاطمة ام علی رضی الله تعالیٰ عنهما خلع رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم قمیصه والبسها ایاه واضطجع فی قبرها فلما سوی علیها التراب قال بعضهم : یا رسول الله ! رأیناك صنعت شیئا لم تصنعه باجد ، قال : اِنِّی اَلْبَسْتُهَا قَمِیْصِی لِتُلْبَسَ مِنْ ثِیَابِ الْجَنَّةِ فَاضْطَجَعْتُ مَعَهَا فِی قَبْرِهَا لِاُخَفِّفَ عَنْهَا مِنْ ضُغْطَةِ الْقَبْرِ اِنَّهَا کَانَتْ اُحْسَنَ خَلْقِ اللّٰهِ صَنْعًا اِلَیَّ بَعْدَ اَبِی طَالِبٍ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ جب حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کی والدہ حضرت فاطمہ بنت اسد رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا انتقال ہوا تو حضور نے اپنی قمیص مبارک انکے کفن کے لئے عطا فرمائی اور قبر میں اترے۔ جب مٹی برابر کی جا چکی تو بعض صحابہ کرام نے عرض کی: یا رسول اللہ! ہم نے آج آپ سے ایسا کام دیکھا جو آپ نے اس سے پہلے کبھی نہیں کیا۔ ارشاد فرمایا: میں نے اپنی قمیص کفن میں اس لئے عنایت کی تاکہ یہ جنت کا لباس پہنیں پھر انکی قبر میں اترا، تاکہ قبر کے عذاب سے محفوظ رہیں کہ یہ ابوطالب کے بعد مجھ پر مخلوق خدا میں سب سے زیادہ احسان کرنے والی تھیں۔

(۱۳) عبداللہ بن اُبی منافق کے کفن کے لئے حضور نے قمیص دی

۱۰۴۲۔ **عن** عبدالله بن عمر رضی الله تعالی عنهما قال: ان عبدالله بن ابی لماتوفی جاء ابنه الی النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فقال: 'عطنی قمیصك اکفنه فیه وصل علیه واستغفر له فاعطاه قمیصه فقال : آذننی اصل علیه فاذنه فلما اراد ان یصلی علیه جذبه عمر فقال : الیس الله نهاك ان تصلی علی المنا فقین فقال :

۱۰۴۱۔ مجمع الزوائد للهیثمی، ۲۵۷/۹ ☆ کنز العمال للمتقی، ۳۴۴۲۴

۱۰۴۲۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب الکفن فی القمیص الذی الخ، ۱۶۹/۱

انا بین خیر تین۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ عبداللہ بن ابی رئیس المنافقین جب مرا تو اسکے بیٹے حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کیا مجھے اپنی قمیص مبارک عطا فرمائیں کہ میں اپنے والد کو اس میں کفن دوں اور آپ اسکی نماز جنازہ پڑھیں اور مغفرت کی دعا کریں۔ چنانچہ حضور نے قمیص مبارک عطا فرمائی اور فرمایا: مجھے اطلاع دینا میں نماز جنازہ پڑھونگا۔ لہذا اطلاع آنے پر حضور نے جانے کا ارادہ فرمایا۔ حضرت عمر نے روکا کہ آپ اس منافق پر کیسے نماز پڑھیں گے جبکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو منع فرمادیا ہے۔ سرکار نے فرمایا: مجھے پڑھنے نہ پڑھنے کا اختیار دیا گیا ہے۔

٢٠٤٣۔ **عن** جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: اتی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عبداللہ بن ابی بعد ما دفن فاخرجہ فنفث فیہ من ریقہ والبسہ قمیصہ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عبداللہ بن ابی کے یہاں اس وقت تشریف لائے جب کہ وہ دفن کیا جا چکا تھا۔ آپ نے اسکو نکلوایا اور اپنا لعاب دہن اس پر ڈالکر قمیص مقدس بھی عطا کی۔

﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ بدلہ اسکا تھا کہ روز بدر جب سیدنا عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہما گرفتار آئے برہنہ تھے۔ بوجہ طویل قامت کسی کا کرتہ ٹھیک نہ آتا تھا۔ اس مردک نے انہیں اپنا قمیص دیا تھا۔ حضور عزیز غیور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نہ چاہا کہ منافق کا کوئی احسان حضور کے اہل بیت کرام پر بے معاوضہ رہ جائے۔ لہذا آپ نے دو قمیصیں مبارک اسکے کفن میں عطا فرمائے۔ نیز مرتے وقت وہ ریا کار نفاق شعار خود عرض کر گیا تھا کہ حضور مجھے اپنی قمیص مبارک میں کفن دیں۔ پھر اسکے بیٹے حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے درخواست کی۔ اور ہمارے کریم علیہ افضل الصلوۃ والتسلیم کا داب قدیم ہے کہ کسی کا سوال رد نہیں فرماتے۔ پھر حکمت الہی

١٠٤٣۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب الکفن فی القمیص الخ، ١/١٦٩

اس عطائے بے مثال میں یہ ہوئی کہ حضور رحمۃ للعالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی یہ شان رحمت دیکھ کر کہ اپنے کتنے بڑے دشمن کو کیسا نوازا ہے۔ ہزار آدمی قوم ابن ابی سے مشرف بہ اسلام ہوئے کہ واقعی یہ حلم ورحمت وعفو ومغفرت نبی برحق کے سوا دوسرے سے متصور نہیں۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ و صحبہ اجمعین وبارك وسلم۔

فتاوی رضویہ ۴/۱۳۰

(۱۴) بعد دفن دعا پڑھو

۱۰۴۴۔ **عن** عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: كان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم يقف على القبر بعدما سوى عليه فيقول: اَللّٰهُمَّ! نَزَلَ بِكَ صَاحِبُنَا وَخَلَفَ الدُّنْيَا خَلْفَ ظَهْرِهٖ، اَللّٰهُمَّ! ثَبِّتْ عِنْدَ الْمَسْئَلَةِ نُطْقَهٗ وَلَا تَبْتَلِهٖ فِي قَبْرِهٖ بِمَا لَا طَاقَةَ لَهٗ بِهٖ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عادت کریمہ تھی کہ جب مردہ دفن ہوکر قبر درست ہوجاتی تو آپ قبر پر کھڑے ہوکر دعا کرتے۔ الٰہی! ہمارا ساتھی تیرا مہمان ہوا اور دنیا اپنے پس پشت چھوڑ آیا۔ الٰہی! سوال کے وقت اسکی زبان درست رکھ۔ اور قبر میں اس پر وہ بلا نہ ڈال جسکی اسے طاقت نہ ہو۔

(۱۵) بعد دفن استغفار کرو

۱۰۴۵۔ **عن** أمير المؤمنين عثمان بن عفان رضي الله تعالىٰ عنه قال: كان النبي صلى الله تعالىٰ عليه وسلم اذا فرغ من دفن الميت وقف عليه قال: اِسْتَغْفِرُوْا لِاَخِيْكُمْ وَاسْئَلُوْا لَهٗ بِالتَّثْبِيْتِ فَاِنَّهُ الْاٰنَ يُسْئَلُ۔

امیر المؤمنین حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب دفن سے فارغ ہوتے قبر پر وقوف فرماتے اور ارشاد کرتے: اپنے بھائی کے لئے استغفار کرو اور اسکے لئے جواب نکیرین میں ثابت قدم رہنے کی دعا مانگو کہ اب اس

٤٤

۱۰٤٤۔ اتحاف السادة للزبيدى، ۰ ۲۹۹/۱ ☆ الدر المنثور للسيوطى، ۸۲/٤

۱۰٤٥۔ السنن لابى داؤد، كتاب الجنائز، باب الاستغفار عند القبر للميت الخ، ۴۵۹/۲

المستدرك للحاكم، كتاب الجنائز، ۳۷۰/۱

الجامع الصغير للسيوطى ۰ ۴۱۹/۲

سے سوال ہوگا۔

﴿۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ان حدیثوں سے ثابت کہ دفن کے بعد دعا سنت ہے۔ امام محمد بن علی حکیم ترمذی قدس سرہ الشریف دعا بعد دفن کی حکمت میں فرماتے ہیں: نماز جنازہ با جماعت مسلمین ایک لشکر تھا کہ آستانہ شاہی پر میت کی شفاعت اور عذر خواہی کے لئے حاضر ہوا اور اب قبر پر کھڑے ہو کر دعا، یہ اس لشکر کی مدد ہے کہ یہ وقت میت کی مشغولی کا ہے کہ اس نئی جگہ کا ہول اور نکیرین کا سوال پیش آنے والا ہے۔ اور میں گمان نہیں کرتا کہ یہاں استحباب دعا کا، عالم میں کوئی عالم منکر ہو۔ امام آجری فرماتے ہیں: مستحب ہے کہ دفن کے بعد کچھ دیر کھڑے رہیں اور میت کے لئے دعا کریں۔

اسی طرح اذکار امام نووی و جوہرہ نیرہ و درمختار وفتاوی عالمگیری وغیرہا اسفار میں ہے۔ طرفہ یہ کہ امام ثانی منکرین یعنی مولوی اسحاق صاحب دہلوی نے مأۃ مسائل میں اسی سوال کے جواب میں کہ بعد دفن قبر پر اذان کیسی ہے۔

فتح القدیر و بحر الرائق و نہر الفائق وفتاوی عالمگیریہ سے نقل کیا کہ قبر کے پاس کھڑے ہو کر دعا سنت سے ثابت ہے اور براہ بزرگی استانہ جانا کہ اذان خود دعا بلکہ بہترین دعا سے ہے کہ وہ ذکر الہی ہے اور ہر ذکر الہی دعا تو وہ بھی اسی سنت ثابتہ کی ایک فرد ہوئی پھر سنیت مطلق سے کراہت فرد پر استدلال عجب تماشا ہے۔ مولانا علی قاری علیہ رحمۃ الباری مرقاۃ شرح مشکوۃ میں فرماتے ہیں۔

> کل دعاء ذکر و کل ذکر دعاء۔
>
> ہر دعا ذکر ہے اور ہر ذکر دعا ہے۔

۱۰۴۶۔ **عن** جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: أَفْضَلُ الدُّعَاءِ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سب دعاؤں سے افضل دعا الحمد للہ ہے۔

۱۰۴۶۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء ان دعوۃ المسلم مستجابۃ، ۱۷۴/۲

۱۰۴۷۔ **عن** ابی موسی الاشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : کنا مع النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی سفر فجعل الناس یجھرون بالتکبیر فقال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : أَیُّھَا النَّاسُ ! أَرْبِعُوْا عَلیٰ أَنْفُسِکُمْ ، اِنَّکُمْ لَیس تدْعُوْنَ أَصَمَّ وَلَا غَائِبًا ، اِنَّکُمْ تَدْعُوْنَہٗ سَمِیْعًا قَرِیْبًا وَھُوَ مَعَکُمْ ۔

حضرت ابوموسی اشعری رضی اللہ تعالیٰ سے روایت ہے کہ ہم حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں تھے۔ لوگوں نے بلند آواز سے اللہ اکبر کہنا شروع کیا۔ حضور نے ارشاد فرمایا: اے لوگو! اپنی جانوں پر نرمی کرو۔ تم کسی بہرے یا غائب سے دعا نہیں کرتے سمیع وبصیر سے دعا کرتے ہو۔

﴿۵﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں،

دیکھو! حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کی تعریف اور خاص کلمہ اللہ اکبر کو دعا فرمایا۔ تو اذان کے بھی ایک دعا اور فرد مسنون ہونے میں کیا شک رہا۔

فتاوی رضویہ ۲/۲

(۱۶) مردہ غسل دینے والے کو پہچانتا ہے

۱۰۴۸۔ **عن** عمر و بن دینار رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : ما من میت یموت الا و ھو یعلم ما یکون فی اھلہ بعدہ و انھم یغسلونہ ویکفنونہ وانہ لینظر الیھم ۔

حضرت عمرو بن دینار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہر مردہ جانتا ہے کہ اسکے بعد اسکے گھر والوں میں کیا ہورہا ہے۔ لوگ اسے نہلاتے ہیں کفناتے ہیں اور وہ انہیں دیکھتا جاتا ہے۔

فتاوی رضویہ ۴/ ۲۵۷

۱۰۴۹۔ **عن** مجاھد رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : اذا مات المیت فملك قابض نفسہ، فما من شئ الا وھو یراہ عند غسلہ و عند حملہ حتی یوصلہ الی قبرہ ۔

حضرت امام مجاہد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب مردہ مرتا ہے ایک فرشتہ اسکی روح ہاتھ میں لئے رہتا ہے۔ نہلاتے اٹھاتے وقت جو کچھ ہوتا ہے سب کچھ دیکھتا جاتا

۱۰۴۷۔ الصحیح لمسلم، باب خفض الصوت بالذکر، ۲/۳۴۶

۱۰۴۸۔ شرح الصدور للسیوطی، ۳۹

۱۰۴۹۔ شرح الصدور للسیوطی باب معرفة المیت ، ۳۹

ہے یہاں تک کہ فرشتہ اسے قبر تک پہونچا دیتا ہے۔ فتاوی رضویہ ۴/ ۲۵۷

۱۰۵۰۔ **عن** عمر و بن دینار رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: ما من میت یموت الا روحہ فی ید ملك ینظر الی جسدہ کیف یغسلہ و کیف یکفن و کیف یمشی بہ و یقال لہ وھو علی سریرہ اسمع ثناء الناس علیك۔

حضرت عمرو بن دینار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہر مردے کی روح ایک فرشتہ کے ہاتھ میں ہوتی ہے کہ اپنے بدن کو دیکھتی جاتی ہے کہ کیونکر غسل دیتے ہیں کس طرح کفن پہناتے ہیں کیسے لیکر چلتے ہیں۔ اور وہ جنازے پر ہوتا ہے، کہ فرشتہ اس سے کہتا ہے سن تیرے حق میں بھلا یا برا کیا کہتے ہیں۔ فتاوی رضویہ ۴/ ۲۵۷

۱۰۵۱۔ **عن** بکر بن عبداللہ المزنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: بلغنی انہ ما من میت یموت الا روحہ فی ید ملك الموت فھم یغسلونہ ویکفنونہ وھو یری ما یصنع اھلہ فلم یقدر علی الکلام لینھاھم عن الرنۃ و العویل۔

حضرت بکر بن عبداللہ مزنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے حدیث پہونچی کہ جو شخص مرتا ہے اسکی روح ملک الموت کے ہاتھ میں ہوتی ہے۔ لوگ اسے غسل وکفن دیتے ہیں اور وہ دیکھتا ہے کہ اسکے گھر والے کیا کرتے ہیں وہ ان سے بول نہیں سکتا کہ انہیں شور وفریاد سے منع کرے۔ فتاوی رضویہ ۴/ ۲۵۷

۱۰۵۲۔ **عن** سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: ان المیت لیعرف کل شئ حتی انہ لینا شد باللہ غاسلہ الا خففت علی قال: ویقال لہ وھو سریرہ اسمع ثناء الناس علیك۔ فتاوی رضویہ، ۴/ ۲۵۷

حضرت سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ بیشک مردہ ہر چیز کو پہچانتا ہے یہاں تک کہ اپنے نہلانے والے کو خدا کی قسم دیتا ہے کہ آسانی سے نہلانا اور یہ بھی فرمایا: اس سے جنازہ پر کہا جاتا ہے کہ سن لوگ تیرے بارے میں کیا کیا کہتے ہیں

۱۰۵۰۔ حلیۃ الاولیاء لابی نعیم، ۳/ ۳۴۹

۱۰۵۱۔ شرح الصدور للسیوطی باب معرفۃ المیت، ۳۹

۱۰۵۲۔ شرح الصدور للسیوطی باب معرفۃ المیت، ۴۰

۱۰۵۳۔ **عن** عبدالرحمن بن ابی لیلی رضی الله تعالیٰ عنه قال: الروح بید ملك یمشی به مع الجنازة یقول له اسمع ما یقال لك الحدیث۔

حضرت عبد الرحمٰن بن ابی لیلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ روح ایک فرشتہ کے ہاتھ میں ہوتی ہے کہ اسے جنازہ کے ساتھ لے کر چلتا اور کہتا ہے سن تیرے حق میں کیا کہا جاتا ہے۔

۱۰۵٤۔ **عن** اِبن أبی نجیح رضی اله تعالیٰ عنه قال: ما من میت یموت الا روحه فی ید ملك ینظر الی جسده کیف یغسل و کیف یکفن و کیف یمشی به الی قبره۔

حضرت ابن ابی نجیح رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جو مردہ مرتا ہے اسکی روح ایک فرشتہ کے ہاتھ میں ہوتی ہے کہ اپنے بدن کو دیکھتی ہے۔ کیونکر نہلایا جاتا ہے۔ کیونکر کفن پہنایا جاتا ہے۔ اور کیونکر قبر کی طرف لے کر چلتے ہیں۔ فتاوی رضویہ ۴/ ۲۵۸

۱۰۵۵۔ **عن** ابی عبدالله بکرالمزنی رضی الله تعالیٰ عنه قال: حدثت ان المیت لیستبشر بتعجیله الی المقابر۔

حضرت ابوعبداللہ بکر مزنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، کہ مجھ سے حدیث بیان کی گئی کہ دفن میں جلدی کرنے سے مردہ خوش ہوتا ہے۔

جعلنا الله بمنه و کرمه من المسرورین المستبشربن برحمته المریحین بالموت بجوده۔ آمین، آمین۔ فتاوی رضویہ ۴/ ۲۵۸

(۱۷) نیک لوگوں کے قرب میں دفن کرو

۱۰۵٦۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ

۱۰۵۳۔ شرح الصدور للسیوطی باب معرفة المیت، ٤٠

۱۰۵٤۔ شرح الصدور للسیوطی باب معرفة المیت، ٤٠

۱۰۵۵۔ شرح الصدور للسیوطی باب معرفة المیت، ٤٠

۱۰۵٦۔ حلیة الاولیاء لابی نعیم، ٣٥٤/٦ ☆ کشف الخفاء، للعجلونی، ٧٤/١

المجروحین لابن حبان، ٢٩١/١ ☆ السلسلة الضعیفة للالبانی، ٥٦٣

کنز العمال للمتقی، ٤٢٣٧١ ☆

علیہ وسلم : اِدفِنُوا مَوتَاکُم وَسطَ قَومٍ صَالِحِینَ ، فَاِنَّ المَیِّتَ یَتَأَذّٰی بِجَارِ السُّوءِ کَمَا یَتَأَذّٰی الحَیُّ بِجَارِ السُّوءِ۔ فتاوی رضویہ ۴/۱۰۳

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنے مردوں کو نیک لوگوں کے درمیان دفن کرو۔ کیونکہ مردہ اپنے بدکار پڑوسی سے ویسی ہی تکلیف محسوس کرتا ہے جیسی زندہ اپنے برے پڑوسی سے۔ ۱۲م

(۱۸) انسان اپنی مٹی کی جگہ دفن ہوتا ہے

۱۰۵۷۔ **عن** عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : مَا مِنْ مَوْلُوْدٍ اِلَّا وَفِی سُرَّتِہٖ مِنْ تُرْبَتِہِ الَّتِی خُلِقَ مِنْهَا حَتّٰی یُدْفَنَ فِیهَا وَاَنَا وَاَبُو بَکْرٍ وَعُمَرُ خُلِقْنَا مِنْ تُرْبَۃٍ وَاحِدَۃٍ فِیهَا نُدْفَنُ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر بچہ کی ناف میں اس مٹی کا حصہ ہوتا ہے جس سے وہ بنایا گیا یہاں تک کہ اسی میں دفن کیا جائے۔ اور میں اور ابوبکر وعمر ایک مٹی سے بنے۔ اسی میں دفن ہونگے۔

۱۰۵۸۔ **عن** عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسو ل اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم :..

....

....

....

....

....

....

....

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

۱۰۵۷۔ کنز العمال للمتقی، ۳۲۶۷۳، ۱۱/۵۶۵ ☆ العلل المتناهیة لابن الجوزی، ۱/۱۹۳

۱۰۵۸۔ نوادر الاصول للحکیم الترمذی، یہ کتاب نہیں مل سکی لہذا متن نقل نہیں کیا جاسکا۔ ۱۲م

علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: فرشتہ جو رحم زن پر موکل ہے جب نطفہ رحم میں قرار پاتا ہے اسے رحم سے لیکر اپنی ہتھیلی پر رکھ کر عرض کرتا ہے: اے رب میرے! بنے گا یا نہیں؟ اگر فرماتا ہے: نہیں، تو اس میں روح نہیں پڑتی اور خون ہو کر رحم سے نکل جاتا ہے۔ اور اگر فرماتا ہے: ہاں، تو عرض کرتا ہے: اے میرے رب! اسکا رزق کیا ہے؟ زمین میں کہاں کہاں چلے گا؟ کیا عمر ہے؟ کیا کام کریگا؟ ارشاد ہوتا ہے: لوح محفوظ میں دیکھ کہ اس میں نطفہ کا سب حال پائیگا۔ پھر فرشتہ وہاں کی مٹی لاتا ہے جہاں اسے دفن ہونا ہے۔ اسے نطفہ میں ملا کر گوندھتا ہے۔ یہ ہے اللہ تعالیٰ کا وہ فرمان کہ ’’زمین ہی سے ہم نے تمہیں بنایا اور اسی میں پھر ہم تمہیں لے جائینگے۔

فتاوی افریقہ، ص۔ ۱۰۰

۱۰۵۹۔ **عن** عطاء الخراسانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: ان الملک ینطلق فیأ خذ من تراب المکان الذی ید فنُ فیہ فیذرہ علی النطفة فیخلق من التراب و من النطفة و ذلک قولہ تعالیٰ: منھا خلقنا کم وفیھا نعید کم بالآیة۔

حضرت عطاء خراسانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرشتہ جا کر اسکے مدفن کی مٹی لاکر اس نطفہ پر چھڑکتا ہے۔ تو آدمی اس مٹی اور اس بوند سے بنتا ہے۔ اور یہ ہے اللہ تبارک وتعالیٰ کا ارشاد کہ: ’’ہم نے تمہیں زمین ہی سے بنایا اور اسی میں پھر تمہیں لے جائینگے۔

فتاوی افریقہ ص ۱۰۰

(۱۹) حضرت فاطمہ کا وصال اور کفن دفن میں جلدی

۱۰۶۰۔ **عن** عبداللہ بن محمد بن عقیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان فاطمة رضی اللہ تعالیٰ عنھا لما حضرتھا الوفاة امرت علیا کرم اللہ تعالیٰ وجھہ الکریم فوضع لھا غسلا فاغتسلت و تطھرت ودعت ثیاب اکفانھا فلبستھا ومست من الحنوط ثم امرت علیا ان لا تکشف اذا قضت وان تدرج کما ھی فی ثیابھا ، قال : فقلت لہ: ھل علمت احدا فعل ذلک ؟ قال: نعم، کثیر بن عباس ، و کتب فی اطراف اکفانہ ، شھد کثیر بن عباس ، ان لا الہ الا اللہ ۔

حضرت عبداللہ بن محمد بن عقیل بن طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت

۱۰۵۹۔ الترغیب و الترھب للمنذری،

۱۰۶۰۔ المصنف لعبد الرزاق، کتاب الجنائز، ۳/ ۴۱۱

سیدہ فاطمہ زہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے انتقال کے قریب امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے اپنے غسل کے لئے پانی رکھوایا پھر نہائیں اور کفن منگا کر پہنا اور حنوط کی خوشبو لگائی، پھر حضرت مولی علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کو وصیت فرمائی کہ میرے انتقال کے بعد کوئی مجھے نہ کھولے اور اسی کفن میں دفنا دی جائیں۔ میں نے پوچھا کسی اور نے بھی ایسا کیا ہے؟ کہا: ہاں، حضرت کثیر بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے۔ اور انہوں نے اپنے کفن کے کناروں پر لکھا تھا کثیر بن عباس گواہی دیتا ہے، لا الہ الا اللہ۔

فتاوی رضویہ ۴/ ۱۲۸

۳۔ نماز جنازہ

(۱) ہر مسلمان کی نماز جنازہ پڑھو

۱۰۶۱۔ عن أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : اَلصَّلٰوةُ وَاجِبَةٌ عَلَيْكُمْ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ مَاتَ بَرًّا كَانَ أَوْ فَاجِرًا وَاِنْ عَمِلَ الْكَبَائِرَ۔ فتاوی رضویہ ۱۳/۴

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر مسلمان کی نماز جنازہ تم پر واجب ہے خواہ نکوکار ہو یا بدکار اگر چہ اس نے گناہ کبیرہ ہی کیوں نہ کئے ہوں۔ ۱۲م

(۲) مومن کی نماز جنازہ پڑھنا باعث مغفرت ہے

۱۰۶۲۔ عن أنس رضی الله تعالیٰ عنه قال :قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : أَوَّلُ تُحْفَةِ الْمُؤْمِنِ اَنْ يُّغْفَرَ لِمَنْ صَلّٰى عَلَيْهِ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مومن کا پہلا تحفہ یہ ہے کہ اس کی نماز جنازہ پڑھنے والے کو بخش دیا جاتا ہے۔ ۱۲م

(۳) مومن کی نماز جنازہ پڑھنے پر ثواب عظیم

۱۰۶۳۔ عن أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالی عليه وسلم : مَنْ شَهِدَ الْجَنَازَةَ حَتّٰى يُصَلِّيَ عَلَيْهَا فَلَهٗ قِيْرَاطٌ، وَمَنْ شَهِدَهَا حَتّٰى تُدْفَنَ فَلَهٗ قِيْرَاطَانِ، قيل : وما قيراطان ، قال : مِثْلُ الْجَبَلَيْنِ الْعَظِيْمَيْنِ أَصْغَرُهَا أُحُدٌ۔

۱۰۶۱۔ السنن لابی داؤد، باب فی الغزو مع ائمة الجور، ۳۴۳/۲
السنن الکبری للبیهقی، ۱۲۱/۳ ☆ السنن للدارقطنی، ۵۶/۲
العلل المتناهية لابن الجوزی، ۲۵/۱،
۱۰۶۲۔ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱۲۷/۱ ☆ العلل المتناهية لابن الجوزی، ۳۸۲/۱
۱۰۶۳۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب من انتظر حتی یدفن، ۱۷۷/۱
الصحیح لمسلم، کتاب الجنائز، ۳۰۷/۱

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو نماز ہونے تک جنازہ میں حاضر رہے اسکے لئے ایک دانگ ثواب ہے، اور ن تک حاضر رہے تو دو دانگ، عرض کیا گیا: دو قیراط کتنے ہوتے ہیں، فرمایا: جیسے دو بڑے ہاڑوں میں کا چھوٹا کوہ احد کے برابر۔

١٠٦ ـ **عن** ثوبان رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ لیه وسلم : مَنْ صَلّٰی عَلیٰ جَنَازَةٍ فَلَهٗ قِیْرَاطٌ، وَمَنْ شَهِدَ دَفْنَهَا فَلَهٗ قِیْرَاطَانِ ، قال : ئل النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم عن القیراط فقال : مِثْلَ اُحُدٍ ۔

حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے جنازہ کی نماز پڑھی اسے ایک دانگ ثواب ہے۔ اور جو دفن تک اضر رہا اسے دو دانگ، حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دانگ کے بارے میں پوچھا لیا تو فرمایا: احد پہاڑ کے برابر۔

١٠٦٥ ـ **عن** أمیر المؤمنین علی المرتضی کرم الله تعالیٰ وجهه الکریم قال :قال سول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : مَنْ غَسَلَ مَیِّتًا وَکَفَّنَهٗ وَحَنَّطَهٗ وَحَمَلَهٗ

---

١٠٦ ـ الجامع للترمذی، ما جاء فی فضل الصلوة علی الجنازة ، ١٢٤/١
السنن لابی داؤد ، فضل الصلوة علی الجنازه ، ٤٥١/٢
السنن لابن ماجه ، ما جاء فی ثواب من صلی علی جنازة ، ١١١/١
المسند لاحمد بن حنبل، ١٠٤/٢ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ٤٥٥/٣
کنز العمال للمتقی، ٤٢٣٥٩، ٥٩٦/١٥ ☆ التفسیر لابن کثیر ، ١٣٥/٤
السنن الکبری للبیهقی، ٤١٢/٣ ☆ الترغیب و الترهیب للمنذری ، ٣٤١/٤
١٠٦٤ ـ الصحیح لمسلم کتاب الجنائز ، ٣٠٧/١
السنن لابن ماجه ، باب فی ثواب من صلی علی جنازة ، ١١٢/١
السنن الکبری للبیهقی، ٤١٣/٣ ☆ المصنف لعبد الرزاق، ٦٢٦٨، ٤٤٩/٣
الترغیب و الترهیب للمنذری، ٣٤٢/٤ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ٧٥/٧
اتحاف السادة للزبیدی، ٤٥٥/٣ ☆ مشکل الآثار للطحاوی، ١٠٥/٢
الکنی و االاسماء للدولابی، ٥٦/٢ ☆ علل الحدیث لابن ابی حاتم، ١٠٥٧
التاریخ الکبیر للبخاری، ٢٧٣/٢ ☆
١٠٦٥ ـ السنن لابن ماجه ، باب ما جاء فی غسل المیت ، ١٠٦/١
الترغیب و الترهیب للمنذری، ٣٣٩/٤ ☆ اللالی المصنوعة للسیوطی، ٤/٢
العلل المتناهیة لابن الجوزی، ٤١٤/٢ ☆

وَصَلّٰی عَلَیْهِ وَلَمْ یُفْشِ عَلَیْهِ مَارَأٰی خَرَجَ مِنْ خَطِیْئَتِهٖ مِثْلَ یَوْمٍ وَلَدَتْهُ اُمُّهٗ۔

امیر المؤمنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کسی میت کو نہلائے، کفن پہنائے، خوشبو لگائے، جنازہ اٹھائے، نماز پڑھے، اور جو ناقص بات نظر آئے اسے چھپائے وہ اپنے گناہوں سے ایسا پاک ہوجاتا ہے جیسا جس دن ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا تھا۔

۱۰۶۶۔ **عن** جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: مَنْ اَتْبَعَ جَنَازَةً حَتّٰی یُقْضٰی دَفْنُهَا کُتِبَتْ لَهٗ ثَلٰثَةُ قِیْرَاطٍ، اَلْقِیْرَاطُ مِنْهَا اَعْظَمُ مِنْ جَبَلِ اُحُدٍ۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کسی جنازہ کے ساتھ رہے یہاں تک کہ دفن ہو چکے اسکے لئے تین قیراط اجر لکھا جائے۔ ہر قیراط کوہ احد سے بڑا۔

۱۰۶۷۔ **عن** عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: مَنْ صَلّٰی عَلٰی جَنَازَةٍ فَلَهٗ قِیْرَاطٌ، وَمَنِ انْتَظَرَهَا حَتّٰی یُقْضٰی قَضَاءُ هَا اَوْتُدْفَنَ فَلَهٗ قِیْرَاطَانِ۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے نماز جنازہ پڑھی اسے ایک قیراط ثواب اور جس نے دفن تک انتظار کیا اسے دو قیراط۔ فتاوی رضویہ ۴/۵۱

(۴) نماز جنازہ صرف ایک بار جائز ہے

۱۰۶۸۔ **عن** عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قال رسول اللہ صلی

۱۰۶۶۔ المعجم الاوسط للطبرانی، ۹/۱۱۷ ☆ مجمع البحرین، ۴۱۳۹
۱۰۶۷۔ مسند البزار، ۵/۲۰۹ ☆ المصنف لابن ابی شیبة، ۳/۱۳
۱۰۶۸۔ المسند لابی داؤد، باب اذا صلی باب اذا فی جماعة ثم ادرک لعید، ۱/۸۶
الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۵۸۱ ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ۲/۱۹
السنن الکبری للبیهقی، ۲/۳۰۳ ☆ نصب الرایة للزیلعی، ۲/۵۵
التمهید لابن عبدالبر، ۴/۲۴۴ ☆ مشکوة المصابیح للتبریزی، ۲۱۵۷
حلیه الاولیاء لابی نعیم، ۸/۳۸۵ ☆ شرح السنة للبغوی، ۳/۴۳۱

الله تعالیٰ علیه وسلم : لَا تُصَلُّوا صَلٰوةً فِي يَوْمٍ مَرَّتَيْنِ ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کوئی نماز ایک دن میں دوبارہ نہ پڑھو۔

۱۰۶۹۔ **عن** أمير المؤمنين عمر بن الخطاب رضي الله تعالىٰ عنه قال : لا يصلى بعد صلاة مثلها۔ فتاوی رضویہ،۴/۴۸

امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں: کسی نماز کے بعد اس کے مثل نماز نہ پڑھی جائے۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اس حدیث کے متعلق امام محمد نے فرمایا: یہ مرفوع ہے۔ یہ حدیثیں بھی نماز جنازہ کی نفی تکرار پر صریح دال ہیں۔ حدیث ثانی تو عام مطلق ہے اور اول میں 'فی یوم' کی قید اس نظر سے کہ مثلا ظہر کی نمازوں کی تکرار سے تو آپ ہی مکرر ہوگی۔ کل کی ظہر اور آج کی کہ ان کا سبب وقت ہے جب وقت دوبارہ آیا دوبارہ آئی۔ مگر ایک ہی سبب یعنی ایک ہی وقت میں مکرر نہ ہوگی۔ نماز جنازہ کا سبب مسلم میت ہے۔ جب میت متکرر ہو نماز متکرر ہوگی۔ مگر ایک ہی میت پر متکرر نہیں ہوسکتی۔ فتاوی رضویہ ۴/۴۸

دوسری بات یہ کہ اگر نماز جنازہ میں تکرار کی اجازت دیتے ہیں تو لوگ تسویف وکسل کی گھاٹی میں پڑینگے۔ کہیں گے جلدی کیا ہے، اگر ایک نماز ہوچکی ہم دوبارہ پڑھ لیں گے، اس تقدیر پر اگر لوگوں کا انتظار کیا جائے تو جنازہ کو دیر ہوتی ہے۔ اور جلدی کیجئے تو جماعت ہلکی رہتی ہے اور دونوں باتیں مقصود شرع کے خلاف۔ لاجرم مصلحت شرعیہ اسی کی مقتضی ہوئی کہ تکرار کی اجازت نہ دیں۔ جب لوگ جانیں گے کہ اگر نماز ہوچکی تو پھر نہ ملے گی اور ایسے افضال عظیمہ ہاتھ سے نکل جائینگے تو خواہی نخواہی جلدی کرتے حاضر آئیں گے۔ اور میت کے فائدے اور اپنے بھلے کے لئے جلد جمع ہو جائینگے اور شرع مطہر کے دونوں مقصد باحسن وجوہ رنگ ظہور پائینگے۔ فتاوی رضویہ ۴/۵۱

تیسرے شہر کی میت پر صلاۃ کا ذکر جسکو بعض لوگ نماز غائبانہ سے تعبیر کرتے ہے

۱۰۶۹۔ نصب الرایة للزیلعی، ۲/۵۵ ☆

صرف تین واقعوں میں روایت کیا جاتا ہے۔ واقعہ نجاشی، واقعہ معاویہ لیثی، واقعہ امرائے موتہ، ان میں اول ودوم بلکہ سوم کا بھی جنازہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے حاضر تھا۔ تو نماز غائب پر نہ ہوئی بلکہ حاضر پر۔ اور دوم وسوم کی سند صحیح نہیں۔ اور سوم صلاۃ بمعنی نماز صریح نہیں۔ انکی تفصیل بعونہ تعالیٰ ابھی آتی ہے۔

عام طور پر ترک اور صرف دو ایک بار وقوع خود ہی بتارہا ہے کہ کوئی خصوصیت خاصہ تھی جسکا حکم عام نہیں ہوسکتا، حکم عام وہی عدم جواز ہے جسکی بناپر عام احتراز ہے۔

☆ واقعہ اولیٰ

حضرت نجاشی سے متعلق ہے جسکی تفصیل احادیث میں اس طرح ہے۔

۱۰۷۰۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه ان رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم نعی لهم النجاشی صاحب الحبشة فی اليوم الذی مات فيه وقال: اِسْتَغْفِرُوْا لِأَخِيْكُمْ، وصفّ بهم فی المصلی فصلی عليه و كبر عليهم اربعا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے شاہ حبشہ حضرت نجاشی کے انتقال کی خبر اسی دن سنائی جس دن انکا وصال ہوا۔ فرمایا: اپنے دینی بھائی کے لئے مغفرت کی دعا کرو۔ پھر حضور نے عیدگاہ میں صف بندی فرمائی اور نماز جنازہ پڑھتے ہوئے چار تکبیریں کہیں۔ ۱۲م

۱۰۷۱۔ **عن** جابر بن عبدالله الانصاری رضی الله تعالیٰ عنهما ان نبی الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم صلی علی النجاشی فصففنا وراءه فكنت فی الصف

۱۰۷۰۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب موت النجاشی، ۱/۵۴۸
الصحیح لمسلم، کتاب الجنائز، ۱/۳۰۹
السنن للنسائی، عدد التکبیر علی الجنازة ۱/۲۱۷
التمهید لابن عبدالبر، ۶/۳۲٤

۱۰۷۱۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب موت النجاشی، ۱/۵٤۷
الصحیح لمسلم، کتاب الجنائز، ۱/۳۰۹
التمهید لابن عبد البر، ۶/۳۲۵ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۳/۳۸
المصنف لابن ابی شیبة، ۱٤/۱۵٤ ☆ تاریخ بغداد للخطیب، ۵/۲۳۵
جمع الجوامع للسیوطی، ٦۱۳٤ ☆

الثانی او الثالث۔

حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نجاشی شاہ حبشہ حضرت اصحمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر نماز پڑھی تو ہم نے آپ کے پیچھے صفیں قائم کیں میں دوسری یا تیسری صف میں تھا۔

(۵) حضور کا غائبانہ نماز پڑھنا آپکی خصوصیات سے ہے

۱۰۷۲۔ **عن** عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ وعن الصحابۃ جمیعا رضی اللہ تعالیٰ عنہم قالوا: ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال: ان اخاکم النجاشی توفی فقوموا صلوا علیہ، فقام رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و صفوا خلفہ فکبر اربعا وہم لا یظنون الا ان جنازۃ بین یدیہ۔

حضرت عمران بن حصین ودیگر صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہارا بھائی نجاشی انتقال کر گیا ہے اٹھو اس پر نماز پڑھو۔ پھر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کھڑے ہوئے۔ صحابہ نے پیچھے صفیں باندھیں۔ حضور نے چار تکبیریں کہیں، صحابہ کو یہ ہی ظن تھا کہ انکا جنازہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے ہے۔

۱۰۷۳۔ **عن** عمران بن حصین وعن الصحابۃ جمیعا رضی اللہ تعالیٰ عنہم قالوا، الی ان قال: فصلینا خلفہ ونحن لا نری الا ان الجنازۃ قدامنا۔

حضرت عمران بن حصین ودیگر صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے حدیث مذکور مروی ہے یہاں تک کہ حضرت عمران نے فرمایا: ہم نے حضور کے پیچھے نماز پڑھی اور ہم یہ ہی اعتقاد کرتے تھے کہ جنازہ ہمارے آگے موجود ہے۔

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ دونوں روایات صحیح عاضد قوی ہیں اس حدیث مرسل اصولی کی کہ امام واحدی نے اسباب نزول قرآن میں نقل فرمائی۔

۱۰۷۲۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۴۴۶/۴ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۳۹/۳
کنز العمال للمتقی، ۳۴۴۳۲، ۱۵۰/۱۲ ☆ تاریخ بغداد للخطیب، ۲۳۵/۵
☆
۱۰۷۳۔ الصحیح لابی عوانۃ،

۱۰۷۴۔ **عن** عبدالله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال: کشف للنبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم عن سریر النجاشی حتی راٰه و صلی علیه۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے نجاشی کا جنازہ ظاہر کر دیا گیا تھا۔ حضور نے اسے دیکھا اور اسپر نماز پڑھی۔

﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

نجاشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا انتقال دار الکفر میں ہوا۔ وہاں ان پر نماز نہ ہوئی تھی لہذا حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہاں پڑھی۔ اسی لئے امام ابوداؤد نے اپنی سنن میں اس حدیث کے لئے یہ باب وضع کیا کہ " الصلوة علی المسلم یموت فی بلا د الشرک "۔

۱۰۷۵۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه ان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم نعی للناس النجاشی فی الیوم الذی مات فیه و خرج بهم الی المصلی فصف بهم و کبرا ربع تکبیرات۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صحابہ کرام کو نجاشی کے انتقال کی خبر اسی دن دی جس دن انتقال ہوا صحابہ کرام کو لیکر مصلی پر تشریف لائے اور صحابہ کی صفیں قائم فرما کر چار تکبیریں کہیں۔

اب بھی خصوصیت نجاشی ماننے سے چارہ نہ ہوگا۔ جبکہ اور موتیں بھی ایسی ہوئیں اور نماز غائب کسی پر نہ پڑھی گئی۔ نیز بعض کو انکے اسلام میں شبہ تھا یہاں تک کہ بعض نے کہا: حبشہ کے ایک کافر پر نماز پڑھی گئی۔ لہذا اس نماز سے مقصود انکی اشاعت اسلام تھی۔

۱۰۷۶۔ **عن** حذیفة بن اسید رضی الله تعالی عنه ان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم بلغه موت النجاشی فقال: لا صحابه: ان اخاکم النجاشی قدمات، فمن اردا ان یصلی علیه فلیصل علیه، فتوجه رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسنم

۱۰۷۴۔ اسباب نزول قرآن للواحدی، ☆ شرح الزرقانی علی المواهب، ۸۷/۸

۱۰۷۵۔ السنن لابی داؤد، باب الصلوة علی المسلم، الخ، ۴۵۷/۲

۱۰۷۶۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۵۰/۴

نحو الحبشة فکبر علیه اربعا۔

حضرت حذیفہ بن اسید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے شاہ نجاشی حضرت اصحمہ رضی اللہ تعالیٰ کے انتقال کی خبر ملی تو صحابہ کرام سے فرمایا: تمہارے بھائی نجاشی کا انتقال ہوگیا تو جوان پر نماز پڑھنا چاہے پڑھے۔ پھر حضور نے حبشہ کی جانب متوجہ ہوکر چار تکبیریں کہیں۔

☆ واقعہ ثانیہ حضرت معاویہ لیثی سے متعلق ہے کہ معاویہ بن معاویہ مزنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مدینہ طیبہ میں انتقال کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان پر نماز پڑھی۔

۱۰۷۷۔ **عن** أبی اُمامة الباهلی رضی الله عنه قال: ان جبرئیل علیه السلام اتی النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فقال مات معاویة فی المدینة اتحب ان اطوی لك الارض فتصلی علیه قال: نعم، فضرب بجناحیه علی الارض فرفع له سریره فصلی علیه وخلفه صفان من الملائکة کل صف سبعون الف ملك۔

حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام، نے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض کیا: یا رسول اللہ! معاویہ مزنی نے مدینہ میں انتقال کیا۔ تو کیا حضور چاہتے ہیں کہ میں حضور کے لئے زمین لپیٹ دوں تاکہ حضور ان پر نماز پڑھیں، فرمایا: ہاں، جبرئیل نے اپنا پر زمین پر مارا۔ جنازہ حضور کے سامنے آ گیا اس وقت حضور نے ان پر نماز پڑھی۔ اور فرشتوں کی دو صفیں حضور کے پیچھے تھیں، ہر صف میں ستر ہزار فرشتے تھے۔

۱۰۷۸۔ **عن** أبی اُمامة الباهلی رضی الله تعالیٰ عنه قال: ان جبرئیل علیه السلام أتی النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فقال: مات معاویة فی المدینة وقال: أتحب أن أطوی لك الأرض فتصلی علیه، قال: نعم، فوضع جناحه الایمن علی الجبال فتواضعت ووضع جناحه الایسر علی الارضین فتواضعت حتی نظرنا الی مکة والمدینة فصلی علیه رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم

۱۰۷۷۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۵۱/٤

۱۰۷۸۔ مجمع الزوائد للهثمی، ۳۸/۳

و جبرئیل والملائکة ۔

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: یا رسول اللہ! معاویہ بن معاویہ نے مدینہ میں انتقال کیا۔ تو کیا حضور چاہتے ہیں کہ میں حضور کے لئے زمین لپیٹ دوں تاکہ حضور ان پر نماز پڑھیں۔ فرمایا: ہاں، حضرت جبرئیل نے اپنا داہنا پر پہاڑوں پر رکھا وہ جھک گئے۔ بایاں زمینوں پر رکھا وہ پست ہوگئیں یہاں تک کہ مکہ مدینہ ہم کو نظر آنے لگے۔ اس وقت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور جبرئیل وملائکہ نے ان پر نماز پڑھی۔

ان دونوں حدیثوں کی مکمل سند اس طرح ہے۔

نوح بن عمر السكسكى ثنا بقية بن الوليد عن محمد زياد الالهانى عن ابى امامة رضى الله تعالىٰ عنه المجم الاوسط ،

اخبرنا ابو الحسن احمد بن عمر بدمشق ثنا نوح عمر بن حرى ثنا بقية ثنا محمد بن عن ابى امامة رضى الله تعالىٰ عنه ۔ ابو احمد حاكم ۔

۱۰۷۹۔ **عن** أنس رضى الله تعالىٰ عنه قال :ان جبرئيل عليه السلام اتى النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فقال : مات معاوية فى المدينة وقال : اتحب ان اطوى بك الارض فتصلى عليه قال : نعم ، فضرب بجناحيه الارض فلم تبق شجرة ولا اكمة الا تضعضعت ورفع له سريره حتى نظر اليه فصلى اليه ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حضرت جبرئیل علیہ السلام حاضر ہوئے اور عرض کیا: مدینہ میں معاویہ کا انتقال ہوگیا۔ کیا حضور ان پر نماز جنازہ پڑھنا چاہتے ہیں۔ سرکار نے ارشاد فرمایا: ہاں، پس جبرئیل نے زمین پر اپنا پر مارا۔ کوئی پیڑ یا ٹیلہ نہ رہا جو پست نہ ہوگیا ہو، اور ان کا جنازہ حضور کے سامنے بلند کیا گیا۔ یہاں تک کہ پیش نظر اقدس ہوگیا۔ اس وقت حضور نے ان پر نماز پڑھی۔

۱۰۸۰۔ **عن** أنس رضى الله تعالىٰ عنه قال : ان جبرئيل عليه السلام اتى النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فقال : يا رسول الله ! هل لك ان تصلى عليه فا قبض

۱۰۷۹۔ باب الصلوة على الميت الغائب، ۵۱/۴

۱۰۸۰۔ الاصابة فى تميز الصحابة للعسقلانى، ۴۳۷/۳

لك الارض، قال: نعم، فصلي عليه ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت جبرئیل علیہ الصلوۃ والسلام حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یارسول اللہ! کیا آپ معاویہ پر نماز جنازہ پڑھنا چاہتے ہیں تو میں آپ کے لئے زمین سمیٹ دوں۔ فرمایا: ہاں حضرت جبرئل نے ایسا ہی کیا۔ اس وقت حضور نے انپر نماز پڑھی۔

﴿۵﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اولاً۔ ان تمام احادیث کو ائمہ حدیث عقیل، ابن حبان، بیہقی، ابوعمر و ابن عبدالبر، ابن جوزی، نووی، ذہبی، اور ابن الہمام وغیرہم نے ضعیف بتایا۔ پہلی دو حدیثوں کی سند بقیہ بن ولید مدلس ہے اور اس نے عنعنہ کیا۔ یعنی محمد بن زیاد سے اپنا سننا نہ بیان کیا بلکہ کہا۔ ابن زیاد سے روایت ہے۔ معلوم نہیں راوی کون ہے۔ به اعله المحقق فی الفتح ۔

ذہبی نے کہا: یہ حدیث منکر ہے۔ نیز اسکی سند میں نوح بن عمر ہے۔

ابن حبان نے اسے اس حدیث کا چور بتایا۔ یعنی ایک سخت ضعیف شخص اسے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتا تھا۔ اس نے اس سے چرا کر بقیہ کے سر باندھی۔

تیسری حدیث کی سند میں محبوب بن ہلال مزنی ہے۔

ذہبی نے کہا: یہ شخص مجہول ہے اور اسکی یہ حدیث منکر ہے۔

چوتھی حدیث کی سند میں علاء بن یزید ثقفی ہے۔

امام نووی نے خلاصہ میں فرمایا: اسکے ضعیف ہونے پر تمام محدثین کا اتفاق ہے۔

امام بخاری و ابن عدی اور ابوحاتم نے کہا: وہ منکر الحدیث ہے۔

ابوحاتم و دار قطنی نے کہا: متروک الحدیث ہے۔

امام علی بن مدینی استاذ امام بخاری نے کہا: وہ حدیثیں دل سے گڑھتا تھا۔

ابن حبان نے کہا: یہ حدیث بھی اسکی گڑھی ہوئی ہے۔ اس سے چرا کر ایک شامی نے بقیہ سے روایت کی۔

ابوالولید طیالسی نے کہا: علاء کذاب تھا۔

عقیلی نے کہا: علاء کے سوا جس جس نے یہ حدیث روایت کی سب علا ہی جیسے ہیں یا

اس سے بھی بدتر۔

ابوعمرو بن عبدالعزیز نے کہا: اس حدیث کی سب سندیں ضعیف ہیں۔ اور دربارۂ احکام اصلاً حجت نہیں۔ صحابہ میں کوئی شخص معاویہ بن معاویہ نام معلوم نہیں ابن حبان نے بھی یونہی فرمایا: کہ مجھے اس نام کے کوئی صاحب صحابہ میں یاد نہیں۔

ثانیاً۔ فرض کیجئے کہ یہ احادیث اپنے طرق سے ضعیف نہ رہیں۔ کما اختارہ الحافظ فی الفتح۔ یا بالفرض غلط لذاتہ صحیح سہی۔ پھر اس میں کیا ہے۔ خود اسی میں تصریح ہے۔ کہ جنازہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیش نظر انور کر دیا گیا تھا۔ تو نماز جنازہ حاضر پر ہوئی نہ کہ غائب پر۔ بلکہ طرز کلام مشیر ہے کہ نماز جنازہ پڑھنے کے لئے جنازہ سامنے ہونے کی حاجت سمجھی گئی۔ جبھی تو حضرت جبرئیل نے عرض کی: حضور نماز جنازہ پڑھنا چاہیں تو زمین لپیٹ دوں۔ تاکہ حضور نماز پڑھیں۔

وہابیہ کے امام شوکانی نے نیل الاوطار میں یہاں عجیب تماشا کیا۔

اولاً۔ استیعاب سے نقل کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے معاویہ بن معاویہ لیثی پر نماز پڑھی۔ پھر کہا: استیعاب میں اس قصہ کا مثل معاویہ بن مقرن کے حق میں ابو امامہ سے روایت کیا۔

پھر کہا: نیز اسکا مثل انس سے ترجمہ معاویہ میں بھی معاویہ مزنی روایت کیا۔

اس میں یہ وہم دلانا ہے کہ گویا یہ تین صحابی جدا جدا ہیں جن پر نماز غائب مردی ہے۔ حالانکہ یہ محض جہل یا تجاہل ہے۔ وہ ایک ہی صحابی ہیں۔ معاویہ نام جنکے نسب ونسبت میں راویوں سے اضطراب واقع ہوا۔ کسی نے مزنی کہا کسی نے لیثی، کسی۔ نے معاویہ بن معاویہ، کسی نے معاویہ بن مقرن۔

ابوعمر نے معاویہ بن مقرن مزنی کو ترجیح دی کہ صحابہ میں معاویہ بن معاویہ کوئی معلوم نہیں۔

حافظ نے اصابہ میں معاویہ بن معاویہ مزنی کو ترجیح۔ اور لیثی کہنے کو علاء ثقفی کی خطا بتایا، اور معاویہ بن مقرن کو ایک صحابی مانا جن کے لئے یہ روایت نہیں۔

بہر حال صاحب قصہ شخص واحد ہیں اور شوکانی کا الہام تثلیث محض باطل۔

ابن الاثیر نے اسد الغابہ میں فرمایا؛ معاویہ بن معاویہ مزنی ہیں۔ انکو لیثی بھی کہا جاتا ہے اور معاویہ بن مقرن مزنی بھی۔ ابوعمرو نے کہا: یہی صواب سے نزدیک تر ہے۔ پھر حدیث انس کے طریق اول سے پہلے طور پر نام ذکر کیا۔ اور طریق دوم سے دوسرے طور پر، اور حدیث امامہ سے تیسرے طور پر۔

☆ واقعہ سوم یہ ہے

١٠٨١۔ **عن** عاصم بن عمر بن قتادة و عبدالله بن ابی بکر رضی الله تعالیٰ عنهما قالا: لما التقی الناس بموته جلس رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم علی المنبر و کشف له مابینه وبین الشام فهو ینظر الی معرکتهم، فقال صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: أَخَذَ الرَّایَةَ زَیْدُ بْنُ حَارِثَةَ فَمَضٰی حَتّٰی اُسْتُشْهِدَ، فصلی علیه رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ودعا له فقال: اِسْتَغْفِرُوْا لَهٗ وَقَدْ دَخَلَ الْجَنَّةَ وَهُوَ یَسْعٰی، ثُمَّ أَخَذَ الرَّایَةَ جَعْفَرُ بْنُ أَبِی طَالِبٍ فَمَضٰی حَتّٰی اُسْتُشْهِدَ، فصلی علیه رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ودعاله وقال: اِسْتَغْفِرُوْا لَهٗ وَقَدْ دَخَلَ الْجَنَّةَ فَهُوَ یَطِیْرُ فِیْهَا بِجَنَاحَیْنِ حَیْثُ شَآءَ۔

حضرت عاصم بن عمر اور حضرت عبداللہ بن ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ جب مقام موتہ میں لڑائی شروع ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم منبر پر تشریف فرما ہوئے۔ اللہ عزوجل نے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے پردے اٹھادیئے کہ ملک شام اور وہ معرکہ حضور دیکھ رہے تھے۔ اتنے میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: زید بن حارثہ نے نشان اٹھایا اور لڑتا رہا یہاں تک کہ شہید ہوا۔ حضور نے انہیں اپنی صلوۃ اور دعا سے مشرف فرمایا: اور صحابہ کو ارشاد ہوا کہ اس کے لئے استغفار کرو۔ بیشک وہ دوڑتا ہوا جنت میں داخل ہوا۔ حضور نے پھر فرمایا: جعفر بن ابی طالب نے نشان اٹھایا اور لڑتا رہا یہاں تک کہ شہید ہوا۔ حضور نے انکو اپنی صلوۃ ودعا سے مشرف فرمایا۔ اور صحابہ کو ارشاد ہوا کہ اسکے لئے استغفار کرو

١٠٨١۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب الرجل ینعی الی اهل المیت بنفسه، ١٦٦/١
المسند لاحمد بن حنبل، ١١٣/٣ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ١٥٤/٨
المستدرك للحاکم، ٤٢/٣ ☆ نصب الرایة للزیلعی، ٢٨٤/٢
مجمع الزوائد للهیثمی، ١٦٠/٦ ☆ التاریخ الصغیر للبخاری، ٢٢/١

وہ جنت میں داخل ہوا اور اسمیں جہاں چاہے اپنے پروں سے اڑتا پھرتا ہے۔

﴿٦﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اولاً۔ یہ حدیث دونوں طریق سے مرسل ہے۔ عاصم بن عمر اوساط تابعین سے ہیں۔ قتادہ بن نعمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ صحابی کے پوتے۔ اور یہ عبداللہ بن ابی بکر بن محمد بن حزم صغار تابعین سے ہیں۔ عمرو بن حزم صحابی کے پرپوتے۔

ثانیاً۔ خود واقدی کو محدثین کب مانتے ہیں یہاں تک کہ ذہبی نے انکے متروک ہونے پر اجماع کیا۔

یہ دونوں جواب الزامی ہیں ورنہ ہم حدیث مرسل کو قبول کرتے ہیں اور امام واقدی کو ثقہ مانتے ہیں۔

ثالثاً۔ عبداللہ بن ابی بکر سے راوی امام واقدی کے شیخ عبدالجبار بن عمارہ مجہول ہیں کما فی المیزان۔ تو یہ مرسل نا معتضد ہے۔

رابعاً۔ خود اسی حدیث میں صاف تصریح ہے کہ پردے اٹھادیئے گئے تھے۔ معرکہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیش نظر تھا۔

لیکن یہاں یہ اعتراض کیا جاسکتا ہے کہ جنگ موتہ ملک شام میں بیت المقدس کے قریب ۸ ھجری میں ہوئی۔ اور خانۂ کعبہ ۲ ھجری میں قبلہ قرار پاچکا تھا۔ اور نماز جنازہ کے لئے صرف رؤیت کافی نہیں بلکہ جنازہ نمازی کے سامنے ہو۔

تو اسکا جواب یہ ہے کہ ہمارا مقصود 'رابعاً' سے غائبانہ نماز جنازہ پڑھنے والوں کا رد ہے اور وہ اتنی ہی بات سے ہوگیا کہ حدیث میں یہ ہے کہ پردے اٹھادیئے گئے تھے۔

خامساً۔ کیا دلیل ہے کہ یہاں صلاۃ بمعنی نماز معہود ہے بلکہ بمعنی درود ہے اور 'دعا لہ' عطف تفسیری نہیں بلکہ تعمیم بعد تخصیص ہے۔ اور سوق روایت اسی میں ظاہر کہ حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا اس وقت منبر اطہر پر تشریف فرما ہونا مذکور اور منبر انور دیوار قبلہ کے پاس تھا اور معتاد یہی کہ منبر اطہر پر رو بحاضرین و پشت بقبلہ جلوس ہوا اور اس روایت میں نماز کے لئے منبر سے اترنے پھر تشریف لیجانے کا کہیں ذکر نہیں۔ نیز بر حالت نجاشی اس میں نماز صحابہ بھی نہیں۔ نہ یہ کہ حضور نے ان کو نماز جنازہ کے لئے فرمایا۔ اگر یہ نماز تھی تو صحابہ کو

شریک نہ فرمانے کی کیا وجہ۔ نیز اس معرکہ میں تیسری شہادت حضرت عبد اللہ بن رواحہ کی ہے ان پر صلاۃ کا ذکر نہیں۔ اگر نماز ہوتی تو ان پر بھی ہوتی۔

ہاں درود کی ان دو کے لئے تخصیص وجہ وجیہ رکھتی ہے اگر چہ وجہ کی ضرورت وحاجت بھی نہیں کہ وہ احکام عامہ سے نہیں۔ وجہ اس حدیث سے ظاہر ہوگی کہ جس میں ان صحابۂ کرام کا حضرت ابن رواحہ سے فرق ارشاد ہوا۔ اور وہ یہ کہ انکو جنت میں منہ پھیرے ہوئے پایا کہ معرکہ میں قدرے اعراض ہو کر اقبال ہوا تھا۔

اور سب سے زائد یہ کہ وہ شہدائے معرکہ ہیں۔ نماز غائب جائز ماننے والے شہید معرکہ پر نماز ہی نہیں مانتے۔ تو باجماع فریقین صلاۃ بمعنی دعا ہونا لازم۔ جس طرح خود امام نووی شافعی، امام قسطلانی شافعی اور امام سیوطی شافعی رحمہم اللہ تعالیٰ نے صلاۃ علی قبور شہدائے احد میں ذکر فرمایا کہ یہاں صلاۃ بمعنیٰ دعا ہونے پر اجماع ہے۔ کما اثرناہ فی النہی الحاجز، حالانکہ وہاں تو صلی علی اہل احد صلاتہ علی المیت، ہے یہاں تو اس قدر بھی نہیں۔

وہابیہ کے بعض جاہلان بے خرد مثل شوکانی صاحب نیل الاوطار ایسی جگہ اپنی اصول دانی یوں کھولتے ہیں۔ کہ صلاۃ بمعنی نماز حقیقت شرعیہ ہے اور بلا دلیل حقیقت سے عدول ناجائز۔

اقول: اولاً۔ ان مجتہد بننے والوں کو اتنی خبر نہیں کہ حقیقت شرعیہ صلاۃ بمعنی ارکان مخصوصہ ہے۔ یہ معنی نماز جنازہ میں کہاں، کہ اس میں رکوع ہے نہ سجود، نہ قرأت ہے نہ قعود، الثالث عندنا والبواقی اجماعاً۔ لہذا علماء تصریح فرماتے ہیں کہ نماز جنازہ صلاۃ مطلقاً نہیں اور تحقیق یہ ہے کہ وہ دعائے مطلق اور صلاۃ مطلقہ میں برزخ ہے۔ کما اشار الیہ البخاری فی صحیحہ واطال فیہ۔

لاجرم امام محمود عینی نے تصریح فرمائی کہ نماز جنازہ پر اطلاق صلاۃ مجازا ہے۔ صحیح بخاری میں ہے۔ سماها صلاة ليس فيها ركوع ولا سجود۔ ۱۷۲/۱

عمدۃ القاری میں ہے۔

لکن التسمية ليست بطريق حقيقة ولا بطريق الاشتراك ولكن بطريق المجاز

ثانیا۔ صلاۃ کے ساتھ جب علی فلاں مذکور ہو تو ہرگز اس سے حقیقت شرعیہ مراد نہیں ہوتی اور نہ ہو سکتی ہے۔

قال اللہ تبارک و تعالیٰ :

یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا۔

اللهم! صل وسلم وبارك عليه وعلى آله كما تحب و ترضى ۔

وقال تعالیٰ :

صَلِّ عَلَیْهِمْ ، اِنَّ صَلٰوتَكَ سَكَنٌ لَّهُمْ ،

وقال صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ۔

اللهم! صل على آل ابى اوفى ۔

کیا اس کے یہ معنی ہیں کہ الٰہی ابی اوفی پر نماز پڑھ، یا ان کا جنازہ پڑھ۔ کیا صلاۃ علیہ، شرع میں بمعنی درود نہیں، ولکن الوهابية قوم لا يعقلون۔

فتاوی رضویہ ۴/۷۵

(۶) اہل قبلہ کی نماز جنازہ پڑھو

۱۰۸۲۔ **عن** عبدالله بن عمر رضى الله تعالىٰ عنهما قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: صَلُّوْا عَلٰى مَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے کلمہ طیبہ پڑھا اسکی نماز جنازہ پڑھو۔

۱۰۸۳۔ **عن** واثلة بن الاسقع رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : صَلُّوْا عَلٰى كُلِّ مَيِّتٍ ۔

۱۰۸۲۔ المعجم الكبير للطبرانی، ۱۲/۳۴۲ ☆ مجمع الزوائد للهيثمی، ۲/۶۷
اتحاف السادة للزبيدی، ۳/۱۷۹ ☆ السنن للدارقطنی، ۲/۵۶
كنز العُمال للمتقی، ۴۲۲۶۴، ۱۵/۵۸۰ ☆ ارواء العليل للالبانی، ۲/۳۰۵
تاريخ بغداد للخطيب، ۱۱/۲۹۳ ☆ كشف الخفاء للعجلونی، ۲/۴۲
العلل المتناهية لابن الجوزی، ۱/۴۲۲ ☆ الدر المنتثرة للحلبی، ۱۰۴

۱۰۸۳۔ السنن لابن ماجه ، الصلوة على اهل القبلة ، ۱/۱۱۱
كنز العمال للمتقی، ۴۲۲۶۳، ۱۵/۵۸۰ ☆ ارواء العليل للالبانی، ۲/۳۰۹

حضرت واثلہ اسقع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر مردے مسلمان کی نماز جنازہ پڑھو۔

(۷) نماز جنازہ کا طریقہ اور ابتداء

۱۰۸۴۔ **عن** عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: آخر ما کبر النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم علی الجنازۃ اربع تکبیرات، وکبر عمر علی ابی بکر اربعا، وکبر ابن عمر علی عمرا ربعا، وکبر الحسن بن علی علیٰ علی اربعا، وکبر الحسین بن علی علیٰ الحسن بن علی اربعا، وکبرت الملائکۃ علی آدم اربعا، ولم تشرع فی الاسلام الا فی المدینۃ المنورۃ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے آخری حیات طیبہ میں جنازہ پر چار تکبیریں پڑھیں اور حضرت فاروق اعظم نے حضرت سیدنا صدیق اکبر کے جنازہ پر چار تکبیریں پڑھیں، اسی طرح حضرت عبداللہ بن عمر نے فاروق اعظم پر چار، اور امام حسن مجتبیٰ نے حضرت علی پر چار، اور حضرت امام حسین نے امام حسن پر چار، اور ملائکہ نے حضرت آدم پر چار تکبیریں پڑھیں، اور نماز جنازہ اسلام میں مدینہ طیبہ میں شروع ہوئی۔

﴿۷﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

امام ابن حجر عسقلانی نے فرمایا: واقدی کے قول کے مطابق حضرت اسعد بن زرارہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا انتقال ہجرت کے ۹/ ماہ بعد ہوا۔ امام بغوی کہتے ہیں: ہجرت کے بعد سب سے قبل صحابہ میں وصال حضرت اسعد بن زرارہ کا ہوا۔ اور سب سے پہلے نماز جنازہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے آپ پر پڑھی۔ فتاوی رضویہ ۲/ ۴۶۸

(۸) حضرت خدیجۃ الکبری کا وصال

۱۰۸۵۔ **عن** حکیم بن حزام رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان ام المؤمنین خدیجۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا توفیت سنۃ عشر من البعثۃ بعد خروج بنی ھا شم من الشعب

۱۰۸۴۔ المستدرک للحاکم، التکبیر علی الجنائز اربعا، ۳۸۶/۱

۱۰۸۵۔ الاصابۃ لابن حجر، ترجمۃ خریجۃ، ۲۸۳/۴

ودفنت بالجحون ونزل النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فی حفرتها ولم تکن شرعت الصلوة علی الجنائز۔ فتاوی رضویہ۲/ ۴۶۸

حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ام المؤمنین حضرت خدیجہ کبری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا وصال دس نبوی میں ہوا جب آپ شعب ابی طالب سے باہر تشریف لائے۔ اور جحوں میں دفن ہوئیں (جسکو جنۃ المعلیٰ کہا جاتا ہے) حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بنفس نفیس آپ کی قبر انور میں اترے۔ اس وقت نماز جنازہ شروع نہیں ہوئی تھی۔

(۹) نماز جنازہ میں تین صفیں بناؤ

۱۰۸۶۔ **عن** عطاء بن ابی رباح رضی الله تعالیٰ عنه قال: ان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم صلی علی جنازۃ فکانوا سبعة فجعل الصف الاول ثلثه والثانی اثنین والثالث واحدا۔

حضرت عطاء بن ابی رباح رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک جنازہ پر نماز پڑھی۔ صرف سات آدمی تھے۔ تو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پہلی صف تین آدمیوں کی کی۔ دوسری صف دو کی اور تیسری صف ایک شخص کی۔

(۱۰) تین صفوں کے ذریعہ نماز جنازہ باعث مغفرت ہے

۱۰۸۷۔ **عن** مالك بن هبيرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: مَنْ صَلّٰی عَلَیْهِ ثَلٰثَةُ صُفُوْفٍ غُفِرَلَهٗ۔

حضرت مالک بن ہبیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کسی جنازہ پر تین صفوں نے نماز پڑھی اسکی مغفرت ہوگئی۔

فتاوی رضویہ۴/ ۸۷

۱۰۸۶۔ مجمع الزوائد للهیثمی، ۳۲/۳

۱۰۸۷۔ السنن لابی داؤد، باب الصفوف علی الجنازة ۴۵۱/۲

الجامع للترمذی، باب کیف الصلوة علی المیت، ۱۲۲/۱

السنن لابن ماجه، باب ما جاء فیمن صلی علیه جماعة الخ، ۱۰۸/۱

المستدرك للحاکم، کتاب الجنائز، ۳۶۲/۱

المسند لاحمد بن حنبل، ۷۹/۴ ☆ مشکوة المصابیح للتبریزی، ۱۶۸۷

۱۰۸۸۔ **عن** مالك بن هبيره رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : مَا مِنْ مَيِّتٍ يَمُوْتُ فَيُصَلِّي عَلَيْهِ ثَلٰثَةُ صُفُوْفٍ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ اِلَّا أَوْجَبَ ، قال : فكان مالك اذااستقل اهل الجنازة جزاهم ثلثة صفوف۔

حضرت مالک بن ہبیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اشادفرمایا: جس میت پر مسلمانوں کی تین صفیں نماز پڑھ لیں اسکے لئے جنت واجب ہوگئی۔ تو حضرت مالک بن ہبیرہ جب جنازہ میں شریک لوگوں کی تعداد کم دیکھتے تو اسی حدیث کے پیش نظر لوگوں کو تین صفوں میں تقسیم فرمادیتے۔

۱۰۸۹۔ **عن** مرثد بن عبدالله اليزنى قال : كان مالك بن هبيرة اذا صلى على جنازة فتقالّ الناس عليها جزاهم ثلثة اجزاء ثم قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : مَنْ صَلّٰى عَلَيْهِ ثَلٰثَةُ صُفُوْفٍ فَقَدْ أَوْجَبَ ۔

فتاوی رضویہ ۸۱/۴

حضرت مرثد بن عبداللہ یزنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت مالک بن ہبیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب جنازہ کی نماز پڑھتے اور لوگ کم ہوتے تو انکو تین صفوں میں تقسیم فرمادیتے۔ پھر فرماتے: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا ہے جس جنازہ پر تین صفوں نے نماز پڑھی اسکے لئے جنت واجب ہوگئی۔ ۱۲م

﴿۸﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اگر کہیئے چھ مقتدیوں کی اس ترتیب میں کوئی حکمت بھی ہے؟

اقول : رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے افعال کی حکمتیں خوب جانتے ہیں۔

نظر ظاہر میں یہاں دو حکمتیں معلوم ہوتی ہیں۔

اولاً۔ جمع تام ہے، اور جمع تام گویا صف تام ہے لہذا ایک روایت میں تین عورتوں کو جمیع صفوف مابعد کی نماز کا قاطع بتایا۔

اور ظاہر الروایت میں بھی اسے اس درجہ قوی بتایا کہ ایک صف کو دوسری کا حائل نہ جانا۔ اور انکی محاذات میں آخر صفوف تک تین مردوں کی نماز پر حکم فساد فرمایا۔ اس

۱۰۸۸۔ السنن لابی داؤد ، باب الصفوف علی الجنازۃ ، ۴۵۱/۱

۱۰۸۹۔ الجامع للترمذی ، باب کیف الصلوۃ علی المیت ، ۱۲۲/۱

معنوی کثرت وقوت کی تحصیل کو صف اول میں تین شخص رکھے۔

ثانیاً۔ اس میں تعدیل فضل ہے کہ جمع میں برکت ہے۔ ایک سے دو میں زائد دو سے تین میں، اور صفوف جنازہ میں آخر بالآخر افضل ہے۔ پہلی سے دوسری افضل، دوسری سے تیسری افضل، تو اس ترتیب سے ہر صف کے لئے چار فضل حاصل ہو گئے۔ پہلی صف میں باعتبار صف ایک اور بلحاظ رجال تین۔ دوسری صف میں صف اور رجال دونوں کے اعتبار سے دو دو۔ تیسری میں باعتبار صف تین بلحاظ رجل ایک۔ واللہ ذو الفضل العظیم۔

فتاوی رضویہ ۴/۸۱

(۱۱) سو نمازیوں کے طفیل میت کی بخشش ہو جاتی ہے

١٠٩٠۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: مَنْ صَلَّى عَلَيْهِ مِاَةٌ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ غُفِرَلَهٗ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس پر سو مسلمان نماز پڑھیں وہ بخشا جائیگا۔

١٠٩١۔ **عن** أم المؤمنين ميمونة رضی الله تعالىٰ عنها قالت: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: مَا مِنْ مَيِّتٍ يُصَلِّي عَلَيْهِ أُمَّةٌ مِنَ النَّاسِ اِلَّا شُفِعُوْا فِيْهِ

ام المؤمنین حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس مردے پر مسلمانوں کا ایک گروہ نماز پڑھے انکی شفاعت اسکے حق میں قبول ہو۔

١٠٩٠۔ السنن لابن ماجه ، باب ما جاء فيمن صلى عليه جماعة، ١/١٠٨

مشكل الآثار للطحاوی، ١/١٠٥ ☆ كنز العمال للمتقی، ٤٢٢٧٥، ٥٩٩/١٥

تاريخ اصفهان لابی نعيم ، ١/٣٦٠ ☆

١٠٩١۔ السنن للنسائی، فضل من صلى عليه مائة، ١/٢١٨

المسند لاحمد بن حنبل ، ٦/٤٠ ☆ الجامع الصغير للسيوطی، ٢/٤٩٦

كنز العمال للمتقی، ٤٢٢٧٤، ٥٩٩/١٥ ☆ اتحاف السادة للزبيدی، ٣/٤٥٦

الترغيب والترهيب للمنذری، ٤/٣٤٤ ☆

۱۰۹۲۔ **عن** عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : مَا مِنْ رَجُلٍ یُصَلِّی عَلَیْہِ مِاۃٌ اِلَّاغَفَرَ اللّٰہُ لَہٗ ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس مسلمان پر سو آدمی نماز پڑھیں اللہ عزوجل اسکی مغفرت فرمادے۔

﴿۹﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

لہذا شریعت مطہرہ نے صرف فرضیت کفایہ پر اکتفا نہ فرمایا بلکہ نماز جنازہ میں نمازیوں کے لئے عظیم واعظم افضال الہیہ کے وعدے دیئے کہ لوگ اگر نفع میت کے خیال سے جمع نہ ہونگے تو اپنے فائدے کے لئے دوڑیں گے۔

فتاوی رضویہ ۵۰/۴

(۱۲) مومن کے جنازہ میں شریک لوگ بخشدیئے جاتے ہیں

۱۰۹۳۔ **عن** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم :اِذَا مَاتَ الرَّجُلُ مِنْ اَھْلِ الْجَنَّۃِ اِسْتَحْیَ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ اَنْ یُّعَذِّبَ مَنْ حَمَلَہٗ وَ مَنْ تَبِعَہٗ وَ مَنْ صَلَّی عَلَیْہِ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب کوئی جنتی شخص انتقال کر جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ کو حیا آتی ہے کہ وہ ان لوگوں کو عذاب دے جو اسکا جنازہ اپنے کاندھے پر رکھیں اور شریک ہوں اور جو نماز جنازہ پڑھیں۔۱۲م

۱۰۹۴۔ **عن** سلمان الفارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اِنَّ اَوَّلَ مَا یُبَشَّرُ بِہِ الْمُؤْمِنِیْنَ اَنْ یُّقَالَ لَھُمْ اَبْشِرُوْا وَلِیَّ اللّٰہِ بِرَضَاہُ وَالْجَنَّۃِ، قَدِمْتَ خَیْرَ مَقْدَمٍ ، قَدْ غَفَرَ اللّٰہُ لِمَنْ شَیَّعَکَ ، وَاسْتَجَابَ لِمَنِ اسْتَغْفَرَ لَکَ ،

۱۰۹۲۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۵۷/۳۱ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۴۹۱/۲
مجمع الزوائد للھیثمی، ۳۶/۳ ☆ الترغیب و الترھیب للمنذری، ۳۴۳/۴
کنز العمال للمتقی، ۴۲۲۷۳، ۵۹۹/۱۵ ☆ التاریخ الکبیر للبخاری، ۱۱۳/۵
۱۰۹۳۔ مسند الفردوس للدیلمی، ۲۸۲/۱ ☆ کنز العمال للمتقی، ۴۲۳۴۸، ۵۹۵/۱۵
۱۰۹۴۔ المصنف لابن ابی شیبۃ ، ۲۷۵/۷ ☆ کنز العمال للمتقی، ۴۲۳۵۵، ۵۹۶/۱۵

وَقَبِلَ مَنْ شَهِدَ لَكَ ۔

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مومنین کو سب سے پہلی خوشخبری یہ سنائی جاتی ہے کہ تم اللہ کے ولی کو اسکی رضا اور جنت کی بشارت دو۔ تیرا آنا مبارک ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے تیرے جنازہ میں شرکت کرنے والوں کو بخش دیا۔ نماز جنازہ پڑھنے والوں کی دعا قبول فرمائی اور گواہی دینے والوں کی گواہی قبولیت سے سرفراز ہوئی۔

۱۰۹۵۔ **عن** أنس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: أَوَّلُ تُحفَةِ الْمُؤمِنِ أَنْ يُغْفَرَ لِمَنْ صَلّی عَلَيْهِ ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مومن کا پہلا تحفہ یہ ہے کہ اسکی نماز جنازہ پڑھنے والے کو بخش دیا جاتا ہے۔ ۱۲م

۱۰۹۶۔ **عن** عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنهما عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: أَوَّلُ مَا يُتحَفُ بِهِ الْمُؤمِنُ إِذَا دَخَلَ قَبْرَهٗ أَنْ يُغْفَرَ لِمَنْ صَلّی عَلَيْهِ ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مومن کو قبر میں داخل ہوتے ہی پہلا تحفہ یہ دیا جاتا ہے کہ اسکی نماز میں شرکت کرنے والے کو بخش دیا جاتا ہے۔ ۱۲م

۱۰۹۷۔ **عن** عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنهما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: إِنَّ أَوَّلَ مَا يُجَازِیْ بِهِ الْمُؤمِنِيْنَ بَعْدَ مَوْتِهٖ أَنْ يُغْفَرَ لِجَمِيْعِ مَنْ تَبِعَ جَنَازَتَهٗ ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

۱۰۹۵۔ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱۶۷/۱ ☆ العلل المتناهية لابن الجوزی، ۲۲۶/۳

۱۰۹۶۔ کنز العمال للمتقی، ۴۲۳۵۳، ۵۹۵/۱۵ ☆ جمع الجوامع للسیوطی، ۶۳۶۹

۱۰۹۷۔ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱۳۶/۱ ☆ کشف الخفاء للعجلونی، ۳۰۸/۱

العلل المتناهية لابن الجوزی، ۳۸۲/۱ ☆ المسند للعقیلی، ۲۰۴/۴

الموضوعات لابن الجوزی، ۲۲۶/۳ ☆ تنزيه الشريعة لابن عراق، ۳۷۰/۲

الکامل لابن عدی، ۳۸۴/۶ ☆

علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سب سے پہلے مومنین کو جو بدلہ دیا جاتا ہے وہ یہ ہے کہ ان تمام لوگوں کی بخشش ہو جاتی ہے جو انکے جنازہ میں شریک رہے ہوں۔ ۱۲م

۱۰۹۸۔ **عن** جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: اِنَّ اَوَّلَ تُحفَةِ الْمُؤمِنِ اَنْ یُّغْفَرَ لِمَنْ خَرَجَ فِی جَنَازَتِہٖ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مومن کا سب سے پہلا تحفہ یہ ہے کہ ان تمام لوگوں کی مغفرت کر دی جاتی ہے جو اسکے جنازہ میں شریک رہے ہوں۔ فتاوی رضویہ ۴/۴۲

(۱۳) چالیس نمازیوں کی دعا سے میت بخش دی جاتی ہے

۱۰۹۹۔ **عن** عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: مَامِنْ رَجُلٍ مُّسْلِمٍ یَمُوْتُ فَیَقُوْمُ عَلیٰ جَنَازَتِہٖ اَرْبَعُوْنَ رَجُلًا لَا یُشْرِکُوْنَ بِاللّٰہِ شَیْئًا اِلَّا شَفَّعَھُمُ اللّٰہُ فِیْہِ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس مسلمان کے جنازہ پر چالیس مسلمان کھڑے ہوں اللہ تعالیٰ اسکے حق میں انکی شفاعت قبول فرمائیگا۔

(۱۴) سو نمازیوں کے طفیل میت بخش دی جاتی ہے

۱۱۰۰۔ **عن** أم المؤمومنین عائشة الصدیقة رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت: قال

۱۰۹۸۔ الموصوعات لابن الجوزی، ۳/۲۲۶ ☆

۱۰۹۹۔ الصحیح لمسلم، الجنائز، ۱/۳۰۸ ☆

السنن لابی داؤد، باب فضل الصلوة علی الجنائز، ۲/۴۵۲

السنن لابن ماجه، باب فیمن صلی علیه جماعة، ۲/۱۰۸

المسند لاحمد بن حنبل، ۶/۵۷ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۴۹۱

کنز العمال للمتقی، ۴۲۲۷۲، ۱۵/۵۸۲ ☆ الترغیب والترهیب للمنذری، ۴/۳۴۳

مشکل الآثار للطحاوی، ۱/۱۰۶ ☆ شرح السنة للبغوی، ۵/۳۸۱

الصحیح لمسلم، کتاب الجنائز ۱/۳۰۸

السنن للنسائی، فضل من صلی مائة، ۱/۲۱۸

المسند لاحمد بن حنبل، ۶/۴۰ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۴۹۷

کنز العمال للمتقی، ۴۲۲۷۴، ۱۵/۵۸۴ ☆ الترغیب والترهیب للمنذری، ۴/۳۴۴

اتحاف السادة للزبیدی، ۲/۴۵۶ ☆

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : مَا مِنْ مَیِّتٍ تُصَلِّی عَلَیْهِ اُمَّةٌ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ یَبْلُغُوْنَ مِائَةً کُلُّهُمْ یَشْفَعُوْنَ لَهٗ اِلَّا شُفِّعُوْا فِیْهِ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس میت پر سو مسلمان نماز جنازہ میں شفیع ہونگے انکی شفاعت اسکے حق میں قبول ہوگی۔

۱۱۰۱۔ **عن** أم المؤمنین عائشة الصدیقة رضی اللہ تعالیٰ عنها قالت : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : لَا یَمُوْتُ اَحَدٌ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ فَیُصَلِّی عَلَیْهِ اُمَّةٌ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ یَبْلُغُوا اَنْ یَّکُوْنُوا مِائَةً فَیَشْفَعُوْا لَهٗ اِلَّا شُفِّعُوْا فِیْهِ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس مسلمان کی نماز جنازہ سو مسلمان پڑھیں اور وہ سب بارگاہ خداوند قدوس میں اسکی مغفرت کی دعا کریں تو اللہ تعالیٰ اسکی مغفرت فرمادیتا ہے۔ ۱۲م

فتاوی رضویہ ۴/ ۴۶

(۱۵) قبر پر نماز جنازہ پڑھنا

۱۱۰۲۔ **عن** أبی هریرة رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : ان امرأة سوداء کانت تقم اوشابا ففقدها رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فسأل عنها اوعنه فقالوا: مات ، قال : قال: اَفَلَا کُنْتُمْ آذَنْتُمُوْنِیْ ، قال : فکانهم صغروا امرها او امره فقال: دُلُّوْنِیْ عَلٰی قَبْرِهَا فَدَلُّوْهُ فَصَلّٰی عَلَیْهِ۔ فتاوی رضویہ ۴/ ۴۳

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک سیاہ رنگ عورت مسجد نبوی میں جھاڑو لگاتی تھی یا ایک جوان تھا جو یہ کام انجام دیتا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے

۱۱۰۱۔ الجامع للترمذی، باب کیف الصلوۃ علی علی المیت ، ۱۲۲/۱

السنن للنسائی، فضل من صلی علیہ مائۃ ، ۲۱۸/۱

المصنف لابن ابی شیبۃ ، ☆ کنز العمال للمتقی، ۴۲۲۷۰، ۱۵/ ۵۸۱

۱۱۰۲۔ الصحیح لمسلم ، کتاب الجنائز ، ۳۰۹/۱

السنن لابن ماجہ ، باب ما جاء فی الصلوۃ علی القبر ، ۱۱۱/۱

مشکوۃ المصابیح للتبریزی، ۱۶۵۹

ایک دن اسکو نہ پایا تو پوچھا۔ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے عرض کیا: انتقال ہوگیا فرمایا: تو تم لوگوں نے مجھے اطلاع کیوں نہ دی؟ راوی کہتے ہیں شاید انہوں نے اس مرد یا عورت کو معمولی شخص سمجھا۔ حضور نے فرمایا: چلو مجھے اسکی قبر بتاؤ صحابہ کرام نے نشاندہی کی۔ آپ نے اس قبر پر نماز جنازہ پڑھی۔

(۱۶) مسلمان کے مسلمان پر پانچ حق ہیں

١١٠٣۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم: حَقُّ الْمُسْلِمِ عَلَی الْمُسْلِمِ خَمْسٌ، رَدُّالسَّلَامِ، وَعِيَادَةُ الْمَرِيْضِ، وَاتِّبَاعُ الْجَنَازَةِ، وَاِجَابَةُ الدَّعْوَةِ، وَتَشْمِيْتُ الْعَاطِسِ۔ فتاوی رضویہ ۴/ ۴۷

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلمان کے مسلمان پر پانچ حق ہیں۔ سلام کا جواب دینا، مریض کی عیادت کرنا، جنازہ میں شرکت کرنا، دعوت قبول کرنا، چھینک کا جواب دینا۔ ۱۲م

(۱۷) مسجد میں نماز جنازہ جائز نہیں

١١٠٤۔ **عن** صالح مولی التوأمه رضی الله تعالیٰ عنه عمن ادرك ابابكر وعمر رضی الله تعالیٰ عنهما انهم كانوا اذا تضايق بهم المصلی انصرفوا ولم يصلوا علی الجنازة فی المسجد۔

حضرت صالح رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے ایسے شخص سے روایت کی جنہوں نے خلیفۂ اول سیدنا صدیق اکبر اور خلیفۂ دوم سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا مبارک زمانہ پایا۔ ان حضرات کی عادت تھی کہ جب نماز جنازہ میں مصلی تنگی کرتا کہ اس میں

١١٠٣۔ الجامع الصغير للسيوطی، ١/٢٢٧ ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ٢/٥٤٠
السنن الكبری للبيهقی، ٣/٣٨٦ ☆ نصب الراية للزيلعی، ٢/٢٥٧
كنز العمال للمتقی، ٢٤٧٧٠، ٩/٢٨ ☆ اتحاف السادة للزبيدی، ٦/٢٥٢
مشكوة المصابيح للتبريزی، ١٥٢٤ ☆ الترغيب والترهيب للمنذری، ٣/١٤٥
الاحكام النبوية للكحال، ١/١٣٦ ☆ تعليق التعليق لابن حجر، ١٥٩
الاذكار النوويه، ٢٤٠ ☆ الادب المفرد للبخاری، ١٩١
المغنی للعراقی، ٢/١٩١ ☆
١١٠٤۔ المصنف لابن ابی شيبة، ☆ كنز العمال للمتقی، ٤٢٨٢٢، ١٥/٧٠٩

گنجائش نہ پاتے تو واپس جاتے اور نماز جنازہ مسجد میں نہ پڑھتے۔

(۱۸) نماز جنازہ کے لئے بوقت ضرورت تیمّم جائز ہے

۱۱۰۵۔ **عن** عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما اذا فجئتك الجنازۃ وانت علی غیر وضو فتیمم وصل علیہ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ جب تمہارے سامنے اچانک جنازہ آجائے اور تم بے وضو ہو تو تیمّم کر کے نماز پڑھ لو۔

۱۱۰۶۔ **عن** عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: اذا خفت ان تفوتك الجنازۃ وانت علی غیر وضوء فتیمم وصل۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ جب تمہیں نماز جنازہ کے فوت کا اندیشہ ہو اور وضو نہیں تو تیمم کر کے پڑھ لو۔

۱۱۰۷۔ **عن** عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما انہ اتی الجنازۃ وھو علی غیر وضوء فتیمم وصلی علیہا۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نکے پاس ایک جنازہ آیا اس وقت وضو نہ تھا۔ تیمّم کر کے نماز میں شریک ہو گئے۔

۱۱۰۸۔ **عن** ابراھیم النخعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: اذا فجئتك الجنازۃ ولست علی وضوء فان کان عندك ماء فتوضا وصل وان لم یکن عندك ماء فتیمم وصل۔

حضرت ابراہیم نخعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب تمہارے سامنے اچانک جنازہ آجائے اور وضو نہ ہو تو اگر تمہارے پاس پانی ہے تو وضو کر کے نماز پڑھو۔ اور اگر پانی نہیں تو تیمم کر کے نماز پڑھلو۔۱۲م

۱۱۰۵۔ شرح معانی الاثار للطحاوی،	باب ذکر الجنب و الحائض،	۱/۵۲
۱۱۰۶۔ المصنف لابن ابی شیبۃ،	باب فی الرجل یخاف ان الخ،	۲/۴۹۷
۱۱۰۷۔ السنن للدار قطنی،	باب الوضو و التیمم من آنیۃ الخ،	۱/۷۴
۱۱۰۸۔ المصنف لابن ابی شیبۃ،	باب فی الرجل یخاف ان الخ،	۲/۴۹۸

۱۱۰۹۔ **عن** عطاء بن ابی رباح رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : اذا خفت ان تفوتک الجنازہ فتیمم وصل۔

حضرت عطاء بن ابی رباح رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب تجھے نماز جنازہ فوت ہوجانے کا خوف ہو تو تیمم کر کے نماز پڑھ لے۔ ۱۲م

۱۱۱۰۔ **عن** عامر الشعبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: یتیمم اذا خشی الفوت۔

حضرت عامر شعبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب نماز جنازہ کے فوت ہونے کا اندیشہ ہو تو تیمم کرے۔ ۱۲م

۱۱۱۱۔ **عن** الحکم رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: اذا خفت ان تفوتک الصلوۃ وانت علی غیر وضوء فتیمم۔

حضرت حکم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب تجھے نماز فوت ہوجانے کا اندیشہ ہو اور تو بے وضو ہے تو تیمم کر کے نماز پڑھ لے۔ ۱۲م

۱۱۱۲۔ **عن** ابن شہاب الزہری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : اذا فجئتک الجنازۃ وانت علی غیر وضوء فتیمم وصل۔

حضرت ابن شہاب زہری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب تیرے سامنے اچانک جنازہ آئے اور تیرا وضو نہیں تو تیمم کر کے نماز پڑھ لے۔ ۱۲م

۱۱۱۳۔ **عن** الحسن البصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : یتیمم ویصل۔

حضرت حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نماز جنازہ کے لئے تیمم کرلے۔ ۱۲م

۱۱۰۹۔ المصنف لابن ابی شیبۃ،	باب فی الرجل یخاف ان الخ،	۴۹۸/۲
۱۱۱۰۔ المصنف لابن ابی شیبۃ،	باب فی الرجل یخاف ان الخ،	۴۹۸/۲
۱۱۱۱۔ المصنف لابن ابی شیبۃ،	باب فی الرجل یخاف ان الخ،	۴۹۸/۲
۱۱۱۲۔ شرح معانی الآثار للطحاوی،	باب ذکر الجنب و الحائض، الخ،	۵۲/۱
۱۱۱۳۔ المصنف لابن ابی شیبۃ،	باب فی الرجل یخاف ان الخ،	۴۹۸/۲

(۱۹) حضور کی نماز جنازہ کس طرح پڑھی گئی

۱۱۱٤۔ **عن** أمير المؤمنين علی المرتضی كرم الله تعالیٰ وجهه الكريم قال: لما وضع رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم قال: لا يقوم عليه احد هو امامكم حيا وميتا فكان يدخل الناس رسلا رسلا فيصلون عليها صفا صفاليس لهم امام ويكبرون وعلی رضی الله تعالیٰ عنه قائم بحيال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم يقول السلام عليك ايها النبی ورحمة الله وبركاته، اللهم انا نشهد ان قد بلغ ما انزل اليه ونصح لُامته وجاهد فی سبيل الله حتی اعزالله دينه وتمت كلمته، اللهم فاجعلنا ممن تبع ما انزل اليه وثبتنا بعده واجمع بيننا وبينه فيقول الناس، آمين، حتی صلی عليه الرجال ثم النساء ثم الصبيان۔

امیر المؤمنین حضرت مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ جب حضور پرنور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو غسل دیکر سریر منیر پر لٹایا تو حضرت علی نے خود فرمایا: حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے آگے کوئی امام بنکر نہ کھڑا ہو کہ وہ تمہارے امام ہیں، دنیوی زندگی میں بھی اور بعد وصال بھی۔ پس لوگ گروہ در گروہ آتے اور پرے کے پرے حضور پر صلوۃ کرتے۔ کوئی انکا امام نہ تھا۔ حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے کھڑے عرض کرتے تھے۔ سلام حضور پر اے نبی اور اللہ کی رحمت اور اسکی برکتیں۔ الٰہی ہم گواہی دیتے ہیں کہ حضور نے پہونچا دیا جو کچھ انکی طرف اتارا گیا۔ اور ہر بات میں اپنی امت کی بھلائی اور راہ خدا میں جہاد فرمایا۔ یہاں تک کہ اللہ عزوجل نے اپنے دین کو غالب کیا اور اللہ کا فرمان پورا ہوا۔ الٰہی تو ہم کو ان پر اتاری ہوئی کتاب کے پیرؤوں میں سے کر اور انکے بعد بھی انکے دین پر قائم رکھ اور روز قیامت ہمیں ان سے ملا۔ مولیٰ علی یہ دعا کرتے اور حاضرین آمین کہتے۔ یہاں تک کہ ان پر پہلے مردوں پھر عورتوں پھر لڑکوں نے صلاۃ کی۔

۱۱۱۵۔ **عن** محمد ابراهيم التيمي المدني رضی الله تعالیٰ عنه قال؛ لما كفن رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم ووضع علی سريره دخل ابو بكر وعمر

۱۱۱٤۔ الطبقات الكبری لابن سعد، ذکر الصلوة علی رسول الله ﷺ، ۲۲۲/۲

۱۱۱۵۔ الطبقات الكبری لابن سعد، ذکر الصلوٰة علی رسول الله ﷺ، ۲۲۱/۲

فقالا : السلام علیك ایها النبی ورحمته وبرکاته ومعها نفر من المهاجرین والانصار قد رما یسع البیت فسلموا کما سلم ابو بکر وعمر وهما فی الصف الاول حیال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ،اللهم انا نشهد ان قد بلغ ما انزل الیه ونصح لا مته وجاهد فی سبیل الله حتی اعز الله دینه وتمت کلمته فاومن به وحده لا شریك له فا جعلنا یا الهنا ممن یتبیع القول الذی انزل معه واجمع ،بیننا وبینه ، حتی نعرفه وتعرفه بنا فانه کان بالمؤمنین رؤفا رحیما لا ینبغی بالا یمان بدلا ، ولا نشتری به ثمنا ابدا فیقول الناس ، آمین ، آمین ، ثم یخرجون ویدخل علیه آخرون حتی صلوا علیه الرجال ثم النساء ثم الصبیان ۔

حضرت محمد ابراہیم تیمی مدنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کفن دیکر سریر مبارک پر آرام دیا۔ سیدنا صدیق اکبر اور سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے حاضر ہو کر عرض کیا: سلام حضور پر اے نبی، اور اللہ کی مہر اور اسکی افزونیاں، دونوں حضرات کیساتھ ایک گروہ مہاجرین وانصار کا تھا جس قدر اس حجرۂ پاک میں سما جاتا، ان سب نے یونہی سلام عرض کیا۔ اور صدیق وفاروق پہلی صف میں حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے کھڑے یہ دعا کرتے تھے۔ الٰہی ہم گواہی دیتے ہیں کہ جو کچھ تو نے اپنے نبی پر اتارا حضور نے امت کو پہونچا دیا۔ اور امت کی خیر خواہی میں رہے اور راہ خدا میں جہاد فرمایا۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے دین کو غلبہ دیا اور اللہ تعالیٰ کی باتیں پوری ہوئیں، میں ایک اللہ پر ایمان لاتا ہوں اسکا کوئی شریک نہیں ۔ اے معبود ہمارے ہمیں انکی کتاب کے پیروؤں میں کر جو انکے ساتھ اتری اور ہمیں ان سے ملا کہ ہم انہیں پہچانیں اور تو ہماری پہچان انہیں کرا دے کہ وہ مسلمانوں پر مہربان رحم دل تھے۔ ہم نہ ایمان کی کسی چیز سے بدلنا چاہیں نہ اسکے عوض کچھ قیمت لینا۔ لوگ اس دعا پر آمین کہتے تھے۔ پھر باہر جاتے اور آتے یہاں تک کہ مردوں پھر عورتوں پھر بچوں نے حضور پر صلاۃ کی۔

۱۱۱۶۔ **عن** عبدالله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اِذَا غَسَّلْتُمُوْنِیْ وَكَفَّنْتُمُوْنِیْ فَضَعُوْنِیْ عَلٰی سَرِیْرِیْ ثُمَّ

۱۱۱۶۔ المستدرك للحاکم، ۳/۶۰

اتحاف السادة للزبیدی، ۱۰/۲۹۰

أُخْرُجُوْا عَنِّیْ فَاَنَا اَوَّلُ مَنْ يُّصَلِّیْ عَلَیَّ جِبْرَئِيْلُ ثُمَّ مِيْكَائِيْلُ ثُمَّ اِسْرَافِيْلُ ثُمَّ مَلَكُ الْمَوْتِ مَعَ جُنُوْدِهٖ مِنَ الْمَلٰٓئِكَةِ بِاَجْمَعِهِمْ ثُمَّ ادْخُلُوْا عَلَیَّ فَوْجًا بَعْدَ فَوْجٍ فَصَلُّوْا عَلَیَّ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب میرے غسل کفن مبارک سے فارغ ہو جاؤ تو مجھے نعش مبارک پر رکھ کر باہر چلے جانا، سب سے پہلے جبرئیل مجھ پر صلاۃ کرینگے، پھر میکائیل، پھر اسرافیل، پھر ملک الموت اپنے سارے لشکروں کے ساتھ۔ پھر گروہ گروہ آ کر مجھ پر درود و سلام عرض کرتے جانا۔ فتاوی رضویہ ۴/۱۴۱

۴۔ نماز جنازہ کی دعائیں

(۱) دعائے جنازہ

١١١٧۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : كان انبى صلى الله تعالیٰ عليه وسلم : اذا صلى على الجنازة قال : اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَ مَيِّتِنَا وَ شَاهِدِنَا وَ غَائِبِنَا وَصَغِيْرِنَا وَ كَبِيْرِنَا وَذَكَرِنَا وَاُنْثَا نَا ، اَللّٰهُمَّ مَنْ اَحْيَيْتَهٗ مِنَّا فَاَحْيِهٖ عَلَى الْاِسْلَامِ وَ مَنْ تَوَفَّيْتَهٗ مِنَّا فَتَوَفَّهٗ عَلَى الْاِ يْمَان ، اَللّٰهُمَّ لَا تَحْرِمْنَا اَجْرَهٗ وَلَا تَفْتِنَّا بَعْدَهٗ ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب نماز جنازہ پڑھتے تو اس طرح دعا کرتے، الٰہی بخشدے ہمارے زندے اور مردے، اور حاضر اور غائب اور چھوٹے اور بڑے، اور مرد اور عورت، الٰہی تو جسے زندہ رکھے ہم میں سے اسے زندہ رکھ اسلام پر، اور جسے موت دے ہم میں سے اسے موت دے ایمان پر، الٰہی! ہمیں اس میت کے ثواب سے محروم نہ رکھ اور ہمیں اس کے بعد فتنہ میں نہ ڈال۔ فتاوی رضویہ ۴/٨٩

(۲) نماز جنازہ کی دیگر مسنون دعائیں

١١١٨۔ **عن** عوف بن مالك الأشجعی رضی الله تعالیٰ عنه يقول : صلى النبى

١١١٧۔	الجامع للترمذی ،	باب ما يقول فی الصلوة علی المتی			١/١٢٢
	السنن لابی داؤد ،	باب الدعا للميت ،			٢/٤٥٧
	السنن لابن ماجه ،	ما جاء فی الدعا فی الصلوة ،			١/١٠٩
	السنن للنسائی ،	كتاب الدعا			١/٢١٧
	المستدرك للحاكم ،	كتاب الجنائز ،			١/٣٥٨
	المسند لاحمد بن حنبل ،	٢/٣٦٨	☆	اتحاف السادة للزبيدی ،	٣/٤٥٠
	السنن الكبری للبيهقی ،	٤/٣٨	☆	مشكل الآثار للطحاوی ، ،	١/٤٢٤
	السنة لابن ابی عاصم ،	٣/١١٥	☆	المسند لابی يعلی ،	
	المصنف لابن عبد الرزاق ،	٣/٤٨٦	☆	كنز العمال للمتقی ،	٤٢٣٠٠، ١٥/٥٨٦
١١١٨۔	الصحيح لمسلم ،	باب الدعا للميت ،			١/٣١١
	الجامع للترمذی ،	باب ما يقول فی الصلوة علی الميت			١/١٢٢
	السنن لابن ماجه ،	باب فی الدعا فی الصلوة علی الجنزه ،			١/١٠٩
	السنن للنسائی ، الدعا ،	١/٢١٧	☆		
	المصنف لابن ابی شيبة ،	٣/٢٩١	☆	المسند لاحمد بن حنبل ،	٦/٢٣
	البداية و النهاية لابن كثير ،	٥/٩٣	☆	كنزالعمال للمتقی ،	٤٢٣٠١، ١٥/٥٨٧

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم علی جنازۃ فحفظت من دعائہ وھو یقول : اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لَہٗ وَارْحَمْہُ وَعَافِہٖ وَ اعْفُ عَنْہُ وَاَکْرِمْ نُزُلَہٗ وَوَسِّعْ مَدْخَلَہٗ وَاغْسِلْہُ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَنَقِّہٖ مِنَ الْخَطَایَا کَمَا نَقَّیْتَ الثَّوْبَ الْاَبْیَضَ مِنَ الدَّنَسِ وَاَبْدِلْہُ دَارًا خَیْرًا مِّنْ دَارِہٖ وَاَھْلًا خَیْرًا مِنْ اَھْلِہٖ وَزَوْجًا خَیْرًا مِنْ زَوْجِہٖ وَاَدْخِلْہُ الْجَنَّۃَ وَاَعِذْہُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَ مِنْ فِتْنَۃِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ النَّارِ ، قال : تمنیت ان اکون انا ذلک المیت ۔

حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک جنازہ پر نماز پڑھی ۔ میں نے سرکار کی دعا کو یاد کرلیا، آپ خداوند قدوس سے یوں دعا کر رہے تھے، الٰہی اس میت کو بخش دے اور اس پر رحم فرما، اور اسے ہر بلا سے بچا اور اسے معاف کر، اور اسے عزت کی مہمانی دے، اور اسکی قبر کشادہ فرما اور اسے دھودے پانی اور برف اور اولوں سے، اور اسے پاک کردے گناہوں سے جیسے تونے پاک کیا سفید کپڑا میل سے، اور اسے بدل دے مکان بہتر اسکے مکان سے، اور بدل دے گھر والے بہتر اسکے گھر والوں سے، اور زوجہ بہتر عطا فرما اسکی زوجہ سے، اور اسے داخل فرما بہشت میں، اور اسے پناہ دے قبر کے عذاب اور قبر کے سوال اور دوزخ کے عذاب سے ۔ حضرت عوف فرماتے ہیں: یہ سنکر مجھے اس بات کی تمنا ہوئی کہ کاش میں اس میت کی جگہ ہوتا ۔　فتاوی رضویہ ۴/ ۸۹

۱۱۱۹ ۔ **عن** عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : صلی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم علی جنازۃ فقال : اَللّٰھُمَّ عَبْدُکَ وَابْنُ اَمَتِکَ یَشْھَدُ اَنْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ وَحْدَکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ ، وَیَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُکَ وَرَسُوْلُکَ ، اَصْبَحَ فَقِیْرًا اِلٰی رَحْمَتِکَ وَاَصْبَحْتَ غَنِیًّا عَنْ عَذَابِہٖ، تَخَلّٰی مِنَ الدُّنْیَا وَاَھْلِھَا ، اِنْ کَانَ زَاکِیًا فَزَکِّہٖ وَاِنْ کَانَ مُخْطِئًا فَاغْفِرْ لَہٗ ، اَللّٰھُمَّ لَا تَحْرِمْنَا اَجْرَہٗ وَتُضِلَّنَا بَعْدَہٗ ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک جنازہ پر نماز پڑھی تو یہ دعا پڑھی: الٰہی ! یہ میت تیرا بندہ اور تیری باندی کا بچہ گواہی دیتا ہے کہ کوئی سچا معبود نہیں مگر اکیلا تو، تیرا کوئی شریک نہیں، اور گواہی دیتا ہے کہ محمد تیرے بندے اور تیرے رسول ہیں ۔ یہ محتاج ہے تیری مہربانی کا اور تو بے نیاز ہے اسکے

۱۱۱۹ ۔ المستدرک للحاکم ،　کتاب الجنائز ،　۱/ ۳۵۹

مجمع الزوائد للهیثمی ،　۳/ ۳۳　☆　المطالب العالیة لابن حجر ،　۷۶۳

عذاب سے۔ یہ اکیلا رہا دنیا اور دنیا کے لوگوں سے، اگر یہ ستھرا تھا تو اسے ستھرا فرمادے، اور اگر خطاوار تھا تو اسے بخشدے۔ الہی ہمیں محروم نہ کر اسکے ثواب سے اور گمراہ نہ کر اسکے بعد۔

فتاوی رضویہ ۴/۸۹

١١٢٠۔ **عن** أمیر المؤمنین علی کرم الله تعالیٰ وجهه الکریم قال: دعا رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم علی جنازة، اَللّٰهُمَّ! هٰذَا عَبْدُكَ اِبْنُ عَبْدِكَ اِبْنُ أَمَتِكَ مَا ضٍ فِيْهِ حُكْمُكَ، خَلَقْتَهٗ وَلَمْ يَكُ شَيْئًا مَذْكُوْرًا، أُنْزِلَ بِكَ وَأَنْتَ خَيْرُ مَنْزُوْلٍ بِهٖ، اَللّٰهُمَّ! لَقِّنْهُ حُجَّتَهٗ وَأَلْحِقْهُ بِنَبِيِّهٖ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَ ثَبِّتْهُ بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ، فَإِنَّهٗ اِفْتَقَرَ اِلَيْكَ وَاسْتَغْنَيْتَ عَنْهُ، كَانَ يَشْهَدُ أَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ، فَاغْفِرْ لَهٗ وَارْحَمْهُ، وَلَا تَحْرِمْنَا أَجْرَهٗ وَلَا تَفْتِنَّا بَعْدَهٗ، اَللّٰهُمَّ! اِنْ كَانَ زَاكِيًا فَزَكِّهٖ وَاِنْ كَانَ خَاطِئًا فَاغْفِرْ لَهٗ۔

امیر المؤمنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالی وجہہ الکریم سے روایت ہیکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے جنازہ پر یہ دعا پڑھی، الہی! یہ تیرا بندہ تیرے بندے کا بیٹا تیری باندی کا بچہ ہے۔ نافذ اس میں حکم تیرا، تونے اسے پیدا کیا اس حال میں کہ نہ تھا کوئی چیز جسکا نام تک کوئی لیتا۔ یہ تیرے یہاں اترا ہے اور تو بہتر ہے ان سب سے جنکے یہاں کوئی غریب الوطن اترے۔ الہی! اسے اسکی حجت سکھادے، اور اسے اسکے نبی محمد صلی اللہ تعالی علیہ وسلم سے ملادے۔ اور اسے ٹھیک بات پر ثابت رکھ کہ یہ تیرا محتاج ہے اور تو اس سے غنی ہے۔ یہ گواہی دیتا تھا کہ کوئی سچا معبود نہیں سوا اللہ کے۔ پس اسے بخشدے اور اس پر رحم فرما۔ اور ہمیں اسکے ثواب سے محروم نہ کر اور اسکے بعد فتنے میں نہ ڈال۔ الہی! اگر یہ ستھرا تھا تو اسے ستھرا فرمادے اور اگر خطا کار تھا تو اسے بخش دے۔

فتاوی رضویہ ۴/۹۰

١١٢١۔ **عن** یزید بن رکانة رضی الله تعالیٰ عنه قال: صلی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم علی جنازة فدعا له، اَللّٰهُمَّ! عَبْدُكَ وَابْنُ أَمَتِكَ اِحْتَاجَ اِلٰى رَحْمَتِكَ وَأَنْتَ غَنِيٌّ عَنْ عَذَابِهٖ، اِنْ كَانَ مُحْسِنًا فَزِدْ فِيْ اِحْسَانِهٖ، وَاِنْ كَانَ مُسِيْئًا

١١٢٠۔ الجامع الکبیر للطبرانی، ٢/١٨٧٠☆

١١٢١۔ المستدرک للحاکم، کتاب الجنائز، ١/٣٥٩

مجمع الزوائد للهیثمی، ٣/٣٣

فَتَجَاوَزْ عَنْهُ ۔

حضرت یزید بن رکانہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک جنازہ پر نماز پڑھی اور اسکے لئے اس طرح دعا کی۔ الٰہی ! یہ تیرا بندہ ہے اور تیری باندی کا بیٹا ہے۔ تیری رحمت کا محتاج ہے اور تو اسکو عذاب دینے سے بے نیاز ہے، اگر یہ نکوکار ہے تو اسکی نیکیاں اور زیادہ فرما۔ اور اگر گنہگار ہے تو اسکو بخشدے۔ ۱۲م

۱۱۲۲۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : صلی رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم علی الميت فقال :اَللّٰهُمَّ !عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدِكَ ،كَانَ يَشْهَدُ أنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَأنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالیٰ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَأنْتَ أعْلَمُ بِهٖ مِنَّا اِنْ كَانَ مُحْسِنًا فَزِدْ فِی اِحْسَانِهٖ ، وَاِنْ كَانَ مُسِيْئًا فَاغْفِرْلَهٗ،وَلَا تَحْرِمْنَا أجْرَهٗ وَلَا تَفْتِنَّا بَعْدَهٗ ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز جنازہ میں یہ دعا پڑھی۔ الٰہی! یہ تیرا بندہ اور تیرے بندے کا بیٹا ہے، یہ گواہی دیتا تھا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، اور محمد تیرے بندے اور تیرے رسول ہیں۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، اور تو اسکو ہم سے خوب جانتا ہے۔ اگر یہ نیک ہے تو اسکی نیکیاں اور زیادہ فرما، اور اگر یہ بد ہے تو اسکی مغفرت فرما۔ ہمیں اسکے ثواب سے محروم نہ کر اور اسکے بعد ہمیں کسی آزمائش میں مبتلا مت فرما۔ ۱۲م

۱۱۲۳۔ **عن** سعيد بن المسيب رضی الله تعالیٰ عنه قال : ان امير المؤمنين عمر بن الخطاب رضی الله تعالیٰ عنه صلی الجنازة فقال: اللهم ! اصبح عبدك هذا قد تخلی عن الدنيا وتركها لا هلها وافتقر اليك واستغنيت عنه ، وقد كان يشهد أن لا اله الا الله وأن محمدا عبدك ورسولك صلی الله تعالیٰ عليه وسلم ، اللهم ! اغفرله وتجاوزه عنه والحقه بنبيه صلی الله تعالیٰ عليه وسلم۔

حضرت سعید بن میتب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین سیدنا

۱۱۲۲۔ المصنف لابن ابی شيبة ، بالقراة و الدعا فی الصلوة الخ ۴۸۷/۳

المعجم الكبير للطبرانی، ۲۷۷/۸

۱۱۲۳۔ المسند لابی يعلی، المصنف لعبد الرزاق، ۴۸۷/۳

حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جنازہ میں اس طرح دعا کی۔ الٰہی! تیرے اس بندے نے دنیا سے چھٹکارا حاصل کرلیا اور دنیا کو دنیا والوں کے لئے چھوڑ دیا۔ یہ تیرا محتاج ہے اور تو اس سے بے نیاز ہے۔ یہ اس بات کی گواہی دیتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور محمد تیرے بندے اور رسول ہیں۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، اے اللہ اسکی مغفرت فرما۔ اسکے گناہوں کو معاف فرما اور اسکو حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے جوار اقدس میں جگہ عطا فرما۔ ١٢م

١١٢٤۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال :سمعت رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم يصلی علی الجنازة ، اَللّٰهُمَّ ! اَنْتَ رَبُّهَا وَاَنْتَ خَلَقْتَهَا وَاَنْتَ هَدَيْتَهَا لِلْاِسْلَامِ وَاَنْتَ قَبَضْتَ رُوْحَهَا وَاَنْتَ اَعْلَمُ بِسِرِّهَا وَعَلَانِيَتِهَا ، جِئْنَا شُفَعَاءَ فَاغْفِرْ لَهَا ۔　فتاوی رضویہ ٩١/٤

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نماز جنازہ پڑھاتے ہوئے سنا تو یہ دعا پڑھ رہے تھے۔ الٰہی! تو اسکا رب ہے۔ تو نے اسے پیدا کیا۔ تو نے اسے اسلام کی ہدایت دی، تو نے ہی اسکی روح قبض فرمائی اور تو ہی اسکے ظاہر و باطن کو خوب جانتا ہے، ہم اسکے سفارشی بنکر آئے ہیں اسکی مغفرت فرما۔ ١٢م

١١٢٥۔ **عن** الحارث بن نوفل رضی الله تعالیٰ عنه : ان النبی صلی الله تعالیٰ عليه وسلم علمهم الصلوة علی الميت ، اَللّٰهُمَّ ! اغْفِرْ لِاِخْوَانِنَا وَاَخَوَاتِنَا، وَ اَصْلِحْ ذَاتَ بَيْنِنَا ،وَاَلِّفْ بَيْنَ قُلُوْبِنَا ، اَللّٰهُمَّ ! هٰذَا عَبْدُكَ فُلَانُ بْنُ فُلَان ، وَلَا نَعْلَمُ اِلَّا خَيْرًا وَ اَنْتَ اَعْلَمُ بِهِ مِنَّا فَاغْفِرْ لَنَا وَلَهٗ ۔

حضرت حارث بن نوفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انکو نماز جنازہ اس طرح سکھائی، الٰہی ہمارے بھائی اور بہنوں کی مغفرت فرما ہمارے درمیان صلح قائم رکھ، ہمارے دلوں کو ملا، الٰہی! یہ تیرا بندہ فلاں بن فلاں ہے، ہم تو

١١٢٤۔ السنن لابی داؤد ، باب لدعاء للمیت، ٤٥٦/٢
المسند لاحمد بن حنبل ، ٣٤٥/٢ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ٤٢/٤
الاذکار النوویة ١٤٣ ☆ کنز العمال للمتقی، ٥٨٧/١٥،٤٢٣٠٢
١١٢٥۔ مشکل الآثار للطحاوی، ☆ کنز العمال للمتقی، ٧١٤/١٥،٤٢٨٤٤

اسکے بارے میں بھلائی ہی جانتے ہیں اور تو بہتر جاننے والا ہے تو ہماری اور اسکی مغفرت فرما۔ ١٢م

١١٢٦۔ **عن** واثلة بن الأ سقع رضی الله تعالیٰ عنه قال: صلی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم علی رجل من المسلمین فاسمعه یقول: اَللّٰهُمَّ ! اِنَّ فُلَانَ بْنَ فُلَانٍ فِی ذِمَّتِكَ وَحَبْلِ جَوَارِكَ فَقِهٖ مِنْ فِتْنَةِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ النَّارِ ، وَاَنْتَ اَهْلُ الْوَفَاءِ وَ الْحَقِّ ، فَاغْفِرْ لَهٗ وَارْحَمْهُ ، اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمِ۔

حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک صحابی کی نماز جنازہ پڑھی تو میں نے حضور سے یہ دعا سنی، الٰہی ! فلاں بن فلاں تیرے ذمۂ کرم اور جوار رحمت میں ہے، تو اسکو امتحان قبر اور عذاب جہنم سے محفوظ فرما۔ تو وعدہ پورا فرمانے والا اور حق فرمانے والا ہے۔ اسکی مغفرت فرما اور اس پر مہربانی فرما۔ بیشک تو ہی بخشنے والا مہربان ہے۔ ١٢م

١١٢٧۔ **عن** سعید بن المسیب رضی الله تعالیٰ عنه قال : حضرت مع بن عمر فی جنازة ، فلما وضعها فی اللحد قال : بسم الله و فی سبیل الله و علی ملة رسول الله ، فلما اخذ فی تسویة اللبن علی اللحد قال : اللهم ! اجرها من الشیطان و من عذاب القبر ، اللهم ! جاف الارض عن جنبیها و صعدروحها و لقها منك رضوانا ، قلت : یا ابن عمر ! أشئ سمعته من رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ام قلته برائك قال: اِنی اذا لقادر علی القول ، بل شئ سمعته من رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم۔

حضرت سعید بن میسب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کیساتھ ایک جنازہ میں شریک ہوا، جب آپ نے اسے قبر میں رکھا تو پڑھا بسم الله وفی سبیل الله وعلی ملة رسول الله ، جب مٹی برابر کرنے لگے تو پڑھ رہے تھے الٰہی ! اسکو شیطان کے شر سے محفوظ رکھ، اور عذاب قبر سے مامون فرما، الٰہی ! زمین کو اسکے

١١٢٦۔ السنن لابن ماجه ،	باب الدعا فی الصلوة لعلی الجنازة	١٠٩/١
السنن لابی داؤد ،	باب الدعاء للمیت ،	٤٥٧/٢
١١٢٧۔ السنن لابن ماجه ،	باب ما جاء فی ادخال المیت القبر ،	١١٢/١

پہلوؤں سے دور رکھ، اسکی روح کو بلندیوں پر پہونچا، اپنی رضا سے سرفراز فرما، میں نے عرض کیا: اے ابن عمر! کیا آپ نے اس سلسلہ میں حضور سے کچھ سنا ہے یا خود اپنی رائے سے یہ سب کہہ رہے ہو؟ فرمایا: بلا شبہ میں اس طرح کی دعا پر قادر ہوں، لیکن میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے یہ سب سنا ہے۔ ۱۲م

۱۱۲۸۔ **عن** ابراهيم الأشهل عن أبيه رضى الله تعالىٰ عنهما قال: ان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم صلى على جنازة فقال: اَللّٰهُمَّ! اغفِرْ لِاَوَّلِنَا وَ آخِرِنَا وَحَيِّنَا وَمَيِّتِنَاوَذَكَرِنَا وَاُنْثَانَا وَصَغِيرِنَا وَ كَبِيرِنَا وَشَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا، اَللّٰهُمَّ! لاَ تَحْرِمْنَا اَجْرَهٗ وَلاَ تَفْتِنَّا بَعْدَهٗ۔ فتاوی رضویہ ۹۱/۴

حضرت ابراہیم اشہل رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز جنازہ پڑھی تو یہ دعا کی، الٰہی! ہمارے اگلوں اور پچھلوں کی، زندوں مردوں کی، مردوں اور عورتوں کی، چھوٹوں اور بڑوں کی، حاضرین وغائبین کی مغفرت فرما۔ الٰہی! اسکے ثواب سے ہمیں محروم نہ کر اور اسکے بعد کسی آزمائش میں نہ ڈال۔ ۱۲م

۱۱۲۹۔ **عن** أبى حاصر رضى الله تعالىٰ عنه أنه صلى على جنازة فقال: الا اخبركم كيف كان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم يصلى على الجنازه؟ كان يقول: اَللّٰهُمَّ! اِنَّكَ خَلَقْتَنَا وَ نَحْنُ عِبَادِكَ، أنْتَ رَبُّنَا وَاِلَيْكَ مَعَادُنَا۔

حضرت ابوحاصر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ نے ایک جنازہ کی نماز پڑھائی تو فرمایا: کیا میں تمہیں اس بات کی خبر نہ دوں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز جنازہ میں کس طرح دعا کرتے تھے۔ حضور دعا کرتے، الٰہی! بیشک تو نے ہمیں پیدا کیا اور ہم تیرے بندے ہیں اور تو ہمارا رب ہے او تیری ہی طرف ہمیں پھرنا ہے۔

فتاوی رضویہ، ۹۲/۴

۱۱۲۸۔ کنز العمال للمتقی، ۴۲۲۹۹، ۵۸۶/۱۵

۱۱۲۹۔ کنز العمال للمتقی، ۴۲۸۴۹، ۷۱۵/۱۵

۵۔ زیارت قبور

(۱) ایک سال پر قبروں کی زیارت اور عرس

۱۱۳۰۔ **عن** أنس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال: ان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم كان يأتى احدا كل عام فاذا بلغ الشعب سلم على قبور الشهداء فقال: سَلَامٌ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم شہدائے احد کے مزارات پر ہر سال تشریف لیجاتے۔ جب وادی کے پاس پہونچتے تو شہداء کو سلام کرتے تو فرماتے: کہ تم پر سلامتی ہو تمہارے صبر کے سبب اور تمہارا آخری گھر بہت اچھا ہے۔ ۱۲م

۱۱۳۱۔ **عن** محمد بن إبراهيم التيمى رضى الله تعالىٰ عنه قال: كان النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم يأتى قبور الشهداء عند رأس الحول فيقول: سَلَامٌ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ قال: و كان أبو بكر و عمر و عثمان يفعلون ذلك۔

حضرت محمد ابرہیم تیمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہر سال شہدائے احد کی قبروں پر تشریف لاتے اور یوں فرماتے: تم پر سلامتی ہو تمہارے صبر کا بدلہ کیا ہی اچھا گھر ملا۔ سیدنا صدیق اکبر، فاروق اعظم اور عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا بھی یہ ہی طریقہ تھا۔ فتاوی رضویہ ۱۹۲/۴

(۲) بوسۂ قبر تعظیم روح کیلئے ہے

۱۱۳۲۔ **عن** داؤد بن أبى صالح رضى الله تعالىٰ عنه قال: أقبل مروان يوما فوجد رجلا واضعا وجهه على القبر، فأخذ مروان برقبته ثم قال: هل تدرى ما تصنع،

۱۱۳۰۔ الدر المنثور للسيوطى، ٥٨/٤ ☆

۱۱۳۱۔ المصنف لعبد الرزاق، ٥٧٣/٣ ☆ الدر المنثور للسيوطى، ٥٨/٤
التفسير للقرطبى، ٣١٢/٩ ☆ البداية و النهاية لابن كثير، ٥٤/٤

۱۱۳۲۔ المسند لاحمد بن حنبل، ٤٢٢/٥ ☆ المستدرك للحاكم، ٥١٥/٤
المعجم الكبير للطبرانى، ١٨٩/٤ ☆ مجمع الزوائد للهيثمى، ٢٤٥/٥
كنز العمال للمتقى، ١٥٩٦٨، ٣٤٤/٦ ☆ السلسلة الضعيفة للالبانى، ٣٧٣

فاقبل علیه فقال : نعم ، انی لم آت الحجر ، انما جئت رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ولم اٰت الحجر سمعت رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم، یقول: لَا تَبْکُوْا عَلَی الدِّیْنِ اِذَا وَلِیَهٗ اَھْلُهٗ وَ لٰکِنْ اَبْکُوْا عَلَی الدِّیْنِ اِذَا وَ لِیَهٗ غَیْرُ اَھْلِهٖ۔

حضرت داؤد بن ابی صالح رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مروان بن حکم نے اپنے زمانہ تسلط میں ایک صاحب کو دیکھا کہ قبر اکرم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر اپنا منہ رکھے ہوئے ہیں۔ مروان نے انکی گردن پکڑ کر کہا: جانتے ہو کیا کر رہے ہو؟ اس پر ان صاحب نے انکی طرف متوجہ ہو کر فرمایا: ہاں، میں سنگ وگل کے پاس نہیں آیا ہوں۔ میں تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور حاضر ہوا ہوں۔ میں اینٹ پتھر کے پاس نہیں آیا۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے۔ دین پر نہ روؤ جب اسکا اہل اس پر والی ہو۔ ہاں اس وقت دین پر روؤ جبکہ نا اہل والی ہو۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں۔

یہ صحابی سیدنا حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے۔ تو تعظیم قبر و روح میں فرق نہ کرنا مروان کی جہالت تھی۔ اور اسی کے ترکہ سے وہابیہ کو پہونچی۔ اور تعظیم قبر سے جدا ہو کر تعظیم روح کی برکت لینا صحابہ کرام کی سنت ہے۔ اور اہل سنت کو ان کی میراث ملی۔ فللہ الحمد۔ فتاوی رضویہ ۴/۱۶۱

(۳) زیارت قبر سے مردہ کا دل بہلتا ہے

۱۱۳۳۔ **عن** أُم المؤمنين عائشة الصديقة رضى الله تعالیٰ عنها قالت : قال رسول الله صلى الله تعالیٰ عليه وسلم : مَا مِنْ رَجُلٍ یَزُوْرُ قَبْرَ اَخِیْهِ وَ یَجْلِسُ عِنْدَهٗ اِلَّا اسْتَاْنَسَ وَ رَدَّ عَلَیْهِ حَتّٰی یَقُوْمَ۔ جدالممتار ۱/۲۰۵

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کوئی مرد اپنے بھائی کی قبر کی زیارت نہیں کرتا اور اسکے پاس نہیں بیٹھا مگر وہ صاحب قبر اس سے انس حاصل کرتا ہے اور اسکی باتوں کا جواب دیتا ہے جب تک وہ وہاں سے اٹھ کھڑا نہیں ہوتا۔ ۱۲م

۱۱۳۳۔ اتحاف السادۃ للزبیدی، ۱۰/۳۶۵ ☆ الحاوی للفتاوی للسیوطی، ۲/۳۰۲

(۴) اہل قبور کو سلام کرو وہ جواب دیتے ہیں

١١٣٤۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال ابورزين يا رسول الله ! إن طريقی علی الموتی فهل من كلام اتكلم به اذا مررت عليهم ؟ قال : قُلْ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا أَهْلَ الْقُبُوْرِ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَ الْمُؤْمِنِيْنَ ، أَنْتُمْ لَنَا سَلَفٌ وَ نَحْنُ لَكُمْ تَبَعٌ و اِنَّا اِنْ شَآءَ اللّٰهُ تَعَالیٰ بِكُمْ لَاَ حِقُوْنَ ، قال ابو رزين : يا رسول الله ! يسمعون ؟ قال : يَسْمَعُوْنَ وَ لٰكِنْ لَّا يَسْتَطِيْعُوْنَ أنْ يُّجِيْبُوْا۔

حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ابورزین رضی اللہ تعالیٰ نے عرض کیا: یارسول اللہ! میرا راستہ مقابر پر ہے۔ کوئی کلام ایسا ہے کہ جب ان پر گذروں کہا کروں ؟ فرمایا: یوں کہہ، سلام تم پر اے قبر والو! اہل ایمان اور اہل اسلام سے، تم ہمارے آگے ہو اور ہم تمہارے پیچھے اور ہم انشاءاللہ تم سے ملنے والے ہیں ابوزرین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی: یا رسول اللہ! کیا مردے سنتے ہیں؟ فرمایا: سنتے ہیں لیکن جواب نہیں دیتے

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

امام جلال الدین سیوطی شرح الصدور میں فرماتے ہیں: ای جوابا يسمعه الحی و الا فهم يردون حيث لا يسمع یعنی حدیث کی مراد یہ ہے کہ مردے ایسا جواب نہیں دیتے جو زندے سن لیں ورنہ وہ ایسا جواب تو دیتے ہیں جو ہمارے سننے میں نہیں آتا۔ نیز یہ معنی خود متعدد احادیث سے ثابت وواضح کہ ان میں تصریحا فرمایا: مردے جواب سلام دیتے ہیں۔ اسکی نظیر وہ حدیث ہے کہ روح سب کچھ دیکھتی ہے مگر بول نہیں سکتی کہ شور وفریاد سے منع کرے۔ اسکے معنی بھی وہی ہیں کہ اپنی بات احیاء کو سنا نہیں سکتے۔ ورنہ صحیح حدیثوں میں اسکا کلام کرنا وارد۔

فقیر کہتا ہے: پھر یہ ہمارا نہ سننا بھی دائمی نہیں۔ صدہا بندگان خدا نے اموات کا کلام و سلام سنا ہے۔ جنکی بکثرت روایات خود شرح الصدور وغیرہ میں مذکور۔

١١٣٥۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : جلس رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم علی قبر مصعب بن عمير و رفقائه وقال: وَالَّذِیْ نَفْسِی

١١٣٤۔ المسند للعقيلی، ١٩/٤ ☆

١١٣٥۔ الطبقات الكبری لابن سعد، ٨٥/٣ ☆ الدر المنثور للسيوطی ١٩١/٥

بِيَدِهٖ لَا يُسَلِّمُ عَلَيْهِ اَحَدٌ اِلَّا رَدُّوْا عَلَيْهِ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت مصعب بن عمیر اور انکے ساتھیوں رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی قبور پر ٹھہرے اور فرمایا: قسم اسکی جسکے ہاتھ میں میری جان ہے! قیامت تک جوان پر سلام کرے گا جواب دیں گے۔

١١٣٦۔ **عن** أبی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: جلس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم علی قبر مصعب بن عمیر و رفقائہ و قال: وَالَّذِیْ نَفْسِیْ ، بِیَدِہٖ لَا یُسَلِّمُ عَلَیْھِمْ اَحَدٌ اِلَّا رَدُّوْا عَلَیْهِ اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَةِ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت مصعب بن عمیر اوران کے ساتھیوں رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی قبور پر ٹھہرے اور فرمایا: قسم اسکی جسکے ہاتھ میں میری جان۔ قیامت تک جوان پر سلام کریگا جواب دیں گے۔

١١٣٧۔ **عن** عبد اللہ بن فروۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: زار رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم شھداء احد فقال. اَللّٰھُمَّ! اِنَّ عَبْدَكَ وَ نَبِیَّكَ یَشْھَدُ اَنَّ ھٰٓؤُلَاءِ شُھَدَآءُ وَ اَنَّهٗ مَنْ زَارَھُمْ اَوْ سَلَّمَ عَلَیْھِمْ اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَةِ رَدُّوْا عَلَیْهِ۔

حضرت عبد اللہ بن فروہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم شہدائے احد کی زیارت کیلئے تشریف لے گئے اور عرض کی؛ الٰہی! تیرا بندہ اور تیرا نبی گواہی دیتا ہے کہ یہ شہید ہیں اور قیامت تک جوانکی زیارت کو آئے گا اوران پر سلام کریگا یہ جواب دیں گے۔

﴿٢﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

عطاف بن خالد مخزومی کہتے ہیں: میری خالہ مجھ سے بیان کرتی تھیں: میں ایک بار زیارت قبور شہداء کو گئی۔ میرے ساتھ دولڑکوں کے سوا کوئی نہ تھا جو میری سواری کا جانور تھامے تھے۔ میں نے مزارات پر سلام کیا جواب سنا آواز آئی۔ واللہ انا نعرفکم کما یعرف بعضنا بعضا۔ خدا کی قسم، ہم تم لوگوں کو ایسا پہچانتے ہیں جیسے آپس میں ایک دوسرے کو۔

١١٣٦۔ المستدرك للحاكم، ☆

١١٣٧۔ المستدرك للحاكم، ٢٩/٣ ☆ كنز العمال للمتقى، ٢٩٨٩٧، ٣٨٢/١٠

جمع الجوامع للسيوطى، ٩٩٧٠ ☆ دلائل النبوة للبيهقى، ٣٠٧/٣

میرے بدن پر بال کھڑے ہو گئے اور میں واپس چلی آئی۔

امام بیہقی نے ہاشم بن عمری سے روایت کی کہ مجھے میرے باپ مدینہ طیبہ سے زیارت قبور احد کو لے گئے۔ جمعہ کا روز تھا، صبح ہو چکی تھی اور آفتاب نہ نکلا تھا۔ میں اپنے والد کے پیچھے تھا۔ جب مقابر کے پاس پہونچے۔ انہوں نے بلند آواز سے کہا: سلام علیکم بما صبرتم فنعم عقبی الدار، جواب آیا۔ وعلیك السلام یا ابا عبد الله! بانے میری طرف پھر کر دکھا اور کہا: اے میرے بیٹے! کیا تو نے جواب دیا؟ میں نے کہا: نہ انہوں نے میرا ہاتھ پکڑ کر اپنی داہنی طرف کر لیا اور، کلام مذکور کا اعادہ کیا۔ دوبارہ ویسا ہی جواب ملا۔ سہ بارہ کیا پھر وہی جواب ہوا۔ میرے باپ اللہ کے حضور سجدۂ شکر میں گر پڑے۔ ابن ابی الدنیا اور بیہقی دلائل میں انہیں عطاف مخزومی کی خالہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک دن میں نے قبر سیدنا حضرت امیر حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس نماز پڑھی اس وقت جنگل بھر میں کسی آدمی کا نام ونشان نہ تھا بعد نماز مزار مطہر پر سلام کیا جواب آیا اور اسکے ساتھ یہ فرمایا: من یخرج من تحت القبر اعرفه كما اعرف ان الله خلقنی و كما اعرف اللیل و النهار۔

جو میری قبر کے نیچے سے گزرتا ہے میں اسے ایسا پہچانتا ہوں جیسے اس بات کو کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے پیدا کیا۔ اور جس طرح رات ودن کو پہچانتا ہوں۔

١١٣٨۔ **عن** محمدبن واسع رضی الله تعالیٰ عنه قال: بلغنی ان الموتی یعلمون بزوارهم یوم الجمعة و یوما قبله و یوما بعده۔

حضرت محمد بن واسع ثقہ تابعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے یہ حدیث پہونچی کہ مردے اپنے زائروں کو جانتے ہیں جمعہ کے دن اور ایک دن اس سے قبل اور ایک دن بعد۔

﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اس حدیث کے یہ معنی ہیں کہ بوجہ برکت جمعہ ان تین ایام میں انکے علم وادراک کو زیادہ وسعت دیتے ہیں جو معرفت وشناسائی ان دنوں میں ہوتی ہے اور دنوں سے بیش وفزوں ہے۔ نہ یہ کہ صرف یہی تین دن علم وادراک کے ہوں۔ ابھی سن چکے کہ احادیث کثیرہ مطلق

١١٣٨۔ شعب الایمان للبیہقی، ١٨/٧ ☆

ہیں جن میں بلاتخصیص ایام ان کا علم وادراک ثابت ہے۔ فتاوی رضویہ ۴/۲۶۴

(۵) قبر کی زیارت سے مردہ خوش ہوتا ہے

۱۱۳۹۔ **عن** بعض الصحابة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: اٰنَسُ مَا یَکُوْنُ لِلْمَیِّتِ فِی قَبْرِہٖ اِذَا زَارَہٗ مَنْ کَانَ یُحِبُّہٗ فِی دَارِ الدُّنْیَا۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قبر میں مردے کا زیادہ دل بہلنے کا وقت وہ ہوتا ہے جب اسکا کوئی پیارا زیارت کو آتا ہے۔

۱۱۴۰۔ **عن** أم المؤمنین عائشة الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنه قالت: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: مَا مِنْ رَجُلٍ یَزُوْرُ قَبْرَ أَخِیْہِ وَ یَجْلِسُ عَلَیْہِ اِلَّا اسْتَأْنَسَ وَ رَدَّ عَلَیْہِ حَتّٰی یَقُوْمَ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اپنے مسلمان بھائی کی قبر کی زیارت کو جاتا ہے اور وہاں بیٹھتا ہے تو میت کا دل اس سے بہلتا ہے اور جب تک وہاں سے اٹھے مردہ جواب دیتا ہے۔

۱۱۴۱۔ **عن** عبد الله بن عمر و بن العاص رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال ابی و هو فی سیاق الموت: اذا انامت فلاتصاحبنی نائحة و لا نارا، و اذا دفنتمونی فشنوا علی التراب شنا، ثم اقیموا حول قبری قدر ما ینحر جزور و یقسم لحمها حتی استانس بکم و اعلم ما ذا راجع به رسل ربی۔

حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ مجھ سے میرے والدگرامی نے وقت نزع فرمایا: جب میرا انتقال ہوجائے تو میرے جنازہ کے ساتھ نہ کوئی نوحہ کرنے والی ہو اور نہ آگ، اور جب مجھے دفن کرچکو تو مجھ پر تھم تھم کرآہستہ آہستہ مٹی ڈالنا۔ پھر میری قبر کے گرد اتنی دیر ٹھہرے رہنا کہ ایک اونٹ ذبح کیا جائے اور اسکا گوشت تقسیم ہو یہاں تک کہ میں تم سے انس حاصل کروں اور جان لوں کہ اپنے رب کے رسولوں کو کیا جواب

۱۱۳۹۔ شرح الصدور للسیوطی، ☆ شفا السقام للسبکی،

۱۱۴۰۔ کتاب القبور لابن ابی الدنیا ☆ اتحاف السادۃ لزبیدی، ۱۰/۳۶۵

۱۱۴۱۔ الصحیح لمسلم، کتاب الجنائز

دیتا ہوں۔　　　فتاوی رضویہ ۴/۵۹

(۶) اہل قبور سنتے اور دیکھتے ہیں

۱۱۴۲۔ **عن** أم المؤمنين عائشة الصديقة رضى الله تعالىٰ عنها قالت : كنت أدخل بيتى الذى فيه رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم و انى واضع ثوبى و أقول : اِنما هو زوجى و أبى ، فلما دفن عمر معهم فوالله ما دخلته الا و انا مشدودة على ثيابى حياء من عمر۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں اس مکان جنت آستان میں جہاں حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا مزار پاک ہے یونہی بے لحاظ ستر و حجاب چلی جاتی اور جی میں کہتی: وہاں کون ہے۔ یہ ہی میرے شوہر اور میرے باپ، صلی اللہ تعالیٰ علی زوجها ثم ابيها ثم عليها و بارك و سلم، جب سے عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ دفن ہوئے، خدا، کی قسم بغیر سراپا بدن چھپائے نہ گئی۔ عمر سے شرم کے باعث، رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔

﴿۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اگر ارباب مزارات کو کچھ نظر نہیں آتا تو اس شرم کے کیا معنی تھے۔ اور دفن فاروق اعظم سے پہلے اس لفظ کا کیا منشا تھا۔ کہ مکان میں میرے شوہر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سوا میرے باپ ہی تو ہیں۔ غیر کون۔　　　فتاوی رضویہ ۴/۲۵۸

۱۱۴۳۔ **عن** عقبة بن عامر رضى الله تعالىٰ عنه قال : ماابالى فى القبو ر قضيت حاجتى أم فى السوق بين ظهرانيه و الناس ينظرون ۔

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں ایک سا جانتا ہوں قبرستان میں قضائے حاجت کو بیٹھوں یا بیچ بازار میں کہ لوگ دیکھتے جائیں۔

فتاوی رضویہ ۴/۲۵۷

۱۱۴۲۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۶/۲۰۲ ☆ مشکوۃ المصابیح للتبریزی، ۱/۱۵۴

۱۱۴۳۔ المصنف لابن ابی شیبۃ، ☆ المستدرك للحاكم،

(۷) قبروں کی زیارت کرنے والی عورتوں پر لعنت

۱۱۴۴۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالی عنهما قال : ان رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم لعن زائرات القبور و المتخذین علیها المساجد و السرج ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے قبور کی زیارت کرنے والی عوتوں پر اور قبروں پر مسجد بنانے والے اور چراغ جلانے والوں پر لعنت فرمائی۔ ۱۲م

﴿۵﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہاں وہ صورت مراد ہے کہ محض عبث بلا فائدہ قبور پر شمعیں روشن کریں ورنہ ممانعت نہیں۔ فائدہ کی متعدد مثالیں حدیقہ ندیہ شرح طریقہ محمدیہ پھر فتاوی بنرازیہ میں اس طرح مذکور ہیں۔

☆ وہاں کوئی مسجد ہو کہ نمازیوں کو بھی آرام ہوگا اور مسجد میں بھی روشنی ہوگی۔

☆ مقابر بر سر راہ ہوں کہ روشنی کرنے سے راہ گیروں کو فائدہ پہونچے گا اور اموات کو بھی کہ مسلمان مقابر مسلمین کو دیکھ کر سلام کریں گے۔ فاتحہ پڑھیں گے دعا کریں گے، ثواب پہونچائیں گے۔ گزرنے والوں کی قوت زائد ہے تو اموات برکت لیں گے اور اگر اموات کی قوت زیادہ ہے تو گزرنے والے فیض حاصل کریں گے۔

☆ مقابر میں اگر کوئی بیٹھا ہو کہ زیارت یا ایصال ثواب، یا افادہ واستفاد کیلئے آیا ہے تو اسے روشنی سے آرام ملے گا قرآن عظیم دیکھ کر پڑھنا چاہے تو پڑھ سکے گا۔

☆ وہ تینوں منافع مزارات اولیاء کرام قدسنا اللہ تعالیٰ باسرارھم کو بروجہ اولی شامل تھے کہ مزارات مقدسہ کے پاس غالبًا مساجد ہوتی ہیں گزرگاہ بھی بہت جگہ ہے۔ اور حاضرین زائرین حواہ مجاورین سے تو نادراً خالی ہوتے ہیں۔ مگر امام ممدوح صاحب فتادی بزازیہ نے ان پر اکتفاء نہ فرماکر خود مزارات کریمہ کیلئے بالتخصیص روشنی میں فائدہ جلیلہ کا افادہ فرماکر ارشاد فرمایا انکی ارواح طیبہ کی تعظیم کیلئے روشنی کی جائے۔

اقول: ظاہر ہے روشنی دلیل اعتناء ہے اور اعتناء دلیل تعظیم اور تعظیم اہل اللہ دلیل ایمان د

۱۱۴۴۔ السنن لابی داؤد ، باب فی زیارۃ النساء القبور ، ۲/ ۴۶۱

موجب رضائے رحمٰن عز جلالہ۔ فتاوی رضویہ ۴/۱۴۵

۱۱۴۵۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالی عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : لَعَنَ اللّٰهُ زَائِرَاتِ الْقُبُوْرِ ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ان عورتوں پر اللہ کی لعنت جو زیارت قبور کو جائیں۔

﴿۶﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اسکی سند ضعیف ہے اگرچہ امام ترمذی نے اسکی تحسین کی۔ اس میں ابو صالح باذام ہے۔ یہ تابعی ہیں امام بخاری نے انکی تضعیف کی۔ امام نسائی نے ان کو غیر ثقہ کہا۔ اور ابن معین کہتے ہیں: لیس به بأس ۔ فتاوی افریقہ ۸۱

(۸) عورتوں کا قبرستان جانا جائز نہیں

۱۱۴۶۔ **عن** عبد الله بن عمرو بن العاص رضی الله تعالیٰ عنهما قال : بینما نحن نسیر مع رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم اذ بصر بامراة لا نظن انه عرفها ، فلما توسط الطری وقف حتی انتهت الیه فاذا فاطمة بنت رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم ، قال لها : مَا أَخْرَجَكِ مِنْ بَيْتِكِ يَا فَاطِمَةُ ! قالت : اتیت اهل هذا المیت فترحمت الیهم و عزیتهم بمیتهم ، قال: لَعَلَّكِ بَلَغْتِ مَعَهُمُ الْكُدٰی : قالت : معاذ الله أن أكون بلغتها و قد سمعتك تذكر فی ذلك ما تذكر ،فقال لها: لَوْ بَلَغْتِهَا مَعَهُمْ مَا رَأَيْتِ الْجَنَّةَ حَتّٰی جَدُّ أَبِيْكَ ۔

۱۱۴۵۔ السنن لابن ماجه ، باب النهی عن زیارة القبور ، ۱/۱۱۴
الجامع للترمذی، باب ما جاء فی كراهیة زیارة القبور للنساء ، ۱/۱۲۵
الجامع الصغیر للسیوطی ، ۲/۴۴۷ ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ۱/۲۲۹
المستدرك للحاكم ، ۱/۵۳۰ ☆ السنن الكبری للبیهقی، ۲/۷۸
كنز العمال للمتقی ، ۴۵۰۴۹، ۱۶/۳۸۹ ☆ الكامل لابن عدی، ۵/۴۰
ارواء الغلیل للالبانی، ۲/۲۳۲ ☆
۱۱۴۶۔ السنن للنسائی، باب النعی، ۱/۲۶۵ ☆
السنن لابی داؤد ، كتاب الجنائز باب التعزیة ، ۲/۴۴۵
المسند لاحمد بن حنبل ، ۲/۱۶۹ ☆ الترغیب و الترهیب للمنذری، ۴/۳۵۹
البدایة و النهایة لابن كثیر ، ۲/۲۸۰ ☆

حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ہم حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ جا رہے تھے کہ اچانک حضور نے ایک خاتون کو دیکھا، ہم نہیں سمجھ پائے کہ حضور نے انکو پہچان لیا ہے۔ حضور درمیان راستہ میں کھڑے ہوگئے۔ جب وہ قریب آئیں تو حضرت فاطمہ بنت رسول اللہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا، صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) تھیں، فرمایا: اپنے گھر سے باہر کہاں گئی تھیں۔ عرض کی: یہ جو ایک موت ہوگئی تھی میں انکے یہاں تعزیت و دعائے رحمت کرنے گئی تھی فرمایا: شاید تو انکے ساتھ قبرستان تک گئی۔ عرض کی: خدا کی پناہ کہ میں وہاں تک جاؤں، حالانکہ حضور سے سن چکی ہوں جو اس بارے میں ارشاد ہوا۔ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر تو ان کے ساتھ وہاں تک جاتی تو جنت نہ دیکھتی جب تک عبد المطلب نہ دیکھیں۔

﴿۷﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ تو حدیث کا ارشاد ہے۔ اب ذرا عقائد اہل سنت پیش نظر رکھتے ہوئے نگاہ انصاف درکار۔ عورتوں کا قبرستان جانا غایت درجہ اگر ہے تو معصیت ہے۔ یہاں چار مقدمے ہیں۔

(۱) ہرگز کوئی معصیت مسلمان کو جنت سے محروم اور کافر کے برابر نہیں کر سکتی اہل سنت کے نزدیک مسلمان کا جنت میں جانا واجب شرعی ہے اگرچہ معاذ اللہ مؤاخذے کے بعد۔

(۲) کافر کا جنت میں جانا محال شرعی کہ ابد الآباد تک کبھی ممکن ہی نہیں۔

(۳) نصوص کو حتی الامکان ظاہر پر محمول کرنا واجب اور بے ضرورت تاویل ناجائز۔

(۴) عصمت نوع بشر میں خاصہ حضرات انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام ہے ان کے غیر سے اگرچہ کیسا ہی عظیم الدرجات ہو وقوع گناہ ممکن و متصور۔

یہ چاروں باتیں عقائد اہل سنت میں ثابت و مقرر، اب اگر بحکم مقدمہ رابعہ مقابر تک بلوغ فرض کیجئے تو بحکم مقدمہ ثالثہ جزا کا ترتب واجب، اور اس تقدیر پر کہ حضرت عبد المطلب کو معاذ اللہ غیر مسلم کہیئے بحکم مقدمتین اولین و نیز بحکم آیت کریمہ محال و باطل، تو واجب ہوا کہ حضرت عبد المطلب مسلمان و اہل جنت ہوں۔ اگر مثل صدیق و فاروق و عثمان و علی و زہراء و صدیقہ وغیرہم رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین سابقین اولین میں نہ ہوں۔ اب معنی حدیث بلا تکلف و بے حاجت تاویل و تصرف عقائد اہل سنت سے مطابق ہیں۔ یعنی اے فاطمہ! اگر یہ امر تم سے

واقع ہوتا تو سابقین اولین کے ساتھ جنت میں جانا نہ ملتا بلکہ اس وقت جاتیں جبکہ عبد المطلب داخل بہشت ہوں گے۔ ھکذا ینبغی التحقیق و اللہ تعالیٰ ولی التوفیق ۔

فتاوی رضویہ ۱۱/ ۱۵۸

(۹) قبر پر عورت کی حاضری اور جزع فزع سے ممانعت

۱۱۴۷۔ **عن** أنس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال : مر النبی صلی الله تعالی علیه وسلم بِامرأة عند قبر وهی تبکی فقال لها : اِتَّقِی اللّٰهَ وَ اصبِرِیْ ۔

جد الممتار ۱/ ۴۰۴

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک عورت کے پاس سے گزرے جو قبر کے پاس بیٹھی رو رہی تھی۔ تو اس سے ارشاد فرمایا: اللہ سے ڈر اور صبر کر۔ ۱۲م

(۱۰) کافر کی قبر سے گزرو تو کیا کہو

۱۱۴۸۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : جاء اعرابی الی النبی صلی الله تعالی علیه وسلم فقال : یا رسول الله ! ان ابی کان یصل الرحم و کان و کان فاین هو ، قال : فِی النَّارِ ، قال فکانه و جد من ذلك فقال : یا رسول الله ! فاین ابوك قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : حَیثُ مَا مَرَرتَ بِقَبرِ مُشرِكٍ فَبَشِّرهُ بِالنَّارِ ، قال : فاسلم الاعرابی بعد و قال : لقد کلفنی رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم تعبا ما مررت بقبر کافر الا بشرته بالنار ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک اعرابی حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر بولا: یارسول اللہ! میرا باپ صلہ رحمی کرتا تھا اور

۱۱۴۷۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب قول الرجل اصبری ، ۱/۱۶۷
الصحیح لمسلم ، کتاب الجنائز ، ۱/۳۰۲
السنن الکبری للبیهقی، ۴/۶۵ ☆ مشکوة المصابیح للتبریزی، ۱۷۲۸
المسند لاحمد بن حنبل ، ۳/۱۴۳ ☆ حلیة الاولیاء لابی نعیم ، ۲/۴۰
شرح السنة للبغوی، ، ۵/۴۴۷ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۳/۲
فتح الباری لابن کثیر ، ۱۱/۸۰ ☆
۱۱۴۸۔ السنن لابن ماجه ، باب ما جاء فی زیارة قبور المشرکین ، ۱/۱۱۴

ایسا ایسا تھا۔ تو اس کا انجام کیا ہے؟ فرمایا: دوزخ، اسے اس بات سے کچھ صدمہ لاحق ہوا تو بولا: آپ کے باپ کہاں ہیں؟ آپ نے فرمایا: سنو، جب تو کسی مشرک کی قبر سے گزرے تو اسے دوزخ کی بشارت سنا۔ اس کے بعد وہ اعرابی مسلمان ہوگیا اور کہنے لگا: رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے مجھے صدمہ پہونچایا تھا لیکن اب میں جس مشرک کی قبر سے گزرتا ہوں اسے دوزخ کی بشارت سناتا ہوں۔

﴿۸﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ہر عاقل جانتا ہے کہ بشارت ومژدہ دینا بے سماع وفہم محال، اور صحابی مخاطب نے ارشاد اقدس کو معنی حقیقی پر محمول کیا۔ ولہذا عمر بھر اس پر عمل فرمایا۔ فتبصر۔

فتاوی رضویہ ۴/۲۷۱

۶۔ احترام مقابر

(۱) مسلم کی قبر پر ہرگز نہ چلو

۱۱۴۹۔ **عن** عقبة بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم: لَأنْ أَمْشِيَ عَلىٰ جَمْرَةٍ أَوْ سَيْفٍ أَوْ أَخْصِفَ نَعْلِي بِرِجْلِي أَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ أنْ أَمْشِيَ عَلىٰ قَبْرِ مُسْلِمٍ۔

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے آگ کی چنگاری پر یا تلوار پر چلنا، یا میرا پاؤں جوتے میں سی دیا جانا زیادہ پسند ہے اس سے کہ میں کسی مسلمان کی قبر پر چلوں۔ ۱۲م

۱۱۵۰۔ **عن** أبی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم: لَأنْ أَطَأَ عَلىٰ جَمْرَةٍ حَتّٰى يَتَخَلَّصَ اِلىٰ جِلْدِي أَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ أنْ اَطَأَ عَلىٰ قَبْرِ مُسْلِمٍ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے چنگاری پر پاؤں رکھنا یہاں تک کہ وہ جوتا توڑ کر کھال تک پہونچ جائے اس سے زیادہ پسند ہے کہ کسی مسلمان کی قبر پر پاؤں رکھوں۔

فتاوی رضویہ ۶/ ۲۸۰

(۲) قبر پر ٹیک نہ لگاؤ

۱۱۵۱۔ **عن** عمرو بن حزم رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: رانی رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم متکئا الی القبر فقال: لَا تُؤْذِ صَاحِبَ هٰذَا الْقَبْرِ۔

۱۱۴۹۔ السنن لابن ماجه، باب النهى عن المشى على القبر، ۱/ ۱۱۳
الجامع الصغير للسيوطى، ۲/ ۴۴۳ ☆ الترغيب و الترهيب للمنذرى، ۴/ ۳۷۴
ارواء الغليل للالبانى، ، ۱/ ۱۰۲ ☆
۱۱۵۰۔ الصحيح لمسلم كتاب الجنائز، ۱/ ۳۱۲ ☆
السنن لابن ماجه، باب ما جاء فى النهى عن المشى عى القبور، ۱/ ۱۱۳
المسند لاحمد بن حنبل، ۲/ ۳۱۱ ☆ الجامع الصغير للسيوطى، ۲/ ۴۴۲
۱۱۵۱۔ كنز العمال للمتقى، ۴۲۶۰۶، ۱۵/ ۶۵۷ ☆

حضرت عمرو بن حزم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے ایک قبر سے تکیہ لگائے دیکھا۔ فرمایا: مردے کو ایذا نہ دے۔

۱۱۵۲۔ **عن** عمارة بن حزم رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: رانی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم علی القبر فقال: یا صَاحِبَ الْقَبْرِ! اِنْزِلْ مِنْ علی القبر، لا تُوذِ صَاحِبَ الْقَبْرِ وَ لَا یُوْذِیْكَ۔

حضرت عمارہ بن حزم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے ایک قبر پر بیٹھے دیکھا تو فرمایا: اے قبر والے! قبر سے اتر، نہ تو صاحب قبر کو ایذا دے اور نہ وہ تجھے۔

فتاوی رضویہ ۴/۲۵۹

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ابن ابی دنیا ابو قلابہ بصری سے راوی، میں ملک شام سے بصرہ کو جاتا تھا رات کو خندق میں اترا، وضو کیا، دو رکعت نماز پڑھی، پھر ایک قبر پر سر رکھ کر سو گیا۔ جب جاگا تو صاحب قبر کو دیکھا کہ مجھ سے گلہ کرتا ہے اور کہتا ہے۔ اے شخص! تو نے رات بھر مجھے ایذا دی۔

امام بیہقی نے دلائل النبوۃ میں اور ابن ابی الدنیا حضرت ابو عثمان نہدی سے وہ ابن مینا تابعی سے راوی، میں مقبرہ میں گیا دو رکعت پڑھ کر لیٹ رہا۔ خدا کی قسم! میں خوب جاگ رہا تھا کہ سنا کوئی شخص قبر میں سے کہتا ہے: اٹھ کہ تو نے مجھے اذیت دی۔ پھر کہا کہ تم عمل کرتے ہو اور ہم نہیں کرتے۔ خدا کی قسم! تیری طرح دو رکعتیں میں بھی پڑھ سکتا، مجھے تمام دنیا سے عزیز ہوتا۔

حافظ بن مندہ امام قاسم بن مخیمرہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے روای، اگر میں تپائی ہوئی بھال پر پاؤں رکھوں کہ میرے قدم سے پار ہو جائے تو یہ مجھے زیادہ پسند ہے اس سے کہ کسی قبر پر پاؤں رکھو، پھر فرمایا: ایک شخص نے قبر پر پاؤں رکھا، جاگتے میں سنا، اے شخص! الگ ہٹ مجھے ایذا نہ دے۔

فتاوی رضویہ ۴/۲۶۰

۱۱۵۲۔ مجمع الزوائد للهیثمی، ۳/۶۱ ☆ الترغیب و الترهیب للمنذری، ۴/۳۷٤

المستدرك للحاکم، ۳/٦٨٢ ☆

۱۱۵۳۔ **عن** ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم: لَأَنْ يَّجْلِسَ أَحَدُكُمْ عَلٰى جَمْرَةٍ فَتَحْرِقَ ثِيَابَهٗ فَتَخَلَّصَ اِلٰى جِلْدِهٖ خَيْرٌلَّهٗ مِنْ أَنْ يَّجْلِسَ عَلٰى قَبْرٍ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک آدمی کو آگ کی چنگاری پر بیٹھا رہنا یہاں تک کہ وہ اس کے کپڑے جلا کر جلد تک توڑ جائے اس کے لئے بہتر ہے اس سے کہ قبر پر بیٹھے۔

اہلاک الوہابیین۔ ص ۱۳

۱۱۵۴۔ **عن** بشیر بن الخصاصیۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : ان رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم رای رجلا یمشی بین القبور فی نعلین فقال : وَ يُحَكَ يَا صَاحِبُ السِّبْتِيَّتَيْنِ أَلْقِ سِبْتِيَّتَيْكَ۔

حضرت بشیر بن خصاصیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ایک شخص کو مقابر میں جوتا پہنے چلتے دیکھا ارشاد فرمایا: ہائے کمبختی تیری، اے طائفی جوتے والے! پھینک اپنی جوتی۔

۱۱۵۵۔ **عن** عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : لان اطأ علی جمرہ احب الی من ان اطأ علی قبر مسلم۔

حضرت عبد اللہ مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ بیشک مجھے آگ پر پاؤں رکھنا زیادہ پیارا ہے مسلمان کی قبر پر پاؤں رکھنے سے۔

اہلاک الوہابیین ص ۱۴

۱۱۵۳۔ الصحیح لمسلم، کتاب الجنائز، ۳۱۲/۱
السنن لابن ماجہ، باب النہی عن المشی علی القبور، ۱۱۳/۱
السنن لابی داؤد، کتاب الجنائز، باب فی کراھیۃ القعود علی القبر، ۴۶۰/۲
السنن للنسائی، التشدید فی الجلوس علی القبور، ۲۸۷/۱
۱۱۵۴۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۸۳/۵ ☆ کنز العمال للمتقی، ۳۶۸۶۷، ۳۰۱/۱۳
السنن للنسائی، المشی بین القبور فی النعال، ۲۸۸/۱
۱۱۵۵۔ الترغیب و الترھیب للمنذری، ۳۷۴/۴ ☆ • الکامل لابن عدی، ۱۷۳/۲

(۳) قبر پر چلنے سے میت کو اذیت ہوتی ہے

۱۱۵۶۔ **عن** أم المؤمنین عائشة الصدیقة رضی اللہ تعالیٰ عنها قالت: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیه وسلم: اَلْمَیِّتُ یُؤْذِیْهِ فِی قَبْرِہٖ مَا یُؤْذِیْهِ فِی بَیْتِهٖ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میت کو جس بات سے گھر میں ایذا ہوتی ہے قبر میں بھی ایذا پاتا ہے۔

۱۱۵۷۔ **عن** عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: اذی المؤمن فی موته کاذاہ فی حیاته۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مسلمان کو بعد موت ایذا دینی ایسی ہے جیسے زندگی میں اسے تکلیف پہونچانی۔

فتاوی رضویہ ۴/۲۶۱

۱۱۵۸۔ **عن** عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنه سئل عن وضع القدم علی القبر فقال: کما أکرہ أذی المؤمن فی حیاته فإنی أکرہ اذاہ بعد موته۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے قبر پر پاؤں رکھنے کا مسئلہ پوچھا گیا تو فرمایا: مجھے جس طرح مسلمان زندہ کو ایذا ناپسند ہے یونہی مردہ کی۔

(۲) امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ان تمام صحیح حدیثوں اور انکے سوا اور احادیث کثیرہ سے ثابت ہے کہ قبر پر بیٹھنا یا پاؤں رکھنا بلکہ صرف اس سے تکیہ لگانے سے میت کو ایذا ہوتی ہے۔ اور مردہ مسلمان کو ایذا ایسی ہے جیسے زندہ مسلمان کو ایذا دینا تو اس پر پانی بہانا کس قدر باعث ایذا ہوگا۔ جب زندہ مردہ اس میں برابر ہیں تو کیا کوئی شخص روا رکھے گا کہ پاخانہ کے بدرو کا پانی اس پر بہایا جائے۔ یا لوگ اس کے سینے اور منہ پر پیشاب کیا کریں۔ یا دھوبی ناپاک کپڑے دھو کر وہ پانی اس کے منہ پر اور

۱۱۵۶۔ مسند الفردوس للدیلمی، ☆ اتحاف السادة للزبیدی ۳۷٤/۱۰۰

۱۱۵۷۔ المصنف لابن ابی شیبة، ☆

۱۱۵۸۔ السنن لسعید بن منصور، ☆

سر پر چھڑکا کرے۔ ہرگز کوئی مسلمان بلکہ کافر اسے اپنے لئے روا نہ رکھے گا۔ تو میت مسلمانوں کیلئے ایسی سخت ایذا کس دل سے روا رکھی جائے گی۔

فتاوی رضویہ ۴/۱۱۰

۳۔ قبر پر قبہ بنانا جائز ہے

۱۱۵۹۔ لما مات الحسن بن الحسین بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنھم، ضربت اِمرأتہ القبة علی قبرہ سنة ثم رفعت فسمعوا صالحا یقول: الا ھل وجدوا ما فقدوا فاجابہ اخر بل یئسوا فانقلبوا۔ فتاوی رضویہ ۵/۲۹۰

حضرت حسن مثنٰی بن حضرت امام حسن ابن حضرت مولی علی رضی اللہ تعالیٰ عنھم کا جب وصال ہوا تو ان کی اہلیہ حضرت فاطمہ صغری رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے انکی قبر پر ایک قبہ تانا جو ایک سال تک باقی رہا۔ پھر اٹھالیا، تو کسی پکارنے والے کو سنا جو کہتا تھا کیا انہوں نے جو کھویا تھا وہ پالیا دوسرے نے جواب دیا نہیں بلکہ مایوس ہو کر لوٹ گئے۔

علمائے کرام فرماتے ہیں:۔ یہ قبہ احباب کے جمع ہونے اور ان کی قبر پر تلاوت قرآن و فاتحہ پڑھنے کیلئے تھا عبث و ناجائز نہ تھا کہ اہل بیت اطہار ایسا کام کبھی نہیں کرتے خصوصاً صحابہ کی موجودگی میں۔

اشعۃ اللمعات میں فرمایا کہ خود آپ کی بیوی ایک سال تک اس قبہ میں رہیں، ہو سکتا ہے اس قبہ کے دو حصے ہوں ایک میں آپ رہتی ہوں اور دوسرے حصہ میں احباب جمع ہو کر فاتحہ پڑھتے ہوں۔ اس حدیث سے دو مسئلے معلوم ہوئے۔ ایک یہ کہ بزرگوں کے مزارات پر زائرین کی آسانی کیلئے گنبد، عمارت بنانا جائز ہے۔ دوسرے یہ کہ وہاں مجاوروں کا بیٹھنا درست ہے کہ یہ دونوں کام اہل بیت نبوت نے صحابہ کرام کی موجودگی میں کئے کسی نے منع نہ کیا، لہذا یہ دونوں عمل سنت صحابہ و اہل بیت سے ثابت ہیں۔

(ماخوذ از مرأۃ المناجیح مصنف: حضرت علامہ مفتی احمد یار خاں نعیمی علیہ الرحمۃ)

یہ آواز ہاتف کی تھی جس میں بتایا گیا کہ کسی کی موت پر بہت غم کرنا چھوڑ کر جنگل میں بیٹھ جانا مردے کو واپس نہیں لے آتا۔ خیال رہے کہ یہ ندا ہم لوگوں کو سنانے کیلئے ہے نہ کہ اہل

۱۱۵۹۔ الجامع الصحیح للبخاری تعلیقا۔ باب ما یکرہ من اتخاذ المساجد، ۱/۱۷۷

بیت نبوت پر عتاب کیلئے، انہوں نے کوئی ناجائز کام نہ کیا تھا، اسی لئے اس ندا میں ڈانٹ ڈپٹ یا ان کیلئے اس فعل پر حرام ہونے کا فتوی نہیں۔

یہ زمانہ صحابہ کرام کا اخیر تھا اور تابعین کا دور اوسط تھا، سال بھر تک امام حسن مثنی کے مزار پر قبہ رہا مگر کسی نے منع نہیں کیا۔ اور نہ کوئی ایسی روایت ملتی ہے کہ کسی صحابی یا تابعی نے اس پر اعتراض کیا ہو۔ اس سے ظاہر ہوا کہ غرض صحیح کیلئے مزارات پر قبے بننے جائز ہیں۔ یہی اہل سنت و جماعت کا مذہب ہے۔ اور اسی پر جملہ اہل سنت کا عمل ہے۔

لا یرفع علیه بناء سے اسکی حرمت پر استدلال صحیح نہیں۔ اس لئے کہ اس سے مراد قبر پر ایسی عمارت بنانا ہے جیسے یہود و نصاری ستون نما سادُھی بناتے ہیں۔ اس پر قرینہ یہ کہ علی کے حقیقی معنی استعلاء کے ہیں اور استعلاء اس وقت ہوگا جبکہ میت کے محاذی اوپر عمارت بنائیں۔ اور اگر ارد گرد بنائیں گے تو استعلاء نہ ہوگا۔ علاوہ ازیں بہت سے احکام زمانہ کے اختلاف سے بدل جاتے ہیں جیسے ارشاد ہے۔

ابنو المساجدو اتخذوها جما۔

مسجدوں کو منڈی بناؤ۔ یعنی اس میں مینارے نہ بناؤ۔ مگر عہد تابعین ہی سے اس کے بر خلاف مساجد میں مینارے بننے لگے تھے۔ وجہ یہ ہوئی کہ عہد صحابہ تک شعائر دین کی عظمت شعائر دین کی وجہ سے دلوں میں بھر پور تھی۔ نیز عام مکانات بھی بہت معمولی اور سادے ہوتے تھے۔ جب فتوحات ہوئیں اور دولت کی کثرت ہوئی اور مکانات عالیشان بننے لگے۔ اب اگر مسجدیں اسی طرح منڈی اور معمولی حیثیت کی رہتیں تو عام نگاہوں میں ان کی وقعت نہ ہوتی۔ غیر ہنستے کہ مسلمانوں کی عبادت گاہ ایسی معمولی، تو مساجد کی عمارتیں عالیشان سے عالیشان بننے لگیں، مینارے، گنبد بننے لگے۔ اس سے مقصود شعائر دین کی دلوں میں عظمت بٹھانا ہے۔ اسی طرح عہد سابق میں ہر مسلمان مسلمان کی قبر کا احترام کرتا تھا۔ اور علماء صلحاء مشائخ کے مزارات کی ان کی شایان شان عظمت دلوں میں تھی۔ مگر اب جبکہ بصیرت باطنی کا فقدان ہے اور ظاہری شان و شوکت ہی عظمت کا نشان بن چکا ہے، علمائے کرام نے علماء و مشائخ کے مزارات پر قبے بنانے کی اجازت دے دی ہے، بلکہ اسے مستحسن بتایا ہے۔ علامہ فتنی مجمع بحار الانوار میں اور ملا علی قاری نے فرمایا۔ حتی کہ مولوی اعزاز علی مفتی دار العلوم دیوبند نے

بھی شرح نقایہ ملا علی کے حاشیہ میں بھی ذرا تغیر کے ساتھ لکھا ہے۔

قد اباح السلف البناء علی قبر المشائخ و العلماء المشهورین لیزورهم الناس ولیستریحون بالجلوس فیه ۔

مشائخ اور علماء مشہورین کے مزارات پر عمارات بنانے کو علماء سلف نے جائز بتایا تا کہ لوگ ان کی زیارت کریں اور اس میں بیٹھنے پر آرام پائیں۔

نیز اس میں بہت سے فوائد ہیں، زائرین باطمینان وحضور قلب تلاوت ذکر اذکار کریں گے۔ جس سے دونوں کو فائدہ ہوگا، بارش دھوپ سردی سے محفوظ رہیں گے، قبے سے لوگ پہچان جائیں کہ یہ کسی محبوب بارگاہ کا مزار ہے، تو حاضر ہوں گے اور فیض حاصل کریں گے۔ یہی وجہ ہے کہ تمام متاخرین نے اس کے جواز کی تصریح کی ہے۔ حتی کہ علامہ علاء الدین حصکفی نے درمختار میں فرمایا۔

لا یرفع علیه بناء و قیل لا باس به و هو المختار ۔

قبر پر عمارت نہ بنائے، ایک قول یہ ہے کہ اس میں کوئی حرج نہیں اور یہی مختار ہے۔

اور علامہ محمد امین بن عابدین شامی نے ردالمحتار میں فرمایا۔

و فی الاحکام عن جامع الفتاوی و قیل لا یکره واذا کان المیت من المشائخ و العلماء و السادات ۔

احکام میں جامع فتاوی سے ہے کہ ایک قول یہ ہے قبر پر عمارت بنانا مکروہ نہیں جبکہ میت مشائخ اور علماء اور سادات سے ہو۔

طحطاوی علی المراقی میں درمختار کا قول نقل کر کے برقرار رکھا۔ یہ دلیل ہے کہ ان کا بھی مختار یہی ہے

(ماخوذ از نزہۃ القاری مصنفہ: حضرت علامہ مفتی شریف الحق امجدی علیہ رحمۃ)

۷۔ مردوں سے حسن سلوک اور ایصال ثواب

(۱) مردوں کو بھلائی سے یاد کرو

۱۱۶۰۔ **عن** أم المؤمنین عائشة الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنها قالت: قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم: لَا تَذْكُرُوْا مَوْتَاكُمْ إِلَّا بِخَيْرٍ فَإِنَّهُمْ قَدْ أَفْضَوْا إِلٰى مَا قَدَّمُوْا۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنے مردوں کو بھلائی سے ہی یاد کرو کہ وہ اپنے اعمال کو پہونچ گئے۔

۱۱۶۱۔ **عن** أم المؤمنین عائشة الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنها قالت: قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم: لَا تَسُبُّوا الْأَمْوَاتَ فَإِنَّهُمْ قَدْ أَفْضَوْا إِلٰى مَا قَدَّمُوْا۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مردوں کو برا مت کہو کہ وہ اپنے کئے کو پہونچ چکے ہیں۔

۱۱۶۲۔ **عن** أم المؤمنین عائشة الصدیقه رضی الله تعالیٰ عنها قالت: قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم: لَا تَذْكُرُوْا هَلْكَاكُمْ إِلَّا بِخَيْرٍ، إِنْ يَّكُوْنُوْا مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ تَأْثَمُوْنَ، وَإِنْ يَّكُوْنُوْا مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَحَسْبُهُمْ مَا هُمْ فِيْهِ۔

۱۱۶۰۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب ما ینهی من سب الاموات، ۱۸۷/۱

السنن للنسائی، باب النهی عن ذکر الهلکی لا بخیر، ۲۱۳/۱

المسند لاحمد بن حنبل، ۱۸۰/۶ ☆ کنز العمال للمتقی، ۴۲۷۱۲، ۶۸۰/۱۵

۱۱۶۱۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب ما ینهی من سب الاموات، ۱۸۷/۱

السنن للنسائی، باب النهی عن سب الاموات، ۲۱۳/۱

المسند لاحمد بن حنبل، ۱۸۰/۶ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۷۵/۴

المستدرك للحاکم ۳۸۵/۱ ☆ شرح السنة للبغوی، ۳۸۶/۵

اتحاف السادة للزبیدی، ۴۹۰/۷ ☆ کنز العمال للمتقی، ۲۷۱۴، ۶۸۰/۱۵

فتح الباری للعسقلانی، ۳۶۲/۱۱ ☆ الاذکار النوویه ۱۵۱

الجامع الصغیر للسیوطی، ۵۷۹/۲ ☆

۱۱۶۲۔ اتحاف السادة للزبیدی، ۴۹۱/۷ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی ۵۷۹/۲

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنے مردوں کو یاد نہ کرو مگر بھلائی کیساتھ۔ کہ اگر وہ جنتی ہیں تو برا کہنے میں تم گنہگار ہوگے۔ اور اگر دوزخی ہیں تو انہیں وہ عذاب ہی بہت ہے جس میں وہ ہیں

۱۱۶۳۔ **عن** المغيرة بن شعبة رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: لَا تَسُبُّوا الْاَمْوَاتَ فَتُؤْذُوا بِهِ الْاَحْيَآءَ۔

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مردوں کو برا نہ کہو کہ اس کے باعث زندوں کو ایذا دو۔

۱۱۶۴۔ **عن** أم المؤمنين عائشة الصديقة رضى الله تعالى عنها قالت: قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: اِذَا مَاتَ صَاحِبُكُمْ فَدَعُوْهُ وَ لَا تَقَعُوْا فِيْهِ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تمہارا ساتھی مرجائے تو اسکو معاف رکھو اور اس پر طعن نہ کرو۔

فتاوی رضویہ ۴/۳۴

(۲) قبرستان میں جا کر استغفار کرو

۱۱۶۵۔ **عن** أم المؤمنين عائشة الصديقة رضى الله تعالىٰ عنهاقالت: قال

۱۱۶۳۔ الجامع الصحيح للبخارى، باب ما ينهى عن سب الاموات، ۱۸۷/۱

الجامع للترمذى، باب ما جاء فى الشتم، ۱۹/۲

السنن لابى داؤد، كتاب الادب، باب فى النهى عن سب الموتى ۶۷۱/۲

المسند لاحمد بن حنبل، ۳۰۰/۱ ☆ كنز العمال للمتقى، ۴۲۷۱۵، ۶۸۰/۱۵

اتحاف السادة للزبيدى، ۴۹۰/۷ ☆ مجمع الزوائد للهيثمى، ۷۶/۸

الجامع الصغير للسيوطى، ۵۸۰/۲ ☆ المغنى للعراقى، ۱۱۷/۳

مسند الربيع بن حبيب، ۱۹۸۷ ☆ الكامل لابن عدى، ۲۵۶/۴

۱۱۶۴۔ السنن لابى داؤد، كتاب االادب فى النهى عن سب الموتى، ۶۷۱/۲

الجامع الصغير للسويطى، ۵۸/۱ ☆ اتحاف السادة لزبيدى، ۳۷۴/۱۰

المغنى للعراقى، ۳۷۷/۴ ☆ كنز العمال لمتقى، ۴۲۷/۱

مسند لربيع بن حبيب، ۱۳۱۲ ☆ الكامل لابن عدى، ۱۸۳/۵

تاريخ اصفهان لابى نعيم، ۳۴۶/۲ ☆ آداب الزفاف للالبانى، ۱۴۷

۱۱۶۵۔ السنن للنسائى، باب الامر بالاستغفار للمسلمين، ۲۲۲/۱

المؤطا لمالك، ۸۵ ☆ المستدرك للحاكم، ۴۸۸/۱

رسول الله صلی الله تعالیٰ عله وسلم: اِنِّی بُعِثْتُ اِلیٰ اَھا ِ الْبَقِیْعِ لِاُصَلِّیَ عَلَیْھِمْ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں اہل بقیع کی طرف بھیجا گیا کہ میں ان پر صلوۃ یعنی دعاو استغفار کروں۔

۱۱۶۶۔عن أم المؤمنين عائشة الصديقة رضى الله تعالىٰ عنها قالت : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : اِنَّ جِبرَئِیْلَ أَتَانِیْ فَأَمَرَنِیْ اَنْ آتِیَ الْبَقِیْعَ فَأَسْتَغْفِرَلَھُمْ قلت له : كيف اقول ، يا رسول الله! قال : قولى: اَلسَّلَامُ عَلیٰ أَھْلِ الدَّارِ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَ الْمُسْلِمِیْنَ وَ یَرْحَمُ اللّٰہُ الْمُسْتَقْدِمِیْنَ مِنَّا وَ الْمُسْتَاخِرِیْنَ وَ اِنَّا اِنْ شَآءَ اللّٰہُ بِکُمْ لَاحِقُوْنَ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرے پاس حضرت جبرئیل علیہ السلام آئے اور مجھے حکم دیا کہ بقیع جاکر اہل بقیع کیلئے دعا مغفرت کروں۔ ام المؤمنین فرماتی ہیں: میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! کس طرح کہوں۔ حضور نے زیارت قبور کی دعا تعلیم فرمائی۔ السلام على اهل الدار من المؤمنين و المسلمين و يرحم الله المستقدمين منا و المستاخرين و انا انشاء الله بكم لا حقون۔

۱۱۶۷۔عن عقبة بن عامر رضى الله تعالىٰ عنه قال : ان النبى صلى الله تعالى عليه وسلم خرج يوما فصلى على اهل احد صلاته على الميت۔

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم ایک دن نکلے اور اہل احد پر جنازہ کی نماز کی طرح نماز پڑھی۔

۱۱۶۶۔ السنن للنسائى، الامر بالاستغفار للمسلمين، ٢٨٦/١

الصحيح لمسلم، باب فى التسليم على اهل القبور، ٣١٢/١

السنن لابن ماجه، باب ما جاء فيما يقال اذا دخل المقابر، ١١١/١

المسند لاحمد بن حنبل، ٣٠٠/٢ ☆ كنز العمال للمتقى، ٣٢٩٢٨، ٦٠٦/١١

۱۱۶۷۔ الجامع الصحيح للبخارى، باب احد يحبنا، ٥٨٥/٢

السنن للنسائى، باب الصلوة على الشهداء، ٢١٤/١

السنن لابى داؤد، باب الصلوة على القبر، ٤٥٩/٢

۱۱۶۸۔ **عن** عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال :صلی رسول اللہ صلی اللّٰہ تعالی علیہ وسلم علی قتلی احد بعدَ ثمانی سنین کالمودع للاحیاء و الاَموات ۔

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے شہدائے احد پر آٹھ سال بعد اس طرح صلوۃ و دعا کی جیسے سب کو رخصت فرمار ہے ہوں۔ فتاوی رضویہ ۴/۰

(۳) میت کی ہڈیاں توڑنا زندہ کی طرح ہے

۱۱۶۹۔ **عن** اُم المؤمنین عائشۃ الصدیقۃ رضی اللہ تعالیٰ عنھا قالت : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم: اِنَّ کَسۡرَ عَظۡمِ الۡمَیِّتِ کَکَسۡرِہٖ حَیًّا ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک مردہ مسلمان کی ہڈی توڑنی ایسی ہے جیسے زندہ مسلمان کی ہڈی توڑنی۔ فتاوی رضویہ ۳/۴

(۴) مرنے کے بعد تین چیزوں کا ثواب ملتا ہے

۱۱۷۰۔ **عن** أبی ھریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم: اِذَا مَاتَ الۡاِنۡسَانُ اِنۡقَطَعَ عَمَلُہٗ اِلَّامِنۡ ثَلٰثٍ ، صَدَقَۃٌ جَارِیَۃٌ ، اَوۡ عِلۡمٌ یُنۡتَفَعُ بِہٖ ، اَوۡ وَلَدٌ صَالِحٌ یَدۡعُوۡ لَہٗ ۔ فتاوی رضویہ ۶/۲۳۱

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم

۱۱۶۸۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب غزوۃ احد، ۵۷۸/۲

۱۱۶۹۔ السنن لابی داؤد ، باب فی الحفار یجد العظم ، ۴۵۸/۲

السنن لابن ماجہ ، باب فی النھی عن کسر عظم المیت ، ۱۱۷/۱

المسند لاحمد بن حنبل ، ۵۸/۶ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱۴۱/۱

المصنف لعبد الرزاق، ۴۴۴/۳ ☆ السنن للدار قطنی ۱۸۸/۳

جمع الجوامع للسیوطی، ۶۸۲۳ ☆ المؤطا لمالک ، ۸۳

۱۱۷۰۔ الصحیح لمسلم ، باب وصول ثواب الصدقۃ ، ۴۱/۲

السنن لابی داؤد ، باب فی الصدقہ عندا لمیت ، ۲۹۸/۲

مشکل الآثار للطحاوی، ۹۵/۱ ☆ المسند لاحمد بن حنبل ، ۳۷۲/۲

السنن الکبری للبیھقی، ۲۷۸/۶ ☆ شرح السنۃ للبغوی، ۳۰۰/۱

اتحاف السادۃ للزبیدی، ۱۱۴/۱ ☆ التفسیر لابن کثیر ، ۴۴۰/۷

نے ارشاد فرمایا: انسان جب مرجاتا ہے تو اس کا عمل ختم ہو جاتا ہے۔ مگر تین چیزیں باقی رہتی ہیں صدقہ جاریہ، علم نافع کہ لوگ اس سے فائدہ اٹھائیں، نیک اولاد جو والدین کیلئے دعا خیر کرے۔ ۱۲م

(۵) والدین کی طرف سے صدقہ دینے سے انکو ثواب ملتا ہے

۱۱۷۱۔ **عن** عبد الله بن عمر و بن العاص رضى الله تعالىٰ عنهما قال: قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : مَا عَلىٰ أَحَدِكُمْ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَّتَصَدَّقَ لِلّٰهِ صَدَقَةً تَطَوُّعًا أَنْ يَجْعَلَهَا عَنْ وَالِدَيْهِ إِذَا كَانَ مُسْلِمَيْنِ فَيَكُوْنُ لِوَالِدَيْهِ أَجْرُهَا وَلَهُ مِثْلُ أُجُوْرِهِمَا بَعْدَ أَنْ لَا يَنْقُصَ مِنْ أُجُوْرِهِمَا شَيْئًا ۔

حضرت عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص کسی صدقہ نافلہ کا ارادہ کرے تو اس کا کیا حرج ہے کہ وہ صدقہ اپنے ماں باپ کی نیت سے دے کہ انہیں اس کا ثواب پہونچے گا۔ اور اسے ان دونوں کے اجروں کے برابر ملے گا۔ اور ان کے ثواب میں بھی کچھ کمی نہ ہوگی۔

فتاوی رضویہ ۴/۲۰۰

۱۱۷۲۔ **عن** عبد الله بن عمر رضى الله تعالىٰ عنهما قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : إِذَا تَصَدَّقَ أَحَدُكُمْ بِصَدَقَةٍ تَطَوُّعًا فَلْيَجْعَلْهَا عَنْ أَبَوَيْهِ فَيَكُوْنُ لَهُمَا أَجْرُهَا فَلَا يَنْقُصُ مِنْ أَجْرِهٖ شَیْءٌ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب کوئی صدقہ نافلہ دے تو اس میں والدین کی طرف سے نیت کرے کہ ان دونوں کو اس کا ثواب ملے گا اور اسکے ثواب میں بھی کوئی کمی نہ ہوگی۔

فتاوی رضویہ ۴/۲۰۲

۱۱۷۱۔ كنز العمال للمتقي، ٦١٤٥، ٦/٣٨٠ ☆ تاريخ دمشق لابن عساكر، ٢/٢١٦
علل الحديث لابن ابى حاتم، ٦٤٥ ☆
۱۱۷۲۔ مجمع الزوائد للهيثمى، ٣/١٣٨ ☆

(۶) بعد دفن قبر پر دعا کرنا سنت ہے

۱۱۷۳۔ **عن** حصین بن وحوح الانصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : ان طلحة بن البراء رضی اللہ تعالیٰ عنہ مرض فاتاہ النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم یعودہ فی الشتاء فی بردو غیم ، فلما انصرف قال لاھلہ: لا اری طلحة الا قد حدث فیہ الموت ، فاذ نونی بہ و عجلوا فلم یبلغ النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نبی سالم بن عوف حتی توفی و جن علیہ اللیل فکان فیما قال طلحة اما دخل اللیل اذا مت فادفنونی و الحقولی بربی عزوجل و لا تدعوا رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فإنی أخاف غلیہ یھودا أن یصاب بسببی فأخبر النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم حین أصبح ، فجاء حتی وقف علی قبرہ فصف الناس معہ ثم رفع یدیہ فقال : اَللّٰھُمَّ ! اَلْقِ طَلْحَةَ وَ یَضْحَکُ اِلَیْکَ ۔ فتاوی رضویہ ۴/۴۴

حضرت حصین بن وحوح انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت طلحہ بن براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ مریض ہوئے تو حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انکی عیادت کیلئے جاڑوں میں نہایت سردی اور بادل کے موسم میں تشریف لے گئے جب واپس تشریف لا رہے تھے تو ان کے گھر والوں سے ارشاد فرمایا: مجھے طلحہ میں موت کے آثار دکھائی دے رہے ہیں۔ لہذا مجھے اطلاع دینا اور جلدی کرنا۔ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قبیلہ بنوسالم بن عوف تک پہونچے تھے کہ ان کا وصال ہوگیا۔ رات کی تاریکی چھا چکی تھی۔ لہذا وہی ہوا جو حضرت طلحہ نے کہا تھا۔ کہ مجھے جلد دفن کر دینا اور میرے رب کے حضور پہونچا دینا۔ حضور کو رات کو تکلیف نہ دینا کہ مجھے اس بات کا خوف ہے کہ کہیں میری وجہ سے یہودیوں کی طرف سے حضور کو کوئی تکلیف پہونچے۔ جب صبح ہوئی تو تضور کو یہ واقعہ سنایا گیا۔ حضور تشریف لائے اور قبر کے پاس کھڑے ہو کر صف بندی فرمائی پھر ہاتھ اٹھا کر دعا کی۔ الٰہی! طلحہ سے تیری ملاقات اس حال میں ہو کہ طلحہ تیرے حضور ہنستے ہوئے حاضر ہوں۔ ۱۲م

۱۱۷۳۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۲۸/٤ ☆ مجمع الزوائد للھیثمی، ۳۷/۳
کنز العمال للمتقی، ۳۳۳۷۸، ۶۹۷/۱۱ ☆ جمع الجوامع للسیوطی، ۹۷۸۶
التمھید لابن عبد البر، ۲۷٤۳/۶ ☆

۱۱۷۴۔ عن أمير المؤمنين عثمان بن عفان رضى الله تعالىٰ عنه قال : كان النبى صلى الله تعالى عليه وسلم اذا فرغ من دفن الميت و قف عليه فقال : إِسْتَغْفِرُوْا لِأَخِيْكُمْ وَ اسْئَلُوْا لَهُ التَّثْبِيْتَ فَإِنَّهُ الْاٰنَ يُسْئَلُ ۔

حضرت امیر المؤمنین حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی یہ عادت کریمہ تھی کہ جب مردے کو دفن کر کے فارغ ہو جاتے تو کچھ دیر تشریف فرما رہتے اور ارشاد فرماتے : اپنے بھائی کیلئے دعائے مغفرت کرو اور اسکے لئے ثابت قدمی کی دعا کرو کہ اس سے اس وقت سوال ہونے والا ہے۔

(۷) ایصال ثواب

۱۱۷۵۔ عن أمير المؤمنين على المرتضى كرم الله تعالىٰ وجهه الكريم قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : مَنْ مَرَّ عَلَى الْمَقَابِرِ وَ قَرَأَ "قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ" إِحْدٰى عَشَرَةَ مَرَّةً ، ثُمَّ وَهَبَ أَجْرَهَا لِلْأَمْوَاتِ أُعْطِيَ مِنَ الْأَجْرِ بِعَدَدِ الْأَمْوَاتِ ۔

فتاوی رضویہ ۴/ ۱۹۴

امیر المؤمنین حضرت علی مرتضی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کا قبرستان سے گزر ہوا اور اس نے گیارہ بار قل ہو اللہ شریف پڑھ کر اس کا ثواب مردوں کو ایصال کیا تو تمام مردوں کے برابر اس کو ثواب ملے گا۔ ۱۲م

(۸) بیرام سعد برائے ایصال ثواب کھودا گیا

۱۱۷۶۔ عن سعد بن عبادة رضى الله تعالىٰ عنه انه قال: يا رسول الله ! ان ام سعد ماتت ، فاى الصدقة افضل؟ قال : أَلْمَاءُ ، قال : فحضر بيرأ و قال : هذه لام سعد ۔

۱۱۷۴۔ السنن لابی داؤد ، باب الاستغفار عند القبر ، ۲/ ۴۵۹

المستدرك للحاكم ، ۱/ ۳۷۰ ☆ السنن الكبرى للبيهقى ، ۴/ ۵۶

الجامع الصغير للسيوطى ، ۲/ ۴۱۹ ☆ اتحاف السادة للزبيدى ، ۱/ ۳۵۲

كنز العمال للمتقى ، ۱۸۵۱۴ ، ۷/ ۱۵۸ ☆ الترغيب و الترهيب للمنذرى ، ۴/ ۳۴۵

۱۱۷۵۔ كنز العمال للمتقى ، ۴۲۵۹۶ ، ۱۵/ ۶۵۵ ☆ اتحاف السادة للزبيدى ، ۱۰/ ۳۷۱

۱۱۷۶۔ السنن لابی داؤد ، كتاب الزكوة ، باب فى فضل سقى الماء ، ۱/ ۲۳۵

التفسير للقرطبى ، ۷/ ۲۱۵ ☆

حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ نے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کیا: یارسول اللہ! ام سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا انتقال ہو گیا تو کونسا صدقہ افضل ہے؟ فرمایا: پانی، تو کنواں کھودا اور اس طرح کہا: یہ کنواں ام سعد کیلئے ہے۔ ۱۲م

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

قبل اس کے صدقہ محتاج کے ہاتھوں میں پہونچے ثواب اس کا میت کو پہونچانا جائز ہے۔ اس حدیث سے صاف ظاہر و متبادر کہ کنواں تیار ہو جانے پر یہ الفاظ کہے: هذه لام سعد اور جب تک وہ کنواں رہا بحکم '' هذه لام سعد '' سب کا ثواب مادر سعد کو پہونچا اور سب کا ایصال منظور تھا۔ تو قبل تصرف بھی ایصال ثواب حاصل۔ یہ احادیث کثیرہ سے ثابت ہے۔ اب جو اسے ناجائز کہے حدیث کی مخالفت کرتا ہے۔ طرفہ یہ کہ خود امام الطائفہ میاں اسماعیل دہلوی اپنی تقریر ذبیحہ، میں اس تقریر وہابیہ کو ذبح کر گئے۔ لکھتے ہیں: اگر شخصے بزے درخانہ پرورش کند تا گوشت او خوب شود اورا ذبح کردہ و پختہ فاتحہ حضرت غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ خواندہ بخوارند خللے نیست۔

اگر کوئی شخص اپنے گھر بکرے کی پرورش کرے اور جب وہ خوب فربہ ہو جائے تو اس کو ذبح کر کے گوشت پکا کر سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی فاتحہ دلائے اور لوگوں کو کھلائے تو اس میں کوئی حرج نہیں۔

ان لوگوں سے پوچھا جائے کہ یہ فاتحہ خواندہ بخوارند کیسی، یہاں '' خوارند و فاتحہ خواند '' کہا ہوتا۔

بات یہ ہے کہ فاتحہ ایصال ثواب کا نام ہے اور مومن کے نیک عمل پر ایک ثواب اسکی نیت کرتے ہی حاصل ہو جاتا ہے۔ اور عمل کئے پر دس ہو جاتا ہے جیسا کہ صحیح حدیثوں میں ارشاد ہوا۔ بلکہ متعدد حدیثوں میں فرمایا: نية المؤمن خير من عمله ، مسلمان کی نیت اس کے عمل سے بہتر ہے۔ فاتحہ میں دو عمل نیک ہوتے ہیں۔ قرأت قرآن، اطعام طعام۔

طریقہ مروجہ میں ثواب پہونچانے کی دعا اس وقت کرتے ہیں جبکہ کھانا دینے کی نیت کر لی اور کچھ قرآن عظیم پڑھ لیا تو کم سے کم گیارہ ثواب تو اس وقت مل چکے۔ دس ثواب قرأت کے اور ایک نیت اطعام کا۔ کیا انہیں میت کو نہیں پہونچا سکتے؟

رہا کھانا دینے کا ثواب وہ اگر چہ اس وقت موجود نہیں۔ تو کیا ثواب پہونچانا شاید ڈاک یا پارسل میں کسی چیز کا بھیجنا سمجھا ہوگا۔ کہ جب تک وہ شی موجود نہ ہو کیا بھیجی جائے۔ حالانکہ اس کا طریقہ صرف جناب باری میں دعا کرنا ہے کہ وہ ثواب میت کو پہونچ جائے۔ خود امام الطائفہ صراط مستقیم میں لکھتا ہے۔

طریق رسانیدن آں دعا بجناب الہی است۔

کیا دعا کرنے کیلئے بھی اس شی کا موجود فی الحال ہونا ضروری ہے۔

فتاوی رضویہ ۴/۱۹۴

* * *

۸۔ عالم برزخ کے احوال

۱۔ عالم برزخ کی وسعت

۱۱۷۷۔ **عن** أنس بن مالك رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم : مَا شَبَّهْتُ خُرُوْجَ الْمُؤمِنِ مِنَ الدُّنْيَا اِلَّا مِثْلَ خُرُوْجِ الصَّبِيِّ مِنْ بَطَنِ اُمِّهٖ مِنْ ذٰلِكَ الْغَمِّ وَ الظُّلْمَةِ اِلىٰ رَوْحِ الدُّنْيَا ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دنیا سے مسلمان کا جانا ایسا ہے جیسے بچے کا ماں کے پیٹ سے نکلنا۔ اس دم گھٹنے اور اندھیری کی جگہ سے اس فضائے وسیع دنیا میں آنا۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اسی لئے علماء فرماتے ہیں: دنیا کو برزخ سے وہی نسبت ہے جو رحم مادر کو دنیا سے پھر برزخ کو آخرت سے ایسی نسبت ہے جو دنیا کو برزخ سے۔ اب اس سے برزخ و دنیا کے علوم و ادراکات میں فرق سمجھ لیجئے۔ وہی نسبت چاہیئے جو علم جنین کو علم اہل دنیا سے، واقعی روح طائر ہے اور بدن قفس اور علم پرواز، پنجرے میں پرند کی پرفشانی کتنی۔ ہاں جب کھڑکی سے باہر آیا اس وقت اس کی جولانیاں قابل دید ہیں۔　　فتاوی رضویہ ۴/ ۲۲۵

(۲) مومن کی روح آزاد رہتی ہے

۱۱۷۸۔ **عن** عبد اللہ بن عمر و بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : ان الدنیا جنة الکافر و سجن المؤمن ، وانما مثل المؤمن حین تخرج نفسه کمثل رجل کان فی السجن فاخرج منه فجعل یتقلب فی الارض و یفسح فیها ۔

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا: بیشک دنیا کافر کی بہشت اور مسلمان کا قید خانہ ہے جب مسلمان کی جان نکلتی ہے تو اسکی مثال ایسی ہے جیسے کوئی شخص زنداں میں تھا۔ اب آزاد کر دیا گیا تو زمین میں گشت کرنے اور بافراغت چلنے پھرنے لگا۔

۱۱۷۷۔ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۴۸٤

۱۱۷۸۔ الجامع للترمذی ، باب ما جاء ان الدنیا سجن المومن الخ، ۲/٥٦

۲۱۷۹۔ **عن** عبد الله بن عمر و بن العاص رضی الله تعالیٰ عنهما قال : اذا مات المؤمن یخلی سربه یسرح حیث شاء۔

حضرت عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ جب مسلمان مرتا ہے اس کی راہ کھول دی جاتی ہے جہاں چاہے جائے۔

فتاوی رضویہ ۴/۲۳۲ ☆ فتاوی رضویہ ۹/۴۸

(۳) روحیں متعلقین سے ملاقات کرتی ہیں

۱۱۸۔ **عن** سعید بن المسیب رضی الله تعالیٰ عنه قال : ان سلمان الفارسی و عبد الله بن سلام رضی الله تعالیٰ عنهما التقیا فقال احدهما لصاحب : ان لقیت ربك قبلی فاخبرنی ما ذا لقیت ، فقال : او تلقی الاحیاء الاموات؟ قال : نعم ، اما المؤمنون فاِن أرواحهم فی الجنة و هی تذهب حیث شاءت۔

حضرت سعید بن میتب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت سلمان فارسی و عبد اللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہما باہم ملے۔ ایک نے دوسرے سے کہا کہ اگر تم مجھ سے پہلے انتقال کرو تو مجھے خبر دینا کہ وہاں کیا پیش آیا۔ کہا: کیا زندے اور مردے بھی ملتے ہیں؟ کہا: ہاں، مسلمانوں کی روحیں تو جنت میں ہوتی ہیں۔ انہیں اختیار رہتا ہے جہاں چاہیں جائیں۔

فتاوی رضویہ ۴/۲۳۲

(۴) مومن کی روح آزاد رہتی ہے اور کافر کی قید

۱۱۸۱۔ **عن** سلمان الفارسی رضی الله تعالیٰ عنه قال : ان ارواح المؤمنین فی برزخ من الأرض تذهب حیث شاءت و نفس الکافر فی سجین۔

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ بیشک مسلمانوں کی روحیں زمین کے برزخ میں ہیں۔ جہاں چاہتی ہیں جاتی ہیں۔ اور کافر کی روحیں سجین میں مقید ہیں۔

۱۱۸۲۔ **عن** الإمام مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال : بلغنی ان ارواح المؤمنین

١١٧٩۔ المصنف لابن ابی شیبة ، ١٤٤/٧

١١٨٠۔ کتاب الزهد لابن المبارك ، ٣٧٣/١

١١٨١۔ کتاب الزهد لابن المبارك ، ☆ ابن ابی الدنیا

١١٨٢۔ ابن ابی الدنیاء

مرسلة تذهب حيث شاء ت ۔ فتاوی رضویہ ۴/۲۳۲

حضرت امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے یہ حدیث پہونچی کہ مومنوں کی روحیں آزاد ہیں جہاں چاہتی ہیں جاتی ہیں۔

(۵) مردہ اپنے غسل دینے والے کو پہچانتا ہے

۱۱۸۳۔ **عن** بكربن عبد الله رضى الله تعالىٰ عنه قال : بلغني انه ما من ميت يموت الاوروحه في يد ملك الموت فهم يغسلونه و يكفنونه و هو يرى ما يصنع اهله فلم يقدر على الكلام لينها هم عن الرنة و العويل ۔

حضرت بکر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے یہ حدیث پہونچی کہ جو مرتا ہے اسکی روح ملک الموت کے ہاتھ میں ہوتی ہے لوگ اسے غسل وکفن دیتے ہیں اور وہ دیکھتا ہے جو کچھ اس کے گھر والے کرتے ہیں ان سے بات نہیں کرسکتا کہ ان کو شور وفریاد سے منع کرے۔ فتاوی رضویہ ۱۰/۱۴۲

۱۱۸۴۔ **عن** أبى سعيد الخدرى رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : اِنَّ الْمَيِّتَ يَعْرِفُ مَنْ يَّغْسِلُهٗ وَ يَحْمِلُهٗ وَ مَنْ يَكْفِنُهٗ وَ مَنْ يُّدْلِيْهِ فِي حُفْرَتِهٖ ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک مردہ پہچانتا ہے اسے جو اس کو غسل دے، اور جو اٹھائے، اور جو کفن پہنائے، اور جو قبر میں اتارے۔

۱۱۸۵۔ **عن** عبد الله بن عباس رضى الله تعالىٰ عنهما قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: مَا مِنْ مَيِّتٍ يَمُوْتُ اِلَّاوَهُوَ يَعْرِفُ غَاسِلَهٗ وَ يُنَاشِدُ حَامِلَهٗ اِنْ كَانَ بُشِّرَ بِرَوْحٍ وَّ رَيْحَانٍ وَ جَنَّةِ النَّعِيْمِ اَنْ يُّعَجِّلَهٗ، وَ اِنْ كَانَ بُشِّرَ بِنُزُلٍ مِّنْ حَمِيْمٍ وَ تَصْلِيَةِ جَحِيْمٍ اَنْ يَّحْبِسَهٗ ۔

۱۱۸۳۔ ابن ابي الدنياء

۱۱۸۴۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۳/۳ ☆ المعجم الاوسط للطبرانی، ۷/۲۵۷

۱۱۸۵۔ الدر المنثور للسيوطی، ۶/۱۶۷ ☆ اتحاف السادة للزبيدی، ۱/۳۳۰

الجامع الصغير للسيوطی، ۱/۱۳۰ ☆

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر مردہ اپنے نہلانے والے کو پہچانتا ہے اور اٹھانے والے کو قسمیں دیتا ہے۔ اگر اسے آسائش اور پھولوں اور آرام کے باغ کا مژدہ ملا تو قسم دیتا ہے مجھے جلد لے چل، اور اگر آب گرم کی مہمانی اور بھڑکتی آگ میں جانے کی خبر ملی ہے تو قسم دیتا ہے کہ مجھے روک رکھ۔

فتاوی رضویہ ۴/ ۲۵۵

۱۱۸۶۔ **عن** أمیر المؤمنین عمر الفاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ قا ل: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم : مَا مِنْ مَیِّتٍ یُوْضَعُ عَلیٰ سَرِیْرِہٖ فَیُخطِیَ بِہٖ ثَلٰثَ خُطًّا اِلَّاتَکَلَّمَ بِکَلَامٍ یَسْمَعُہٗ مَا شَآءَ اللّٰہُ اِلَّا الثَّقَلَیْنِ ، اَلْجِنَّ وَ الْاِنْسَ ، یَقُوْلُ : یَا اِخْوَتَاہُ وَ یَا حَمَلَۃَ نَعْشَاہُ ! لَا تَغُرَّنَّکُمُ الدُّنْیَا کَمَا غَرَّتْنِی وَ تَلْعَبَنَّ بِکُمْ کَمَا لَعِبَتْ بِی، خَلَفْتُ مَا تَرَکْتُ لِوَرَثَتِی وَ الدَّیَّانُ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ یُخَاصِمُنِیْ وَ یُحَاسِبُنِیْ وَ اَنْتُمْ تُشَیِّعُوْنِی وَ تَدَعُوْنِی ۔

امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب مردے کو جنازہ پر رکھ کر تین قدم لے چلتے ہیں تو وہ ایک کلام کرتا ہے جسے سب سنتے ہیں جنہیں خدا چاہے جن و انس کے سوا۔ کہتا ہے: اے بھائیو، اے نعش اٹھانے والو! تمہیں دنیا فریب نہ دے، جیسا مجھے دیا۔ اور تم سے نہ کھیلے جیسا مجھ سے کھیلی۔ اپنا ترکہ تو میں وارثوں کیلئے چھوڑ چلا۔ اور بدلا دینے والا قیامت میں مجھ سے جھگڑے گا اور حساب لے گا۔ تم میرے ساتھ چل رہے ہو اور اکیلا چھوڑ آؤ گے۔

فتاوی رضویہ ۴/ ۲۵۶

(۶) مردہ قبرستان لیجانے والوں سے کلام کرتا ہے

۱۱۸۷۔ **عن** أبی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم : اِذَا وُضِعَتِ الْجَنَازَۃُ وَ احْتَمَلَتِ الرِّجَالُ عَلیٰ اَعْنَاقِھِمْ ، فَاِنْ کَانَتْ صَالِحَۃً قَالَتْ : قَدِّمُوْنِی ، وَ اِنْ کَانَتْ غَیْرَ صَالِحَۃٍ ، قَالَتْ : یَا وَیْلَھَا اَیْنَ

١١٨٦۔ کنز العمال للمتقی، ٢٣٥٧، ١٥/٥٩٦ ☆ تاریخ جرجان للسهمی، ١٧٨

١١٨٧۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب ولی المیت قدمونی، ١/١٧٦

المسند لاحمد بن حنبل، ٣/٤٣٤ ☆ السنن الکبری للبیھقی، ٤/٢١

تَذْهَبُوْنَ بِهَا، سَمِعَ صَوْتَهَا كُلُّ شَيْءٍ إِلَّا الْإِنْسَانَ وَ لَوْ سَمِعَهُ لَصَعِقَ۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب جنازہ رکھا جاتا ہے اور مرد اسے اپنی گردنوں پر اٹھاتے ہیں۔ اگر نیک ہوتا ہے کہتا ہے: مجھے آگے بڑھاؤ، اور اگر بد ہوتا ہے تو کہتا ہے: ہائے خرابی اس کی کہاں لیجاتے ہو۔ ہر شی اسکی آواز سنتی ہے مگر آدمی۔ کہ وہ سنے تو بے ہوش ہو جائے

﴿٢﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اگر چہ اہل سنت کا مسلک یہ ہے کہ نصوص ہمیشہ ظاہر پر محمول ہوں گے جب تک کہ اس میں محذور نہ ہو۔ لہذا ہم اس کلام جنازہ کو یوں بھی کلام حقیقی پر محمول کرتے ہیں۔ مگر بحمد اللہ تعالیٰ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان پچھلے لفظوں سے نص کو مفسر فرما دیا کہ ہر شیٔ اسکی آواز سنتی ہے۔ اب کسی طرح مجال تاویل و تشکیک باقی نہ رہی۔ وللہ الحمد۔

فتاوی رضویہ ٤/ ٢٥٥

(٧) مومن کو وقت انتقال ہی بشارت دے دی جاتی ہے

١١٨٨۔ **عن** أبی هريره رضی الله تعالیٰ عنه قال: لا يقبض المؤمن حتى يرى البشرى، فاذا قبض نادى، فليس فی الدار دابة صغيرة و لا كبيرة الا هی تسمع صوته الا الثقلين: الجن و الإنس تعجلوا به الى أرحم الراحمين، فاذا وضع على سريره قال: ما أبطأ ما تمشون، فاذا أدخل فی لحده أقعد فأرى مقعده من الجنة و ما أعد الله له، و ملى قبره من روح و ريحان و مسك قال: فيقول: يا رب! قدمنی، قال: فيقال: لم يأن لك، إن لك إخوة و أخوات لما يلحقون، ولكن نم قرير العين، قال أبو هريره رضی الله تعالیٰ عنه: فو الذی نفسی بيده! مانا م نائم شاب طاعم ناعم و لا فتاة فی الدنيا نومة بأقصر و لا أحلى من نومته حتى يرفع راسه الى البشرى يوم القيامة۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مسلمان کی روح نہیں نکلتی جب تک بشارت نہ دیکھ لے۔ جب نکل چکتی ہے تو ایسی آواز میں ندا کرتی ہے جسے جن وانس کے سوا گھر کا ہر چھوٹا بڑا جانور سنتا ہے۔ کہتی ہے مجھے لے چلو ارحم الراحمین کی طرف۔ پھر جب جنازہ پر

١١٨٨۔ المصنف لابن ابی شيبة، 　کلام ابی هريره رضی الله تعالیٰ عنه، 　١٤٢/٧

رکھتے ہیں کہتی ہے کتنی دیر لگا رہے ہو چلنے میں۔ جب قبر میں دفن کر دیا جاتا ہے تو اسکو اٹھا کر جنت میں اس کا ٹھکانا دکھایا جاتا ہے۔ اس وقت اسکی قبر آسائش کی چیزوں۔ پھولوں اور خوشبو سے بھر جاتی ہے۔ وہ کہتا ہے۔ اے رب کریم! مجھے وہاں تک پہونچا۔ فرمایا جاتا ہے ابھی تیرے لئے وہ وقت نہیں آیا کیونکہ ابھی تیرے عزیز واقارب نہیں آپہونچے ہیں۔ تو آرام سے سو جا۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: قسم اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے، دنیا میں اتنی میٹھی نیند آسودہ جوان مرد یا عورت کو نہیں آئی ہوگی جتنی اسکو آتی ہے۔ یہاں تک کہ قیامت کے دن اسی بشارت میں اسکی آنکھ کھلے گی۔ ۱۲م

(۸) مردہ سب کو دیکھتا اور آواز دیتا ہے

۱۱۸۹۔ **عن** أم الدرداء رضي الله تعالىٰ عنها قالت : ان الميت اذا وضع على سريره فانه ينادي : يا أهلاه : و يا جيراناه و يا حملة سريراه : لا تغرنكم الدنيا كما غرتني ۔

حضرت ام الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ بیشک مردہ جب چارپائی پر رکھا جاتا ہے۔ پکارتا ہے اے گھر والو، اے ہمسایو، اے جنازہ اٹھانے والو! دیکھو دنیا تمہیں دھوکہ نہ دے جیسا مجھے دیا۔

۱۱۹۰۔ **عن** مجاهد رضي الله تعالىٰ عنه قال : اذا مات الميت فملك قابض نفسه ، فما من شيء الا وهو يراه عند غسله وعند حمله حتى يوصله الى قبره ۔

حضرت امام مجاہد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب مردہ مرتا ہے تو ایک فرشتہ اسکی روح ہاتھ میں لئے رہتا ہے۔ نہلاتے اٹھاتے وقت جو کچھ ہوتا ہے سب کچھ دیکھتا جاتا ہے یہاں تک کہ فرشتہ اسے قبر تک پہونچا دیتا ہے۔

۱۱۹۱۔ **عن** عمر بن دينار رضي الله تعالىٰ عنه قال : ما من ميت يموت الا و هو يعلم ما يكون في اهله بعده ، و انهم يغسلونه و يكفنونه و انه لينظر اليهم ۔

۱۱۸۹۔ كتاب الزهد لاحمد

۱۱۹۰۔ ابن ابی الدنیاء

۱۱۹۱۔ ابن ابی الدنیاء

حضرت عمر بن دینار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہر مردہ جانتا ہے کہ اس کے بعد اسکے گھر والوں میں کیا ہو رہا ہے۔ لوگ اسے نہلاتے ہیں، کفناتے ہیں اور وہ انہیں دیکھتا جاتا ہے۔

۱۱۹۲۔ **عن** عمرو بن دینار رضی الله تعالیٰ عنه قال :ما من میت یموت الا وروحه فی ید ملك ینظر الی جسده کیف یغسل و کیف یُمشی به ، و یقال له و هو علی سریره أسمع ثناء الناس علیك ۔

حضرت عمر بن دینار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہر مردہ کی روح ایک فرشتہ کے ہاتھ میں ہوتی ہے کہ اپنے بدن کو دیکھتی جاتی ہے۔ کیونکر غسل دیتے ہیں کس طرح کفن پہناتے ہیں۔ کیسے لیکر چلتے ہیں۔ اور وہ جنازہ پر ہوتا ہے کہ فرشتہ اس سے کہتا جاتا ہے، سن تیرے حق میں بھلا برا کیا کہتے ہیں۔

۱۱۹۳۔ **عن** سفیان رضی الله تعالیٰ عنه قال : ان المیت لیعرف کل شئ حتی انه لیناشد بالله غاسله الا خففت علی ، قال و یقال له و هو علی سریره اسمع ثناء الناس علیك ۔

حضرت سفیان ثوری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ بیشک مردہ ہر چیز کو پہچانتا ہے یہاں تک کہ اپنے نہلانے والے کو، خدا کی قسم دیتا ہے کہ آسانی سے نہلانا۔ اور یہ بھی فرمایا: اس سے جنازہ پر کہا جاتا ہے: سن، تیرے بارے میں لوگ کیا کہتے ہیں۔

۱۱۹۴۔ **عن** عبد الرحمن بن أبی لیلی رضی الله تعالی عنه قال : الروح بید ملك یمشی به مع الجنازة یقول له أسمع ، ما یقال لك ۔

حضرت عبد الرحمٰن بن ابی لیلی رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ روح ایک فرشتہ کے ہاتھ میں ہوتی ہے کہ اسے جنازہ کے ساتھ لیکر چلتا ہے اور اس سے کہتا ہے سن، تیرے حق میں کیا کیا کہا جاتا ہے۔

۱۱۹۲۔ حلیة الاولیاء لابی نعیم ، ۲/۳۴۹

۱۱۹۳۔ ابن ابی الدنیا

۱۱۹۴۔ ابن ابی الدنیا

۱۱۹۵۔ **عن** إبن أبی نجیح رضی الله تعالی عنه قال: مامن میت یموت الاروحة فی ید ملك ینظر الی جسده کیف یغسل و کیف یکفن و کیف یمشی به الی قبره۔

حضرت ابن ابی نجیح رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ جو مردہ مرتا ہے اس کی روح ایک فرشتہ کے ہاتھ میں ہوتی ہے کہ اپنے بدن کو دیکھتی ہے۔ کیونکر نہلایا جاتا ہے۔ کیونکر کفن پہنایا جاتا ہے۔ کیونکر قبر کی طرف لیکر چلتے ہیں۔

فتاوی رضویہ ۴/ ۲۵۸

۱۱۹۶۔ **عن** أبی عبد الله بکر المزنی رضی الله تعالی عنه حدثت ان المیت یستبشر تبعجیله الی المقابر۔

حضرت ابو عبد اللہ بکر مزنی رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ مجھ سے حدیث بیان کی گئی کہ دفن میں جلدی کرنے سے مردہ خوش ہوتا ہے۔

جلعنا الله تعالیٰ بمنه و کرمه من المسرورین المستبشرین برحمته المسریحین بالموت بجوده، آمین، بجاه النبی الکریم الرؤف الرحیم علیه و علی آله و صحبه و اولیآء امته افضل الصلوٰة و التسلیم۔ فتاوی رضویہ ۴/ ۲۵۸

(۸) مومن مردہ قبر کے پاس سے گزرنے والے کو پہچانتا ہے

۱۱۹۷۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالی عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: مَا مِنْ أَحَدٍ يَمُرُّ بِقَبْرِ أَخِيهِ الْمُؤمِنِ كَانَ يَعْرِفُهٗ فِي الدُّنْيَا فَيُسَلِّمُ عَلَيْهِ اِلَّا عَرَفَهٗ وَ رَدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اپنے مسلمان بھائی کی قبر پر گزرتا ہے اور سلام کرتا ہے۔ اگر وہ اسے دنیا میں پہچانتا تھا تو اب بھی پہچانتا اور سلام کا جواب دیتا ہے۔

۱۱۹۵۔

۱۱۹۶۔

۱۱۹۷۔

﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ابومحمد عبدالحق کہ اجلہ علمائے حدیث سے ہیں اس حدیث کی تصحیح کرتے ہیں۔ کما فی شرح الصدور ۔ اسی طرح امام ابوعمر وعلامہ سید سمہوی نے اسکی تصحیح فرمائی۔ کما فی جامع البرکات و جذب القلوب، امام سبکی نے شفاء السقام میں بھی اسی طرح ذکر فرمایا۔

۱۱۹۸۔ **عن** ابی هریره رضی الله تعالی عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اِذَا مَرَّ الرَّجُلُ بِقَبْرٍ یَعْرِفُهٗ فَسَلَّمَ عَلَیْهِ رَدَّ عَلَیْهِ السَّلَامَ وَ عَرَفَهٗ ، و اِذا مَرَّ بِقَبْرٍ لَا یَعْرِفُهٗ فَسَلَّمَ عَلَیْهِ رَدَّ عَلَیْهِ السَّلَامَ ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب آدمی ایسی قبر پر گزرتا ہے جس سے دنیا میں شناسائی تھی اور اسے سلام کرتا ہے۔ میت سلام کا جواب دیتا ہے اور اسے پہچانتا ہے اور جب ایسی قبر پر گزرتا ہے جس سے جان پہچان نہ تھی اور سلام کرتا ہے تو میت اسے سلام کا جواب دیتا ہے۔

(۹) مردہ دفن کے بعد جانے والوں کے جوتوں کی آواز سنتا ہے

۱۱۹۹۔ **عن** أنس بن مالك رضی الله تعالی عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اِنَّ الْمَیِّتَ اِذَا وُضِعَ قَبْرَهٗ اَنَّهٗ لَیَسْمَعُ خَفْقَ نِعَالِهِمْ اِذا تفرَّقُوْا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مردہ جب قبر میں رکھا جاتا ہے اور لوگ دفن کر کے پلٹتے ہیں بیشک وہ ان کی جوتیوں کی آواز سنتا ہے۔

۱۲۰۰۔ **عن** البراء بن عازب رضی الله تعالی عنه قال : قال رسول الله صلی

۱۱۹۸۔ اتحا السادة للزبیدی، ۳۶۵/۱۰

۱۱۹۹۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب المیهت یسمع خنق النعال ، ۱۷۸/۱
الصحیح لمسلم ، کتاب صفت الجنة و النار ، ۳۸۶/۲
السنن لابی داؤد ، کتاب الجنائز باب المشی بین القبور فی النعل ، ۴۶۰/۲
المسند لاحمد بن حنبل ، ۲۲/۳ ☆ التفسیر للقرطبی، ۳۷۷/۷
الترغیب و الترهیب للمنذری، ۳۷۱/۴ ☆

۱۲۰۰۔ السنن لابی داؤد ، کتاب الجنائز ،باب المشی بین القبور فی النعل ، ۴۶۰/۲
المسند لاحمد بن حنبل ، ۱۹۳/۳ ☆ التفسیر للبغوی، ۴۲/۴
الدر المنثور للسیوطی، ۸۲/۴ ☆ التفسیر للقرطبی، ۳۷۷/۷

الله تعالیٰ علیه وسلم اِنَّ الْمَیِّتَ یَسْمَعُ خَفْقَ نِعَالِهِمْ اِذَا وَلَّوا مُدْبِرِیْنَ۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک مردہ جوتیوں کی پہچل سنتا ہے جب لوگ اسے پیٹھ دیکر پھرتے ہیں۔

۱۲۰۱۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالی عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اِنَّ الْمَیِّتَ اِذَا دُفِنَ یَسْمَعُ خَفْقَ نِعَالِهِمْ اِذَا وَلَّوا عَنْهُ مُصْرِفِیْنَ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک مردہ جب دفن ہوتا ہے اور لوگ واپس آتے ہیں وہ انکی جوتیوں کی آواز سنتا ہے۔

۱۲۰۲۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالی عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : وَ الَّذِی نَفْسِی بِیَدِهٖ، اِنَّ الْمَیِّتَ اِذَا وُضِعَ قَبْرَهٗ اَنَّهٗ یَسْمَعُ خَفْقَ نِعَالِهِمْ حِیْنَ یُوَلُّوْنَ عَنْهُ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے ارشاد فرمایا: قسم اسکی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے جب مردہ قبر میں رکھا جاتا ہے کفشہائے مردم کی آواز سنتا ہے جب اس کے پاس سے پلٹتے ہیں۔

۱۲۰۳۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالی عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : فَاِنَّهٗ یَسْمَعُ خَفْقَ نِعَالِكُمْ وَ نَفْضَ اَیْدِیْكُمْ اِذَا وَلَّیْتُمْ مُدْبِرِیْنَ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک وہ یقیناً تمہارے جوتوں کی آواز اور ہاتھ جھاڑنے

۱۲۰۱۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۷۲/۱۱ ☆ کنز العمال للمتقی، ۴۲۳۷۹، ۶۰۰/۱۵

جمع الجوامع للسیوطی، ۵۹۵۴، ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱۳۰/۱

۱۲۰۲۔ المستدرك للحاکم ۳۸۰/۱ ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ۵۴۵/۲

الدر المنثور للسیوطی، ۸۰/۴ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۴۱۹/۱۰

۱۲۰۳۔ المصنف لابن ابی شیبة، ۳۷۸/۳ ☆

کی آواز سنتا ہے جب تم اس کی طرف سے پیٹھ پھیر کر چلتے ہو۔

۱۲۰۴۔ **عن** أبی هريره رضی الله تعالی عنه قال: شهدنا جنازة مع رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم، فلما فرغ من دفنها و انصرف الناس قال: اِنَّهُ الْآنَ يَسْمَعُ خَفْقَ نِعَالِهِمْ۔ فتاوی رضویہ ۴/ ۲۶۵

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ ہم ایک جنازہ میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ رکاب حاضر تھے۔ جب اس کے دفن سے فارغ ہوئے اور لوگ پلٹے حضور نے ارشاد فرمایا: اب وہ تمہاری جوتیوں کی آواز سن رہا ہے۔

(۱۰) مردے سنتے ہیں خواہ کافر ہوں

۱۲۰۵۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالی عنهما قال: اطلع النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم علی اهل القليب فقال: وَجَدْتُمْ مَا وَعَدَ رَبُّكُمْ حَقًّا، فَقِيْلَ لَهُ: اتدعو امواتا؟ فقال: مَا أَنْتُمْ بِأَسْمَعَ مِنْهُمْ وَ لٰكِنْ لَا يُجِيْبُوْنَ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم چاہ بدر پر تشریف لے گئے جس میں کفار کی لاشیں پڑی تھیں، پھر فرمایا: تم نے پایا جو تمہارے رب نے تمہیں سچا وعدہ دیا تھا۔ یعنی عذاب، کسی نے عرض کی: حضور مردوں کو پکارتے ہیں۔ ارشاد فرمایا: تم کچھ ان سے زیادہ سننے والے نہیں پر وہ جواب نہیں دیتے۔

۱۲۰۶۔ **عن** أمير المؤمنين عمر بن الخطاب رضی الله تعالی عنه قال: ان

۱۲۰۴۔ مجمع الزوائد للهيثمی، ۳/۴۵ ☆ اتحاف السادة للزبيدی، ۱۰/۴۱۳
الدر المنثور للسيوطی، ۴/۸۰ ☆
۱۲۰۵۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۳/۲۸۷ ☆ الدر المنثور للسيوطی ۵/۱۰۷
التفسير لابن كثير، ۳/۴۱۳ ☆ التفسير للقرطبی، ۷/۲۴۲
۱۲۰۶۔ الجامع الصحيح للبخاری، باب قتل ابی جهل، ۱/۵۶۷
الصحيح لمسلم، باب عرض مقعدار الميت من الجنة و النار، ۲/۵۶۷
السنن للنسائی، باب ارواح المومنين، ۱/۲۲۵
۱۲۰۶۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۱/۲۷ ☆ المصنف لابن ابی شيبة، ۴/۳۷۹
المعجم الكبير للطبرانی، ۱۰/۱۹۸ ☆ المعجم الصغير للطبرانی، ۲/۱۱۳
مجمع الزوائد للهيثمی، ۶/۹۱ ☆ اتحاف السادة للزبيدی، ۱/۳۸۰
كنز العمال للمتقی، ۲۹۸۶۷، ۱۰/۳۷۵ ☆ البداية و النهاية لابن كثير، ۳/۲۹۲
السنة لابن ابی عاصم، ۲/۴۲۷ ☆ الاسماء و الصفات للبيهقی، ۱۶۸

رسول الله کان یرینا مصارع أهل بدر ، الی أن قال ، فانطلق رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم حتیٰ أتی الیهم فقال : یَا فُلَانُ ابْنُ فُلَانْ! یَا فُلَانُ ابْنُ فُلَانْ! هَلْ وَجَدْتُمْ مَاوَعَدَکُمُ اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗ حَقًا ، فَاِنِّی قَدْوَجَدْتُ مَا وَعَدَنِی اللّٰهُ حَقًا ، قال عمر : یارسول الله صلی الله علیك و سلم ! کیف تکلم اجسادالاارواح فیها؟ قال : مَا أَنْتُمْ بِاَسْمَعُ لِمَا أَقُوْلُ مِنْهُمْ غَیْرَ أَنَّهُمْ لَا یَسْتَطِیْعُوْنَ أَنْ یَّرُدُّوْا عَلَیَّ شَیْئًا۔

امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمیں کفار بدر کی قتل گاہیں دکھاتے تھے کہ یہاں فلاں کافر قتل ہوگا اور یہاں فلاں ۔ جہاں جہاں حضور نے بتایا تھا وہیں وہیں انکی لاشیں گریں ۔ پھر بحکم حضور وہ جیفے ایک کنویں میں بھر دئے گئے ۔ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وہاں تشریف لے گئے اور نام بنام ان کفار لئام کو انکا اور انکے باپ کا نام لیکر پکارا اور فرمایا تم نے بھی پایا جو سچا وعدہ خدا ورسول نے تمہیں دیا تھا ۔ میں نے تو پالیا جوحق وعدہ مجھ سے اللہ تعالیٰ نے کیا تھا ۔ امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی : یارسول اللہ ! علیک الصلوۃ والسلام حضور ان جسموں سے کیوں کلام فرمارہے ہیں جن میں روحیں نہیں ۔ فرمایا : جو میں کہہ رہا ہوں اسے کچھ تم ان سے زیادہ نہیں سنتے ۔ مگر انہیں یہ طاقت نہیں کہ مجھے لوٹ کر جواب دیں ۔

۱۲۰۷ ۔ **عن** أنس بن مالك رضی الله تعالی عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : وَ الَّذِی نَفْسِی بِیَدِهٖ ! مَا أَنْتُمْ بِأَسْمَعُ لِمَا أَقُوْلُ مِنْهُمْ وَ لٰکِنَّهُمْ لَا یَقْدِرُوْنَ أَنْ یُّجِیْبُوْا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا : قسم اس کی جس کے دست قدرت میں میری جان ہے ! میں جو فرمارہا ہوں اس کے سننے میں تم اور وہ برابر ہو مگر وہ جواب دینے کی طاقت نہیں رکھتے ۔

۱۲۰۸ ۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضی الله تعالی عنه قال : قال رسول الله صلی

۱۲۰۷ ۔ الصحیح لمسلم ، باب عرض مقعدالمیت ، ۳۸۷/۲

المسند لاحمد بن حنبل ، ۲۶/۱ ☆ الدر المنثور للسیوطی ، ۱۵۷/۵

دلائل النبوۃ للبیهقی ، ۴۸/۳ ☆ اتحاف السادہ للزبیدی ، ۲۳/۵

کنز العمال للمتقی ، ۲۹۸۷۴ ، ۳۷۶/۱۰ ☆ فتح الباری للعسقلانی ، ۳۰۲/۷ ۔

۱۲۰۸ ۔ المعجم الکبیر للطبرانی ، ۱۹۷/۷ ☆ فتح الباری للعسقلانی ، ۳۰۳/۷

الله تعالیٰ علیه وسلم : لَيَسْمَعُوْنَ كَمَا تَسْمَعُوْنَ وَ لٰكِنْ لَّا يُجِيْبُوْنَ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جیسا تم سنتے ہو ویسا ہی وہ بھی سنتے ہیں مگر جواب نہیں دیتے۔

(۱۱) حضور نے قبر کی آواز سنی

۱۲۰۹۔ **عن** عبید من مرزوق رضی الله تعالی عنه قال : كانت امرأة تقم المسجد فما تت ، فلم يعلم بها النبى صلى الله تعالیٰ علیه وسلم فمر على قبرها فقال ۔ مَا هٰذَا الْقَبْرُ ، قالوا: ام محجن ، قال: اَلَّتِي كَانَتْ تَقُمُّ الْمَسْجِدَ ، قالو: نعم فصف الناس فصلى عليها ثم قال : أَيُّ الْعَمَلِ وَ جَدْتِ أَفْضَلَ؟ قالوا: يا رسول الله ! تسمع؟قال : مَا أَنْتُمْ بِأَسْمَعَ مِنْهَا ، فذكر انها اجابت ان اقم الد سجد ۔

حضرت عبید بن مرزوق رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ ایک بی بی مسجد میں جھاڑو دیا کرتی تھیں ان کا انتقال ہوگیا۔ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو کسی نے خبر نہ دی۔ حضور ان کی قبر پر گزرے۔ دریافت فرمایا؟ یہ قبر کیسی ہے۔ لوگوں نے عرض کی: ام محجن کی، فرمایا وہی جو مسجد میں جھاڑو دیا کرتی تھی، عرض کی: ہاں، حضور نے صف باندھ کر نماز پڑھائی۔ پھر ان بی بی کی طرف خطاب کر کے فرمایا: تو نے کون سے عمل کو افضل پایا؟ صحابہ نے عرض کی: یا رسول اللہ! کیا وہ سنتی ہے؟ فرمایا: کچھ تم اس سے زیادہ نہیں سنتے۔ پھر فرمایا: اس نے جواب دیا کہ میں مسجد میں جھاڑو دیتی تھی۔ فتاوی رضویہ ۴/۲۶۹

(۱۲) حضرت فاروق اعظم نے اہل قبور کی آواز سنی

۱۲۱۰۔ **عن** أمير المؤمنين عمر بن الخطاب رضى الله تعالیٰ عنه انه مر بالبقيع فقال : السلام عليكم يا أهل القبور ، أخبار ما عندنا إن نساء كم قد تزوجن و ديار كم قد سكنت و أموالكم قد فرقت فأجابه هاتف ، يا عمر ابن الخطاب ! أخبار ما عندنا أن ما قدمنا فقد وجدنا ه و ما أنفقنا فقدر بحناه وما خلفناه فقد خسرنا ه۔

امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ وہ ایک

۱۲۰۹۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۳/۴۴۴ ☆ التمهيد لابن عبد البر، ۶/۲۶۷

۱۲۱۰۔ کتاب القبور لابن ابی الدنیا

مرتبہ بقیع پر گزرے اہل قبور پر سلام کر کے فرمایا: ہمارے پاس کی خبریں یہ ہیں کہ تمہاری عورتوں سے نکاح کر لئے۔ تمہارے گھروں میں اور لوگ بس گئے۔ تمہارے مال تقسیم ہوگئے۔ اس پر کسی نے جواب دیا: اے عمر بن الخطاب! ہمارے پاس کی خبریں یہ ہیں کہ ہم نے جو اعمال کئے تھے یہاں پائے اور جو راہ خدا میں دیا تھا اس کا نفع اٹھایا۔ اور جو پیچھے چھوڑا وہ ٹوٹے میں گیا۔

(۱۳) حضرت مولی علی نے اہل قبور کی آواز سنی

۱۲۱۱۔ **عن** سعيد بن المسيب رضى الله تعالىٰ عنه قال: دخلنا مقابر المدينة مع على بن أبى طالب فنادى: يا أهل القبور! السلام عليكم و رحمة الله، تخبرونا بأخباركم، تريدون أن تخبركم قال: سمعت صوتاً و عليك السلام و رحمة الله و بركاته، يا أمير المؤمنين! اخبرنا عما كان بعدنا فقال على رضى الله تعالىٰ عنه، اما أزواجكم فقد تزوجن، و أما أموالكم فقد اقتسمت و الأولاد فقد حشروا فى زمرة اليتامى، و البناء الذى شيه تم فقد سكن أعدائكم فهذه أخباركم من ما عندنا، فما عندكم؟ فأجابهٗ ميت قد تخرقت الأكفان و انتثرت الشعور، و تقعطت الجلود، و سالت الأحداق على الخدود و سالت المناخير بالقيح و الصديد، و ما قدمناه ربحناه، وما خلفنا خسرناه، و نحن مرتهنون بالأعمال۔

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم مولی علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہم رکاب مقابر مدینہ طیبہ میں داخل ہوئے۔ حضرت مولی علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم نے اہل قبور پر سلام کر کے فرمایا: تم ہمیں اپنی خبریں بتاؤ گے یا یہ چاہتے ہو کہ ہم تمہیں خبریں دیں؟ حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: میں نے آواز سنی، کسی نے حضرت مولی علی کو سلام کا جواب دیکر عرض کی: یا امیر المؤمنین! آپ بتائیے۔ ہمارے بعد کیا گزری، امیر المؤمنین نے فرمایا: تمہاری عورتوں نے تو نکاح کر لئے تمہارے مال بٹ گئے۔ اولاد یتیموں کے گروہ میں اٹھی۔ اور وہ تعمیر جس کا تم نے استحکام کیا تھا اس میں تمہارے دشمن بسے۔ ہمارے پاس کی خبریں تو یہ ہیں۔ اب تمہارے پاس کیا چیز ہے؟ ایک مرد نے عرض کی: کفن پھٹ گئے۔ بال جھڑ پڑے۔ کھالوں کے پرزے پرزے ہوگئے آنکھوں کے ڈھیلے بہہ کر گالوں تک آئے۔ نتھنوں سے پیپ اور گندہ پانی جاری ہے۔ اور جو آگے بھیجا تھا اس کا نفع ملا۔

۱۲۱۱۔ تاریخ دمشق لابن عساکر، ☆ تاریخ نیشابور لاحمد

اور جو پیچھے چھوڑا تھا اس کا خسارہ ہوا۔ اور اپنے اعمال میں محبوس ہیں۔

﴿۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

عہد معدلت فاروقی میں ایک جوان عابد تھا۔ امیر المؤمنین اس سے بہت خوش تھے۔ دن بھر مسجد میں رہتا۔ بعد عشاء باپ کے پاس جاتا راہ میں ایک عورت کا مکان تھا۔ اس پر عاشق ہوگئی۔ ہمیشہ اپنی طرف متوجہ کرنا چاہتی۔ جوان نظر نہ فرماتا۔ ایک شب قدم نے لغزش کی۔ ساتھ ہولیا۔ دروازہ تک گیا۔ جب اندر جانا چاہا خدا یاد آیا۔ اور بے ساختہ یہ آیت کریمہ زبان سے نکلی۔

اِنَّ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا اِذَا مَسَّهُمْ طَائِفٌ مِّنَ الشَّيْطَانِ تَذَكَّرُوْا فَاِذَا هُمْ مُّبْصِرُوْنَ ۔

ڈروالوں کو جب کوئی جھپٹ شیطان کی پہونچتی ہے خدا کو یاد کرتے ہیں۔ اسی وقت آنکھ کھل جاتی ہے۔

آیت کریمہ پڑھتے ہی غش کھا کر گرا۔ عورت نے اپنی کنیز کے ساتھ اٹھا کر اس کے دروازہ پر ڈال دیا۔ باپ منتظر تھا۔ آنے میں دیر ہوئی دیکھنے نکلا۔ دروازے پر بے ہوش پڑا پایا۔ گھر والوں کو بلا کر اندر اٹھوایا۔ رات گئے ہوش آیا۔ باپ نے حال پوچھا۔ کہا خیر ہے۔ کہا بتادے۔ ناچار قصہ کہا۔ باپ بولا: جان پدر وہ آیت کونسی ہے؟ جوان نے پھر پڑھی۔ پڑھتے ہی غش آیا۔ جنبش دی۔ مردہ پایا۔ رات ہی میں نہلا کفنا کر دفن کر دیا صبح کو امیر المؤمنین نے خبر پائی۔ باپ سے تعزیت اور خبر نہ دینے کی شکایت فرمائی۔ عرض کی: امیر المؤمنین رات تھی۔ پھر امیر المؤمنین ہمراہیوں کو لیکر قبر پر تشریف لے گئے۔ جوان کا نام لیکر فرمایا: اے فلاں! جو اپنے رب کے پاس کھڑے ہونے سے ڈرا اس کے لئے دو باغ ہیں۔ جوان نے قبر میں سے آواز دی: اے عمر! مجھے میرے رب نے یہ دولت عظمیٰ جنت میں دو بار عطا فرمائی۔ نسأل اللہ الجنۃ، لہ الفضل و المنۃ و صلی اللہ تعالیٰ علی نبی الانس و الجنۃ و آلہ و صحبہ و اصحاب السنۃ و۔ آمین، آمین، آمین۔

فتاوی رضویہ ۴/۲۷۲

(۱۴) بے گناہ کے جسم کو مٹی نہیں کھاتی

۱۲۱۲۔ **عن** قتادۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: بلغنی ان الارض لا تسلط

علی جسد الذی لم یعمل خطیئة ۔

حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے یہ حدیث پہونچی کہ زمین بے گناہ کے جسم کو نہیں کھاتی ۔ ۱۲م

٩۔ سوگ اور نوحہ

(١) غم اور آنسو پر عذاب نہیں

١٢١٣۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : أَلَا تَسْمَعُوْنَ : إِنَّ اللّٰهَ لَا يُعَذِّبُ بِدَمْعِ لِعَيْنٍ وَ بِحُزْنِ الْقَلْبِ ، وَلٰكِنْ يُعَذِّبُ بِهٰذَا وَ أَشَارَ إِلىٰ لِسَانِهٖ أَوْ يَرْحَمُ ، وَ إِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ بِبُكَآءِ أَهْلِهٖ عَلَيْهِ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سنتے نہیں ہو، بیشک اللہ تعالیٰ نہ آنسوؤں سے رونے پر عذاب کرے نہ دل کے غم پر۔ اور زبان کی طرف اشارہ کر کے فرمایا: ہاں اس پر عذاب فرماتا ہے۔ یا رحم فرمائے۔ اور بیشک مردے پر عذاب ہوتا ہے اس کے گھر والوں کے اس پر نوحہ کرنے سے۔

(٢) رونے سے مردہ کو تکلیف ہوتی

١٢١٤۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : إِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ بِبُكَآءِ الْحَيِّ عَلَيْهِ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: زندوں کے رونے سے مردہ پر عذاب ہوتا ہے۔

١٢١٥۔ **عن** امیر المؤمنین عمر بن الخطاب رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال

١٢١٣۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب البکاء عند المریض ، ١٧٤/١
الصحیح لمسلم ، کتاب الجنائز ، ٣٠١/١
السنن لابن ماجه ، باب ما جاء في المیت یعذب بما نیح علیه ، ١١٥/١
المسند لاحمد بن حنبل ، ٢٦/١ ☆ السنن الکبریٰ للبیهقی، ٦٩/٤
شرح السنة للبغوی، ٤٢٩/٥ ☆ کنز العمال للمتقی، ٤٢٩، ٦١١/١٥

١٢١٤۔ الصحیح لمسلم ، کتاب الجنائز ، ٣٠٣/١
المصنف لابن ابی شیبة ، ٦٥/٣ ☆

١٢١٥۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب قول النبی ﷺ یعذب المیت ، ١٧٢/١
المصنف لابن ابی شیبة ، ٦٥/٣ ☆ الترغیب و الترهیب للمنذری، ٣٤٩/٤

رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : اِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ بِبُكَآءِ الْحَيِّ۔

امیر المؤمنین حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا زندوں کے رونے سے مردے پر عذاب ہوتا ہے۔

فتاوی رضویہ ۴/۲۶۲

۱۲۱۶۔ **عن** عبد الله بن عمر رضى الله تعالىٰ عنهما قال : سمعت رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم يقول : اِنَّ الْمَيِّتَ يُعَذَّبُ بِبُكَآءِ اَهْلِهٖ عَلَيْهِ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو میں نے فرماتے سنا: گھر والوں کے رونے سے مردہ کو عذاب ہوتا ہے۔

۱۲۱۷۔ **عن** عبد الله بن عباس رضى الله تعالىٰ عنهما قال : كنا مع امير المؤمنين عمر بن الخطاب رضى الله تعالىٰ عنه حتى اذا كنا بالبيدء اذا هو برجل نازل فى ظل شجرة فقال لى : انطلق فاعلم من ذلك ، فانطلقت فاذا هو صهيب ، فرجعت اليه فقلت : اِنك أمرتنى أن أعلم لك من ذاك و انه صهيب فقال : مروه فليحق بنا فقلت : **اِن معه اهله** ، قال : و أن كان معه أهله فلما بلغنا المدنية لم يلبث أمير المؤمنين أن اُصيب ، فجاء صهيب فقال : وا أخاه واصاحباه ! فقال عمر : ألم تعلم أو لم تسمع أن رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم قال : اِن الميت ليعذب ببعض ببكاء أهله عليه ، فاتيت عائشة رضى الله تعالىٰ عنها فذكرت لها قول عمر فقالت : لا و الله ! ما قاله رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم اِن الميت يعذب ببكاء أحد و لكن رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم قال : اِنَّ الْكَافِرَ لَيَزِيْدُهُ اللّٰهُ

۱۲۱۶۔ الجامع للترمذى، باب ما جاء فى كراهية البكاء على الميت ، ۱/۱۱۹
الصحيح لمسلم ، كتاب الجنائز ، ۱/۳۰۳
فتح البارى للعسقلانى، ۷/۳۰۱ ☆ البداية و النهاية لابن كثير ، ۳/۲۹۳
المصنف لعبد الرزاق ،۶۶۷۵، ۳/۵۵٤ ☆ مجمع الزوائد للهيثمى، ۳/۱۶
جمع الجوامع للسيوطى، ۵۹٤۹ ☆ تلخيص الحبير لابن حجر ، ۲/۱۳۹
شرح السنة للبغوى ، ۵/٤٤۰ ☆ الكامل لابن عدى، ۲/۸
الترغيب و الترهيب للمنذرى، ٤/۳٤۹ ☆ المعجم الكبير للطبرانى، ۱۲/۳۳۰
المسند لاحمد بن حنبل ، ۱/٤۷ ☆
۱۲۱۷۔ المسند لاحمد بن حنبل ۱/٤۷ ☆ الطبقات الكبرى لابن سعد، ۳/۱٤۸
تغليق التعليق لابن حجر ، ٤۷۶ ☆ الطب النبوى للذهبى، ۱٤۶

عَزَّوَجَلَّ بِبُکَآءِ اَھْلِہٖ عَذَابًا ، وَ اِنَّ اللّٰہَ لَھُوَ اَضْحَکَ وَ اَبْکٰی ، وَ لَا تَزِرُ وَ ازِرَۃٌ وِزْرَ اُخْرٰی ۔ و قالت انکم لتحدثونی عن غیر کا ذبین و لا مکذبین ولا لکن السمع یخطی۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ہم امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ ایک سفر میں تھے۔ جب ہمارا قیام مقام بیداء میں ہوا تو دیکھا کہ ایک شخص قریب درخت کے سایہ میں قیام پذیر ہیں۔ مجھ سے امیر المؤمنین نے فرمایا: جاؤ پتہ کرو یہ کون ہے؟ میں وہاں پہونچا تو دیکھا وہ تو حضرت صہیب رومی ہیں۔ میں نے واپس آکر عرض کیا: فرمایا: ان سے جا کر کہنا سفر میں ہمارے ساتھ رہنا جب مدینہ طیبہ پہونچے تو چند دن بعد ہی حضرت امیر المؤمنین پر حملہ ہوا حضرت صہیب نے آکر آہ و فغاں کی۔ امیر المؤمنین نے فرمایا: اے صہیب! کیا تمہیں معلوم نہیں، کیا تم نے نہیں سنا؟ حضور کا فرمان اقدس ہے میت کو اس کے بعض احباب کے رونے پر عذاب ہوتا ہے۔ یہ سن کر میں ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا اور حضرت عمر کا قول نقل کیا۔ فرمایا۔ نہیں قسم خدا کی! حضور نے ایسا نہیں فرمایا: کسی کے نوحے سے میت کو عذاب نہیں ہوتا۔ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تو یوں فرمایا تھا: کافر کو اسکے گھر والوں کے رونے کی وجہ سے زیادہ عذاب ذیا جاتا ہے۔ اور بیشک اللہ ہی ہنسانے اور رلانے والا ہے۔ کسی پر کسی دوسرے کے گناہوں کا بوجھ نہیں۔ ام المؤمنین نے پھر فرمایا: سنو تم نے جن سے یہ حدیث سنی وہ جھوٹے نہیں لیکن ان سے سننے میں غلطی ہوئی۔

۱۲۱۸۔ **عن** عمران بن الحصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اِنَّ الْمَیِّتَ یُعَذَّبُ بِبُکَآءِ الْحَیِّ ۔

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میت کو زندوں کے رونے سے عذاب ہوتا ہے۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ایک جماعت ائمہ کے نزدیک اس کے معنی یہی ہیں کہ زندوں کے چلانے سے مردے

۱۲۱۸۔ المصنف لابن ابی شیبۃ، ۶۵/۳

کو صدمہ ہوتا ہے۔ امام اجل سیوطی نے شرح الصدور میں اس معنی کو ایک حدیث مرفوع سے مؤید کر کے فرمایا: امام ابن جریر کا یہی قول ہے اور اسی کو ایک گروہ ائمہ نے اختیار فرمایا۔

فتاوی رضویہ ۲۶۲/۴

۱۲۱۹۔ **عن** أبی الربیع رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: کنت مع إبن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فی جنازۃ فسمع صوت انسان یصیح فبعث الیہ فاسکتہ، فقلت: لم أسکتہ؟ یاأبا عبد الرحمن! قال: انہ یتأذی بہ المیت حتی یدخل فی قبرہ۔

حضرت ابو ربیع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ساتھ ایک جنازہ میں تھا۔ کسی کے چلانے کی آواز آئی۔ آدمی بھیج کر اسے خاموش کرایا۔ میں نے عرض کی: اے ابو عبد الرحمٰن! آپ نے اسے کیوں چپایا؟ فرمایا: اس سے مردے کو ایذا ہوتی ہے یہاں تک کہ قبر میں جائے۔ فتاوی رضویہ ۲۶۱/۴

(۳) مرثیہ ناجائز ہے

۱۲۲۰۔ **عن** عبد اللہ بن أبی أوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: نھی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عن المراثی۔

حضرت عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مرثیوں سے منع فرمایا۔

(۲) امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

کتب شہادت جو آج کل رائج ہیں اکثر حکایات موضوعہ وروایات باطلہ پر مشتمل ہیں یونہی مرثیے۔ ایسی چیزوں کا پڑھنا سننا سب گناہ وحرام ہے۔ ایسے ہی ذکر شہادت کو امام حجۃ الاسلام وغیرہ علمائے کرام منع فرماتے ہیں۔ کما ذکرہ الامام ابن حجر المکی فی الصواعق المحرقۃ۔

۱۲۱۹۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۱۳۵/۶

۱۲۲۰۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۳۵۶/۴ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۵۶۰/۲
المستدرک للحاکم، ۳۶۰/۱ ☆ الکامل لابن عدی، ۲۱۲/۱
المسند للحمیدی، ۷۱۹ ☆

ہاں، اگر صحیح روایات بیان کی جائیں اور کوئی کلمہ کسی نبی یا ملک یا اہل بیت یا صحابی کی توہین شان کا مبالغہ مدح وغیرہ میں مذکور نہ ہو نہ وہاں بین، یا نوحہ، یا سینہ کوبی یا گریبان دری یا ماتم یا تصنع یا تجدید غم وغیرہ ممنوعات شرعیہ ہوں تو ذکر شریف فضائل و مناقب حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بلاشبہ موجب ثواب و نزول رحمت ہے۔ عند ذکر الصالحین تنزل الرحمة، لہذا امام ابن حجر مکی بعد بیان مذکور فرماتے ہیں:

ما ذکر من حرمة روایة قتل الحسین و ما بعده لا ینافی ما ذکرته فی هذا الکتاب، لان هذا البیان الحق الذی یجب اعتقاد ه من جلالة الصحابة و براء تهم من کل نقص بخلاف ما یفعله الوعاظ و الجهلة فانهم یأتون بالاخبار الکاذبة و الموضوعة و نحوها ولا یبینون المحامل و الحق الذی یجب اعتقاده و الله سبحانه و تعالی اعلم۔ فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۸۸

(۴) نوحہ جائز نہیں

۱۲۲۱۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: اِثْنَتَانِ فِی النَّاسِ هُمَا بِهِمْ کُفْرٌ۔ اَلطَّعْنُ فِی النَّسَبِ، وَ النِّیَاحَةُ عَلَی الْمَیِّتِ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لوگوں میں دو باتیں کفر ہیں کسی کے نسب پر طعنہ کرنا۔ اور میت پر نوحہ۔

۱۲۲۲۔ **عن** أنس رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: صَوْتَانِ مَلْعُوْنَانِ فِی الدُّنْیَا وَ الآخِرَةِ، مِزْمَارٌ عِنْدَ نِعْمَةٍ، وَرَنَّةٌ عِنْدَ مُصِیْبَةٍ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے

۱۲۲۱۔ الصحیح لمسلم، کتاب الایمان، ۱/۵۸
المسند لاحمد بن حنبل، ۲/۴۹۶ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۶/۹۹
السنن الکبری للبیهقی، ۴/۶۳ ☆ المسند لابی عوانة ۱/۲۶
حنیة الاولیاء لابی نعیم، ۸/۳۰۶ ☆ السنة لابن ابی عاصم، ۲/۴۶۲
۱۲۲۲۔ مجمع الزوائد للهیثمی، ۳/۱۳ ☆ الترغیب و الترهیب للمنذری، ۴/۳۵۰
کنز العمال للمتقی، ۰۶۶۱، ۱۵/۲۱۹ ☆ السلسلة الصحیحة للالبانی، ۴۲۸

ارشاد فرمایا: دو آوازوں پر دنیا و آخرت میں لعنت ہے۔ نعمت کے وقت باجا۔ اور مصیبت کے وقت چلانا۔

۱۲۲۳۔ **عن** أبی مالک الأشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم: اَلنَّائِحَةُ اِذَا لَمْ تَتُبْ قَبْلَ مَوْتِهَا تُقَامُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَ عَلَيْهَا سِرْبَالٌ مِنْ قَطِرَانٍ وَ دِرْعٌ مِنْ جَرَبٍ۔

حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: چلا کر رونے والی جب اپنی موت سے پہلے توبہ نہ کرے تو قیامت کے دن کھڑی کی جائے گی یوں کہ اس کے بدن پر گندھک کا کرتا ہوگا اور کھجلی کا دوپٹہ۔

۱۲۲۴۔ **عن** عن أبی مالک الأشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم: اَلنَّائِحَةُ اِذَا لَمْ تَتُبْ قَبْلَ مَوْتِهَا قَطَعَ اللّٰهُ لَهَا ثِيَابًا مِنْ قِطْرَانٍ وَ دِرْعًا مِنْ لَهَبِ النَّارِ۔

حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: چلا کر رونے والی جب اپنی موت سے قبل توبہ نہ کرے تو اللہ تعالیٰ اسے گندھک کے کپڑے پہنائے گا اوپر سے دوزخ کی لپٹ کا دوپٹہ اڑھائے گا۔

۱۲۲۵۔ **عن** أبی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم: اِنَّ هٰذِهِ النَّوَائِحَ يُجْعَلْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صَفَّيْنِ فِي جَهَنَّمَ، صَفٌّ عَلٰى يَمِيْنِهِمْ وَصَفٌّ عَنْ يَسَارِهِمْ، فَيَنْبَحْنَ عَلٰى أَهْلِ النَّارِ كَمَا تَنْبَحُ الْكِلَابُ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ

۱۲۲۳۔ الصحیح لمسلم، کتاب الجنائز، ۳۰۳/۱
السنن لابن ماجہ، باب فی النہی عن الناحۃ ۱۱۴/۱
المسند لاحمد بن حنبل، ۳۴۲/۵ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۵۵۶/۲
الترغیب و الترہیب للمنذری، ۳۵۱/۴ ☆ تنزیۃ الشریعۃ لابن عراق، ۹۲/۴
مشکوۃ المصابیح للتبریزی، ۱۷۲۱ ☆ السلسلۃ الصحیحۃ للالبانی، ۱۹۵۲
المصنف لابن ابی شیبۃ، ۲۹۰/۳ ☆
۱۲۲۴۔ السنن لابن ماجہ، باب فی النہی عن النیاحۃ، ۱۱۴/۱
۱۲۲۵۔ مجمع الزوائد للہیثمی، ۱۴/۳ ☆ الترغیب و الترہیب للمنذری، ۳۵۱/۴
میزان الاعتدال، ۳۴۴۹ ☆ لسان المیزان لابن حجر، ۲۹۷/۳

وسلم اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ نوحہ کرنے والیاں قیامت کے دن جہنم میں دو صفیں کی جائیں گی دوزخیوں کے داہنے اور بائیں۔ وہاں ایسے بھوکیں گی جیسے کتیاں بھونکتی ہیں۔

۱۲۲۶۔ **عن** أبی موسی الأشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : أَنَا بَرِیءٌ مِمَّنْ حَلَقَ وَ سَلَقَ وَ خَرَقَ۔

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں بے زار ہوں اس شخص سے جو بھدرا کرے، اور چلا کر روئے۔ اور گریبان چاک کرے۔

(۵) اہل میت کے یہاں کھانے کیلئے جمع ہونا سوگ ہے

۱۲۲۷۔ **عن** جریر بن عبد اللہ البجلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : کنا نری الاجتماع الی اھل المیت و صنعۃ الطعام من النیاحۃ۔

حضرت جریر عبد اللہ بجلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم اہل میت کے یہاں کھانے کیلئے جمع ہونے کو سوگ جانتے تھے۔ فتاوی رضویہ ۴/۱۳۸

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اسکی حرمت پر متواتر حدیثیں ناطق۔

احکام شریعت ۴/۳۱۴

۱۲۲۶۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب ما ینھی عن الحلق عند المصیبۃ، ۱/۱۷۳

الصحیح لمسلم، کتاب الایمان، ۱/۷۰

السنن لابن ماجہ، باب ما جاء فی النھی عن ضرب الحدود الخ، ۱/۱۱۵

السنن للنسائی، کتاب الجنائز، باب الحلق، ۱/۲۰۶

الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/۶۱ ☆ مشکوۃ المصابیح للتبریزی، ۱۷۲۶

کنز العمال للمتقی، ۴۲۴۲۱، ۱۵/۶۰۹ ☆ منحۃ المعبود للساعاتی، ۷۴۹

۱۲۲۷۔ السنن لابن ماجہ، باب ما جاء فی النھی عن الاجتماع، ۱/۱۱۷

المسند لاحمد بن حنبل، ۲/۲۰۴

١٠۔ اذان قبر

(١) اذان قبر کا ثبوت

١٢٢٨۔ **عن** جابر بن عبد الله رضی الله تعالیٰ عنهما قال: لما دفن سعد بن معاذ رضی الله تعالیٰ عنه و سوی علیه، سبح النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم و سبح الناس معه طویلا، ثم کبر و کبر الناس، ثم قالوا: یا رسول الله! لم سبحت ثم کبرت؟ قال: لَقَدْ تَضَایَقَ عَلیٰ هٰذَا الرَّجُلِ الصَّالِحِ قَبْرُهُ حَتّٰی فَرَّجَ اللّٰهُ تعالیٰ عَنْهُ۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ جب حضرت سعد بن معاذ دفن ہو چکے اور قبر درست کر دی گئی فرماتے ہیں۔ تو حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دیر تک سبحان اللہ سبحان اللہ فرماتے رہے اور صحابہ کرام بھی حضور کے ساتھ کہتے رہے۔ پھر حضور اللہ اکبر، اللہ اکبر فرماتے رہے اور صحابہ بھی حضور کے ساتھ کہتے رہے پھر صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے عرض کی: یا رسول اللہ! حضور اول تسبیح پھر تکبیر کیوں فرماتے رہے۔ ارشاد فرمایا: اس نیک مرد پر اسکی قبر تنگ ہوگئی تھی یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے وہ تکلیف اس سے دور کی اور قبر کشادہ فرمادی۔

﴿١﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اس حدیث سے ثابت ہوا کہ خود حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے میت پر آسانی کیلئے بعد دفن کے قبر پر اللہ اکبر، اللہ اکبر، بار بار فرمایا ہے۔ اور یہ ہی کلمۂ مبارکہ اذان میں چھ بار ہے۔ تو عین سنت ہوا غایت یہ کہ اذان میں اس کے ساتھ اور کلمات طیبات زائد ہیں سو انکی زیادت نہ معاذ اللہ کچھ مضر، نہ اس امر مسنون کے منافی، بلکہ زیادہ مفید و مؤید مقصود ہے کہ رحمت الٰہی اتارنے کیلئے ذکر خدا کرنا۔ دیکھو! یہ بعینہ وہ مسلک نفیس ہے جو در بارۂ تلبیہ اجلہ صحابہ کرام مثل حضرت امیر المؤمنین عمر فاروق اعظم، حضرت عبد اللہ بن عمر، حضرت عبد اللہ بن

١٢٢٨۔ المسند لاحمد بن حنبل، ٣٧٧/٣ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ١٥/٦
اتحاف السادۃ للزبیدی، ١٠/ ٤٢٢ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ٤٦/٣
مشکوۃ المصابیح للتبریزی، ١٣٥، ☆ ارواء الغلیل للالبانی، ١٦٦/٣
البدایة و النهایة لابن کثیر، ١٢٨/٤ ☆

مسعود، حضرت امام حسن مجتبیٰ وغیرہم رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کو ملحوظ ہوا۔ اور ہمارے ائمہ کرام نے اختیار فرمایا۔ ہدایہ میں ہے۔

ان کلمات میں کمی نہ کی جائے کہ یہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے منقول ہیں۔ تو ان سے گھٹائے نہیں۔ اور اگر بڑھائے گئے تو جائز ہے کہ مقصود اللہ تعالیٰ کی تعریف ہے اور اپنی بندگی کا اظہار کرنا۔ تو اور کلمے زیادہ کرنے سے ممانعت نہیں۔

فقیر غفرلہ القدیر نے اپنے رسالہ صفائح اللجين فی كون التصافح بكفی اليدين وغیرہا رسائل میں اس مطلب کی قدرے تفصیل کی۔

فتاوی رضویہ ٢/ ٦٦٨

نیز بالاتفاق سنت اور حدیثوں سے ثابت اور فقہ میں مثبت کہ میت کے پاس حالت نزع میں کلمہ طیبہ " لا اله الا الله " کہتے رہیں کہ اسے سن کر یاد ہو۔ اب جو نزع میں ہے وہ مجازاً مردہ ہے اور اسے کلمۂ اسلام کے سکھانے کی حاجت، کہ بحول اللہ تعالیٰ خاتمہ اسی پاک کلمہ پر ہو۔ اور شیطان لعین کے بھلانے میں نہ آئے۔ اور جو دفن ہو چکا حقیقۃً مردہ ہے۔ اسے بھی کلمہ پاک سکھانے کی حاجت کہ بعون اللہ تعالیٰ جواب یاد ہو جائے اور شیطان رجیم کے بہکانے میں نہ آئے۔ اور بیشک اذان میں یہی کلمہ طیبہ " لا اله الا الله تین جگہ موجود ہے۔ بلکہ اس کے تمام کلمات جواب نکیرین بتاتے ہیں۔ ان کے سوال تین ہیں۔

من ربك ؟	تیرا رب کون؟
ما دينك ؟	تیرا دین کیا؟

ما كنت تقول فی هذا الرجل ؟ تو ان مرد (یعنی حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کے بارے میں کیا کہتا تھا؟

اب اذان کی ابتداء میں، الله اكبر ، الله اكبر، الله اكبر ، الله اكبر، اشهد ان لا اله الا الله اشهد ان لا اله الا الله اور آخر میں الله اكبر الله اكبر، لا اله الا الله، سوال، من ربك کا جواب سکھائیں گے۔ ان کے سننے سے یاد آئے گا کہ میرا رب اللہ ہے۔ اور اشهد ان محمد رسول الله اشهد ان محمد رسول الله سوال ما كنت تقول فی هذا الرجل ،

کا جواب تعلیم کریں گے ۔ کہ میں انہیں اللہ کا رسول جانتا تھا۔ اور حی علی الصلوٰۃ حی علی الفلاح ، جواب ما دینک کی طرف اشارہ کریں گے کہ میرا دین وہ تھا جس میں نماز رکن و ستون ہے۔

تو بعد دفن اذان دینے میں اس ارشاد کی تعمیل ہے جو حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حدیث صحیح متواتر۔ لقنو موتا کم لا الہ الا اللہ میں فرمایا۔

نیز وارد ہے کہ جب بندہ قبر میں رکھا جاتا ہے اور سوال نکیرین ہوتا ہے۔ شیطان رجیم (کہ اللہ عزوجل صدقہ اپنے محبوب کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم کا ہر مسلمان مرد وزن کو حیات وممات میں اس کے شر سے محفوظ رکھے) وہاں بھی خلل انداز ہوتا ہے ور جواب میں بہکاتا ہے و العیاذ بوجہ العزیز الکریم و لا حول و لا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

امام ترمذی حکیم محمد بن علی نوادر الاصول میں امام اجل سفیان ثوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے روایت کرتے ہیں۔

جب مردے سے سوال ہوتا ہے کہ تیرا رب کون ہے۔ شیطان اس پر ظاہر ہوتا ہے اور اپنی طرف اشارہ کرتا ہے۔ یعنی میں تیرا رب ہوں اس لئے حکم آیا کہ میت کیلئے جواب میں ثابت قدم رہنے کی دعا کریں۔

فتاوی رضویہ قدیم ۲/۲۶۶
فتاوی رضویہ جدید ۵/۶۵۵

۱۱۔ کفن وغیرہ میں تبرکات

(۱) تبرکات کا استعمال

۱۲۲۹۔ **عن** طلق بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: خرجنا وفدا الی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فبایعناہ و صلینا معہ و أخبرناہ، إن بأرضنا بیعۃ لنا فاستوھبناہ من فضل طھورہ فدعا بماء فتوضأ و تمضمض ثم صبہ فی أداوۃ، و أمرنا فقال، أُخْرُجُوْا، فَإِذَا أَتَیْتُمْ أَرْضَکُمْ فَاکْسِرُوْا بَیْعَتَکُمْ وَ انْضِحُوا مَکَانَھَا بِھٰذَا الْمَاءِ وَ اتَّخِذُوْھَا مَسْجِدًا، قلنا: ان البلدبعید و الحر شدید و الماء ینشف، فقال: مُدُّوْہُ مِنَ الْمَاءِ فَإِنَّہٗ لَا یَزِیْدُ إِلَّا طِیْبًا۔

حضرت طلق بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم ایک وفد کی شکل میں حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ ہم نے آپ کے دست حق پرست پر بیعت کی اور آپ کے پیچھے نماز پڑھی اور آپ کو بتایا کہ ہماری زمین میں کچھ کلیسا ہیں۔ حضور ہمیں غسالۂ وضوعطا فرمادیں۔ حضور نے پانی منگا کر وضو فرمایا اور اس میں کلی ڈالی پھر ان کے برتن میں کردیا اور ارشاد فرمایا: جب اپنے شہر میں پہونچو اپنا گرجا توڑ دو اور اس زمین پر پانی چھڑکو اور وہاں مسجد بناؤ انہوں نے اور ان کے ساتھیوں نے عرض کی: شہر دور ہے اور گرمی سخت ہے۔ وہاں تک جاتے جاتے پانی خشک ہوجائے گا فرمایا: اس میں اور پانی ملاتے جانا کہ پاکیزگی ہی بڑھے گی۔ استمداد ص ۱۱۹

(۲) حضور کی مبارک چھڑی کفن میں رکھی گئی

۱۲۳۰۔ **عن** محمد بن سیرین رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہ کان عندہ عصیۃ لرسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فمات، فدفنت معہ بین جنبیہ و بین قمیصہ۔

حضرت محمد بن سیرین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ

۱۲۲۹۔ السنن للنسائی، باب اتخاذ البیع مسجدا، ۱۱۴/۱

المعجم الکبیر للطبرانی، ۳۹۹/۸

۱۲۳۰۔ السنن الکبری للبیھقی، ☆ تاریخ دمشق لابن عساکر،

عنہ کے پاس حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ایک چھڑی مبارک تھی وہ ان کے سینہ پر قمیص کے نیچے ان کے ساتھ دفن کی گئی۔

(۳) حضور کے موئے مبارک منہ میں رکھے گئے

۱۲۳۱۔ **عن** ثابت البنانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال لی انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ: ھذہ شیعرۃ من شعر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: فضعھا تحت لسانی قال: فوضعتھا تحت لسانہ فدفن وھی تحت لسانہ۔

حضرت ثابت بنانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھ سے فرمایا: یہ موئے مبارک سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ہے اسے میری زبان کے نیچے رکھ دینا۔ میں نے رکھ دیا وہ یونہی دفن کئے گئے کہ موئے مبارک ان کی زبان کے نیچے تھا۔

(۴) حضور کا بچا ہوا مشک حضرت علی نے کفن میں لگوایا

۱۲۳۲۔ **عن** ابی وائل رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: کان عند علی کرم اللہ تعالیٰ وجھہ الکریم مسک فأوصی أن یحنط بہ و قال ھو الفضل حنوط رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

حضرت وائل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کے پاس مشک تھا۔ وصیت فرمائی کہ میرے حنوط میں یہ مشک استعمال کی جائے۔ اور فرمایا: یہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حنوط کا بچا ہوا ہے۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے انتقال کے وقت یہ وصیت فرمائی کہ میں صحبت حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے شرف یاب ہوا۔ ایک دن حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حاجت کیلئے تشریف لے گئے۔ میں لوٹا لیکر ہمراہ رکاب سعادت مآب اقدس ہوا۔ حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے جوڑے سے کرتا کہ بدن اقدس کے متصل تھا مجھے

۱۲۳۱۔ الاصابۃ لابن حجر، ☆ ۲۷۶/۱

۱۲۳۲۔ المستدرک للحاکم، ☆ ۵۱۵/۱ السنن الکبری للبیہقی، ۵۶۹/۳

انعام فرمایا۔ وہ کرتا میں نے آج کیلئے چھپا رکھا تھا۔ اور ایک روز حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ناخن وموئے مبارک تراشے۔ وہ میں نے لیکر اس دن کیلئے اٹھا رکھے۔ جب میں مرجاؤں تو قمیص سراپا تقدیس کو میرے کفن کے نیچے بدن سے متصل رکھ دینا اور موئے مبارک اور ناخن ہائے مقدسہ کو میرے منہ میں اور آنکھوں اور پیشانی وغیرہ مواضع سجود پر دکھ دینا۔

فتاوی ۴/۱۳۱

ظاہر ہے کہ جیسے نقوش کتابت آیات واحادیث کی تعظیم فرض ہے یونہی حضور پرنور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رداو قمیص خصوصاً ناخن وموئے مبارک کی کہ اجزائے جسم اکرم حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی کل جزء جزء وشعرۃ شعرۃ منہ وبارک وسلم ہیں۔ تو صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کا ان طریقوں سے تبرک کرنا اور حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا اسے جائز ومقرر رکھنا بلکہ بہ نفس نفیس یہ فعل فرمانا جواز ما نحن فیہ (کفن پر آیات کلام اللہ واحادیث لکھنے) کیلئے دلیل واضح ہے۔ اور کتابت قرآن عظیم کی تعظیم زیادہ ماننا بھی ہرگز مفید تفرقہ نہیں ہوسکتا۔ کہ جب علت منع تنجیس ہے تو وہ جس طرح کتابت فرقان کیلئے ممنوع و محظور، یونہی لباس واجزائے جسم اقدس کیلئے قطعاً ناجائز ومحذور، پھر صحاح حدیث سے اس کا جواز بلکہ ندب ثابت ہونا دلالۃ النص اس کے جواز کی دلیل کافی ہے۔ وللہ الحمد۔

فتاوی رضویہ ۴/۱۳۲

۱۲۔ شہید کون؟

(۱) شہیدوں کی قسمیں

۱۲۳۳۔ **عن** سعید بن زید رضی الله تعالی عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : مَنْ قُتِلَ دُوْنَ مَالِهٖ شَهِيْدٌ، وَمَنْ قُتِلَ دُوْنَ دَمِهٖ فَهُوَ شَهِيْدٌ، وَ مَنْ قُتِلَ دُوْنَ دِيْنِهٖ فَهُوَ شَهِيْدٌ، وَ مَنْ قُتِلَ دُوْنَ أَهْلِهٖ فَهُوَ شَهِيْدٌ۔

حضرت سعید بن زید رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اپنا مال بچانے میں مارا جائے شہید ہے۔ جو اپنی جان بچانے میں مارا جائے شہید ہے۔ جو اپنا دین بچانے میں مارا جائے شہید ہے۔ جو اپنے گھر والوں کو بچانے میں مارا جائے شہید ہے۔

فتاوی رضویہ ۵/۱۳۶

۱۲۳۳۔	الجامع الصحیح للبخاری،	باب قتل دون ماله ،			۳۳۷/۱
	الصحیح لمسلم ،	کتاب الایمان ،			۸۱/۱
	السنن لابی داؤد ،	السنة باب فی قتال الصوص،			۶۵۸/۲
	السنن لابن ماجه ،	باب ما یری فیه الشهادة ،			۲۰۶/۲
	المسند لاحمد بن حنبل ،	۷۹/۱	☆	السنن الکبری للبیهقی،	۲۶۵/۳
	المستدرك للحاکم ،	۶۳۹/۳	☆	المعجم الکبیر للطبرانی،	۱۱۵/۱
	فتح الباری للعسقلانی،	۱۲۳/۵	☆	مجمع الزوائد للهیثمی،	۲۴۴/۶
	شرح السنة للبغوی، ،	۲۴۸/۱	☆	الترغیب و الترهیب للمنذری،	۳۳۹/۲
	کنز العمال للمتقی، ۱۱۱۸۰،	۴۱۶/۴	☆	نصب الرایة للزیلعی،	۳۴۹/۴
	التفسیر للقرطبی،	۴۲۰/۳	☆	ارواء الغلیل للالبانی،	۱۶۴/۳
	مشکوة المصابیح للتبریزی،	۳۵۱۲،	☆	المطالب العالیة لابن حجر ،	۱۸۵۴
	تاریخ بغداد للخطیب ،	۳۲۹/۲	☆	تاریخ دمشق لابن عساکر ،	۴۱۹/۱
	حلیة الاولیاء لابی نعیم ،	۳۵۳/۳	☆	تاریخ اصفهان لابی نعیم،	۶۲/۲
	البدایة و النهایة لابن کثیر	۸۸/۸	☆	کشف الخفاء للعجلونی،	۳۷۱/۲
	الکامل لابن عدی، ،	۳۴۷/۴	☆	المسند للشافعی،	۲۰۱
	المسند لابی عوانه ،	۴۴/۱	☆		

۱۲۳۴۔ **عن** ابی هريره رضی الله تعالی عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالی عليه وسلم : اَلشُّهَدَآءُ خَمْسَةٌ ، اَلْمَطْعُوْنُ وَ الْمَبْطُوْنُ وَ الْغَرِيْقُ وَصَاحِبُ الْهَدَمِ وَ الشَّهِيْدُ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۔

فتاوی رضویہ حصہ دوم ۳۱۹/۹

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: شہید پانچ ہیں۔ طاعون زدہ، جو پیٹ کی بیماری میں مرا، ڈوب کر مرا، جس پر دیوار وغیرہ گری اور مرا، اور جو جہاد میں شہید ہوا۔

۱۲۳۵۔ **عن** جابر بن عتيك رضی الله تعالی عنه قال : انه مرض فاتاه النبی صلی الله تعالی عليه وسلم يعوده فقال قائل من اهله : انا كنا لنرجو ان تكون و فاته قتل شهادة فی سبيل الله ، فقال رسول الله صلی الله تعالی عليه وسلم : اِنَّ شُهَدَآءَ اُمَّتِیْ اِذًا لَقَلِيْلٌ ، اَلْقَتْلُ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ شَهَادَةٌ ، وَ الْمَطْعُوْنُ شَهَادَةٌ ، وَ الْمَرْاَةُ تَمُوْتُ بِجُمْعٍ شَهَادَةٌ يَعْنِی الْحَامِلَ ، وَ الْغَرَقُ وَ الْحَرَقُ وَ الْمَجْنُوْبُ يَعْنِیْ ذَاتَ الْجَنْبِ شَهَادَةٌ ۔

حضرت جابر بن عتیک رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ جب میں مریض ہوا تو

۱۲۳۴۔ الجامع الصحيح للبخاری ، باب الشهادة سبع سوی القتل ، ۳۹۷/۱
الصحيح لمسلم ، باب بيان الشهداء ، ۱۴۲/۲
الجامع للترمذی ، باب ما جا فی الشهداء من هم ، ۱۲۶/۱
المسند لاحمد بن حنبل ، ۳۳۵/۲ ☆ مشكوة المصابيح للتبريزی ، ۱۵۴۶
تلخيص الحبير لابن حجر ، ۱۴۴/۲ ☆ الترغيب والترهيب للمنذری ، ۳۳۲/۲
تجريد المتهيد لابن عبد البر ، ۱۶۶ ☆ المؤطا لمالك ، ۱۳۱
فتح الباری لابن حجر ، ۱۳۹/۲ ☆ كنز العمال للمتقی ، ۱۱۱۸۴۰ ، ۴۱۷/۴
۱۲۳۵۔ الصحيح لمسلم ، باب بيان الشهداء ۱۴۲/۲
السنن لابن ماجه ، باب ما يرجى فيه الشهادة ، ۲۰۶/۱
السنن لابی داؤد ، كتاب الجنائز ، باب فی فضل من مات بالطاعون ، ۴۴۳/۲
المسند لاحمد بن حنبل ، ۲۰۱/۴ ☆ المعجم الكبير للطبرانی ، ۲۰۹/۲
مجمع الزوائد للهيثمی ، ۳۱۷/۲ ☆ الترغيب و الترهيب للمنذری ، ۸۶/۴
المصنف لابن ابی شيبة ، ۳۳۲/۵ ☆ الطبقات لابن سعد ، ۸۱/۳
المصنف لعبد الرزاق ، ۶۶۹۵ ، ۵۶۲/۳ ☆ تاريخ دمشق لابن عساكر ، ۲۱۸/۷
كنز العمال للمتقی ، ۱۱۱۹۰ ، ۴۱۸/۴

حضور نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم عیادت کو تشریف لائے۔ گھر والوں میں سے کسی نے کہا: یا رسول اللہ! ہمارا تو یہ خیال تھا کہ یہ شہید ہو کر مریں گے آپ نے فرمایا: اس صورت میں تو میری امت کے شہداء بہت کم ہو جائیں گے۔ سنو، جہاد میں قتل ہونا بھی شہادت، طاعون سے مرنا بھی شہادت، عورت کا زچگی کی حالت میں مرنا بھی شہادت، ڈوب کر مرنا بھی شہادت پسلی کے مرض سے مرنا بھی شہادت ہے۔

۱۳۔ شہید کی فضیلت

(۱) فضیلت شہید

۱۲۳۶۔ **عن** أبی الدرداء رضی الله تعالی عنه قال : فال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : اَلشَّهِيْدُ يَشْفَعُ فِی سَبْعِيْنَ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهٖ ۔

حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: شہید کی شفاعت اس کے ستر اقارب کے بارے میں قبول ہوگی۔

اراءۃ الادب ص۴۲

۱۲۳۷۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالی عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم :اَلشَّهِيْدُ يُغْفَرُلَهٗ فِی أَوَّلِ دَفْعَةٍ مِنْ دَمِهٖ وَ يَتَزَوَّجُ حُوْرَانِ وَ يَشْفَعُ فِی سَبْعِيْنَ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهٖ ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: شہید کے بدن سے پہلی بار جوخون نکلتا ہے اسکے ساتھ ہی اس کی مغفرت فرمادی جاتی ہےاورروح نکلتے ہی دوحوریں اس کی خدمت میں آجاتی ہیں۔اوراپنے گھروالوں سے ستر اشخاص کی شفاعت کا اسے اختیار دیا جاتا ہے۔

۱۲۳۸۔ **عن** عن عبادة بن الصامت رضی الله تعالی عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : اِنَّ لِلشَّهِيْدِ عِنْدَ اللّٰهِ سَبْعَ خِصَالٍ ، أَنْ يُّغْفَرَلَهٗ فِی أَوَّلِ دَفْعَةٍ مِّنْ دَمِهٖ ، وَ يُرٰی مَقْعَدَهٗ مِنَ الْجَنَّةِ، وَ يُحَلّٰی حُلَّةَ الْإِيْمَانِ، وَ يُزَوَّجُ مِنَ الْحُوْرِ الْعِيْنِ ،و يُجَارُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ ،و يَأْمَنُ مِن يَوْمِ الْفَزَعِ الْأَكْبَرِ ، وَ يُوْضَعُ عَلٰی رَاسِهٖ تَاجُ الْوَقَارِ الْيَاقُوْتَةُ مِنْهُ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَ مَا فِيْهَا ، وَ يُزَوِّجُ اِثْنَتَيْنِ وَ سَبْعِيْنَ زَوْجَةً مِن

۱۲۳۶۔ السنن لابی داؤد ، کتاب الجهاد، باب فی الشهید یشفع ، ۳٤۱/۱
الترغیب و الترهیب للمنذری، ۳۱٦/۲ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۱۰۰/۲
الصحیح لابن حبان ، ۱٦۱۲ ، ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۳۰٥/۲
۱۲۳۷۔ مجمع الزوائد للهیثمی، ۲۹۳/٥ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۱۱۰۱، ۳۹۸/٤
الجامع الصغیر للسیوطی، ۳۰٥/۲ ☆
۱۲۳۸۔ المسند لاحمد بن حنبل ، ۱۳۱/٤ ☆ السنن لابن ماجه ، ۲۰٦/۲

الْحُوْرِ الْعِيْنِ ، وَيَشْفَعُ فِي سَبْعِيْنَ اِنْسَانًا مِنْ أَقَارِبِهٖ۔

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: بیشک اللہ تعالی کے یہاں شہید کیلئے سات کرامتیں ہیں پہلی بار اس کے بدن سے خون نکلتے ہی اس کی بخشش فرمادی جاتی ہے، جنت میں وہ اپنا ٹھکانا دیکھ لیتا ہے اور ایمان کے زیور سے اسے آراستہ کردیا جاتا ہے، حوروں سے اس کی شادی کردی جاتی ہے، عذاب قبر سے محفوظ رہتا ہے، قیامت کی ہولناکی سے مامون رکھا جاتا ہے، اس کے سر پر یاقوت کا تاج عزت رکھا جاتا ہے جو دنیا و مافیہا سے بہتر ہوتا ہے، بہتر حوروں سے شادی کردی جاتی ہے، اس کے اقرباء سے ستر شخصوں کے حق میں اسے شفیع بنایا جائے گا۔

اراءۃ الادب ص ۴۳

١٢٣٩۔ **عن** عبد الله عمر و بن العاص رضى الله تعالىٰ عنهما قال : ان رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم قال : يُغْفَرُ لِلشَّهِيْدِ كُلُّ ذَنْبٍ اِلَّا الدَّيْنَ ۔

جدالممتار ۲/۲۷۱

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: قرض کے علاوہ شہید کے تمام گناہ محو کردیئے جاتے ہیں۔ ۱۲م

١٢٤٠۔ **عن** أبى أمامة رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : يُغْفَرُ لِشَهِيْدِ الْبَرِّ الذُّنُوْبُ كُلُّهَا اِلَّا الدَّيْنَ ، وَ يُغْفَرُ لِشَهِيْدِ الْبَحْرِ الذُّنُوْبُ كُلُّهَا وَ الدَّيْنُ ۔

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جو خشکی میں شہید ہوا اس کے سب گناہ بخشے جاتے ہیں مگر حقوق عباد، اور جو

١٢٣٩۔ الصحيح لمسلم، باب من قتل فى سبيل الله كفرت خطاياه الا الدين، ٢/١٣٥
المسند لاحمد بن حنبل، ٢/٢٢٠ ☆ المستدرك للحاكم ٢/١١٩
الترغيب و الترهيب للمنذرى، ٢/٣١١ ☆ كنز العمال للمتقى، ١١١١٠، ٤/٣٩٩
شرح السنة للبغوى، ٨/٣٠٠ ☆ مشكوة المصابيح للتبريزى، ٢٩١٢
التفسير لابن كثير، ٧/٢٩٢ ☆ الدر المنثور للسيوطى، ٢/٩٨
١٢٤٠۔ السنن لابن ماجه، باب فضل غزو البحر، ١/٢٠٤
ارواء الغليل للالبانى، ٥/١٧ ☆ التفسير للقرطبى، ٢/٧٤

دریا میں شہادت پائے اس کے تمام گناہ اور حقوق عباد سب معاف ہوجاتے ہیں۔

١٢٤١۔ **عن** أم المؤمنين عائشة الصديقة رضى الله تعالىٰ عنها قالت: قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: قَتْلُ الصَّبْرِ لَا يَمُرُّ بِذَنْبٍ إِلَّا مَحَاهُ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قتل صبر کسی گناہ پر نہیں گزرتا مگر یہ کہ اسے مٹا دیتا ہے۔

١٢٤٢۔ **عن** أبى هريرة رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: قَتْلُ الرَّجُلِ صَبْرًا كَفَّارَةٌ لِمَا قَبْلَهُ مِنَ الذُّنُوبِ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشافرمایا: آدمی کا بروجہ صبر مارا جانا تمام گزشتہ گناہوں کا کفارہ ہے۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۵۱/۹

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

شہید صبر یعنی وہ سنی المذہب صحیح العقیدہ مسلمان جسے ظالم نے گرفتار کر کے بحالت بیکسی و مجبوری قتل کیا، سولی دی، پھانسی دی، کہ یہ بوجہ اسیری قتال و مدافعت پر قادر نہ تھا، بخلاف شہید جہاد کہ مارتا مرتا ہے۔ اس کی بیکسی و بیدست و پائی زیادہ باعث رحمت الٰہی ہوتی ہے۔ کہ حق اللہ وحق العبد کچھ نہیں رہتا، ان شاء اللہ تعالیٰ یہ احادیث مطلق ہیں اور مخصص مفقود، ہم نے سنی المذہب کی تخصیص اس لئے کی کہ حدیث میں ہے۔

١٢٤٣۔ **عن** أنس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: لَوْ أَنَّ صَاحِبَ الْبِدْعَةِ مُكَذِّبًا بِالْقَدَرِ قُتِلَ مَظْلُومًا صَابِرًا مُحْتَسِبًا

١٢٤١۔ مجمع الزوائد للهيثمى، ٢٦٦/٦ ☆ كنز العمال للمتقى، ١٣٣٧٠، ٣٨٩/٥

التفسير لابن كثير، ٨١/٣ ☆ زاد المسير لابن الجوزى، ٣٣٦/٢

تاريخ اصفهان لابى نعيم، ١٩١/٢ ☆ الاسرار المرفوعه للقارى، ٣٠٤

كشف الخفاء للجلعونى، ٢٥٨/٢ ☆ الدر المنتثرة للسيوطى، ١٣٨

١٢٤٢۔ مجمع الزوائد للهيثمى، ، ٢٦٦/٦ ☆ كنز العمال لمتقى، ١٣٣٦٩، ٣٩١/٥

الكامل لابن عدى، ٦٩/٤ ☆

١٢٤٣۔ العلل المتناهية لابن الجوزى، ١٤٠/١ ☆ تنزية الشريعة لابن عراق، ٣٢٠/١

تذكرة الموضوعات للفتنى، ١٦ ☆

بَیْنَ الرُّکْنِ وَالْمَقَامِ لَمْ یَنْظُرِ اللّٰہُ فِی شَیْءٍ مِنْ اَمْرِہٖ حَتّٰی یُدْخِلَہٗ جَھَنَّمَ ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر کوئی بدمذہب تقدیر ہر خیر وشر کا منکر خاص حجر اسود اور مقام ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے درمیان محض مظلوم وصابر مارا جائے اور وہ اپنے اس قتل میں ثواب الٰہی ملنے کی نیت بھی رکھے تاہم اللہ عزوجل اس کی کسی بات پر نظر نہ فرمائے یہاں تک کہ اسے جہنم میں داخل کرے ۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ ۔ فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۵۱

(۲) شہید کی روح جسم مثالی میں رکھی جاتی ہے

۱۲۴۴ ۔ **عن** حبان بن ابی حیلة التابعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال ۔: بلغنی ان رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم قال، : اِنَّ الشَّھِیْدَ اِذَا اسْتُشْھِدَ اَنْزَلَ اللّٰہُ تَعَالٰی جَسَدًا کَاَحْسَنِ جَسَدٍ ثُمَّ یُقَالُ لِرُوْحِہٖ : اُدْخُلِی فِیْہِ : فَیَنْظُرُ اِلٰی جَسَدِہِ الْاَوَّلِ مَا یُفْعَلُ بِہٖ وَ یَتَکَلَّمُ فَیَظُنُّ اَنَّھُمْ یَسْمَعُوْنَ کَلَامَھُمْ وَ یَنْظُرُ اِلَیْھِمْ فَیَظُنُّ اَنَّھُمْ یَرَوْنَہٗ حَتّٰی یَاْتِیَہٗ اَزْوَاجُہٗ یَعْنِی مِنَ الْحُوْرِ الْعَیْنِ فَیَذْھَبْنَ بِہٖ ۔

حضرت حبان بن ابی حیلہ تابعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے حدیث پہونچی کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا شہید کیلئے ایک جسم نہایت خوبصورت یعنی اجسام مثالیہ سے اترتا ہے اور اس کی روح کو کہتے ہیں کہ اس میں داخل ہو ۔ پس وہ اپنے پہلے بدن کو دیکھتا ہے کہ لوگ اس کے ساتھ کیا کرتے ہیں اور کلام کرتا ہے اور اپنے ذہن میں سمجھتا ہے کہ لوگ اس کی باتیں سن رہے ہیں اور خود جو انہیں دیکھتا ہے تو یہ گمان کرتا ہے کہ لوگ بھی اسے دیکھ رہے ہیں یہاں تک کہ حور عین سے اس کی بیبیاں آکر اسے لیجاتی ہیں ۔

فتاوی رضویہ ۴/۲۵۶

(۳) شہدائے احد کی تدفین اور ان کی فضیلت

۱۲۴۵ ۔ **عن** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال ۔: کان النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم لیجمع بین الرجلین من قتلی احد فی ثوب واحد ثم یقول: اَیُّھُمْ

١٢٣٤ ۔ شرح الصدور للسیوطی، ١٠٣ ☆

١٢٤٥ ۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب الصلوة علی الشہید، ١٧٩/١

أَكْثَرُ آخِذًا لِلْقُرْآنِ ؟ فاذا اشير له الى احدهما قدمه فى اللحد و قال : أَنَا شَهِيْدٌ عَلٰى هٰؤُلَآءِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ، و امر بدفنهم فى د مائهم و لم يغسلوا و لم يصل عليهم ۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم شہدائے احد میں سے دو کو ایک کپڑے میں کفن دیتے پھر فرماتے بتاؤ ان میں سے کون قرآن کریم زیادہ جانتا ہے؟ ان میں سے ایک کے بارے میں بتایا جاتا تو قبر میں انہیں کو آگے رکھتے۔ پھر حضور فرماتے میں قیامت کے دن ان پر گواہ ہوں اور ان کے دفن کا حکم فرماتے نہ تو کسی کو غسل دیا گیا اور نہ نماز پڑھی گئی۔ ۱۲م　فتاوی رضویہ ۴/۴۶

(۴) فاروق اعظم کا جسم اطہر ایک مدت کے بعد صحیح وسلامت تھا

۱۲۴۶۔ **عن** هشام بن عروة عن ابيه رضى الله تعالىٰ عنهما قال : لما سقط عليهم الحائط فى زمان الوليد بن عبد الملك اخذوا فى بنائه فبدت لهم قدم ففزعوا و ظنوا انها قدم النبى صلى الله تعالى عليه وسلم فما و جدوا احدا يعلم ذلك حتى قال لهم عروة ، لا و الله ، ما هى قدم رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم ، ما هى الاقدم عمر ۔

حضرت ہشام بن عروہ اپنے والد حضرت عروہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ ولید بن عبدالملک کے زمانہ میں جب دیوار منہدم ہوئی تو اس کی تعمیر شروع ہوئی اسی درمیان ایک قدم ظاہر ہوا۔ سب لوگ گھبرا گئے اور یہ سمجھے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا قدم مبارک

۱۲۴۵۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء فی ترك الصلوة علی الشهید ، ۱/۱۲۳
السنن لابی داؤد ، کتاب الجنائز ، باب فی الشهید یغسل ، ۲/۴۴۸
السنن للنسائی، باب دفن الجماعة فی القبر الواحد ، ۱/۲۲۰
السنن لابن ماجه، باب ما جاء فی الصلوٰة علی الشهداء ۱/۱۱۰
المسند لاحمد بن حنبل ، ۴/۲۰ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۴/۱۰
شرح السنة للبغوی، ۵/۳۶۴ ☆ المصنف لابن ابی شیبة، ۳/۳۲۵
دلائل النبوة للبیهقی، ۳/۲۹۵ ☆ الترغیب والترهیب للمنذری، ۱/۱۱۳
کنز العمال للمتقی، ۱۱۷۳۷، ۴/۵۹۵ ☆ البدایة و النهایة لابن کثیر ، ۴/۴۱
ارواء الغلیل للالبانی، ۳/۱۶۳ ☆
التاریخ الکبیر للبخاری، ۵/۳۱۳ ☆

۱۲۴۶۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب ما جاء فی قبر النبی ﷺ ، ۱/۱۸۶

ہے، کوئی ایسا نہ ملا جو یہ بتاتا کہ یہ کس کا قدم ہے یہاں تک کہ حضرت عروہ نے کہا، قسم بخدا! یہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا قدم مبارک نہیں بلکہ یہ سیدنا حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قدم ہے۔ ۱۲م

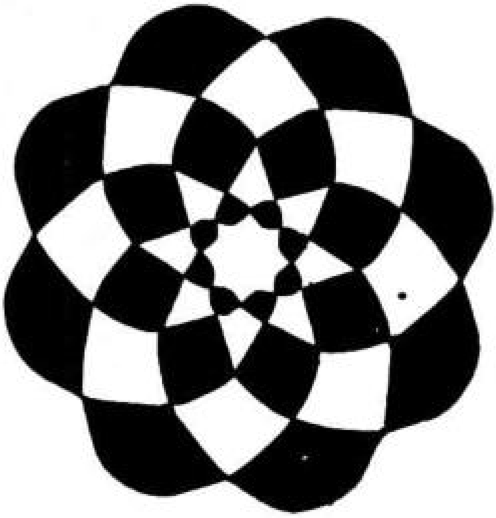

۱۴۔ طاعون

(۱) طاعون میں مرنے والا شہید ہے

۱۲۴۷۔ **عن** أم المؤمنين عائشة الصديقة رضى الله تعالىٰ عنها قالت : انها سألت رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم عن الطاعون ، فاخبرني رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم أَنَّهُ كَانَ عَذَابًا يَبْعَثُهُ اللّٰهُ تَعَالىٰ عَلىٰ مَنْ يَّشَاءُ فَجَعَلَهُ رَحْمَةً لِلْمُؤمِنِيْنَ ،فَلَيْسَ مِنْ رَجُلٍ يَقَعُ الطَّاعُوْنُ فَيَمْكُثُ فِي بَيْتِهٖ صَابِرًا مُحْتَسِبًا يَعْلَمُ أَنَّهُ لَا يُصِيْبُهُ اِلَّا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَهُ اِلَّا كَانَ لَهُ مِثْلُ أجْرِ الشَّهِيْدِ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: طاعون ایک عذاب تھا کہ اللہ تعالیٰ جس پر چاہتا ہے بھیجتا ہے اور اس امت کیلئے اسے رحمت کر دیا ہے تو جو شخص زمانۂ طاعون میں اپنے گھر میں صبر کئے طلب ثواب کیلئے اس اعتقاد کے ساتھ ٹھہرے کہ اسے وہی پہونچے گا جو خدا نے لکھ دیا ہے اس کیلئے شہید کا ثواب ہے۔

(۲) طاعون مومن کیلئے شہادت ہے

۱۲۴۸۔ **عن** أنس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم :اَلطَّاعُوْنُ شَهَادَةٌ لِكُلِّ مُسْلِمٍ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: طاعون ہر مسلمان کیلئے شہادت ہے۔

۱۲۴۷۔ الجامع الصحيح للبخارى ، باب ما يذكر فى الطاعون ، ۸۵۳/۲
المسند لاحمد بن حنبل ، ۲۵۱/۶
۱۲۴۸۔ الجامع الصحيح للبخارى، باب الشهادة سبع سوى القترل ، ۳۹۷/۱
الصحيح لمسلم ، باب بيان الشهداء ، ۱۴۳/۲
المسند لاحمد بن حنبل ، ۳۱۰/۱۱ ☆ الترغيب و الترهيب للمنذرى، ۳۳۵/۲
فتح البارى للعسقلانى، ۱۸۰/۱۰ ☆ شرح السنة للبغوى، ۲۵۲/۵
مشكوة المصابيح للتبريزى، ۱۵۴۵ ، ☆ كنز العمال للمتقى، ۲۸۴۳۳، ۷۷/۱۰
التاريخ الكبير للبخارى، ۳۹۲/۶ ☆ الترغيب و الترهيب للمنذرى، ۳۳۴/۲

١٢٤٩ـ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالی عليه وسلم : مَنْ مَاتَ فِی الطَّاعُوْنِ فَهُوَ شَهِيْدٌ ـ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا طاعون میں مرنے والا شہید ہے۔

١٢٥٠ـ **عن** صفوان بن أُمية رضی الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالی عليه وسلم : اَلطَّاعُوْنُ شَهَادَةٌ لِاُمَّتِیْ ـ

حضرت صفوان بن امیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: طاعون میری امت کیلئے شہادت ہے۔

١٢٥١ـ **عن** ربيع بن اياس الانصاری رضی الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالی عليه وسلم : اَلطَّاعُوْنُ شَهَادَةٌ ـ

حضرت ربیع بن ایاس انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: طاعون شہادت ہے۔

١٢٥٢ـ **عن** جابر بن عتيك رضی الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالی عليه وسلم : اَلْمَطْعُوْنُ شَهِيْدٌ ـ

حضرت جابر بن عتیک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس مسلمان کو طاعون ہو وہ شہید مرا۔

١٢٥٣ـ **عن** إبن مسيب رضی الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله

١٢٤٩ـ الصحيح لمسلم، باب بيان الشهداء، ١٤٣/٢

١٢٥٠ـ اتحاف السادة للزبيدی، ٣٥٢/٦ ☆ الترغيب و الترهيب للمنذری، ٣٣٤/٢
كنز العمال للمتقی، ٢٨٤٣٧، ٧٧/١٠ ☆ التفسير للقرطبی، ٢٨٥/٣

١٢٥١ـ مجمع الزوائد لهيثمی، ٣١٧/٢ ☆ باب الشهادة سبع سوى القتل، ٣٩٧/١٠

١٢٥٢ـ الجامع الصحيح للبخاری، باب الشهادة سبع سوى القتل، ١٩٧/١
المسند لاحمد بن حنبل ٥٢٢/٢ ☆ المصنف لعبد الرزاق، ٦٦٩٥، ٥٦٢/٣
مجمع الزوائد للهيثمی، ٣٠١/٥ ☆ كنز العمال للمتقی، ١١٢٢١، ٣٣/٤
التفسير للقرطبی، ٢٣٥/٣ ☆ الطبقات لابن سعد، ٣٠١/٣

١٢٥٣ـ اتحاف السادة للزبيدی، ٣٩٢ ☆ الترغيب والترهيب للمنذری، ٣٣٤
كنز العمال للمتقی، ٢٨٤٣٧، ٧٧/١٠ ☆ التفسير للقرطبی، ٢٨٥/٣

تعالی علیه وسلم : اَلطَّاعُوْنُ شَهَادَةٌ لِاُمَّتِی وَ رَحْمَةٌ لَّهُمْ وَ رِجْسٌ عَلَی الْكَافِرِیْنَ ۔

حضرت ابن مسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: طاعون میری امت کیلئے شہادت و رحمت ہے اور کافروں پر عذاب۔

۱۲۵۴ـ **عن** أبی بردة الأشعری رضی الله تعالیٰ عنه قال : دعا رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم ، اَللّٰهُمَّ ! اجْعَلْ فَنَاءَ اُمَّتِی قَتْلًافِی سَبِیْلِكَ بِالطَّعْنِ وَ الطَّاعُوْنِ ۔

حضرت ابو بردہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے دعا فرمائی: الٰہی! میری امت کو اپنی راہ میں شہادت نصیب کر دشمنوں کے نیزوں اور طاعون سے۔

۱۲۵۵ـ **عن** أبی موسی الأشعری رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : اَللّٰهُمَّ ! اجْعَلْ فَنَاءَ اُمَّتِی بِالطَّعْنِ وَ الطَّاعُوْنِ ۔

حضرت ابو موسی اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے دعا فرمائی: الٰہی! میری امت کو دشمنوں کے نیزوں اور طاعون سے وفات نصیب کر۔

فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/ ۳۱۸

۱۲۵۶ـ **عن** أم المؤمنین عائشة الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنها قالت : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : لَا تَفْنٰی اُمَّتِی اِلَّا بِالطَّعْنِ وَ الطَّاعُوْنِ، غُدَّةٌ كَغُدَّةِ الْاِبِلِ الْمُقِیْمِ فِیْهَا كَالشَّهِیْدِ وَ الْفَارُّ مِنْهَا كَالْفَارِّ مِنَ الزَّحْفِ ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری امت کا خاتمہ دشمن کے نیزوں اور طاعون سے ہی ہوگا،

۱۲۵۴ـ جمع الجوامع للسیوطی، ۹۸۸۲ ☆ کنز العمال للمتقی، ۲۸۴۳۹، ۱۰/ ۷۸

المسند لاحمد بن حنبل، ۴/ ۲۳۸ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۱۰/ ۱۸۲

الترغیب و الترهیب للمنذری، ۳۳۷ ☆

۱۲۵۵ـ کنز العمال للمتقی، ۲۸۴۴۸، ۱۰/ ۸۰ ☆ جمع الجوامع للسیوطی، ۹۶۸۱

التمهید لابن عبد البر، ۸/ ۳۷۲ ☆ دلائل النبوة للبیهقی، ۳۸۴

۱۲۵۶ـ المسند لاحمد بن حنبل، ۶/ ۱۳۳ ☆ جمع الجوامع للهیثمی، ۲/ ۳۱۴

کنز العمال للمتقی، ۲۸۴۵۰، ۱۰/ ۸۰ ☆ الترغیب و الترهیب للمنذری، ۳۳۸

الدر المنثور للسیوطی، ۱/ ۳۱۲ ☆ ارواء الغلیل للالبانی، ۶/ ۷۲

یہ اونٹ کی سی گلٹی ہے جو اس میں ٹھہرا رہا وہ شہید کے مانند ہے اور جو اس سے بھاگ جائے وہ ایسا ہو جیسا کفار کو پیٹھ دیکر جہاد سے بھاگنے والا۔

۱۲۵۷۔ **عن** أبی موسی الأشعری رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم :اَلطَّاعُوْنُ وَخزُ أعدَآئِکُم مِنَ الْجِنِّ وَ هُوَ لَکُمْ شَهَادَةٌ ۔

حضرت ابوموسی اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: طاعون تمہارے دشمن جنوں کا چوکا ہے اور وہ تمہارے لئے شہادت ہے۔

۱۲۵۸۔ **عن** أبی موسی الأشعری رضی الله تعالیٰ عنه قال :۔ قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : فَنَاءُ أُمَّتِی بِالطَّعْنِ وَ الطَّاعُوْنِ وَخزُ أعدَآئِکُم مِنَ الْجِنِّ وَ فِی کُلٍّ شَهَادَةِ ۔

حضرت ابوموسی اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری امت کا خاتمہ جہاد اور طاعون سے ہے کہ تمہارے دشمن جنوں کا چوکا ہے۔ اور دونوں شہادت ہے۔

۱۲۵۹۔ **عن** معاذ رضی الله تعالیٰ عنه قال :۔ قال رسول صلی الله تعالی علیه وسلم: إِنَّ الطَّاعُوْنَ رَحْمَةٌ لَکُمْ وَ دَعْوَةُ نَبِیِّکُمْ وَمَوْتُ الصَّالِحِیْنَ قَبْلَکُمْ وَهُوَ شَهَادَةٌ فَیَسْتَشْهِدُ اللّٰهُ بِهٖ أَنْفُسَکُمْ وَ ذَرَارِیَّکُمْ یُزَکِّی بِهٖ أَعْمَالَکُمْ ۔

حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک طاعون تمہارے رب کی رحمت اور تمہارے نبی کی دعا اور اگلے نیکوں کی موت ہے اور وہ شہادت ہے۔ تو اللہ تعالی طاعون سے تمہیں اور تمہارے بچوں کو شہادت دیگا اور اس

۱۲۵۷۔ المستدرك للحاکم، ۵۰/۱ ☆ کشف الخفاء للعجلونی، ۵۲/۲
السلسة الضعیفة للالبانی، ۸۶ ☆
۱۲۵۸۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۱۳۳/۶ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۳۱۱/۲
المتهید لابن عبد البر، ۱۳۳ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۳۹۲/۶
کنز العمال للمتقی، ۱۱۱۷۳، ۴۱۵/۴ ☆ الترغیب و الترهیب للمنذری، ۳۳۶/۲
تاریخ الکبیر للبخاری، ۲۱۲/۴ ☆ التفسیر للقرطبی، ۲۳۴/۳
۱۲۵۹۔ کنز العمال للمقفی، ۲۸۴۴۵، ۷۹/۱۰ ☆ جمع الجوامع للسیوطی، ۵۶۸۴

کے سبب تمہارے اعمال ستھرے کرے گا۔ فتاوی رضویہ دوم ۹/ ۳۱۹

(۳) طاعون سے بھاگنا حرام ہے۔

١٢٦٠۔ **عن** عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم : إِذَا سَمِعْتُمُ الطَّاعُوْنَ بِأَرْضٍ فَلَا تَدْخُلُوْا عَلَيْهَا ، وَ إِذَا وَقَعَ وَ أَنْتُمْ بِأَرْضٍ فَلَا تَخْرُجُوْا مِنْهَا فِرَارًا مِنْهُ ۔

حضرت عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم کسی مقام کے بارے میں سنو کہ وہاں طاعون ہے تو نہ جاؤ اور جب تم طاعون زدہ بستی میں ہو تو وہاں سے راہ فرار اختیار نہ کرو۔ ۱۲م

١٢٢١۔ **عن** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال :۔ قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم : اَلْفَارُّ مِنَ الطَّاعُوْنِ كَالْفَارِّ عَنِ الزَّحْفِ ، وَمَنْ صَبَرَ فِيْهِ كَانَ لَهٗ أَجْرُ شَهِيْدٍ ۔ فتاویٰ رضویہ حصہ

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: طاعون سے بھاگنے والا ایسا ہے جیسے جہاد میں کفار کو پیٹھ دیکر بھاگنے والا۔ اور جو اس میں صبر کئے بیٹھا ہے اس کیلئے شہید کا ثواب ہے۔

١٢٦٢۔ **عن** عامر بن سعد بن ابی وقاص عن ابیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما انہ

١٢٦٠۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب مایذکر فی الطاعون ، ٨٥٣/٢
الصحیح لمسلم ، باب الطاعون و الیرۃ و النھانہ ٢٢٩/٢
کنز العمال للمتقی، ٢٨٤٣٨، ٧٨/١٠ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ٤٩/١
١٢٦١۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء فی کراھیۃ الفرار من الطاعون ، ١٢٦/١
الترغیب و الترھیب للمنذری، ٣٩١/٦ ☆ الکامل لابن عدی، ١١٣/٥
الدر المنثور للسیوطی، ٣١٢/١ ☆ کنز العمال للمتقی، ٢٨٤٤٢، ٧٩/١٠
التفسیر للقرطبی، ٢٣٥/٤ ☆
١٢٦٢۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب ما یذکر فی الطاعون ، ٨٥٣/٢
الصحیح لمسلم ، باب الطاون و الطیرۃ الکھانۃ ، ٢٢٨/٢
شرح السنۃ للبغوی، ٢٥٤/٥ ☆ مشکوۃ المصابیح للتبریزی، ١٥٤١١
اتحاف السادۃ للزبیدی، ٣٩١/٦ ☆ شرح السنۃ للبغوی، ٢٧٨/٢
الجامع الصغیر للسیوطی، ٣٢٩/٢ ☆

سمعه يسأل اسامة بن زيد رضی الله تعالیٰ عنهما ماذا سمعت من رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم الطاعون، قال: رجز ارسل علی بنی اسرائیل او علی من کان قبلکم فاذا سمعتم به بارض فلا تقدموا علیه، و اذا وقع بارض و انتم بها فلا تخرجوا فرارا منه۔

حضرت عامر بن سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنے والد کو حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے یہ سوال کرتے ہوئے سنا کہ آپ نے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے طاعون کے بارے میں کیا سنا ہے؟ بولے حضور نے فرمایا: یہ عذاب تھا جو بنی اسرائیل اوران سے پہلے لوگوں کی طرف آیا۔ تو جب تم کسی جگہ کے بارے میں سنو کہ وہاں طاعون پھیلا ہوا ہے تو نہ جاؤ، اور جب تم ایسی زمین میں ہو کہ جہاں طاعون پھیلا ہوا ہے تو وہاں سے نہ بھاگو۔ ۱۲م

۱۲۶۳۔ **عن** عبد الرحمن بن غنم رضی الله تعالیٰ عنه قال: وقع الطاعون بالشام فقال عمر و بن العاص رضی الله تعالیٰ عنه: ان هذا الطاعون رجس ففروا منه الأودية و الشعاب فبلغ ذلك شر حبيل بن حسنة رضی الله تعالیٰ عنه فغضب وقال۔ كذب عمر و بن العاص فقد صحبت رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم و عمرو، و أضل من جمل أهله إن هذا الطاعون دعوة نبيكم ورحمة ربكم ووفاة الصالحين قبلكم۔

حضرت عبد الرحمٰن بن غنم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ملک شام میں طاعون پھیلا۔ حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا یہ عذاب ہے، لہذا اس سے بھاگ کر وادیوں اور گھاٹیوں میں چھپ جاؤ۔ یہ خبر حضرت شرجیل بن حسنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو پہونچی تو غضبناک ہوگئے اور بولے: حضرت عمرو بن عاص نے غلط کہا۔ میں اور وہ یعنی عمرو بن عاص حضور کے ساتھ تھے جبکہ ان کی اہلیہ کا اونٹ گم ہوگیا تھا فرمایا: یہ طاعون تمہارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی دعا اور تمہارے رب کی رحمت اور تم سے پہلے نیک لوگوں کے وصال کا ذریعہ ہے۔ ۱۲م

۱۲۶۳۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۱۹۶/۴

١٢٦٤ ـ **عن** عبد الرحمن بن غنم رضى الله تعالىٰ عنه قال: كان عمرو بن العاص رضى الله تعالىٰ عنه حين احس بالطاعون فرق فرقا شديدا فقال : يا ايها الناس ! تبددوا فى هذالشعاب و تفرقوا ، فانه قد نزّل بكم امر من الله تعالى ، لا اراه الا رجزا و الطوفان ، قال شرحبيل بن حسنة رضى الله تعالىٰ عنه : قد صاحبنا رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم و أنت أضل من حمار اهلك ، قال عمر وصدقت ، قال معاذ لعمر و بن العاص رضى الله تعالىٰ عنهما ، كذبت ليس بالطوفان و لا بالرجزو لكنها رحمة ربكم ودعوة نبيكم و موت الصالحين قبلكم ، فاجتمعوا له و لا تفرقوا عليه ، فقال عمر و صدق ۔

حضرت عبدالرحمٰن بن غنم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے طاعون محسوس کیا تو لوگوں کو بہت خوف دلایا اور فرمایا: اے لوگو! ان گھاٹیوں میں منتشر ہو جاؤ! یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے تمہارے اوپر ایک بلا ہے۔ کیونکہ میں تو اس کو ایک عذاب اور طوفان ہی سمجھ رہا ہوں۔ حضرت شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ سن کر فرمایا: میں اور آپ حضور کے ساتھ تھے اس وقت جبکہ آپ کی اہلیہ کا گدھا بھاگ گیا تھا۔ حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا: تم نے سچ کہا: حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت عمرو بن عاص سے کہا: آپ نے غلط کہا: نہ یہ طوفان ہے اور نہ عذاب بلکہ یہ تو تمہارے رب کی رحمت اور تمہارے نبی کی دعا ہے اور تم سے پہلے نیک لوگوں کی وفات کا سبب ہے۔ حضرت عمرو بن عاص نے فرمایا: معاذ نے سچ کہا۔ ۱۲م

١٢٦٥ ـ **عن** جابر بن عبد الله رضى الله تعالىٰ عنهما قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : اَلْفَارُّ مِنَ الطَّاعُوْنِ كَالْفَارِّ مِنَ الزَّحْفِ وَ الصَّابِرُ فِيْهِ كَالصَّابِرِ فِي الزَّحْفِ ۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: طاعون سے بھاگنے والا ایسا ہے جیسے جہاد میں کفار کے سامنے سے بھاگنے والا۔ اور طاعون میں ٹھہرنے والا ایسا ہے جیسے جہاد میں صبر و استقلال کرنے والا۔

١٢٦٤ ـ تاريخ دمشق لابن عساكر، ٨٢/٦ ـ

١٢٦٥ ـ المسند لاحمد بن حنبل،

١٢٦٦۔ **عن** زيد بن اسلم عن ابيه رضى الله تعالىٰ عنهما قال: قال عمر بن الخطاب رضى الله تعالىٰ عنه: ان الناس قد زعموا انى فررت من الطاعون و انا ابرأ اليك من ذلك ۔

حضرت زید بن اسلم رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے وہ اپنے والد حضرت سالم بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: لوگ گمان کرتے ہیں کہ میں طاعون سے بھاگا۔ الٰہی! میں اس تہمت سے بری ہوں۔

١٢٦٧۔ **عن** عبد الله بن عباس رضى الله تعالىٰ عنهما اِن عمر بن الخطاب رضى الله تعالىٰ عنه خرج الى الشام اذا كان بسرغ لقيه اُمر اء الأجناد أبو عبيدة بن الجراح و أصحابه فأخبروه أن الوباء قد وقع بالشام قال اِبن عباس : فقال عمر : ادع الى المهاجرين الأولين فدعاهم فاستشارهم و أخبرهم أن الوباء قد وقع بالشام فاختلفوا ، فقال بعضهم : قد خرجت لأمر و لا نرى أن نرجع عنه ، و قال بعضهم معك بقية الناس و اصحاب رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم و لا نرى أن تقدمهم على هذا الوباء فقال : ارتفعوا عنى ، ثم قال : اُدع لى الأنصار فدعوتهم فاستشارهم فسلكوا سبيل المهاجرين و اختلفوا كاختلافهم فقال : ارتفعو عنى ، ثم قال : ادع لى من كان ههنا من مشيخة قريش من مهاجرة الفتح فدعوتهم فلم يختلف منهم عليه رجلان فقالوا: نرى أن ترجع بالناس و لا تقدمهم على هذاا لوباء فنادى عمر فى الناس : اِنى مصبح على ظهر فاصبحوا عليه ، قال أبو عبيدة بن الجراح رضى الله تعالىٰ عنه: أفرارا من قدر الله ، فقال عمر : لو غيرك قالها يا أبا عبيدة ! نعم ، نفر من قدر الله الى قدر الله ، أرأيت لو كان لك اِبل هبطت واديا له عدونان ، اِحدهما خصبة و الأُخرى جدبة أليس اِن رعيت الخصبة رعتيها بقد ر الله ، و ان رعيت الجدبة رعيتها بقدر الله قال : فجاء عبد الرحمن بن عوف و كان متغيبا فى بعض حاجته فقال : اِن عندى فى هذا علما ،

١٢٦٦۔ شرح معانى الآثار لطحاوى، ٣٨٠/٢

١٢٦٧۔ الجامع الصحيح لبخارى، باب ما يذكر فى الطاعون، ٣٧٥/٢

شرح معانى الآثار للطحاوى، ٨٥٣/٢

سمعت رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم يقول : إِذَا سَمِعْتُمْ بِهِ بِأَرْضٍ فَلَا تُقْدِمُوا عَلَيْهِ وَ إِذَا وَقَعَ بِأَرْضٍ وَأَنْتُمْ بِهَا فَلَا تَخْرُجُوا فِرَارًا مِنْهُ ، قال : فحمد الله عمر ثم انصرف ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ملک شام کا سفر فرمایا: جب آپ مقام سرغ میں پہونچے تو آپ کو امراء لشکر یعنی حضرت ابوعبیدہ بن جراح اور ان کے ساتھی ملے۔ انہوں نے بتایا کہ ملک شام میں وبا پھوٹ نکلی ہے۔ حضرت ابن عباس فرماتے ہیں: امیر المؤمنین نے فرمایا: مہاجرین اولین کو میرے پاس بلالاؤ، چنانچہ انہیں بلایا گیا اور مشورہ کیا گیا سرزمین شام میں وبا پھوٹ نکلی ہے۔ اس سلسلہ میں اختلاف رونما ہوگیا۔ بعض حضرات نے کہا ہم ایک کام کیلئے نکلے ہیں اور اسے انجام دیئے بغیر لوٹنا مناسب نہیں۔ اور دوسرے حضرات کی رائے یہ تھی کہ آپ کے ساتھ صحابہ کرام میں سے منتخب حضرات ہیں لہذا مناسب نہیں کہ اس وبا کی طرف پیش قدمی کی جائے۔ یہ سن کر آپ نے فرمایا: کہ میرے پاس سے چلے جاؤ۔ پھر آپ نے انصار کو بلانے کو کہا تو میں ان حضرات کو بلا کر لایا۔ چنانچہ آپ نے ان سے مشورہ کیا انہوں نے بھی مہاجرین کا طریقہ اختیار کیا اور آپس میں اختلاف واقع ہوگیا آپ نے فرمایا میرے پاس سے اٹھ کر چلے جاؤ پھر آپ نے اکابر قریش کو بلایا جنہوں نے فتح مکہ کیلئے ہجرت کی تھی۔ ان حضرات میں سے دو آدمیوں نے بھی اختلاف نہیں کیا اور کہا ہماری رائے یہ ہے کہ لوگوں کو لوٹنے کا حکم دیا جائے اور اس بلا کی طرف پیش قدمی مناسب نہیں چنانچہ حضرت عمر فاروق اعظم نے منادی کروادی کہ کل صبح میں واپسی کیلئے سوار ہو جاؤنگا۔ حضرت ابوعبیدہ نے کہا: کیا آپ خدا کی تقدیر سے فرار کر رہے ہیں؟ حضرت عمر نے فرمایا: کاش! یہ بات تمہارے سوا کوئی اور کہتا۔ اے ابوعبیدہ! ہاں ہم اللہ تعالیٰ کی تقدیر سے اللہ تعالیٰ کی تقدیر کی طرف فرار کر رہے ہیں۔ غور تو کرو کہ اگر تمہارے پاس اونٹ ہوں اور تم ایسی وادی میں اترو جس کے دو میدان ہوں۔ یعنی ایک سرسبز و شاداب۔ اور دوسرا سوکھا سڑا، کیا یہ حقیقت نہیں کہ تم سرسبز میدان میں چراؤگے۔ تو یہ چرانا تقدیر الٰہی سے ہے اور اگر خشک میدان میں چراؤ تو یہ بھی اللہ تعالیٰ کی تقدیر سے ہے۔ راوی کا بیان ہے کہ پھر حضرت عبدالرحمٰن بن عوف آگئے جو اپنی کسی ضرورت کے باعث وہاں موجود نہ تھے۔ انہوں

نے کہا: اس بارے میں میرے پاس ایک علم ہے یعنی میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جب تم کسی علاقے کے بارے میں سنو کہ وہاں طاعون ہے تو نہ جاؤ، اور جب اس جگہ میں پھوٹ نکلے جہاں تم رہتے ہو تو وبا سے فرار کرتے ہوئے وہاں سے نہ نکلو۔ حضرت عمر نے یہ حدیث سن کر خدا کا شکر ادا کیا اور پھر لوٹ آئے۔ ۱۲م

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

طاعون سے فرار گناہ کبیرہ ہے جن حکمتوں کی بنا پر حکیم کریم رؤف رحیم علیہ وعلی آلہ الصلوٰۃ والتسلیم نے طاعون سے فرار حرام فرمایا ان میں سے ایک حکمت یہ ہے کہ اگر تندرست بھاگ جائیں گے بیمار ضائع ہو جائیں گے۔ ان کا نہ کوئی تیمار دار ہوگا نہ خبر گیراں۔ پھر جو مریں گے ان کی تجہیز و تکفین کون کرے گا جس طرح خود آج کل ہمارے شہر اور گردو نواح کے ہنود میں مشہور ہو رہا ہے کہ اولاد کو ماں باپ، اور ماں باپ کو اولاد نے چھوڑ کر اپنا رستہ لیا، بڑوں بڑوں کی لاشیں مزدوروں نے ٹھیلے پر ڈال کر جہنم پہنچائیں۔ اگر شرع مطہر مسلمانوں کو بھی بھاگنے کا حکم دیتی تو معاذ اللہ یہی بے بسی بے کسی ان کے مریضوں میتوں کو بھی گھیرتی جسے شرع قطعاً حرام فرماتی ہے۔

ارشاد الساری شرح صحیح البخاری میں ہے

لا تخرجوا فرارا منه فانه فرار من القدر و لئلا يضيع المرضى لعدم من يتعهدهم والموتى لعدم من يجهز۔

اسی طرح زرقانی شرح مؤطا میں ہے۔ اور امام عینی نے شرح بخاری میں بھی اسے نقل کر کے مقرر رکھا۔ ظاہر ہے کہ یہ علت جس طرح غیر شہر کو بھاگ جانے میں ہے یونہی بیرون شہر جا پڑنے بلکہ محلہ مریضاں چھوڑ کر محلہ صحیحاں میں جا بسنے میں بھی۔ تو حق یہ ہے کہ بہ نیت فرار مطلقاً نقل و حرکت حرام ہے۔ نیز یہ علت موجب ہے کہ نہ صرف طاعون بلکہ ہر وبا کا یہی حکم ہے۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۲۶۲

۱۲۶۸۔ **عن** أبي عسيب رضي الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: أَتَانِي جِبْرَئِيلُ بِالْحُمّٰى وَ الطَّاعُوْنِ، فَاَمْسَكْتُ الْحُمّٰى بِالْمَدِيْنَةِ

۱۲۶۸۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۸۱/۵

وَ اَرْسَلْتُ الطَّاعُوْنَ اِلَی الشَّامِ ، فَالطَّاعُوْنُ شَہَادَۃٌ لِاُمَّتِی وَ رَحْمَۃٌ لَّھُمْ وَ رِجْسٌ عَلَی الْکَافِرِیْنَ ۔

حضرت ابوعسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرے پاس جبرئیل امین علیہ الصلوٰۃ والتسلیم بخار اور طاعون لیکر حاضر ہوئے، میں نے بخار مدینہ طیبہ میں رہنے دیا اور طاعون ملک شام کو بھیج دیا۔ تو طاعون میری امت کیلئے شہادت ورحمت اور کافروں پر عذاب وقہمت ہے۔

﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو معلوم تھا کہ طاعون کو ملک شام کا حکم ہوا ہے اور بلاد شام فتح کرنے تھے۔ لہذا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو لشکر ملک شام کو روانہ فرماتے اس سے دو باتوں پر یکساں بیعت وعہد و پیمان لیتے، ایک یہ کہ دشمنوں کے نیزوں سے نہ بھاگنا، دوسرے یہ کہ طاعون سے نہ بھاگنا۔

یہاں سے خوب ثابت وظاہر ہوا کہ مسلمانون کو فرار عن الطاعون کی ترغیب دینے والا ان کا خیر خواہ نہیں بدخواہ ہے۔ اور طبیبوں ڈاکٹروں کا اس میں صبر واستقلال سے منع کرنا خیر و صلاح کے خلاف اور باطل ہے، اللہ عزوجل نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سارے جہان کیلئے رحمت بنا کر بھیجا اور مسلمانوں پر بالتخصیص رؤف ورحیم بنایا۔ اور صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کیلئے ارحم امتی بامتی ابوبکر، حدیث میں آیا۔ یعنی جو رافت ورحمت میری امت کے حال پر ابوبکر کو ہے اتنی تمام امت میں کسی کو نہیں۔ اگر طاعون سے بھاگنے میں بھلائی اور ٹھہرنے میں برائی ہوتی تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کہ اپنی امت پر ماں باپ سے زیادہ مہربان ہیں کیوں ٹھہرنے کی ترغیب دیتے۔ اور بھاگنے سے اس قدر تاکید شدید کے ساتھ کیوں منع فرماتے ۔ اور صدیق اکبر کہ تمام امت میں سب سے بڑھ کر خیر خواہ امت ہیں کیوں اس سے نہ بھاگنے کا عہد و پیمان لیتے۔

معلوم ہوا کہ طاعون سے بھاگنے کی ترغیب دینے والے ہی حقیقۃ امت کے بدخواہ اور الٹی مت سمجھانے والے ہیں۔ و العیاذ باللہ تعالیٰ ۔

جیسے کوئی بدعقل، کج فہم، عورت پڑھنے کی محنت استاذ کی شدت دیکھ کر اپنے بچے کو مکتب

سے بھاگ آنے کی ترغیب دے وہ اپنے خیال باطل میں اسے محبت سمجھتی ہے۔ حالانکہ صریح دشمنی ہے۔

ع　دوستی بے خرداں دشمنی است۔

بدنصیب وہ بچہ کہ اس کے کہنے میں آجائے اور مہربان باپ کی تاکید وتہدید خیال میں نہ لائے۔

بلکہ انصافاً یہ حالت اس مثال سے بھی بدتر ہے۔ مکتب میں پڑھنے کی محنت بھی پر ہوتی ہے اور شدت بھی غالب واکثری ہے۔ اور جہاں طاعون پھوٹے وہاں سب یا اکثر کا مبتلا ہونا کچھ ضروری نہیں۔ بلکہ باذنہ تعالی محفوظ ہی رہنے والوں کا شمار زائد ہوتا ہے۔ ولہذا آگ اور زلزلہ پر اس کا قیاس باطل اور و لا تلقوا باید کم الی التھلکۃ۔ کے نیچے سمجھنا محض وسوسہ ہے کہ ان میں ہلاک غالب ہے اور سچا ہلاک تو یہ ہے کہ مصطفیٰ جان رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ارشاد اقدس کو کہ عین رحمت وخیر خواہی امت ہے معاذ اللہ، مضرت رساں خیال کیا جائے۔

تنبیہ نبیہ: جس طرح طاعون سے بھاگنا حرام ہے اس کے لئے وہاں جانا بھی ناجائز وگناہ ہے۔ احادیث صحیحہ میں دونوں سے ممانعت فرمائی۔ پہلے میں تقدیر الٰہی سے بھاگنا ہے۔ تو دوسرے میں بلائے الٰہی سے مقابلہ کرنا ہے۔ اور اس کے لئے اظہار توکل عذر محض سفاہت۔ توکل معارضۂ اسباب کا نام نہیں اس قدر کی ممانعت میں ہرگز گنجائش سخن نہیں۔

اب رہا یہ کہ جب طاعون سے بھاگنے یا اس کے مقابلہ کی نیت نہ ہو تو شہر طاعون سے نکلنا، یا دوسری جگہ سے اس میں جانا فی نفسہ کیسا ہے؟ اس میں ہمارے علماء کی تحقیق یہ ہے کہ بجائے خود حرام نہیں مگر نظر بہ پیش بینی یہاں دو صورتیں ہیں۔

ایک یہ کہ انسان کامل الایمان ہے۔ لن یصیبنا الا ما کتب اللہ لنا کی بشاشت ونورانیت اس کے دل کے اندر سرایت کئے ہوئے ہے۔ اگر طاعونی شہر میں کسی کام کو جائے اور مبتلا ہو جائے تو اسے یہ پشیمانی عارض نہ ہوگی کہ ناحق آیا کہ بلا نے لے لیا۔ یا کسی کام کو باہر جائے تو یہ خیال نہ کریگا کہ خوب ہوا جو اس بلا سے نکل آیا۔ خلاصہ یہ ہے اس کا آنا جانا بالکل ایسا ہو جیسا طاعون نہ ہونے کا زمانہ میں ہوتا تو اسے خالص اجازت ہے۔ اپنے کاموں کو آئے جائے جو چاہے کرے کہ نہ فی الحال نیت فاسدہ ہے نہ آئندہ فساد فکر کا اندیشہ ہے۔

دوم جو ایسا نہ ہو، اسے مکروہ ہے کہ اگر چہ فی الحال نیت فاسدہ نہیں کہ حکم حرمت ہو۔ مگر آئندہ فساد پیدا ہونے کا اندیشہ ہے۔ لہذا کراہت ہے۔

چنانچہ وہ حدیثیں جن میں خود شہر طاعونی سے نکلنے اور اس میں جانے کی ممانعت مروی ہوئی اگر اپنے اطلاق پر رکھی جائیں یعنی نیت فرار و مقابلہ سے مقید نہ کی جائیں تو ان کا محمل یہی صورت کراہت ہے جو ابھی مذکور ہوئی۔ اور اطلاق اس بنا پر کہ اکثر لوگ اسی قسم کے ہوتے ہیں۔ اور احکام کی بنا کثیر و غالب پر ہے۔

فتاوی رضویہ حصہ دوم ۲۶۴/۹

(۴) جزامی سے میل جول

١٢٦٩۔ **عن** جابر بن عبد الله رضی الله تعالیٰ عنهما قال ۔ : ان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم :اخذ بید رجل مجذوم، فادخلها معه فی القصعة ثم قال: كُلُ ثِقَةً بِاللّٰهِ وَ تَوَكُّلُ عَلَى اللّٰهِ ۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جذامی کا ہاتھ پکڑا اور پیالے میں داخل فرما کر ارشاد فرمایا: میرے ساتھ اللہ تعالیٰ کی رحمت پر یقین رکھتے ہوئے کھا اور اس پر بھروسہ رکھ۔ ۱۲م

١٢٧٠۔ **عن** أبی ذر الغفاری رضی الله تعالیٰ عنه قال :قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : كُلُ مَعَ صَاحِبِ الْبَلَاءِ تَوَاضُعًا لِرَبِّكَ وَ اِيْمَانًا ۔

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کھاؤ وبائی بیماری والے کے ساتھ اپنے رب کے حضور عاجزی وانکساری اختیار کرتے ہوئے اور اس کی ذات پر ایمان رکھتے ہوئے۔

١٢٦٩۔ الصحیح لابن حبان ، ١٤٣٣ ☆ شرح السنة للبغوی، ١٧٢/١٢
مشكوة المصابیح للتبریزی، ٤٥٨٥ ☆ البدایة و النهایة لابن كثیر، ٥٦/٥
المصنف لابن شیبة ، ١٢٠/٨ ☆ كنز العمال للمتقی، ٢٨٣٤٢ ، ٥٦/١٠
العلل المتناهیة لابن الجوزی ، ٣٨٦/٢ ☆ الجامع للترمذی، ، باب الاطعمه، ٤/٢
السنن لابن ماجه ، باب الجذام، ٢٦١/٢ ☆

١٢٧٠۔ الجامع الصغیر للسیوطی، ٣٩٨/٢ ☆ شرح معانی الآثار للطحاوی ، ٣٧٩/٢

١٢٧١۔ **عن** أبی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : لَا عَدْوٰی وَ لَا طِیَرَۃَ وَ لَاھَامَّۃَ وَ لَا صَفَرَ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: چھوت کی بیماری، بدشگونی، الوکا جاہلانہ تصور، صفرکی جاہلانہ کاروائی کوئی چیز نہیں۔

(۵) جذامی سے دور بھاگو

١٢٧٢۔ **عن** أبی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

١٢٧١۔	الجامع الصحیح للبخاری،	باب الجذام ،			٨٥٠/٢
	الصحیح لمسلم ،	باب لا عدوی و لا طیر و لا ھامۃ ،			٢٣٠/٢
	السنن لابن ماجہ ،	باب من کان یعجب الفال میرہ الطیرۃ ،			٢٦١/٢
	المسند لاحمد بن حنبل ،	٢٦٧/٢	☆	السنن الکبری للبیھقی،	٢١٦/٧
	المصنف لعبد الرزاق،	١٩٥٠٧، ١٠/ ٤٠٤	☆	المعجم الکبیر للطبرانی،	١٧٧/٧
	شرح السنۃ للبغوی،	١٦٧/١٢	☆	کنز العمال للمتقی،	٢٨٦٠٣، ١١٩/١٠
	فتح الباری للعسقلانی،	١٧١/١٠	☆	المسند للعقیلی،	٢٤/٢
	المصنف لابن ابی شیبۃ،	٤٠/٩	☆	المسند للحمیدی،	١١١٧
	السنۃ لابن ابی العاصم ،	١١٩/١	☆	السلسلۃ الصحیحۃ للالبانی،	٧٨٥
	مجمع الزوائد للھیثمی،	١٠١/٥	☆	الادب المفرد للبخاری،	٩١٣
	المطالب العالیۃ لابن حجر ،	٢٤٥٠،	☆	الاحکام النبویۃ للکحال ،	٨٠/١
	الطب النبوی للذھبی ،	١١٧	☆	حلیۃ الاولیاء لابی نعیم ،	٢٥٠/١
	الکلام الطیب لابن ابی تیمیۃ ،	٢٤٧	☆	شرح معانی الآثار للطحاوی،	٣٠٧/٤
	البدایۃ و النھایۃ لابن کثیر ،	١٠٥/٨	☆	تاریخ اصفھان لابی نعیم	٢٢٨/١
	نصب الرایۃ للزیلعی، ،	٢٥٥/٣	☆	مشکوۃ المصابیح للتبریزی،	٤٥٧٧
	تاریخ بغداد للخطیب،	٣٧٨/٤	☆	مشکل الآثار للطحاوی،	٣٤٢/٢
	تجرید التمھید لابن عبد البر،	٧٨٩	☆	تاریخ الکبیر للبخاری،	١٣٩/١
	علل الحدیث لابن ابی حاتم ،	٢٣٤٣	☆		
١٢٧٢۔	الجامع الصحیح للبخاری،	باب الجذام ،			٨٥٠/٢
	المسند لاحمد بن حنبل،	٤٤٣/٢	☆	مجمع الزوائد للھیثمی،	
	السنن الکبری للبیھقی،	١٣٥/٧	☆	المصنف لابن ابی شیبۃ ،	١٣٢/٨
	الاحکام النبویۃ للکحال،	٧٩/١	☆	التاریخ الکبیر للبخاری،	٨١/٢
	فتح الباری للعسقلانی،	١٥٨/١٠	☆	کنز العمال للمتقی، ٢٨٣٤٠،	٥٦/١٠
	السلسلۃ الصحیحۃ للالبانی،	٤٢٨/٢	☆	البدایۃ و النھایۃ لابن کثیر،	٣٥٦/٥
	الطب البنوی للذھبی ،	١١٧	☆	الاسرار المرفوعۃ للقاری،	٧٩

علیه وسلم: فِرَّمِنَ الْمَجْذُوْمِ كَمَا تَفِرُّمِنَ الْاَسَدِ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جزامی سے اس طرح بھاگو جس طرح شیر سے بھاگتے ہو۔ ١٢م

١٢٧٣۔ **عن** عبد الله بن جعفر رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: اِتَّقُوْا صَاحِبَ الْجُذَامِ كَمَا يُتَّقَى السَّبُعُ، اِذَا هَبِطَ وَادِيًا فَاهْبِطُوْا غَيْرَهٗ۔

حضرت عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جذامی سے ایسے بچو جیسے درندے سے بچا جاتا ہے۔ جب وہ کسی وادی میں ٹھہرے تو تم دوسرے میں ٹھہرو۔ ١٢م

١٢٧٤۔ **عن** عبد الله بن ابی وفی رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: كَلِّمِ الْمَجْذُوْمَ وَ بَيْنَكَ وَبَيْنَهٗ قَدْرُ رُمْحٍ اَوْ رُمْحَيْنِ۔

فتاوی رضویہ حصہ دوم ٩/٥

حضرت عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جذامی سے گفتگو اس طرح کرو کہ تمہارے اور اس کے درمیان ایک یا دو نیزوں کا فاصلہ ہو۔ ١٢م

١٢٧٥۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: لَا تُدِيْمُوا النَّظَرَ اِلَى الْمَجْذُوْمِيْنَ۔

١٢٧٣۔ التاریخ الکبیر للبخاری، ٢٥٤/٧ ☆ کنز العمال للمتقی، ٢٨٣٣٢، ٥٤١٠
١٢٧٤۔ کنز العمال للمتقی، ٢٨٣٢٩، ٥٤١٠ ☆ الکامل لابن عدی، ٢٨٩/٢
الاحکام النبویة للکحال، ٨١٠ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ١٥٩١٠
١٢٧٥۔ السنن لابن ماجه، باب الجذام، ٢٦١
المسند لاحمد بن حنبل، ٢٧٦/١ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ١٤٣/٣
المصنف لابن ابی شیبة، ١٣٢/٨ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ١٠٠/٥
الاحکام النبویة لکحال، ٧٩/١ ☆ کنز العمال للمتقی، ٢٨٣٣٩، ٥٥/١٠
فتح الباری لابن حُجر، ١٥٩/١٠ ☆ السلسلة الصحیحة للالبانی، ١٠٦٤
الطب النبوی للذهبی، ١١٦ ☆ التاریخ الکبیر للبخاری، ١٣٨/١
الکامل لابن عدی، ٢١٨/٦ ☆ السنن الکبیر لبیهقی، ٢١٩/٧

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجذوموں کی طرف نگاہ جما کر نہ دیکھو۔

۱۲۷۶۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: لَا تُحِدُّوا النَّظَرَ اِلَی الْمَجْذُوْمِیْنَ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجذوموں کی طرف نگاہ جما کر نہ دیکھو۔

۱۲۷۷۔ **عن** الحسین السید الشهید الریحانة الاصغر بن علی رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: لَا تُدِیْمُوا النَّظَرَ اِلَی الْمَجْذُوْمِیْنَ، اِذَا کَلَّمْتُمُوْهُمْ فَلْیَکُنْ بَیْنَکُمْ وَ بَیْنَهُمْ قَدْرُ رُمْحٍ۔

حضرت امام حسین شہید کربلا نواسۂ اصغر ابن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجذوموں کی طرف نگاہ جما کر نہ دیکھو، اور جب گفتگو کرو تو تمہارے اور ان کے درمیان ایک نیزے کا فاصلہ رہے۔ ۱۲م

۱۲۷۸۔ **عن** یعلی بن عطاء عن رجل من آل الشرید یقال له عمرو عن ابیه قال: کان فی وفد ثقیف رجل مجزوم فارسل الیه النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اِرْجِعْ فَقَدْ بَایَعْنَاكَ۔

حضرت یعلی بن عطاء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے وہ خاندان شرید کے ایک مرد سے راوی جن کو عمرو کہا جاتا تھا وہ اپنے والد سے روایت کرتے کہ وفد ثقیف میں ایک جزامی مرد تھے تو حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کو کہلا بھیجا: جاؤ تم سے ہم نے بیعت کرلی۔ ۱۲م

۱۲۷۹۔ عن أنس رضی الله تعالیٰ عنه قال: رای النبی صلی الله تعالیٰ علیه و سلم مجذوما فقال: یَا أَنَسُ! اِثْنِ الْبِسَاطَ لَا یَطَأُ عَلَیْهِ بِقَدَمِهٖ۔

۱۲۷۶۔ السنن الکبری للبیهقی، ۲۱۸/۷ ☆

۱۲۷۷۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۷۸/۱ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱۷۸/۲

۱۲۷۸۔ السنن لابن ماجه، باب الجذام، ۲۶۱/۲

۱۲۷۹۔ العلل المتناهیة لابن الجوزی، ۳۸۷/۲ ☆ کنز العمال للمتقی، ۲۸۳۴۱، ۹۶/۱۰

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک مجذوم کو آتے دیکھا تو فرمایا: اے انس! بچھونا الٹ دو۔ کہیں یہ اس پر اپنا پاؤں نہ رکھ دے۔

١٢٨٠ ـ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالىٰ عنهما قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : إِنْ كَانَ شَیْءٌ مِّنَ الدَّآءِ يُعْدِیْ فَهُوَ هٰذَا يَعْنِی الْجُذَامَ ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر کوئی بیماری اڑ کر لگ سکتی تو وہ یہ ہی ہے۔

١٢٨١ ـ **عن** ابن ابی مليكه رضی الله تعالىٰ عنه قال : ان عمر بن الخطاب رضى الله تعالىٰ عنه مر بأمرأة مجذومة و هى تطوف بالبيت و قال لها : يا امة الله ! لا توذى الناس ، لو جلست فى بيتك ، فجلست ، فمربها رجل بعد ذلك فقال : ان الذى كان نهاك قد مات فاخرجى ، قالت : ماكنت لا طيعه حيا و اعصيه ميتا ۔

حضرت ابن ابی ملیکہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم نے ایک جذامی عورت کو کعبہ معظمہ کا طواف کرتے دیکھا۔ فرمایا: اے اللہ کی لونڈی! لوگوں کو ایذا نہ دے، اچھا ہو کہ تم اپنے گھر میں بیٹھی رہو۔ پھر وہ گھر سے نہ نکلیں۔ امیر المؤمنین کے وصال کے بعد ایک شخص ان کے پاس گئے اور کہا: جنہوں نے تم کو نکلنے سے منع کیا تھا ان کا انتقال ہو چکا۔ لہذا اب تم نکلو، بولیں: میری غیرت یہ گوارا ہی نہیں کرتی کہ جس کی اطاعت میں ان کی زندگی میں کرتی تھی اب بعد انتقال ان کی نافرمانی کروں۔ ۱۲م

(٦) جذامی کے ساتھ قیام وطعام

١٢٨٢ ـ **عن** خارجة بن زيد رضی الله تعالىٰ عنه قال : ان عمر بن الخطاب رضى الله تعالىٰ عنه دعا هم لغدائه فها بو و كان فيهم معيقيب و كان به جزام فاكل معيقيب معهم ، فقال له عمر : خذ مما يليك و من شقك ، فلو كان غيرك ما آكلنى فى صحفة و لكان بينى و بينه قيد رمح ۔

فقیہ مدینہ حضرت خارجہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین

١٢٨١ ـ كنز العمال للمتقى، ٢٨٥٠٤، ٩٦/١٠

١٢٨٢ ـ الطبقات الكبرى لابن سعد ، ☆ كنز العمال للمتقى، ٢٨٥٠١، ٩٥/١٠

حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے صبح کو کچھ لوگوں کی دعوت کی، لوگوں کو کچھ تشویش ہوئی کہ ان میں حضرت معیقیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی تھے جن کو یہ مرض تھا۔ لیکن ان کو سب کیساتھ کھانے میں شریک کیا گیا اور امیر المؤمنین نے ان سے فرمایا: اپنے قریب سے اپنی طرف سے لیجئے اگر آپ کے سوا کوئی اور اس مرض کا ہوتا تو میرے ساتھ ایک رکابی میں نہ کھاتا اور مجھ میں اور اس میں ایک نیزے کا فاصلہ ہوتا۔ ۱۲ م

۱۲۸۳- **عن** خارجة بن زيد رضى الله تعالىٰ عنه قال : ان عمر بن الخطاب وضع له العشاء مع الناس يتعشون فخرج فقال : لمعيقيب بن ابى فاطمة الدوسى و كان له صحبة و كان من مهاجر الحبشة ، ادن فاجلس ، و ايم الله : لو كان غيرك به الذى بك لما جلس منى ادنى من قيد رمح۔

فقیہ مدینہ حضرت خارجہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دستر خوان پر شام کو کھانا رکھا گیا۔ لوگ حاضر تھے۔ امیر المؤمنین برآمد ہوئے کہ ان کیساتھ کھانا تناول فرمائیں۔ معیقیب بن ابی فاطمہ دوسی صحابی مہاجر حبشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا: قریب آیئے، بیٹھئے، خدا کی قسم! دوسرا ہوتا تو ایک نیزے سے کم فاصلہ پر میرے پاس نہ بیٹھتا۔

۱۲۸۴- **عن** محمود بن لبيد رضى الله تعالىٰ عنه قال ۔ امرنى يحيى بن الحكم على جرش ، فقدمنها فحدثونى ان عبد الله بن جعفررضى الله تعالىٰ عنهما حدثهم أن رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم قال لصاحب هذا لوجع ، الجذام اتقوه كما يتقى السبع ، اذ اهبط و اديا فاهبطوا غيره فقلت لهم: و الله ! لئن كان اِبن جعفر حدثكم هذا ما كذبكم ، فلما عزلنى عن جرش فقدمت المدينة فلقيت عبد الله بن جعفر فقلت : يا أبا جعفر! ما حديث حدثنى به عنك اهل جرش ، قال : فقال : كذبوا و الله ! ما حدثتهم هذا و لقد رأيت عمر بن الخطاب يؤتى بالإناء فيه الماء فيعطيه معيقيبا و كان رجلا قدأسرع فيه ذلك الوجع فيشرب منه ثم يتناوله عمر من يده فيضع فمه موضع فمه حتى يشرب منه فعرفت انما

۱۲۸۳- الطبقات الكبرى لابن سعد، ۴/۱۱۸ ☆ كنز العمال للمتقى، ۲۸۵۰۲، ۱۰/۹۶

۱۲۸۴- الطبقات الكبرى لابن سعد، ۴/۱۱۷ ☆ كنز العمال للمتقى، ۲۸۵۰۰، ۱۰/۹۴

يصنع عمر ذلك فرارا من أن يدخله شئ من العدوى ، قال : و كان يطلب له الطب من كل من سمع له بطب حتى قدم عليه رجلان من أهل اليمن فقال: هل عند كما من طب لهذا الرجل الصالح ، فان هذا الوجع قد أسرع فيه فقالا : أما شئ يذهبه فلا نقدر عليه ، و لكنا سند اويه دواء يقفه فلا يزيد ، فقال عمر : عافية عظيمة ان يقف فلا يزيد فقالا له : هل تنبت ارضك الخنظل ؟ قال : نعم ، قالا : فأجمع لنا منه فامر فجمع له منه مكتلين عظيمين فعمدا الى كل حنظلة فشقاها ثنتين ، ثم اضجعا معيقيبا ثم أخذ كل رجل منهما بِاحدى قدميه ، ثم جعلا يدلكان بطون قدميه الحنظلة حتى اذا محقت أخذا أُخرى حتى رأينا معيقيبا يتنخم أخضر مرا ، ثم أرسلاه فقالا لعمر ، لا يزيد و جعة بعد هذا أبدا قال: فو الله! ما زال معيقيب متماسكالا يزيد و جعه حتى مات ۔

حضرت محمود بن لبید انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بعض ساکنان موضع جرش نے بیان کیا کہ حضرت عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے حدیث بیان کی کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جزامی سے بچو جیسے درندے سے بچتے ہو وہ ایک نالے میں اترے تو تم دوسرے میں اترو میں نے کہا: واللہ! اگر عبد اللہ بن جعفر نے یہ حدیث بیان کی تو غلط نہ کہا جب میں مدینہ طیبہ آیا۔ ان سے ملا اور اس حدیث کا حال پوچھا۔ کہ اہل جرش آپ سے یوں ناقل تھے۔ فرمایا: واللہ انہوں نے غلط نقل کی میں نے یہ حدیث ان سے نہ بیان کی۔ میں نے تو امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم کو یہ دیکھا کہ پانی ان کے پاس لایا جاتا۔ وہ معیقیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیتے۔ معیقیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ پی کر اپنے ہاتھ سے امیر المؤمنین کو دیتے امیر المؤمنین ان کے منہ رکھنے کی جگہ اپنا منہ رکھ کر پانی پیتے۔ میں سمجھتا کہ امیر المؤمنین یہ اس لئے کرتے ہیں کہ بیماری اڑ کر لگنے کا خطرہ ان کے دل میں نہ آنے پائے۔ حضرت عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: امیر المؤمنین فاروق اعظم جسے طبیب سنتے معیقیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کیلئے اس سے علاج چاہتے۔ دو حکیم یمن سے آئے۔ ان سے بھی فرمایا: وہ بولے جاتا رہے یہ تو ہم سے ہو نہیں سکتا۔ ہاں ایسی دوا کر دیں گے کہ بیماری ٹھہر جائے بڑھنے نہ پائے۔ امیر المؤمنین نے فرمایا: بڑی تندرستی ہے کہ مرض ٹھہر جائے بڑھنے نہ پائے انہوں نے دو بڑی زنبیلیں بھروا کر اندرائن کے تازہ پھل منگوائے جو خربوزہ کی شکل اور نہایت تلخ ہوتے ہیں۔ پھر

ہر پھل کے دو دو ٹکڑے کئے اور معیقیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو لٹا کر دونوں طبیبوں نے ایک ایک تلوے پر ایک ایک ٹکڑا ملنا شروع کیا۔ جب وہ ختم ہوگیا دوسرا لیا یہاں تک معیقیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے منہ اور ناک سے سبز رنگ کی کڑوی رطوبت نکلنے لگی اس وقت چھوڑ کر دونوں طبیبوں نے کہا اب بیماری کبھی ترقی نہ کرے گی۔ حضرت عبد اللہ فرماتے ہیں۔ واللہ! معیقیب اس کے بعد ایک ٹھہری حالت پر رہے۔ تادم مرگ مرض کی زیادتی نہ ہوئی۔

۱۲۸۵۔ **عن** عبد الرحمن بن القاسم عن ابیه رضی الله تعالیٰ عنهما قال۔ قدم علی ابی بکر و فد من ثقیف فأتی بطعام فدنا القوم وتنحی رجل به هذا الداء یعنی الجزام فقال له ابو بکر: ادنه فدنا قال: کل فاکل، و جعل ابو بکر یضع یده موضع یده فیاکل مما یاکل من المجذوم۔

حضرت عبد الرحمٰن بن قاسم بن محمد بن ابی بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت ہے کہ یہ اپنے والد حضرت قاسم بن محمد سے راوی کہ امیر المؤمنین حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دربار میں قوم ثقیف کی سفارت حاضر ہوئی کھانا حاضر لایا گیا۔ وہ لوگ نزدیک آئے مگر ایک صاحب کہ اس مرض میں مبتلا تھے الگ ہوگئے۔ صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: قریب آؤ قریب آئے فرمایا: کھانا کھاؤ کھانا کھایا۔ حضرت قاسم فرماتے ہیں۔ صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس طرح شروع کیا کہ جہاں سے وہ مجذوم نوالہ لیتے وہیں سے صدیق اکبر نوالہ لیکر نوش فرماتے۔

۱۲۸۶۔ **عن** نافع بن القاسم رضی الله تعالیٰ عنه عن جدته فطیمة رضی الله تعالیٰ عنهما قالت دخلت علی عائشة الصدیقه رضی الله تعالیٰ عنها فسألتها أ کان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یقول فی المجذومین: فروا منهم کفرارکم من الاسد، قالت: کلا و لکنه لا عدوی فمن اعدی الاول۔

حضرت نافع بن قاسم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اپنی دادی حضرت فطیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روای۔ فرماتی ہیں: کہ میں ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی

۱۲۸۵۔ کنز العمال للمتقی، ۲۸۴۹۸، ۹۳/۱۰

۱۲۸۶۔ کنز العمال للمتقی، ۲۸۵۰۷، ۹۷/۱۰

اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئی اور آپ سے کہا: کیا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مجذوموں کے بارے میں یہ فرماتے کہ ان سے ایسا بھاگو جیسا شیر سے بھاگتے ہو؟ ام المؤمنین نے فرمایا: ہرگز نہیں بلکہ یہ فرماتے تھے کہ بیماری اڑ کر نہیں لگتی۔ جسے پہلے ہوئی اسے کس کی اڑ کر لگی۔

﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ام المؤمنین کا یہ انکار اپنے علم کی بنا پر ہے، یعنی میرے سامنے ایسا نہ فرمایا بلکہ یوں فرمایا اور ہے یہ کہ دونوں ارشاد حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بصحت کافیہ ثابت ہیں۔

حدیث جلیل عظیم صحیح مشہور بلکہ متواتر جس سے ام المؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے استدلال کیا کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ''لا عدوی'' بیماری اڑ کر نہیں لگتی۔

یہ حدیث تیرہ صحابہ کرام سے مروی ہے۔ اس کے متعدد طرق میں وہ جواب قاطع ہر شک وارتیاب ہوا جسے ام المؤمنین نے اپنے استدلال میں روایت فرمایا۔

صحیحین وسنن ابی داؤد وشرح معانی الآثار امام طحاوی وغیرہا میں حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے۔ جب حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ فرمایا کہ بیماری اڑ کر نہیں لگتی، تو ایک بادیہ نشین نے عرض کی: یا رسول اللہ! پھر اونٹوں کا کیا حال ہے کہ ریتی میں ہوتے ہیں جیسے ہرن یعنی صاف شفاف بدن، ایک اونٹ خارش والا آکر ان میں داخل ہوتا ہے جس سے خارش ہو جاتی ہے۔ حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: فمن اعدی الاول، اس پہلے کو کس کی اڑ کر لگی۔

احمد ومسلم وابو داؤد وابن ماجہ کے یہاں حدیث ابن عمر سے ہے ارشاد فرمایا: ذلکم القدر فمن اجرب الاول یہ تقدیری باتیں ہیں بھلا پہلے کو کس نے کھجلی لگا دی۔

یہی ارشاد احادیث عبد اللہ بن مسعود، عبد اللہ بن عباس ابو امامہ باہلی، اور عمیر بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہم میں مروی ہوا حدیث اخیر میں اس توضیح کے ساتھ ہے کہ فرمایا: الم تروا الی البعیر یکون فی الصحراء فیصبح و فی کر کرتہ اوفی مراق بطنہ نکتۃ من جرب لم تکن قبل ذلک فمن اعدی الاول

کیا دیکھتے نہیں کہ اونٹ جنگل میں ہوتا ہے یعنی الگ تھلگ کہ اس کے پاس کوئی بیمار اونٹ نہیں صبح کو دیکھو تو اس کے بیچ سینے یا پیٹ کی نرم جگہ میں کھجلی کا دانہ موجود ہے بھلا اس پہلے کو کس کی اڑ کر لگ گئی۔

حاصل ارشاد یہ ہے کہ قطع تسلسل کیلئے ابتداء بغیر دوسرے سے منتقل ہوئے خود اس میں بیماری پیدا ہونے کا ماننا لازم ہے۔ تو حجت قاطعہ سے ثابت ہوا کہ بیماری خود بخود بھی حادث ہو جاتی ہے۔ اور جب یہ مسلم تو دوسرے میں انتقال کے سبب پیدا ہونا محض وہم علیل وادعائے بے دلیل رہا۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/ ۲۴۵

اب بتوفیق اللہ تعالی تحقیق حکم سنئے۔

اقول وباللہ التوفیق: احادیث قسم ثانی تو اپنے افادہ میں صاف صریح ہیں کہ بیماری اڑ کر نہیں لگتی۔ کوئی مرض ایک سے دوسرے کی طرف سرایت نہیں کرتا۔ کوئی تندرست بیمار کے قرب واختلاط سے بیمار نہیں ہو جاتا۔ جسے پہلے شروع ہوئی اس کو کس کی اڑ کر لگی، ان متواتر و روشن وظاہر ارشادات عالی کو سن کر یہ خیال کسی طرح گنجائش نہیں پاتا کہ واقع میں تو بیماری اڑ کر لگتی ہے مگر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے زمانہ جاہلیت کا وسوسہ اٹھانے کے لئے مطلقا اس کی نفی فرمائی ہے۔

پھر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم واجلہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی عملی کارروائی مجذوموں کو اپنے ساتھ کھلانا، ان کا جوٹھا پانی پینا ان کا ہاتھ اپنے ہاتھ سے پکڑ کر برتن میں رکھنا، خاص ان کے کھانیکی جگہ نوالہ اٹھا کر کھانا، جہاں منہ لگا کر انہوں نے پانی پیا بالقصد اسی جگہ منہ رکھ کر نوش کرنا یہ اور یہ بھی واضح کر رہا ہے کہ عدوی یعنی ایک کی بیماری دوسرے کو لگ جانا محض خیال باطل ہے۔ ورنہ اپنے کو بلا کیلئے پیش کرنا شرع ہرگز روا نہیں رکھتی۔ قال اللہ تعالیٰ۔

و لا تلقوا بایدیکم الی التھلکۃ۔

آپ اپنے ہاتھوں ہلاکت میں نہ پڑو۔

رہیں قسم اول (مجذوموں سے دور ونفور رہنے) کی حدیثیں وہ اس درجۂ عالیہ صحت پر نہیں جس پر احادیث نفی ہیں۔ ان میں اکثر ضعیف ہیں۔ اور بعض غایت درجہ حسن ہیں صرف حدیث اول کی تصحیح ہو سکی ہے مگر وہی حدیث اس سے اعلیٰ وجہ پر جو صحیح بخاری میں آئی خود اسی

میں ابطال عدوی موجود کہ مجذوم سے بھاگو اور بیماری اڑ کر نہیں لگتی تو یہ حدیث خود واضح فرما رہی ہے کہ بھاگنے کا حکم اس وسوسہ اور اندیشہ کی بنا پر نہیں۔

معہذا صحت میں اس کا پایہ بھی دیگر احادیث نفی سے گرا ہوا ہے کہ اسے امام بخاری نے مسندا روایت نہ کیا بلکہ بطور تعلیق۔

لہذا اصلاً کوئی حدیث ثبوت عدوی میں نص نہیں۔ یہ تو متواتر حدیثوں میں فرمایا کہ بیماری اڑ کر نہیں لگتی۔ اور یہ ایک حدیث میں بھی نہیں آیا کہ عادی طور پر اڑ کر لگ جاتی ہے۔

ہاں وہ حدیث کہ جذامیوں کی طرف نظر جما کر نہ دیکھو ان کی طرف تیز نگاہ نہ کرو۔ صاف یہ تحمل رکھتی ہے کہ ادھر زیادہ دیکھنے سے تمہیں گھن آئے گی، نفرت پیدا ہوگی، ان مصیبت زدوں کو تم حقیر سمجھو گے۔ ایک تو یہ خود حضرت عزت کو پسند نہیں، پھر اس سے ان گرفتاران بلا کو ناحق ایذاء پہونچے گی۔ اور یہ روا نہیں۔

علامہ مناوی تیسیر شرح جامع صغیر میں فرماتے ہیں۔

(لا تحدو النظر) لانه اذى ان لا تعافوهم فتزدروهم او تحتقروهم۔

علامہ فتنی مجمع بحار الانوار میں فرماتے ہیں

لا تديموا النظر الى المجذومين۔ لانه اذا ادامه حقر و تازى به المجذوم۔

اور ایک حدیث میں وفد ثقیف کے ایک ثقفی سے فرمایا: پلٹ جاؤ تمہاری بیعت ہوگئی، اس میں متعدد وجوہ ہیں۔

☆ انہیں مجلس اقدس میں نہ بلایا کہ حاضرین دیکھ کر حقیر نہ سمجھیں۔

☆ حضار میں کسی کو دیکھ کر یہ خیال پیدا نہ ہو کہ ہم ان سے بہتر ہیں۔ خود بینی اس مرض سے بھی سخت تر بیماری ہے۔

☆ مریض اہل مجمع کو دیکھ کر غمگین نہ ہو کہ یہ سب ایسے چین میں ہیں اور وہ بلا میں۔ تو اسکے قلب میں تقدیر کی شکایت پیدا ہوگی۔

☆ حاضرین کا لحاظ خاطر فرمایا کہ عرب بلکہ عرب و عجم جمہور بنی آدم بالطبع ایسے مریض کی قربت سے برا مانتے ہیں، نفرت لاتے ہیں۔

☆ ممکن کہ خاطر مریض کا لحاظ فرمایا۔ کہ ایسا مریض خصوصاً نو مبتلا خصوصاً ذی وجاہت مجمع

میں آتے ہوئے شرماتا ہے۔

☆ ممکن کہ مریض رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاتھوں سے رطوبت نکلتی تھی تو۔ چاہا کہ مصافحہ فرمائیں۔

غرضکہ واقعہ حال محل صد گونہ احتمال ہوتا ہے، حجت عام نہیں ہوسکتا۔

ایک حدیث میں بچھونا لپیٹنے کو فرمایا۔

اقول: ممکن کہ اس لئے فرمایا ہو کہ مریض کے پاؤں سے رطوبت نہ ٹپکے

ایک حدیث میں یہ کہ اگر کوئی بیماری اڑکر لگتی ہو تو جذام ہے۔ اگر کا لفظ خود بتاتا ہے کہ اڑکر لگنا ثابت نہیں۔

تیسیر میں ہے۔

قوله ان كان ، دليل على ان هذا الامر غير محقق عنده۔

رہا اس وادی سے جلد گزر جانا

اقول: اس میں وہ پانچ وجوہ پیشیں جاری جو حدیث سابق کے بارے میں گزریں۔ فافهم

اور وہ حدیث کہ فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان بی بی کو منع فرمایا:

اقول: وہاں بھی چار وجہ اولیں جاری کما لا یخفی۔

اور دو حدیثوں میں امیر المؤمنین کا حضرت معیقیب رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے فرمانا: کہ دوسرا ہوتا تو مجھ سے ایک نیزے کے فاصلہ پر بیٹھتا۔

اقول: انہیں حدیثوں میں ہے کہ ان کو اپنے ساتھ کھلایا، اگر یہ امر عدویٰ کا سبب عادی ہوتا تو اہل فضل کی خاطر سے اپنے آپ کو معرض بلا میں ڈالنا روا نہ ہوتا۔

اور بعد کی حدیث نے تو خوب ظاہر کر دیا کہ امیر المؤمنین خیال عدویٰ کی بیخ کنی فرماتے تھے۔ نری خاطر منظور تھی تو اس شدت مبالغہ کی کیا حاجت تھی کہ پانی انہیں پلا کر ان کے ہاتھ سے لیکر خاص منہ رکھنے کی جگہ پر منہ لگا کر خود پیتے۔ معلوم ہوا کہ عدویٰ بے اصل ہے، تو اس فرمانے کا منشا مثلا یہ ہوا کہ ایسے مریض سے تنفر انسان کا طبعی امر ہے، آپ کا فضل اس پر حامل ہے کہ وہ تنفر مضمحل وزائل ہو گیا۔ دوسرا ہوتا تو ایسا نہ ہوتا۔

قول مشہور و مذہب جمہور و مشرب منصور کہ دوری و فرار کا حکم اس لئے ہے کہ اگر قرب و اختلاط رہا اور معاذ اللہ قضا و قدر سے کچھ مرض اسے بھی حادث ہو گیا تو ابلیس لعین اسکے دل میں وسوسہ ڈالے گا کہ دیکھ بیماری اڑ کر لگ گئی۔ اول تو یہ ایک امر باطل کا اعتقاد ہوگا۔ اسی قدر فساد کیلئے کیا کم تھا پھر متواتر حدیثوں میں سن کر کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صاف فرمایا ہے بیماری اڑ کر نہیں لگتی۔ یہ وسوسہ دل مں جمنا سخت خطرناک اور ہائل ہوگا۔ لہذا ضعیف الیقین لوگوں کو اپنا دین بچانے کیلئے دوری بہتر ہے ہاں، کامل الایمان وہ کرے جو صدیق اکبر و فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کیا اور کس قدر مبالغہ کے ساتھ کیا۔ اگر عیاذ اًباللہ کچھ حادث ہوتا ان کے خواب میں بھی خیال نہ گزرتا کہ یہ عدوائے باطلہ سے پیدا ہوا۔ ان کے دلوں میں کوہ گراں شکوہ سے زیادہ مستقر تھا کہ لن یصیبنا الا ما کتب اللہ لنا بے تقدیر الہی کچھ نہ ہو سکے گا۔

اسی طرف اس قول و فعل حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہدایت فرمائی کہ اپنے ساتھ کھلایا اور کل ثقة باللہ و توکلا علیہ فرمایا۔

امام اجل امین۔ امام الفقہاء والمحدثین، امام اہل الجرح والتعدیل امام اہل التصحیح و التعلیل، حدیث و فقہ دنوں کے حاوی سیدنا امام ابو جعفر طحاوی نے شرح معانی الآثار شریف میں دربارہ نفی عدویٰ احادیث روایت کر کے یہی تفصیل بیان فرمائی۔

بالجملہ مذہب معتمد و صحیح و رجیح و تجیح یہ ہے کہ جذام، کھجلی، چیچک، طاعون وغیرہا اصلا کوئی بیماری ایک کی دوسرے کو ہرگز ہرگز اڑ کر نہیں لگتی، یہ محض اوہام بے اصل ہیں۔ کوئی وہم پکائے جائے تو کبھی اصل بھی ہو جاتا ہے کہ ارشاد ہوا۔

انا عند ظن عبد ی بی۔

وہ اس دوسرے کی بیماری اسے نہ لگی بلکہ خود اس کی باطنی بیماری کہ وہم پرورده تھی صورت پکڑ کر ظاہر ہو گئی۔

فیض القدیر میں ہے۔

بل الوہم وحدہ من اکبر اسباب الاصابة

اس لئے اور نیز کراہت واذیت وخود بینی وتحقیر مجذوم سے۔ بچنے کے واسطے اور اس

دور اندیشی ہے کہ مبادا اسے کچھ پیدا ہوا اور ابلیس لعین وسوسہ ڈالے کہ دیکھ بیماری اڑ کر لگ گئی اور معاذ اللہ اس امر کی حقانیت اس کے خطرہ میں گزرے گی جسے مصطفی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم باطل فرما چکے۔ یہ اس مرض سے بھی بدتر مرض ہوگا۔ ان وجوہ سے شرع حکیم ورحیم نے ضعیف الیقین لوگوں کو حکم استحبابی دیا ہے کہ اس سے دور رہیں۔ اور کامل الایمان بندگان خدا کیلئے کچھ حرج نہیں کہ وہ ان سب مفاسد سے پاک ہیں۔

خوب سمجھ لیا جائے کہ دور ہونے کا حکم ان حکمتوں کی وجہ سے ہے۔ نہ یہ کہ معاذ اللہ بیماری اڑ کر لگتی ہے۔ اسے تو اللہ ورسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رد فرما چکے جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

اقول: پھر از آنجا کہ یہ حکم ایک احتیاطی استحبابی ہے واجب نہیں۔ لہذا ہرگز کسی واجب شرعی کا معارضہ نہ کرے گا۔ مثلا معاذ اللہ جسے یہ عارضہ ہو اس کے اولاد واقارب وزوجہ سب اس احتیاط کے باعث اس سے دور بھاگیں اور اسے تنہا وضائع چھوڑ جائیں یہ ہرگز حلال نہیں۔ بلکہ زوجہ ہرگز اسے ہم بستری سے بھی منع نہیں کر سکتی۔ لہذا ہمارے شیخین مذہب امام اعظم، وامام ابو یوسف رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے نزدیک جذام شوہر سے عورت کو درخواست فسخ نکاح کا اختیار نہیں۔ اور خدا ترس بندے تو ہر بیکس بے یار کی اعانت اپنے ذمہ پر لازم سمجھتے ہیں۔ حدیث میں ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

الله الله فی من لیس له الا الله ۔

اللہ سے ڈور اللہ سے ڈرو، اس کے بارے میں جس کا کوئی نہیں سوا اللہ کے

لہذا علماء کا اتفاق ہے کہ مجذوم کے پاس بیٹھنا اٹھنا مباح ہے اور اس کی خدمت گزاری وتیمارداری موجب ثواب۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/۲۵۳

٦

کتاب الزکوۃ

ابواب

زکوۃ کی اہمیت وفرضیت ۱۵۷
بنو ہاشم کیلئے زکوۃ حرام ۱۷۱
مصارف زکوۃ وصدقات ۱۷۸
فضائل صدقہ ۱۸۱
حیلۂ شرعی ۱۹۲
صدقۂ فطر ۱۹۴
چندہ اور اسراف ۱۹۶
احکام سوال ۱۹۹
مال جمع کرنا ۲۰۵

اللہ

۱۔ زکوۃ کی اہمیت وفرضیت

(۱) فضائل زکوۃ

١٢٨٧۔ **عن** أم المؤمنين عائشة الصديقه رضی الله تعالیٰ عنها قالت: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : مَا خَالَطَتِ الصَّدَقَةُ اَوْ مَالُ الزَّکٰوةِ مَالاً اِلَّا اَفْسَدَتْهُ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: زکوۃ کا مال جس مال میں ملا ہوگا اسے، تباہ وبرباد کردے گا۔

١٢٨٨۔ **عن** أبی هريره رضی الله تعالیٰ عنه عن امير المؤمنين عمر الفاروق الاعظم رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : مَا تَلَفَ مَالٌ فِی بَرٍّ وَّ لَا بَحْرٍ اِلَّا بِحَبْسِ الزَّکٰوةِ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں: کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: خشکی وتری میں جو مال تلف ہوتا ہے وہ زکوۃ نہ دینے ہی سے تلف ہوتا ہے۔

١٢٨٩۔ **عن** جابر بن عبد الله رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : مَنْ اَدّٰی زَکٰوةَ مَالِهٖ فَقَدْ اَذْهَبَ اللّٰهُ شَرَّهٗ۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے اپنے مال کی زکوۃ ادا کردی بیشک اللہ تعالیٰ نے اس مال کا شر اس سے دور فرمادیا۔ فتاوی رضویہ ۳۳۴/۴

١٢٨٧۔ مجمع الزوائد للهيثمی، ٦٤/٣ ☆ الترغيب و الترهيب للمنذری، ٥٤٣/١
التفسير لابن كثير، ١٩٣/٢ ☆ الجامع الصغير للسيوطی، ٤٨٢/٢
١٢٨٨۔ مجمع الزوائد للهيثمی، ٦٣/٣ ☆ الترغيب و الترهيب للمنذری، ٥٤٢/١
كنز العمال للمتقی، ١٥٨٠٧، ٣٠٦/٦ ☆ كشف الخفاء للعجلونی، ٤١٦/٢
الجامع الصغير للسيوطی، ٤٨١/٢ ☆ السلسلة الضعيفة للالبانی، ٥٧٥
١٢٨٩۔ المستدرك للحاكم، ٣٩٠/١ ☆ الترغيب والترهيب للمنذری، ٥١٩/١
مجمع الزوائد للهيثمی، ٦٣/٣ ☆ كنز العمال للمتقی، ١٥٧٧٨، ٣٨٢/٦

۱۲۹۰۔ **عن** الحسن البصری رضی الله تعالیٰ عنه مرسلا قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : حَصِّنُوا أَمْوَالَكُمْ بِالزَّكٰوةِ وَدَاوُوا مَرْضَاكُمْ بِالصَّدَقَةِ۔

حضرت حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرسلا روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنے مالوں کو مضبوط قلعوں میں کرلو زکوۃ دے کر اور اپنے بیماروں کا علاج کرو خیرات سے۔

۱۲۹۷۔ **عن** جماعة من الصحابة رضی الله تعالیٰ عنهم قالوا : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم حَصِّنُوا أَمْوَالَكُمْ بِالزَّكٰوةِ وَدَاوُوا مَرْضَاكُمْ بِالصَّدَقَةِ۔

صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی ایک جماعت سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنے مالوں کو مضبوط قلعوں میں کرلو زکوۃ دے کر اور اپنے بیماروں کا علاج کرو خیرات سے۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اے عزیز! ایک بے عقل گنوار کو دیکھ! کہ تخم گندم اگر پاس نہیں ہوتا بہزار دقت قرض دام سے حاصل کرتا ہے اور اسے زمین میں ڈال دیتا ہے اس وقت تو اس نے اپنے ہاتھوں سے خاک میں ملا دیا مگر امید لگی ہے۔ کہ خدا چاہے تو یہ کھونا بہت کچھ پانا ہو جائے گا۔ تجھے اس گنوار کسان کے برابر بھی عقل نہیں۔ یا جس قدر ظاہری اسباب پر بھروسہ ہے اپنے مالک جل وعلا کے ارشاد پر اتنا اطمینان بھی نہیں کہ اپنے مال بڑھائے۔ اور ایک ایک دانہ کا ایک ایک پیڑ بنانے کو زکوۃ کا بیج ڈالے وہ فرماتا ہے۔ زکوۃ دو تمہارا مال بڑھے گا اگر دل سے اس فرمان پر یقین نہیں جب تو کھلا کفر ہے۔ ورنہ تجھ سے بڑھ کر احمق کون کہ اپنے یقینی نفع دین و دنیا کی ایسی

۱۲۹۰۔	المراسیل لابی داؤد،	۸	☆	السنن الکبری للبیهقی،	۳/۲۸۲
	مجمع الزوائد للهیثمی،	۳/۶۳	☆	المعجم الکبیر للطبرانی،	۱۰/۱۵۸
	الترغیب و الترهیب للمنذری،	۱/۵۲۰	☆	کنز العمال للمتقی،	۱۵۷۵۹، ۶/۲۹۲
	حلیة الاولیاء لابی نعیم،	۲/۱۰۴	☆	تاریخ بغداد للخطیب،	۶/۳۳۴
	کشف الخفاء للعجلونی،	۱/۴۳۲	☆	العلل المتناهیة،	۲/۲
۱۲۹۱۔	المعجم الکبیر للطبرانی،	۱۰/۵۸	☆	السنن الکبری للبیهقی،	۳/۲۸۲
	الجامع الصغیر للسیوطی،	۱/۲۲۷	☆		

بھاری تجارت چھوڑ کر دونوں جہاں کا زیاں مول لیتا ہے۔ فتاوی رضویہ ۴/۴۳۴

(۲) زکوۃ کی فرضیت

۱۲۹۲۔ **عن** علقمة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اِنَّ تَمَامَ اِسْلَامِکُمْ اَنْ تُؤَدُّوْا زَکٰوۃَ اَمْوَالِکُمْ۔

حضرت علقمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہارے اسلام کا پورا ہونا یہ ہے کہ اپنے مالوں کی زکوۃ ادا کرو۔

۱۲۹۳۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : مَنْ کَانَ یُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ فَلْیُؤَدِّ زَکٰوۃَ مَالِهٖ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو اللہ اور اللہ کے رسول پر ایمان لایا اس پر لازم ہے کہ اپنے مال کی زکوۃ ادا کرے۔

(۳) حولان حول پر زکوۃ ادا کرنا واجب ہے

۱۲۹۴۔ **عن** أم المؤمنین عائشة الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنها قالت : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : لَا زَکٰوۃَ فِیْ مَالٍ حَتّٰی یَحُوْلَ عَلَیْهِ الْحَوْلُ۔

فتاوی رضویہ ۴/۳۸۸

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کسی مال میں زکوۃ کی ادائگی اس وقت تک واجب نہیں جب تک ایک سال قمری نہ گزر جائے۔ ۱۲م

۱۲۹۲۔ مجمع الزوائد للهیثمی، ۳/۶۲ ☆ الترغیب و الترهیب للمنذری، ۱/۵۲۰
۱۲۹۳۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۲/۴۲٤ ☆ کنز العمال للمتقی، ٤٣٣٧٧، ١٥/٨٤٩
۱۲۹٤۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء لا زکوة علی المال المستفاد حتی الخ ١/٨٠
السنن لابن ماجه، باب من استفاد مالا، ١/١٢٨
المسند لاحمد بن حنبل، ١/١٤٨ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ٢/٥٨٤
نصب الرایة للزیلعی، ٢/٣٢٨ ☆ تلخیص الحبیر لابن حجر، ١/١٥٦
اتحاف السادة للزبیدی، ٤/١٦ ☆ کنز العمال للمتقی، ١٥٨٦١، ٦/٣٢٣
ارواء الغلیل للالبانی، ٣/٢٥٤ ☆

(۴) زیور کی زکوۃ فرض ہے

۱۲۹۵۔ **عن** أم المؤمنين عائشة الصديقة رضی الله تعالیٰ عنها قالت: دخل علی رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم فرای فی یدی فتخات من ورق فقال: ما هذا يا عائشة! فقلت: صنعتهن اتزين لك يا رسول الله! قال: أَتُؤَدِّيْنَ زَكٰوتَهُنَّ؟ قلت: لا، او ما شاء الله، قال: هُوَ حَسْبُكَ مِنَ النَّارِ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میرے پاس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائے تو میرے ہاتھ میں چاندی کی بڑی بڑی انگوٹھیاں دیکھیں۔ فرمایا: یہ کیا ہے؟ اے عائشہ! میں نے عرض کیا: میں نے ان کو اس لئے بنایا ہے تاکہ آپ کی خاطر بناؤ سنوار کروں۔ فرمایا: تو کیا اسکی زکوۃ ادا کروگی میں نے کہا: نہیں، یا جو کچھ خدا کو منظور تھا کہا، آپ نے یہ سن کر فرمایا: تو جہنم میں لیجانے کو یہ کافی ہے۔ ۱۲م

فتاوی رضویہ ۴/۴۳۶

(۵) زکوۃ نہ دینے والا جہنمی ہے

۱۲۹۶۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم: عُرِضَ عَلَيَّ أَوَّلُ ثَلَاثَةٍ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ وَ أَوَّلُ ثَلَاثَةٍ يَدْخُلُوْنَ النَّارَ، فَأَمَّا أَوَّلُ ثَلَاثَةٍ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ فَالشَّهِيْدُ وَ عَبْدٌ مَّمْلُوْكٌ أَحْسَنَ عِبَادَةَ رَبِّهٖ وَنَصَحَ لِسَيِّدِهٖ وَ عَفِيْفٌ مُتَعَفِّفٌ ذُوْعِيَالٍ، وَ أَمَّا أَوَّلُ ثَلٰثَةٍ يَدْخُلُوْنَ النَّارَ فَأَمِيْرٌ مُّسَلَّطٌ، وَ ذُوْثَرْوَةٍ مِنْ مَالٍ لَا يُؤَدِّیْ حَقَّ اللّٰهِ فِیْ مَالِهٖ، وَ فَقِيْرٌ فُخُوْرٌ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھ پر پیش ہوا کہ تین لوگ جنت میں پہلے جائیں گے اور تین لوگ جہنم میں پہلے داخل کئے جائیں گے۔ جنت میں پہلے جانے والے تین شخص یہ ہونگے۔ شہید، غلام جو اپنے رب کی عبادت میں مشغول رہتا تھا اور اپنے آقا کے حقوق بھی ادا کرتا تھا، اور عیال دار پاکدامن، اور جہنم میں پہلے جانے والے تین شخص یہ ہونگے۔ زبردستی حاکم بننے والا، مالدار زکوۃ

۱۲۹۵۔ السنن لابی داؤد، باب زکوۃ الحلی، ۱/۲۱۸
المستدرك للهاكم، ۱/۳۹۰

نہ دینے والا، بدکار نادار۔

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

غرضکہ زکوۃ نہ دینے کی جانکاہ آفتیں وہ نہیں کہ جن کی تاب آسکے، نہ دینے والے کو ہزار ہا سال ان سخت عذابوں میں گرفتاری کی امید رکھنی چاہیئے کہ ضعیف البنیان انسان کی کیا جان، اگر پہاڑوں پر ڈالی جائیں سرمہ ہو کر خاک میں مل جائیں۔ پھر اس سے بڑھ کر احمق کون کہ اپنا مال جھوٹے سچے نام کی خیرات میں صرف کرے اور اللہ عزوجل کا فرض اور اس بادشاہ قہار کا وہ بھاری قرض گردن پر رہنے دے۔ یہ شیطان کا بڑا دھوکہ ہے کہ آدمی کو نیکی کے پردے میں ہلاک کرتا ہے نادان سمجھتا ہے نیک کام کررہا ہوں اور نہ جانا کہ نفل بے فرض نرے دھوکے کی ٹٹی ہے۔ اس کے قبول کی امید تو مفقود اور اسکے ترک کا وبال عذاب گردن پر موجود۔

اے عزیز! فرض خاص سلطانی قرض ہے۔ اور نفل گویا تحفہ ونذرانہ، قرض نہ دیجئے اور بالائی بیکاری تحفے بھیجئے وہ قابل قبول ہوں گے؟ خصوصاً اس شہنشاہ غنی کی بارگاہ میں جو تمام جہان وجہانیاں سے بے نیاز ہے یوں یقین نہ آئے تو دنیا کے جھوٹے حاکموں ہی کو آزمائے، کوئی زمیندار مال گزاری تو بند کرے اور تحفہ میں ڈالیاں بھیجا کرے۔ دیکھو! تو سرکاری مجرم ٹھرتا ہے یا اس کی ڈالیاں کچھ بہبود کا پھل لاتی ہیں۔

ذرا آدمی اپنے ہی گریبان میں منہ ڈالے۔ فرض کیجئے آسامیوں سے کسی کھنڈساری کا رس بندھا ہوا ہے جب دینے کا وقت آئے وہ رس تو ہرگز نہ دیں۔ مگر تحفہ میں آم خربوزہ بھیجیں۔ کیا یہ شخص ان آسامیوں سے راضی ہوگا۔ یا آتے ہوئے رس کی نادہندگی پر جو آزار نہیں پہونچا سکتا ہے ان آم خربوزے کے بدلے اس سے باز آئے گا۔

سبحان اللہ، جب ایک کھنڈساری کے مطالبہ کا یہ حال ہے تو ملک الملوک، احکم الحاکمین جل وعلا کے قرض کا کیا پوچھنا۔ فتاوی رضویہ ۴/۴۳۶

(۶) زکوۃ نہ دینے پر سزا وعذاب

۱۲۹۷۔ **عن** ابی ہریرة رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم: مَا مِنْ صَاحِبِ ذَهَبٍ وَّ لَا فِضَّةٍ لَا يُؤَدِّیْ مِنْهَا حَقَّهَا اِلَّا اِذَا كَانَ يَوْمُ

۱۲۹۷۔ الصحیح لمسلم، باب تغلیظ عقوبة من لا یودی الزکاة، ۱/۳۱۸

الْقِيَامَةِ صُفِحَتْ لَهٗ صَفَائِحُ مِنْ نَارٍ فَأُحْمِيَ عَلَيْهَا فِي نَارِ جَهَنَّمَ فَيُكْوٰى بِهَا جَنْبُهٗ وَ جَبِيْنُهٗ وَ ظَهْرُهٗ كُلَّمَا رُدَّتْ أُعِيْدَتْ لَهٗ فِي يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهٗ خَمْسِيْنَ أَلْفِ سَنَةٍ حَتّٰى يُقْضٰى بَيْنَ الْعِبَادِ فَيَرٰى سَبِيْلَهٗ، إِمَّا إِلَى الْجَنَّةِ وَ إِمَّا إِلَى النَّارِ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کے پاس سونا یا چاندی ہو اور اس کی زکوۃ نہ دے قیامت کے دن اس زروسیم کی تختیاں بنا کر جہنم کی آگ میں تپائیں گے پھر ان سے اس شخص کی پیشانی اور کروٹ اور پیٹھ داغ دیں گے۔ جب وہ تختیاں ٹھنڈی ہو جائیں گی۔ پھر انہیں تپا کر داغیں گے۔ قیامت کا دن پچاس ہزار برس کا ہے۔ یونہی کرتے رہیں گے یہاں تک کہ تمام مخلوق کا حساب ہو جائیگا۔

فتاوی رضویہ ۴/۴۳۴

١٢٩٨۔ **عن** أبی ذر الغفاری رضی الله تعالیٰ عنه قال: بشر الكانزين برضف يحمى عليه فی نار جهنم فيوضع علی حلمة ثدی احدهم حتی يخرج من نغض كتفيه و يوضع علی نغض كتفيه حتی يخرج من حلمه ثديه۔

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: زکوۃ نکالے بغیر مال جمع کرنے والوں کو گرم پتھر کی بشارت سناؤ جس سے جہنم میں اسکو داغا جائے گا۔ ان کے سرپستان پر وہ جہنم کا گرم پتھر رکھیں گے کہ سینہ توڑ کر شانہ سے نکل جائے۔ اور شانہ کی ہڈی پر رکھیں گے کہ ہڈیاں توڑ کر سینہ سے نکلے گا۔

١٢٩٩۔ **عن** الأحنف بن قيس رضی الله تعالیٰ عنه قال: كنت فی نفر من قريش فمر ابو ذر و هو يقول: بشر الكانزين بكی فی ظهورهم يخرج من جنوبهم و بكی من قبل اقفائهم يخرج من جباههم۔

حضرت احنف بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، کہ میں قریش کی ایک جماعت میں بیٹھا تھا کہ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ کہتے ہوئے گزرے۔ بغیر زکوۃ دیئے خزانہ جمع کرنے والوں کو یہ خوشخبری سنادو کہ وہ پتھر پیٹھ توڑ کر کروٹ سے نکلے گا اور گدی توڑ کر پیشانی سے۔

فتاوی رضویہ ۴/۴۳۵

١٢٩٨۔ الصحيح لمسلم، باب تغليظ من لا يودی الزكاة، ٣٢١/١

١٢٩٩۔ الصحيح لمسلم، باب تغليظ عقوبة من لا يؤدی الزكاة، ٣٢١/١

۱۳۰۰۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضى الله تعالىٰ عنه قال :لا يكوى رحل بكنز فليمس درهم درهما و لا دينار دينارا يوسع جلدة حتى يوضع كل دينار و درهم على جدته ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: کوئی روپیہ دوسرے روپے پر نہ رکھا جائے گا اور نہ کوئی اشرفی دوسری اشرفی سے چھو جائے گی۔ بلکہ زکوۃ نہ دینے والے کا جسم اتنا بڑھا دیا جائے گا کہ لاکھوں کروڑوں جوڑے ہوں تو ہر روپیہ جدا داغ دے گا۔

﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اے عزیز! کیا خدا اور رسول کے فرمان کو یونہی ہنسی ٹھٹھا سمجھتا ہے، یا پچاس ہزار برس کی مدت میں یہ جانکاہ مصیبتیں جھیلنی سہل جانتا ہے۔ ذرا یہیں کی آگ میں ایک آدھ روپیہ گرم کرکے بدن پر رکھ دیکھے۔ پھر کہاں یہ خفیف گرمی، کہاں وہ قہر کی آگ۔ کہاں یہ ایک روپیہ کہاں وہ ساری عمر کا جوڑا ہوا مال کہاں یہ منٹ بھر کی دیر کہاں وہ ہزاروں برس کی آفت کہاں یہ ہلکا سا چہکا، کہاں وہ ہڈیاں توڑ کر پار ہونے والا غضب۔ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو ہدایت بخشے۔ آمین۔

۱۳۰۱۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : مَا مِنْ اَحَدٍ لَا يُؤَدِّىْ زَكٰوةَ مَالِهٖ اِلَّا مُثِّلَ لَهٗ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شُجَاعًا اَقْرَعَ حَتّٰى يُطَوَّقَ عُنُقَهٗ ثُمَّ قَرَءَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِصْدَاقَهٗ مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَ لَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ بِمَا اٰتٰهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ اَلْاٰيَه ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اپنے مال کی زکوۃ نہ دے گا وہ مال روز قیامت گنجے اژدھے کی شکل بنے گا اور اس کے گلے میں طوق بن کر پڑے گا پھر حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کتاب اللہ سے اسکی تصدیق پڑھی۔ و لا يحسبن الذين يبخلون الايه ۔

۱۳۰۲۔ **عن** جابر بن عبد الله رضى الله تعالىٰ عنهما قال :قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : مَا مِنْ صَاحِبِ مَالٍ لَا يُؤَدِّىْ زَكٰوتَهٗ اِلَّا تُحَوَّلُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

۱۳۰۰۔ المعجم الكبير للطبرانى، ☆ الترغيب و الترهيب للمنذرى، ۵۴۵/۱

۱۳۰۱۔ السنن لابن ماجه ، باب ما جاء فى منع الزكاة، ۱۲۹/۱

شُجَاعًا أَقْرَعَ يَتْبَعُ صَاحِبَهُ حَيْثُ مَا ذَهَبَ وَ هُوَ يَفِرُّ مِنْهُ وَ يُقَالُ هٰذَا مَالُكَ الَّذِىْ كُنْتَ تَبْخَلُ بِهٖ فَإِذَا رَأَى أَنَّهُ لَا بُدَّ مِنْهُ أَدْخَلَ يَدَهُ فِىْ فِيْهِ فَجَعَلَ يَقْضَمُهَا كَمَا يَقْضَمُ الْفَحْلُ ۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اپنے مال کی زکوۃ نہیں دیتا قیامت کے دن وہ گنجے اژدھے کی شکل اختیار کرلیگا اور منہ کھولکر اس کے پیچھے دوڑے گا یہ بھاگے گا۔ اس سے فرمایا جائے گا لے اپنا خزانہ کہ چھپا کر رکھا تھا کہ میں اس سے غنی ہوں۔ جب دیکھے گا کہ اس اژدھے سے کہیں مفر نہیں تو ناچار اپنا ہاتھ اس کے منہ میں دیدے گا۔ وہ ایسا چبائے گا جیسے نر اونٹ چباتا ہے۔

۱۳۰۳۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال۔ قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : مَنْ آتَاهُ اللّٰهُ مَا لًا فَلَمْ يُؤَدِّ زَكٰوتَهُ مُثِّلَ لَهُ مَالُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شُجَاعًا أَقْرَعَ لَهُ ذَبِيْبَتَانِ يُطَوَّقُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثُمَّ يَأْخُذُ بِلَهْزِمَتَيْهِ يَعْنِىْ بِشِدْقَيْهِ ثُمَّ يَقُوْلُ أَنَا مَالُكَ وَأَنَا كَنْزُكَ ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جسے اللہ تعالیٰ نے مال دیا اور پھر اس نے زکوۃ ادا نہیں کی۔ تو قیامت کے دن اس کو گنجے اژدھے کی شکل میں لایا جائے گا جس کے دو پھن ہوں گے اور اس کے گلے میں ڈال دیا جائے گا پھر وہ اژدھا اس کا منہ اپنے پھن میں لیکر کہے گا۔ میں تیرا مال ہوں میں تیرا خزانہ ہوں۔

۱۳۰۲۔ الجامع الصحيح للبخاری، باب اثم امانع الزكوة، ١٨٨/١
السنن للنسائی، باب التغليظ فی حبس الزكاة، ٢٦٠/١
المستدرك للحاكم، ٣٨٩/١ ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ٣٥٥/٢
السنن الكبرى للبيهقی، ٨١/٤ ☆ الترغيب و الترهيب للمنذری، ٥٤١/١
مشكوة المصابيح للتبريزی، ١٧٧٤ ☆ شرح السنة للبغوی، ٤٧٨/٥
فتح الباری للعسقلانی، ٢٣٠/٨ ☆ الدر المنثور للسيوطی، ١٠٥/٢
اتحاف السادة للزبيدی، ١٢/٤ ☆ كنز العمال للمتقی، ١٥٨٠١، ٣٠٤/٦
نصب الراية للزيلعی، ٤٠٨/٤ ☆

١٣٠٤۔ **عن** ثوبان رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم: مَنْ تَرَكَ بَعْدَهٗ كَنْزًا مُثِّلَ لَهٗ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شُجَاعٌ أَقْرَعُ لَهٗ زَبِيْبَتَانِ يَتْبَعُ فَاهُ فَيَقُوْلُ: وَيْلَكَ مَا لُكَ، فَيَقُوْلُ: أَنَا كَنْزُكَ الَّذِیْ تَرَكْتَهٗ بَعْدَكَ، فَلَا يَزَالُ يَتْبَعُهٗ حَتّٰی يَلْقَمَهٗ يَدَهٗ فَيَقْضِمُهَا ثُمَّ يَتْبَعُهٗ سَائِرَ جَسَدِهٖ۔

حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے اپنے پیچھے بغیر زکوۃ کا مال چھوڑا قیامت کے دن وہ گنجے اژدھے کی شکل میں ہوگا جس کے دو پھن ہوں گے۔ اس کے پیچھے دوڑے گا۔ وہ شخص کہے گا خرابی ہو تیرے لئے تو کون ہے۔ وہ کہے گا۔ میں تیرا ہی خزانہ ہوں جس کو تو بغیر زکوۃ ادا کئے دنیا میں چھوڑ آیا تھا۔ پھر اس کے پیچھے دوڑتا رہے گا یہاں تک کہ مجبور ہوکر یہ اسکے منہ میں اپنا ہاتھ دیدے گا وہ اس کو چبا جائیگا یہاں تک کہ پورا جسم چبا جائے گا۔

١٣٠٥۔ **عن** أمير المؤمنين علی كرم الله تعالیٰ وجهه الكريم قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم: لَنْ يُّجْهَدَ الْفُقَرَآءُ إِذَا جَاعُوْا وَ عَرُوْا إِلَّا بِمَا يَصْنَعُ أَغْنِيَائُهُمْ، أَلَا وَ إِنَّ اللّٰهَ يُحَاسِبُهُمْ حِسَابًا شَدِيْدًا وَ يُعَذِّبُهُمْ عَذَابًا أَلِيْمًا۔

امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: فقیر ہرگز ننگے بھوکے ہونے کی تکلیف نہ اٹھائیں گے مگر اغنیاء کے ہاتھوں، سن لو! ایسے تونگروں سے اللہ سخت حساب لے گا اور انہیں دردناک عذاب دے گا۔

١٣٠٦۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال: لاوی الصدقة ملعون علی لسان محمد صلی الله تعالیٰ عليه وسلم يوم القيامة۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ ارشاد فرماتے ہیں۔ زکوۃ

١٣٠٤۔ المستدرك للحاكم ١/٣٨٨ ☆ الصحيح لابن خزيمة، ٢٢٥٥
مجمع الزوائد للهيثمی، ٣/٦٤ ☆ مطالب العالية لابن حجر، ٨٧١
كنز العمال للمتقی، ١٥٨٩٢، ٦/٣٠٦ ☆ التفسير لابن كثير، ٢/١٥٢
موارد الظمئان للهيثمی، ٨٠٣ ☆ التفسير للقرطبی، ١/٨٧
المسند لاحمد بن حنبل، ٢/٤٨٩ ☆
١٣٠٥۔ الترغيب والترهيب للمنذری، ١/٥٣٨ ☆
١٣٠٦۔ الصحيح لابن خزيمة، ٤/٩

نہ دینے والا ملعون ہے زبان پاک مصطفی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر۔

۱۳۰۷۔ **عن** أمير المؤمنين علی بن ابی طالب كرم الله تعالیٰ وجهه الكريم قال: لعن رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم آكل الربا و موكله و شاهده و كاتبه، و الواشمة المستوشمة، و مانع الصدقه۔

امیر المؤمنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سود کھانے والے، اور کھلانے والے، اس پر گواہی کرنے والے، اس کا کاغذ لکھنے والے، اور زکوۃ نہ دینے والے کو قیامت کے دن ملعون بتایا۔

فتاوی رضویہ ۴/ ۴۳۵

۱۳۰۸۔ **عن** أنس رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم: وَيْلٌ لِلْاَغْنِيَآءِ مِنَ الْفُقَرَآءِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَقُوْلُوْنَ: رَبَّنَابَخِلُوْا بِحُقُوْقِنَا الَّتِی فَرَضْتَ لَنَاعَلَيْهِمْ فِی أَمْوَالِهِمْ، فَيَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ: وَعِزَّتِی وَجَلَالِی لَاُقَرِّبَنَّكُمْ وَ لَاُبَعِّدَنَّهُمْ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن تونگروں کیلئے محتاجوں کے ہاتھ سے خرابی ہے۔ محتاج عرض کریں گے: اے رب ہمارے! انہوں نے ہمارے وہ حقوق جوتو نے ہمارے لئے ان پر فرض کئے تھے۔ ظلماً نہ دیئے۔ اللہ عزوجل فرمائے گا: مجھے قسم ہے اپنی عزت وجلال کی، تمہیں اپنا قرب عطا کرونگا اور انہیں دور رکھونگا۔

۱۳۰۹۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: أتی رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم علی قوم علی أقبالهم رقاع و علی أدبارهم رقاع يسرحون كما تسرح لاابل و الغنم و يكون الفريع و الزقوم و رضف جهنم و حجارتها، قال: ماهؤلاء يا جبرئيل! قال: هؤلاء الذين لا يؤدون صدقات أموالهم، و ما ظلمهم الله شيًا، و ما الله بظلام للعبيد۔

۱۳۰۷۔ الترغيب و الترهيب للمنذری، ۵۳۹/۱

۱۳۰۸۔ كنز العمال للمتقی، ۱۵۸۲۲، ۳۱۰/۶

۱۳۰۹۔ التفسير لابن جرير، الجزء الخامس عشر، ۷/۹

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کچھ لوگ دیکھے جن کے آگے پیچھے غرقی لنگوٹی کی طرح کچھ چیتھڑے تھے۔ اور جہنم کی گرم آگ، پتھر، تھوہڑ اور سخت کڑوی جلتی بد بودار گھاس چوپایوں کی طرح چرتے پھرتے تھے۔ جبرئیل امین علیہ الصلوۃ والتسلیم سے پوچھا یہ کون لوگ ہیں؟ عرض کی: یہ لوگ زکوۃ نہ دینے والے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ نے ان پر ظلم نہیں کیا۔ اللہ بندوں پر ظلم نہیں فرماتا۔

١٣١٠۔ **عن** عمر بن شعیب عن ابیه عن جده رضی الله تعالیٰ عنهم ان امرأة اتت رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم و معها ابنة لها و فی ید ابنتها مسکتان غلیظتان من ذهب فقال لها: اتعطین زکوة هذا، قالت: لا، قال: ایسرك ان یسورك الله بهما یوم القیامة سوارین من نار، قال فخلعتهما فالقتهما الی النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم و قالت: هما لله و رسوله۔

حضرت عمرو بن شعیب سے وہ اپنے باپ سے وہ اپنے دادا رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک عورت حاضر ہوئی اور اس کے ساتھ اسکی ایک لڑکی بھی تھی جو سونے کے کنگن پہنے تھی۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ان کی زکوۃ نہ دوگی۔ عرض کی: نہ، فرمایا: کیا چاہتی ہو کہ اللہ تمہیں آگ کے کنگن پہنائے۔ یہ سنتے ہی کنگن اتار کر حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کردئے اور عرض کیا: یہ اللہ و رسول کیلئے ہیں۔ فتاوی رضویہ ۴/٤٣٦

(٧) جس نے زکوۃ نہ دی اس کی نماز نہیں

١٣١١۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال: امرنا باقام الصلوة و ایتاء الزکاة، و من لم یزك فلا صلوة له۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہمیں حکم دیا گیا کہ نماز پڑھیں اور زکوۃ دیں۔ اور جو زکوۃ نہ دے اس کی نماز نہیں۔

١٣١٢۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی

١٣١٠۔ السنن لابی داؤد، باب الکنز ما هو وزکوۃ الحلی، ٢١٨/١

١٣١١۔ المعجم الکبیر للطبرانی، سندہ صحیح، ١٠٣/١٠

١٣١٢۔ الترغیب و الترهیب للمنذری، ٥٤٠/١

☆

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : مَنۡ أَقَامَ الصَّلٰوۃَ وَ لَمۡ یُؤۡتِ الزَّکٰوۃَ فَلَیۡسَ بِمُسۡلِمٍ یَنۡفَعُہٗ عَمَلُہٗ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو نماز ادا کرے اور زکوۃ نہ دے وہ مسلمان نہیں کہ اسے اس کا عمل کام آئے۔ فتاوی رضویہ ۴/۴۳۸

(۸) زکوۃ نہ دینے پر سزا

۱۳۱۳۔ **عن** أبی ذر الغفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : مَنۡ أَوۡکٰی عَلیٰ ذَھَبٍ أَوۡ فِضَّۃٍ وَ لَمۡ یُنۡفِقۡہُ فِی سَبِیۡلِ اللّٰہِ کَانَ جَمۡرًا یَوۡمَ الۡقِیَامَۃِ یُکۡوٰی بِہٖ۔

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے سونے چاندی میں بخل کیا اور اللہ کی راہ میں خرچ نہ کیا قیامت کے دن آگ بن جائے گا جس سے اسکو تپایا جائے گا۔ ۱۲م

(۹) زکوۃ کے بعد مال کنز نہیں رہتا

۱۳۱٤۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنھما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : کُلُّ مَا أُدِّیَ زَکٰوتُہٗ فَلَیۡسَ بِکَنۡزٍ وَ اِنۡ کَانَ مَدۡفُوۡنًا تَحۡتَ الۡأَرۡضِ ، وَکُلُّ مَا لَا تُؤَدّٰی زَکٰوتُہٗ فَھُوَ کَنۡزٌ وَ اِنۡ کَانَ ظَاھِرًا۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس مال کی زکوۃ ادا کر دی جائے وہ کنز نہیں رہتا خواہ زمین میں دفن ہو اور جس مال کی زکوۃ نہ دی جائے وہ کنز ہے خواہ زمین کے اوپر ہو۔

۱۳۱۵۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنھما قال :لما نزلت ھذہ الآیۃ، وَ الَّذِیۡنَ یَکۡنِزُوۡنَ الذَّھَبَ وَ الۡفِضَّۃَ کَبُرَ ذٰلِکَ عَلَی الۡمُسۡلِمِیۡنَ ، فقال عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ، انا افرج عنکم ، فانطلق فقال : یا نبی اللہ انہ کبر علی اصحابک ھذہ الآیۃ فقال : اِنَّ اللّٰہَ لَمۡ یَفۡرِضِ الزَّکَاۃَ اِلَّا لِیُطِیۡبَ مَابَقِیَ مِنۡ أَمۡوَالِکُمۡ وَ اِنَّمَا فَرَضَ

۱۳۱۳۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۲/۱۵۳ ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ۵/۰۶

الترغیب والترھیب للمنذری، ۲/۵٦ ☆ مجمع الزوائد للھیثمی، ۳/۱۲۵

۱۳۱٤۔ السنن الکبری للبیھقی، ٤/۸۳ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۳۹۵

۱۳۱۵۔ السنن لابی داؤد ، کتاب الزکاہ ، باب حقوق المال ، ۱/۲۳۵

اَلْمَوَارِیْثُ تَکُوْنُ لِمَنْ بَعْدَکُمْ قال : و کبر عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب یہ آیت کریمہ ''والذین یکنزون الذھب والفضۃ'' نازل ہوئی۔ یعنی وہ لوگ جو سونا چاندی جمع کر کے رکھتے ہیں۔ تو صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین پر یہ امر دشوار گزرا۔ سیدنا حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں تمہاری اس مشکل کو دور کرتا ہوں لہذا حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یا نبی اللہ! آپ کے صحابہ کرام اس آیت مقدسہ کے حکم میں کچھ دشواری محسوس کررہے ہیں۔ فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ نے زکوۃ صرف اس لئے فرض فرمائی ہے کہ تمہارے مال پاک ہوجائیں۔ اور وراثت کا حکم اس لئے نازل فرمایا کہ تمہارے بعد والوں کو وہ مال پہونچ جائے۔ راوی فرماتے ہیں: یہ سن کر حضرت فاروق اعظم نے تکبیر پڑھی۔ ۱۲م

۱۳۱۶۔ **عن** أم المؤمنین أم سلمۃ رضی اللہ تعالیٰ عنھا قالت کنت البس اوضاحا من ذھب، فقلت : یا رسول اللہ ! اکنز ھو؟ فقال : مَا بَلَغَ اَنْ تُؤَدّٰی زَکَاتُہٗ فَزُکّٰی فَلَیْسَ بِکَنْزٍ۔

ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں سونے کی پازیب پہنے تھی۔ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! کیا یہ کنز ہے؟ ارشاد فرمایا: اگر نصاب کو پہونچ جائے اور زکوۃ دے دی جائے تو کنز نہیں۔ فتاوی رضویہ ۴/۴۳۶

(۱۰) اللہ کی راہ میں عمدہ مال خرچ کرو

۱۳۱۷۔ **عن** أبی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : یٰۤاَیُّھَا النَّاسُ ! اِنَّ اللّٰہَ طَیِّبٌ لَا یَقْبَلُ اِلَّا الطَّیِّبَ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ پاک ہے اور پاک چیز ہی قبول فرماتا ہے۔ ۱۲م

فتاوی رضویہ ۷/۱۰۶

۱۳۱۶۔ السنن لابی داؤد، باب الکنز ما ھو و زکاۃ الحلی، ۱/۲۱۸
المستدرک للحاکم ۱/۳۹۰ ☆

۱۳۱۷۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۳/۳۲۸ ☆ السنن الکبری للبیھقی، ۳/۳٤٦
اتحاف السادۃ للزبیدی، ۸/٦ ☆ کشف الخفاء للعجلونی، ۱/۲٦۰

(۱۱) ضرورت اصلیہ میں زکوۃ نہیں

۱۳۱۸ـ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : لَيۡسَ عَلَی الۡمُسۡلِمِ فِی عَبۡدِهٖ وَ لَا فَرَسِهٖ صَدَقَةٌ ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلمان پر اس کے غلام اور گھوڑے میں زکوۃ نہیں۔

فتاوی افریقہ ص ۳۲

۱۳۱۸ـ	الجامع الصحيح للبخاری،	باب ليس على المسلم، الخ،			۱۹۷/۱
	الصحيح لمسلم،	كتاب الزكاة،			۳۱٦/۱
	المسند لاحمد بن حنبل،	۲۴۹/۲	☆	السنن الكبری للبيهقی،	۱۱۷/۴
	التمهيد لابن عبد البر،	۲۱۵/۴	☆	شرح السنة للبغوی،	۲۲/٦
	مشكل الآثار للطحاوی،	۳۸۰	☆	الصحيح لابن خزيمة،	۲۲۸۵
	اتحاف السادة للزبيدی،	٦٦/۴	☆	كنز العمال للمتقی، ۱۵۸۵۴،	۳۲۲/٦
	الدر المنثور للسيوطی،	۳۴۵/۱	☆	تلخيص الحبير لابن حجر،	۱۴۹/۲
	التفسير القرطبی،	۷۸/۱۰	☆	حلية الاولياء لابی نعيم،	۳۵٦/۸

۲۔ بنو ہاشم کیلئے زکوٰۃ حرام

(۱) اہل بیت کیلئے زکوۃ ناجائز

۱۳۱۹۔ **عن** عبد المطلب بن ربیعة رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: قال لنا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم: اِنَّ هٰذِهِ الصَّدَقَاتِ اِنَّمَا هِیَ أَوْسَاخُ النَّاسِ، وَ اِنَّهَا لَا تَحِلُّ لِمُحَمَّدٍ وَ لَا لِاٰلِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالیٰ عَلَیهِ وَسَلَّمَ۔

فتاوی رضویہ ۱/۶۹۳

حضرت عبدالمطلب بن ربیعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہم سے ارشاد فرمایا: یہ زکوۃ تو لوگوں کا میل کچیل ہے۔ لہذا محمد اور آل محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیلئے حلال نہیں۔

۱۳۲۰۔ **عن** الحسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنهما قال: اذكر انی اخذت تمرة من تمر الصدقة فجعلتها فی فی، فاخرجها رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم بلعابها فالقاها فی التمر، قال رجل یا رسول اللہ! ما كان علیك فی هذه التمرة بهذا الصبی؟ قال: اِنَّ اٰلَ مُحَمَّدٍ لَا تَحِلُّ لَنَا الصَّدَقَةُ۔

حضرت امام حسن مجتبی بن علی مرتضی رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ مجھے یاد ہے کہ میں نے اپنے بچپن میں صدقہ کی کھجوروں میں سے ایک کھجور اٹھا کر اپنے منہ میں رکھ لی تھی۔ تو حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فوراً مع لعاب میرے منہ سے نکال دی اور کھجوروں میں ڈال دی ایک صاحب نے عرض کیا: یارسول اللہ! اس بچہ کے اس ایک کھجور کے کھانے میں آپ کیلئے کیا حرج تھا؟ فرمایا: میرے اور میری اولاد کیلئے صدقہ حلال نہیں۔ ۱۲م

۱۳۲۱۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنهما قال: استعمل ارقم بن

۱۳۱۹۔ الصحیح لمسلم، باب تحریم الزکاة علی رسل اللہ ﷺ، ۱/۳۴۵
شرح السنة للبغوی، ۶/۱۰۱ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۶۵۰۷، ۶/۴۵۴
اتحاف السادة للزبیدی، ۴/۱۳۵ ☆ مشكوة المصابیح للتبریزی، ۱۸۱۳،

۱۳۲۰۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء فی كراهیة الصدقة، ۱/۸۳
الجامع الصحیح للبخاری، باب ما یذكر فی الصدقة لبنی هاشم، ۱/۲۰۲

۱۳۲۱۔ شرح معانی الآثار للطحاوی، كتاب الزكوة، ۱/۲۹۹
المسند لاحمد بن حنبل، ۶/۸

ارقم الزهری علی الصدقات ، فاستتبع ابا رافع فاتی النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فسأله فقال : یَا اَبَا رَافِعٍ ! اِنَّ الصَّدَقَةَ حَرَامٌ عَلیٰ مُحَمَّدٍ وَ عَلیٰ الِ مُحَمَّدٍ ، وَ اِنَّ مَوْلَی الْقَوْمِ مِنْ اَنْفُسِهِمْ ۔ فتاوی رضویہ ۳۹۱/۴

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت ارقم بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو صدقات وصول کرنے کا عامل مقرر کیا گیا انہوں نے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے غلام ابو رافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ساتھ لیا وہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور صدقات کے مال سے کچھ مانگا۔ تو حضور نے ارشاد فرمایا صدقہ محمد اور آل محمد پر حرام ہے اور کسی قوم کا غلام اسی قوم میں شمار ہوتا ہے۔ ۱۲م

۱۳۲۲۔ **عن** عبد الله بن عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهم قال : دخلنا علی ابن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما فقال: ما اختصنا رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم بشئ دون الناس الا بثلث اشیاء اسباغ الوضوء ، و ان لا ناکل الصدقة، و ان لا ننزی الحمر علی الخیل ۔

حضرت عبد اللہ بن عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت ہے کہ ہم حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی خدمت میں حاضر تھے۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے: ہمیں دیگر لوگوں کے مقابلہ میں خاص طور پر تین چیزوں کا حکم دیا ہم وضو میں خوب مبالغہ کریں۔ صدقہ کا مال نہ کھائیں۔ گدھوں کی گھوڑیوں سے جفتی نہ کرائیں۔ ۱۲م

فتاوی رضویہ ۳۹۱/۴

۱۳۲۳۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : لَا یَحِلُّ لَکُمْ اَهْلَ الْبَیْتِ مِنَ الصَّدَقَاتِ شَیْءٌ، اِنَّمَا هِیَ غُسَالَةُ الْاَیْدِیْ ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے میرے اہل بیت! تمہارے لئے صدقہ کی کوئی چیز جائز نہیں کہ یہ تو

۱۳۲۲۔ شرح معانی الآثار للطحاوی، ۲۹۷/۱

۱۳۲۳۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۲۱۷/۱۱ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۹۱/۳

کنز العمال للمتقی، ۱۶۵۳۰، ۴۵۸/۶ ☆ نصب الرایة للزیلعی، ۴۲۵/۳

ہاتھوں کا میل ہے۔۱۲م　فتاوی رضویہ ۴/۴۷۴

۱۳۲۴۔ **عن** أبی رافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بعث رجلا من بنی مخزوم علی الصدقة فقال: لابی رافع ! اصحبنی کیما تصیب منها فقال : حتی استاذن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ، فاتی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فذکر ذلك له ، فقال : اِنَّ اٰلَ مُحَمَّدٍ لَا یَحِلُّ لَهُمُ الصَّدَقَةُ ، وَ اِنَّ مَوْلَی الْقَوْمِ مِنْ اَنْفُسِهِمْ ۔

حضرت ابورافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک صاحب کو صدقات وصول کرنے کیلئے بھیجا انہوں نے ابورافع سے کہا: تم بھی میرے ساتھ چلو تاکہ تم بھی اس سے حصہ پاؤ انہوں نے کہا: میں پہلے حضور سے اجازت لے لوں، لہذا حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اس سلسلہ میں عرض کیا: آپ نے فرمایا: بیشک آل محمد کیلئے صدقہ حلال نہیں۔ اور کسی قوم کا غلام بھی اسی میں شمار ہوتا ہے۔۱۲م

۱۳۲۵۔ **عن** أبی ھریرة رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : اخذ الحسن بن علی المرتضی رضی اللہ تعالیٰ عنهما تمرة من تمر الصدقة فادخلها فی فیه ، فقال له النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : کَخٍ کَخٍ اَلْقِهَا ، اَلْقِهَا ، اَمَا عَلِمْتَ اَنَّا لَا نَاْکُلُ الصَّدَقَةَ ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت امام حسن مجتبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے صدقہ کی ایک کھجور منہ میں رکھ لی۔ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فوراً فرمایا: تھوتھو، نکال نکال۔ کیا نہیں جانتے ہو؟ کہ ہم صدقہ نہیں کھاتے۔۱۲م

۱۳۲۶۔ **عن** أبی لیلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : دخلت مع النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بیت الصدقة فتناول الحسن تمرة فا خرجها من فیه و قال : أنا أهلُ

۱۳۲۴۔ السنن لابی داؤد،　باب الصدقة علی بنی ھاشم ،　۲۳۳/۱

الجامع للترمذی ،　باب ما جاء فی کراھیة الصدقة الخ　۸۳/۱

المستدرك للحاکم　کتاب الزکاة ،　۴۰۴/۱

المسند لاحمد بن حنبل ،　۱۰/۶　☆　شرح معانی الآثار للطحاوی، ۳۰۰/۱

۱۳۲۵۔ الصحیح للبخاری ،　باب ما یذکر فی الصدقة لبنی الخ،　۲۰۲/۱

الصحیح لمسلم ،　باب تحریم الزکاة علی رسول اللہ ﷺ ،　۳۴۳/۱

شرح معانی الآثار للطحاوی ، ۳۰۰/۱　☆　المسند لابی داؤد الطبالیس، ۳۲۵/۱۰

۱۳۲۶۔ شرح معانی الآثار للطحاوی، ۳۰۱/۱　☆　المصنف لعبد الرزاق، ۵۷۶۸، ۴۱۸/۸

اَلْبَیْتِ لَا یَحِلُّ لَنَا الصَّدَقَۃِ اَوْلَا نَاْکُلُ الصَّدَقَۃَ ۔

حضرت ابولیلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ اس جگہ گیا جہاں صدقہ کے مال جمع تھے۔ حضرت امام حسن مجتبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان میں سے ایک کھجور اٹھا کر منہ میں رکھ لی۔ حضور نے فوراً وہ ان کے منہ سے نکالی اور فرمایا ہمارے لئے صدقہ جائز نہیں، یا سرکار نے فرمایا: ہم صدقہ نہیں کھاتے۔ ۱۲م

۱۳۲۷ **عن** معاویہ بن حیدۃ القشیری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا اتی بشئ سال اصدقۃ ھی ام ھدیۃ فان قالوا: صدقۃ لم یاکل و ان قالوا: ھدیۃ اکل۔

حضرت معاویہ بن حیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں جب کوئی چیز لائی جاتی تو پہلے پوچھتے کہ یہ صدقہ ہے یا ہدیہ؟ اگر لانے والے کہتے: صدقہ ہے، تو آپ نہیں کھاتے۔ اور اگر کہتے: کہ ہدیہ ہے، تو تناول فرمالیتے۔ ۱۲م

۱۳۲۸۔ **عن** أبی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: اِنِّی لَاَ نْقَلِبُ اِلیٰ اَھْلِی فَاَجِدُ التَّمْرَۃَ سَاقِطَۃً عَلیٰ فِرَاشِی فِی بَیْتِی فَاَرْفَعُھَا لِاٰ کُلَھَا، ثُمَّ اَخْشیٰ اَنْ تَکُوْنَ صَدَقَۃً فَاُلْقِیْھَا ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں اپنے اہل بیت میں آتا ہوں اور اپنے گھر میں بستر پر کوئی کھجور گری ہوئی پاتا ہوں۔ تو چاہتا ہوں کہ اٹھا کر کھالوں پھر مجھے اس بات کا خوف لاحق ہوتا ہے کہ کہیں یہ صدقہ کی ہو۔ لہذا اسکو چھوڑ دیتا ہوں۔ ۱۲م

۱۳۲۹۔ **عن** أنس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ

۱۳۲۷۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء فی کراھۃ الصدقۃ، ۸۳/۱

۱۳۲۸۔ شرح معانی الآثار للطحاوی، ۳۰۱/۱ ☆ حلیۃ الاولیاء لابی نعیم، ۱۸۷/۸
السنن الکبری للبیھقی، ۳۳۵/۵ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۸۶/۵
کنز العمال للمتقی، ۱۶۵۰۹، ۴۵۵/۶ ☆ شرح السنۃ للبغوی، ۱۰۰/۶

۱۳۲۹۔ الصحیح لمسلم، باب تحریم الزکاۃ علی رسول اللہ ﷺ، ۳۴۴/۱
شرح معانی الآثار، باب الصدقۃ علی بن ھاشم، ۳۰۰/۱
المسند لاحمد بن حنبل، ۲۹۲/۳ ☆ السنن الکبری للبیھقی، ۳۰/۷
المصنف لعبد الرزاق، ۱۸۶۴۲، ۱۴۴/۱۰

وسلم رأى تمرة فقال : لَوْ لَا اِنِّی اَخَافُ اَنْ تَکُوْنَ صَدَقَةً لَا َکَلْتُهَا ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک کھجور دیکھی فرمایا: اگر مجھے یہ خوف نہ ہوتا کہ یہ صدقہ کی ہے تو میں اس کو تناول فرمالیتا۔ ۱۲م

۱۳۳۰۔ **عن** سلمان الفارسی رضی الله تعالیٰ عنه انه جاء الی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم حین قدم المدینة بمائدة علیها رطب فقال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : مَا هٰذَا ؟ یَا سَلْمَانُ الْفَارِسِیُّ ! قال : صدقة علیك و علی اصحابك ، قال : اِرْفَعْهَا ، فَاِنَّا لَا نَاْکُلُ الصَّدَقَةَ ، فرفعها ، فجاء ه من الغد بمثله ، فوضعه بین یده ، فقال : مَا هٰذَا ؟ یَا سَلْمَانُ الْفَارِسِیُّ ! قال: هدیة ، فقال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: لا صحابه: اِنْبَسِطُوْا ۔

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ وہ جب مدینہ آئے تو سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں ایک دستر خوان لیکر حاضر ہوئے جس میں کچھ کھجوریں تھیں۔ حضور نے فرمایا: اے سلمان فارسی! یہ کیا ہے؟ عرض کیا: آپ کے اور صحابہ کرام کیلئے صدقہ ہے۔ فرمایا: اس کو اٹھالو کہ ہم صدقہ نہیں کھاتے انہوں نے کھجوریں آپ کے پاس سے اٹھائیں پھر دوسرے دن اسی طرح لیکر حاضر ہوئے اور خدمت میں پیش کیا۔ فرمایا: اے سلمان! یہ کیا ہے؟ عرض کیا: ہدیہ، حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صحابہ کرام سے فرمایا: اس کو بچھاؤ۔ ۱۲م

۱۳۳۱۔ **عن** عبد المطلب بن ربیعة بن الحارث رضی الله تعالی عنه قال: اجتمع ربیعة بن الحارث و العباس بن عبد المطلب رضی الله تعالیٰ عنهما فقالا : لو بعثنا هذین الغلامین ، قال لی و للفضل بن العباس ، علی الصدقة فادیا ما یؤدی الناس و

۱۳۳۰۔ شرح معانی الآثار للطحاوی، باب الصدقة بنی هاشم ، ۳۰۱/۱
المستدرك للحاکم ، ۱۶/۲ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۳۲۷/۵
المعجم الکبیر للطبرانی، ۳۰۵/۶ ☆ جمع الزوائد للهیثمی، ۳۲۶/۹
نصب الرایة للزیلعی ، ۲۷۹/۴ ☆ دلائل النبوة للبیهقی، ۹۷/۶

۱۳۳۱۔ شرح معانی الآثار للطحاوی، باب الصدقة علی بنی هاشم ، ۲۹۹/۱
الصحیح لمسلم ، باب تحریم الزکاة علی الرسول ، ۳۴۴/۱
السنن الکبری للبیهقی، ۳۱/۷ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۶۵۱۴، ۴۵۶/۶
اتحاف السادة للزبیدی، ۱۳۵/۴ ☆ جمع الجوامع للسیوطی، ۵۶۶۵،

أصابا ما يصيب الناس ، قال : فبينما هما في ذلك جاء على بن أبي طالب فوقف عليهما فذكر اليه ذاك فقال على : لا تفعلا ، فو الله ! ما هوبفاعل فقال ربيعة بن الحارث : ما يمنعك من هذا الا نفاسة علينا فو الله ! لقد نلت:صهر رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فما نفسناه عليك فقال على: أنا أبو حسن ارسلاهمافانطلقاو اضطجع فلما صلى رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم الظهر سبقناه الى الحجرة فقمنا عند بأبها حتى جاء فاخذ باذننا و قال : أخرجاما تصرران ثم دخل و دخلنا عليه و هو يومئذ عند زينب بنت جحش فتو كلنا الكلام ثم تكلم حدنا قال : يا رسول الله ! أنت أبر الناس واوصل الناس و قد بلغنا النكاح و قد جئناك لتؤمرنا على بعض الصدقات فنؤدى اليك كما يؤدون و نصيب كما يصيبيون فسكت حتى أردنا ان نكلمه ، وجعلت زينب تلمع الينا من و راء الحجاب أن لا نكلمه فقال : إن الصدقة لا تنبغى لآل محمد ، إنما هى اوساخ الناس ۔

حضرت عبدالمطلب بن ربیعہ بن حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت ربیعہ بن حارث اور حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی ایک دن آپس میں گفتگو ہوئی کہ قسم بخدا! کیا ہی اچھا ہو کہ ہم ان دونوں لڑکوں عبدالطلب بن ربیعہ اور فضل بن عباس کو حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں بھیجیں۔ یہ دونوں جاکر حضور سے عرض کریں کہ ان کو صدقات کی وصولی کیلئے عامل مقرر فرمادیں۔ تاکہ ان کو بھی وہ دیا جائے جو دوسرے لوگوں کو دیا جاتا ہے۔ ان حضرات کے درمیان یہ گفتگو ہورہی تھی کہ حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم تشریف لے آئے۔ انہوں نے حضرت علی سے بھی اس بات کا تذکرہ کیا۔ آپ نے فرمایا: تم ایسا نہ کرو۔ خدا کی قسم! حضور ایسا ہرگز نہیں کریں گے۔ حضرت ربیعہ نے کہا: آپ تو ہمیں صرف اس لئے روک رہے ہیں کہ آپ کا حضور سے خسرالی رشتہ ہے۔ تو اس سلسلہ میں ہم آپ جیسے نہیں۔ لہذا ہمیں اجازت مل سکتی ہے۔ اس پر حضرت علی نے فرمایا: تو تم بھیج کر دیکھ لو۔ چنانچہ ہم حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے اور حضرت علی وہیں ٹھہر گئے۔ حضور نماز ظہر سے فارغ ہوئے تو ہم حجرۂ مقدسہ کی طرف بڑھے اور دروازہ پر کھڑے ہوگئے یہاں تک کہ حضور تشریف لائے اور غایت محبت سے ہمارے کان پکڑ کر فرمایا: اپنے دل کی بات کہو! پھر ہم حضور کے ساتھ اندر داخل ہوئے۔ ان دنوں حضور ام المؤمنین حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہا

یہاں قیام پذیر تھے۔ ہم نے ایک دوسرے پر بھروسہ کرتے ہوئے گفتگو شروع نہ کی۔ پھر ہم میں سے ایک نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ لوگوں میں سب سے زیادہ سخی اور صلہ رحمی فرمانے والے ہیں۔ ہم اب بالغ ہوچکے ہیں۔ اور ہم آپ کی خدمت میں اس لئے حاضر ہوئے ہیں کہ آپ ہمیں صدقات وصول کرنے پر مامور فرمائیں تاکہ ہم بھی دوسروں کی طرح صدقات وصول کر کے لائیں اور اس سے حصہ پائیں۔ حضور خاموش رہے یہاں تک کہ ہم نے کچھ بولنے کا ارادہ کیا لیکن ام المؤمنین ہمیں پردہ کے پیچھے سے اشارہ فرمارہی تھیں کہ ہم کچھ نہ بولیں پھر حضور نے ارشاد فرمایا بیشک صدقہ آل محمد کیلئے جائز نہیں وہ تو لوگوں کے مالوں کا میل ہے۔ ۱۲م

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

بیشک اس تحریم کی علت ان حضرات عالیہ کی عزت وکرامت اور نظافت وطہارت ہے۔ کہ زکوۃ مال کا میل ہے اور گناہوں کا دھوون۔ اس ستھری نسل والوں کے قابل نہیں خود حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس تعلیل کی تصریح فرمائی۔ یہ ہی ہمارے عامۂ علماء کا مذہب ہے حتی کہ جمہور علمائے کرام نے بنو ہاشم کو مال زکوۃ سے عمل صدقات کی اجرت لینا ناجائز کہا حالانکہ یہ اغنیاء کیلئے بھی روا ہے کہ من کل الوجوہ زکوۃ نہیں۔ مگر آخر شبہ زکوۃ ہے اور بنی ہاشم کی جلالت شان شبہ لوث سے بھی براءت کی شایاں۔ فتاوی رضویہ ۴/۳۹۲

(۲) بنو ہاشم کا غلام بھی زکوۃ نہیں لے سکتا

۱۳۳۲۔ **عن** هرمز او كيسان رضى الله تعالىٰ عنه انه مر على رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم قال: فدعانى فجئت فقال: يَا أَبَا فُلَانَ! إِنَّا أَهْلُ الْبَيْتِ قَدْ نُهِينَا أَنْ نَأْكُلَ الصَّدَقَةَ، وَإِنَّ مَوْلَى الْقَوْمِ مِنْ أَنْفُسِهِمْ فَلَا تَأْكُلُ الصَّدَقَةَ۔

حضرت ہرمز یا کیسان حضرت ام کلثوم بنت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے آزاد کردہ، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس سے گزرے، کہتے ہیں: مجھے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بلایا تو میں حاضر ہوا، ارشاد فرمایا: اے ابوفلاں! ہم اہل بیت ہیں۔ ہمیں صدقہ کھانے سے منع کیا گیا ہے۔ اور قوم کا غلام اسی میں شمار ہوتا ہے لہذا صدقہ مت کھانا۔

۱۳۳۲۔ شرح معانی الآثار للطحاوی، کتاب الزکوۃ، ۱/۳۰۰

۳۔ مصارف زکوۃ وصدقات

(۱) اہل قرابت کو زکوۃ وصدقات دینا اجر عظیم کا باعث

۱۳۳۳۔ **عن** زينب امرأة عبد الله بن مسعود رضى الله تعالىٰ عنهما قالت : كنت فى المسجد فرأيت النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فقال : تَصَدَّقْنَ وَ لَوْ مِنْ حُلِيِّكُنَّ ، و كانت زينب تنفق على عبد الله و أيتام فى حجرها ، فقالت لعبد الله ! سل رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ، أيجزى عنى أن انفق عليك و على أيتام فى حجرى من الصدقه ؟ فقال : سلى أنت رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : فانطلقت الى رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فو جدت إمرأة من الأنصار على الباب حاجتها مثل حاجتى ، فمر علينا بلال فقلنا : سل النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : ايجزئ عنى أن أتصدق على زوجى و أيتام لى حجرى ، و قلنا : لا تخبرنا : فدخل فسأله فقال : من هما ؟ قال : زينب ، فقال : أَىُّ الزَّيَانِبِ ، قال : إمرأة عبد الله ، قال: نَعَمْ ، لَهَا أَجْرَانِ ، أَجْرُ الْقَرَابَةِ وَ أَجْرُ الصَّدَقَةِ۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ کی زوجہ محترمہ حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں مسجد میں تھی کہ سرکار نے مجھے دیکھ کر ارشاد فرمایا: صدقہ دیا کرو خواہ تمہارے زیورات ہی سے کیوں نہ ہو۔ حضرت زینب کا طریقۂ کار یہ تھا کہ وہ صدقہ اپنے شوہر اور یتیموں کو دیا کرتی تھیں جو انکی کفالت میں تھے۔ لہذا انہوں نے حضرت عبد اللہ بن مسعود سے کہا: کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے یہ مسئلہ دریافت کر لینا کہ کیا صدقہ کا مال تم پر اور ان یتیموں پر خرچ کرسکتی ہوں۔ حضرت عبد اللہ نے فرمایا: تم خود ہی پوچھ لینا۔ چنانچہ میں حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ دروازے پر ایک انصاری بی بی ملیں وہ بھی میرے جیسا ہی مسئلہ معلوم کرنے آئیں تھیں۔ اتنے میں سامنے سے حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ راستہ سے گزرے ہم نے کہا: ہمارے لئے حضور سے یہ مسئلہ معلوم کرلو! کیا ہم اپنے شوہر اور اپنی کفالت میں یتیموں کو صدقہ دے سکتے ہیں۔ لیکن ہماری اطلاع نہ دینا۔ انہوں نے

۱۳۳۳۔ الجامع الصحيح للبخارى، باب الزكاة على الزوج و الفيام ، ۱۹۸/۱

الصحيح لمسلم ، كتاب الزكاة ، ۳۲۳/۱

المسند لاحمد بن حنبل ، ۳۶۳/۶

خدمت میں حاضر ہوکر دریافت کیا: سرکار نے فرمایا: یہ دونوں کون ہیں؟ بولے: زینب، فرمایا: کون زینب؟ عرض کیا؛ عبد اللہ بن مسعود کی بیوی، فرمایا: ہاں، انکو صدقہ دے سکتی ہیں اور اس میں دوہرا ثواب ہے۔ ایک قرابت کا اور دوسرے صدقہ کا۔

۱۳۳۴ ـ **عن** سلمان بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: اَلصَّدَقَةُ عَلَى الْمِسْكِيْنِ صَدَقَةٌ، وَهِيَ عَلٰى ذِي الرَّحِمِ ثِنْتَانِ صَدَقَةٌ وَ صِلَةٌ ۔

حضرت سلمان بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسکین کو دینا اکہرا صدقہ ہے اور رشتہ دار کو دینا دوہرا۔ ایک تصدق ایک صلہ رحم۔

(۲) اہل قرابت کے علاوہ کو صدقہ دینا مقبول نہیں

۱۳۳۵ ـ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: يَا اُمَّةَ مُحَمَّدٍ! وَالَّذِیْ بَعَثَنِیْ بِالْحَقِّ، لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ صَدَقَةً مِنْ رَجُلٍ وَلَهٗ قَرَابَةٌ مُحْتَاجُوْنَ اِلٰى صِلَتِهٖ وَ يَصْرِفُهَا اِلٰى غَيْرِهِمْ، وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِيَدِهٖ لَا يَنْظُرُ اللّٰهُ اِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے امت محمد! قسم اس ذات کی جس نے مجھے حق لیکر مبعوث فرمایا: اللہ تعالیٰ اس کا صدقہ قبول نہیں فرماتا جس کے رشتہ دار اس کے سلوک کی حاجت رکھیں اور وہ انہیں چھوڑ کر اوروں پر تصدق کرلے۔ قسم اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، اللہ تعالیٰ روز قیامت اس پر نظر نہ فرمائے گا۔

فتاوی رضویہ ۴۸۵/۴

فتاوی رضویہ ۶۹۳/۱

۱۳۳۴ ـ الجامع للترمذی، باب ماجاء فی الصدقة علی القرابة، ۸۳/۱

المستدرک للحاکم، ۴۰۷/۱ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۳۱۷/۲

۱۳۳۵ ـ مجمع الزوائد للهیثمی، ۱۱۷/۳ ☆

(۳) غنی وتندرست کیلئے زکوۃ جائز نہیں

۱۳۳۶ - **عن** عبد الله بن عمر و بن العاص رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : لَا يَحِلُّ الصَّدَقَةُ لِغَنِيٍّ وَلَا لِذِی مِرَّةٍ سَوِيٍّ ۔

فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/ ۱۱۷ ☆ جد الممتار ۲/ ۱۵۷

حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: غنی اور تندرست کیلئے صدقہ جائز نہیں۔

۱۳۳۶ - الجامع للترمذی باب ما جاء من لا تحل له الصدقة ۱/ ۸۳
السنن لابی داؤد ، کتاب الزکاة باب من یعطی من الصدقة و حد الغنی، ۱/ ۱۲۹
السنن لابن ماجه ، باب من سال عن ظهر غنی، ۱/ ۱۳۳
المسند لاحمد بن حنبل ، ۲/ ۱۹۲ ☆ المستدرك للحاکم ۱/ ۴۰۷
مجمع الزوائد للهیثمی، ۳/ ۹۱ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۴/ ۱۰۱

۴۔ صدقہ کے فضائل

۱۔ صدقہ وخیرات کی فضیلت

۱۳۳۷۔ **عن** أم المؤمنين عائشة الصديقة رضى الله تعالىٰ عنها قالت: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : إِنَّ اللّٰهَ لَيُرْبِى لِأَحَدِكُمُ التَّمْرَةَ وَاللُّقْمَةَ كَمَا يُرْبِىْ أَحَدُكُمْ فَلُوَّهٗ أَوْ فَصِيْلَهٗ حَتّٰى يَكُوْنَ مِثْلَ أُحُدٍ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلمان جو ایک چھوہارہ یا ایک نوالہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں دے اللہ تعالیٰ اسے بڑھاتا ہے اور پالتا ہے جیسے آدمی اپنے بچھیرے یا بونے کو پرورش کرتا ہے یہاں تک کہ بڑھ کر وہ احد کے برابر ہو جاتا ہے۔

۱۳۳۸۔ **عن** أبى هريرة رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : مَنْ تَصَدَّقَ بِعَدْلِ تَمْرَةٍ مِنْ كَسْبٍ طَيِّبٍ وَ لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ إِلَّا الطَّيِّبَ، فَإِنَّ اللّٰهَ يَقْبَلُهَا بِيَمِيْنِهٖ ثُمَّ يُرَبِّيْهَا لِصَاحِبِهٖ كَمَا يُرَبِّىْ أَحَدُكُمْ فَلُوَّهٗ حَتّٰى تَكُوْنَ مِثْلَ الْجَبَلِ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو ایک چھوہارے کے برابر پاک مال سے خیرات کرے۔ اور اللہ تعالیٰ قبول نہیں کرتا مگر پاک کو، تو رب عزوجل اسے اپنے داہنے دست قدرت سے قبول فرماتا ہے۔ پھر

۱۳۳۷۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۲۵۱/۶ ☆ التفسير لابن كثير، ۴۸۹/۱
كنز العمال للمتقى، ۱۶۰۲۰، ۳۵۲/۶ ☆ الترغيب و الترهيب للمنذرى، ۴/۲
جمع الجوامع للسيوطى، ۵۰۱۴ ☆ الترغيب والترهيب للمنذرى، ۱۲/۲

۱۳۳۸۔ الجامع الصحيح للبخارى، باب الصدقة من كسب طيب، ۱۸۹/۱
الصحيح لمسلم، باب بيان ان اسم الصدقة، ۳۲۶/۱
الجامع للترمذى، باب ما جاء فى ضل الصدقة، ۸۴/۱
السنن لابن ماجه، باب فضل الصدقة، ۱۳۳/۱
المسند لاحمد بن حنبل، ۲۶۸/۲ ☆ الدر المنثور للسيوطى، ۳۵۵/۱
جمع الجوامع للسيوطى، ۵۶۶۱ ☆ كنز العمال للمتقى، ۳۴۸/۶
اتحاف السادة للزبيدى، ۱۱۴/۴ ☆ مشكوة المصابيح للتبريزى، ۱۹۰۹
شرح السنة للبغوى، ۱۳۳/۶ ☆ التفسير للقرطبى، ۱۵۰/۱

خیرات کرنے والے کیلئے اسکو بچھیرے کی پرورش کی طرح پالتا ہے یہاں تک کہ وہ بڑھ کر پہاڑ کے برابر ہو جائے۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

کوئی احمق سا احمق بھی ان حدیثوں سے یہ معنی نہیں سمجھے گا کہ ایک چھوہارے یا ایک ہی نوالے کی خصوصیت ہے۔ ایک دے گا تو قبول ہوگا اور ثواب ملے گا۔ جہاں دو بار زائد دے پھر نہ قبول کی توقع اور نہ ثواب کی ترقی۔ نہیں، نہیں، بالیقین یہ ہی معنی ہے کہ ایک لقمہ یا ایک خرمہ بھی ان نیک جزاؤں کا باعث ہے۔

صفائح اللجین ص ۱۱

(۲) پوشیدہ صدقہ افضل ہے

۱۳۳۹۔ **عن** أبی أمامة الباهلی رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: أَفْضَلُ الصَّدَقَةِ سِرًّا اِلیٰ فَقِیْرٍ۔

حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بہتر صدقہ وہ ہے جو خفیہ طور پر فقیر کو دیا جائے۔

الزلال الانقی ص ۱۷۰

(۳) صدقہ عمر بڑھاتا ہے

۱۳۴۰۔ **عن** عمر بن عوف رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: اِنَّ صَدَقَةَ الْمُسْلِمِ تَزِیْدُ فِی الْعُمْرِ وَ تَمْنَعُ مِیْتَةَ السُّوْءِ۔

حضرت عمرو بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک صدقہ کے ذریعہ اللہ تعالیٰ عمر بڑھاتا ہے اور بری موت کو دفع فرماتا ہے۔

رادالقحط والوباء ص ۷

۱۳۳۹۔ اتحاف السادة للزبیدی، ۱۱۱/٤ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱٦۲۵۰، ٦/٤۰۰

۱۳٤۰۔ مجمع الزوائد للهیثمی، ۱۱۰/۳ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۲۲/۱۷

المطالب العالیة لابن حجر، ۸۷٤ ☆ الترغیب و الترهیب للمنذری، ۲/۲۱

الدر المنثور للسیوطی، ۳۵۵/۱ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱٦۱۱۱، ٦/۳۷۱

۱۳۴۱۔ **عن** أنس رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اِنَّ صَدَقَةَ وَ صِلَةَ الرَّحِمِ یَزِیْدُ اللّٰهُ بِهِمَا فِی الْعُمُرِ وَ یَدْفَعُ بِهِمَا مَیْتَةَ السُّوْءِ وَ یَدْفَعُ بِهِمَا الْمَکْرُوْهَ وَ الْمَحْذُوْرِ ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک صدقہ اور صلہ رحم ان دونوں سے اللہ تعالیٰ عمر بڑھاتا ہے اور بری موت کو دفع کرتا ہے اور مکروہ واندیشہ کو دور کرتا ہے۔ ردالقحط والوباء ص ۱۰

(۴) صدقہ غضب الٰہی کو بجھاتا ہے

۱۳۴۲۔ **عن** أنس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اِنَّ الصَّدَقَةَ لَتُطْفِئُ غَضَبَ الرَّبِّ وَ تَدْفَعُ مَیْتَةَ السُّوْءِ ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک صدقہ اللہ عزوجل کے غضب کو بجھاتا اور بری موت کو دفع کرتا ہے۔ رادالقحط والوباء ص ۶

◆

۱۳۴۱۔ مجمع الزوائد للهیثمی، ۱۵۱/۸ ☆ الترغیب و الترهیب للمنذری، ۳۳۵/۳
المطالب العالیة لابن حجر، ۸۷۵ ☆ الکامل لابن عدی،
فتح الباری للعسقلانی، ۴۱۶/۱۰ ☆

۱۳۴۲۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء فی فضل الصدقة، ۸۴/۱

(۵) صدقہ جہنم سے بچاتا ہے

۱۳۴۳۔ **عن** أمیر المؤمنین أبی بکر الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: اِتَّقُوا النَّارَ وَ لَوْ بِشِقِّ تَمْرَۃٍ، فَاِنَّھَا تَقِیْمُ الْعِوَجَ وَ تَدْفَعُ مِیْتَۃَ السُّوْءِ۔

امیر المؤمنین حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دوزخ سے بچو اگرچہ آدھا چھوہارہ دیکر۔ کہ وہ کجی کو سیدھا اور بری موت کو دفع کرتا ہے۔

(۶) صدقہ گناہ مٹاتا ہے

۱۳۴۴۔ **عن** عاصم العدوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: اَلصَّدَقَۃُ تُطْفِیُٔ الْخَطِیْئَۃَ کَمَا یُطْفِیُٔ الْمَاءُ النَّارُ۔

حضرت عاصم عدوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: صدقہ گناہ کو بجھاتا ہے جس طرح پانی آگ کو۔

(۷) صدقہ بری موت سے بچاتا ہے

۱۳۴۵۔ **عن** رافع بن مکیث الرضوانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: اَلصَّدَقَۃُ تَمْنَعُ مِیْتَۃَ السُّوْءِ۔

حضرت رافع بن مکیث رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: صدقہ بری موت سے بچاتا ہے۔

راد القحط والوباء ص ۷

۱۳۴۳۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب اتقوا النار و لو بشق تمرۃ، ۱۹۰/۱
المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۱۴/۱۲ ☆ التاریخ الکبیر للبخاری، ۱۰۵/۱
مجمع الزوائد للهیثمی، ۱۰۵/۳ ☆ الصحیح لابن خزیمۃ، ۲۴۲۸
۱۳۴۴۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۳۵/۱۹ ☆ المعجم الصغیر للطبرانی، ۲۲۴/۱
المسند لاحمد بن حنبل، ۳۲۱/۳ ☆ التمهید لابن عبد البر، ۳۰۳/۲
اتحاف السادۃ للزبیدی، ۵۰/۸ ☆ ارواء الغلیل للالبانی، ۱۳۸/۲
مجمع الکبیر للطبرانی، ۲۳۰/۵ ☆
۱۳۴۵۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۷/۵ ☆

١٣٤٦۔ **عن** أنس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال: رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: إِنَّ اللّٰهَ لَيَدْرَءُ بِالصَّدَقَةِ سَبْعِيْنَ بَابًا مِنْ مِيْتَةِ السُّوْءِ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ عزوجل صدقہ کے سبب ستر دروازے بری موت کے دفع فرماتا ہے۔

١٣٤٧۔ **عن** رافع بن خديج رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: اَلصَّدَقَةُ تَسُدُّ سَبْعِيْنَ بَابًا مِنَ السُّوْءِ۔

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: صدقہ ستر دروازے برائی کے بند کرتا ہے۔

(٨) صدقہ بلائیں دفع کرتا ہے

١٣٤٨۔ **عن** أنس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: اَلصَّدَقَةُ تَمْنَعُ سَبْعِيْنَ نَوْعًا مِنْ أَنْوَاعِ الْبَلَاءِ، أَهْوَنُهَا الْجُذَامُ وَ الْبَرَصُ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: صدقہ ستر قسم کی بلائیں روکتا ہے جن کی آسان تر بدن بگڑنا اور سپید داغ ہیں۔ و العیاذ باللہ تعالیٰ۔

١٣٤٩۔ **عن** أمير المؤمنين على المرتضى كرم الله تعالىٰ وجهه الكريم قال: قال

١٣٤٦۔ كنز العمال للمتقى، ١٦١١٠، ٣٧١/٦ ☆ جمع الجوامع للسيوطى، ٥٠٣٠
١ اتحاف السادة للزبيدى، ١٦٧/٤ ☆ الدر المنثور للسيوطى، ٣٥٥/١
الترغيب و الترهيب للمنذرى، ١٢/٢ ☆ المغنى لعراقى، ٢٢٦/١
١٣٤٧۔ المعجم الكبير للطبرانى، ٣٢٧/٤ ☆ مجمع الزوائد للهيثمى، ١٠٩/٣
الدر المنثور للسيوطى، ٣٥٥/١ ☆ الترغيب و الترهيب للمنذرى، ١٩/٢
اتحاف السادة للزبيدى، ١٦٧/٤ ☆ تاريخ اصفهان، ٦٨/١
١٣٤٨۔ اتحاف السادة للزبيدى، ١٧٣/٤ ☆ ارواء الغليل للالبانى، ٣٩٣/٣
كنز العمال للمتقى، ١٥٩٢٠، ٣٤٦/٦ ☆ كشف الخفاء للعجلونى، ٢٩/٢

١٣٤٨۔

رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : بَاكِرُوْا بِالصَّدَقَةِ فَإِنَّ الْبَلَآءَ لَا يَتَخَطَّاهَا ۔

امیر المؤمنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: صبح تڑکے صدقہ دو کہ بلا صدقہ سے آگے قدم نہیں بڑھاتی۔

زاد القحط والوباء ص ۷

١٣٥٠ ۔ **عن** أنس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : اَلصَّدَقَاتُ بِالْغُدُوَّاتِ يَذْهَبْنَ الْعَاهَاتِ ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: صبح کے صدقے آفتوں کو دفع کرتے ہیں۔

١٣٥١ ۔ **عن** جابر بن عبد الله رضى الله تعالىٰ عنهما قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : اَلصَّدَقَةُ تَمْنَعُ الْقَضَاءَ السُّوْءَ ۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: صدقہ بری قضا کو ٹال دیتا ہے۔

(٩) صدقہ کی کثرت سے روزی بڑھتی ہے

١٣٥٢ ۔ **عن** جابر بن عبد الله رضى الله تعالىٰ عنهما قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : صِلُوا الَّذِىْ بَيْنَكُمْ وَ بَيْنَ رَبِّكُمْ بِكَثْرَةِ ذِكْرِكُمْ لَهٗ وَكَثْرَةِ الصَّدَقَةِ فِى السِّرِّ وَ الْعَلَانِيَةِ تُوْجَرُوْا وَ تُحْمَدُوْا وَ تُرْزَقُوْا۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ عزوجل کے ساتھ اپنی نسبت درست کرو، اس کی یاد کی کثرت کرو۔ اور خفیہ وظاہر صدقہ کی تکثیر سے، ایسا کروگے تو روزی دئے جاؤگے۔ قابل ستائش رہوگے اور تمہاری شکستگیاں درست کی جائیں گی۔

١٣٥٠ ۔ المسند الفردوس للديلمى، ٤١٤/٢ ☆ الجامع الصغير للسيوطى، ٣١٧/١
١٣٥١ ۔ المسند لاحمد بن حنبل ٥٠٢/٣ ☆ مجمع الزوائد للهيثمى، ٢٢/٨
١٣٥٢ ۔ الدر المنثور للسيوطى، ٣٥٤/١ ☆ السنن الكبرى للبيهقى، ١٧١/٣
الترغيب والترهيب للمنذرى، ٥١١/١ ☆ ارواء الغليل للالبانى، ٥٠/٣
التفسير للقرطبى، ١٩/١٨ ☆

١٣٥٣ـ **عن** أبی الدرداء رضی الله تعالیٰ عنه قال :قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : مَا مِنْ رَجُلٍ مُّسْلِمٍ يُصَابُ بِشَیْءٍ فِی جَسَدِهٖ فَيَتَصَدَّقُ بِهٖ اِلَّا رَفَعَهُ اللّٰهُ دَرَجَةً وَ حُطَّ عَنْهُ خَطِيْئَةً ـ

حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کسی مسلمان کو کوئی جسمانی تکلیف پہونچے اور وہ صدقہ کرے تو اللہ تعالیٰ اس کا ایک درجہ بلند کرتا ہے اور ایک گناہ مٹاتا ہے۔ ۱۲م

فتاوی رضویہ ۸/ ۵۰۸

(۱۰) بہرے کو بات سنانا صدقہ ہے

١٣٥٤ـ **عن** سهل بنْ سعد رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اِسْمَاعُ الْاَصَمِّ صَدَقَةٌ ـ

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بہرے کو اچھی بات سنانا صدقہ ہے۔ ۱۲م

(۱۱) خود کھانا اور دوسرے کو کھلانا صدقہ ہے

١٣٥٥ـ **عن** المقداد بن معدی کرب رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : مَا أَطْعَمْتَ زَوْجَكَ فَهُوَ لَكَ صَدَقَةٌ مَا أَطْعَمْتَ وَلَدَكَ فَهُوَ لَكَ صَدَقَةٌ ، وَ مَا أُطْعَمْتَ خَادِمَكَ فَهُوَ لَكَ صَدَقَةٌ ، وَ مَا أُطْعَمْتَ نَفْسَكَ فَهُوَ لَكَ صَدَقَةٌ ـ

فتاوی رضویہ ۴/ ۲۱۸

١٣٥٣ـ	الجامع للترمذی،	١٦٧/١	☆	السنن لابن ماجه ،	١٩٧/٢
	المسند لاحمد بن حنبل،	٤٤٨/٦	☆		
	الجامع الصغیر للسیوطی،	٤٩١/٢	☆		
١٣٥٤ـ	کنز العمال للمتقی،	١٦٣٠٣	☆		
	الجامع الصغیر للسیوطی،	٦٨/١	☆		
١٣٥٥ـ	المسند لاحمد بن حنبل،	١٣١/٤	☆	السنن الکبری للبیهقی،	١٧٩/٤
	مجمع الزوائد للهیثمی،	١١٩/٣	☆	الترغیب والترهیب للمنذری،	٦٢/٣
	الدر المنثور للسیوطی،	٣٣٧/١	☆	التفسیر لابن کثیر ،	٢٦٤/٢
	تاریخ دمشق لابن عساکر ،	٨٩/٥	☆	تاریخ اصفهان لابی نعیم ،	٧٦/٢
	کنز العمال للمتقی،	١٦٣٢١	☆	حلیة الاولیاء لابی نعیم ،	٣٠٩/٩

حضرت مقداد بن معدی کرب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کچھ تو اپنی بیوی کو کھلائے وہ تیرے لئے صدقہ ہے اور جو کچھ اپنے بچوں کو کھلائے وہ تیرے لئے صدقہ ہے، اور جو کچھ تو اپنے غلام کو کھلائے وہ تیرے لئے صدقہ ہے، اور جو کچھ تو خود کھائے وہ تیرے لئے صدقہ ہے۔ ۱۲م

(۱۲) ہر جاندار کو کھلانا باعث ثواب

١٣٥٦۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: فِي كُلِّ ذَاتِ كَبِدٍ حَرِيٍ أَجْرٌ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر گرم جگر میں ثواب ہے۔

١٣٥٧۔ **عن** جابر بن عبد الله رضی الله تعالىٰ عنهما قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: فِيمَا يَاكُلُ اِبْنُ آدَمَ أَجْرٌ وَ فِيمَا يَاكُلُ السَّبُعُ أَجْرٌ، وَفِيمَا يَاكُلُ الطَّيْرُ أَجْرٌ۔ فتاوی رضویہ ۲۲۹/۴

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کچھ آدمی کھائے اس میں ثواب ہے، اور جو درندہ کھا جائے اس میں ثواب ہے۔ جو پرند کو پہونچے اس میں ثواب ہے۔

(۱۳) حرام کمائی سے صدقہ حرام ہے

١٣٥٨۔ **عن** أبی الطفيل رضی الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: مَنْ كَسَبَ مَالًا حَرَامًا فَأَعْتَقَ مِنْهُ وَوَصَلَ مِنْهُ رَحْمَهُ كَانَ ذٰلِكَ إِصْرًا عَلَيْهِ۔

حضرت ابو الطفیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ

١٣٥٦۔ المسند لاحمد بن حنبل، ٧٣٥/٢ ☆ السنن الكبرى للبيهقي، ١٨٦/٤

شرح السنة للبغوي، ٢٢٩/٢ ☆ الصحيح لابن حبان، ٨٦٠

١٣٥٧۔ المستدرك للحاكم، ١٣٣/٤ ☆ الترغيب والترهيب للمنذري، ٣٧٨/٣

١٣٥٨۔ الترغيب والترهيب للمنذري، ٥٤٩/٢ ☆ مجمع الزوائد للهيثمي، ٢٩٢/١٠

كنز العمال للمتقي، ٩٢٧٠ ☆

وسلم نے ارشاد فرمایا: جو حرام مال کمائے پس اس میں سے غلام آزاد کرے اور صلہ رحم کرے تو یہ بھی اس پر وبال ٹھہرے۔

۱۳۵۹۔ **عن** القاسم بن مخیمرة رضی اللہ تعالیٰ عنہ مرسلاً قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: مَنِ اكْتَسَبَ مَالًا مِنْ مَأْثَمٍ فَوَصَلَ بِهٖ رَحِمَهٗ أَوْ تَصَدَّقَ بِهٖ أَوْ أَنْفَقَهٗ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ جَمَعَ ذٰلِكَ كُلَّهٗ قُذِفَ بِهٖ فِي جَهَنَّمَ۔

حضرت قاسم بن مخیمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو گناہ کی وجہ سے مال کمائے اس سے صلہ رحم یا تصدق یا راہ خدا میں خرچ کرے یہ سب جمع کرکے اسے جہنم میں پھینک دیا جائے۔

(۱۴) حلال کمائی ہی کا صدقہ مقبول ہے

۱۳۶۰۔ **عن** أبی ہریرة رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: مَنْ تَصَدَّقَ بِعَدْلِ تَمْرَةٍ مِنْ كَسْبٍ طَيِّبٍ، وَلَا يَقْبَلُ اللّٰهُ إِلَّا الطَّيِّبَ فَإِنَّ اللّٰهَ يَقْبَلُهَا بِيَمِينِهٖ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو ایک کھجور کے برابر پاک کمائی سے تصدق کرے اور اللہ تعالیٰ نہیں قبول فرماتا مگر پاک۔ تو حق جل وعلا اسے اپنے یمین قدرت سے قبول فرماتا ہے۔

۱۳۶۱۔ **عن** سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ

۱۳۵۸۔ الترغیب والترہیب للمنذری، ۵۴۹/۲ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۲۹۲/۱۰
کنز العمال للمتقی، ۹۲۷۰ ☆

۱۳۵۹۔ الترغیب والترہیب للمنذری، ۵۴۹/۲ ☆

۱۳۶۰۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب الصدقة من کسب طیب، ۱۸۹/۱
السنن لابن ماجہ، باب فضل الصدقة، ۱۲۳/۱
المسند لاحمد بن حنبل، ۲۳۱/۲ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۱۲۶/۴
السنن الکبریٰ للبیہقی، ۱۷۷/۴ ☆ الترغیب والترہیب للمنذری، ۳/۲
ارواء الغلیل للالبانی، ۳۹۳/۳ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۳۶۵/۱
التفسیر لابن کثیر، ۴۸۷/۱ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۶۰۲۰

۱۳۶۱۔ الصحیح لمسلم، کتاب الزکاة، ۳۲۶/۱
الجامع للترمذی، باب ما جاء فی فضل الصدقة، ۸۴/۲

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اِنَّ اللّٰہَ طَیِّبٌ ، وَ لَا یَقْبَلُ اِلَّا الطَّیِّبَ۔

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ پاک ہے، اور پاک ہی کو قبول کرتا ہے۔

۱۳۶۲۔ **عن** عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : لَا یَکْسِبُ عَبْدٌ مَالًا حَرَامًا فَیَتَصَدَّقَ بِہٖ فَیُقْبَلُ مِنْہُ ، وَ لَا یُنْفِقُ مِنْہُ فَیُبَارَكُ فِیْہِ وَ لَا یَتْرُکُہٗ خَلْفَ ظَھْرِہٖ اِلَّا کَانَ زَادَہٗ اِلَی النَّارِ ، اِنَّ اللّٰہَ تَعَالیٰ لَا یَمْحُوا السَّیِّیَٔ بِالسَّیِّیِٔ وَلٰکِنْ یَمْحُوا السَّیِّیَٔ بِالْحَسَنِ، اِنَّ الْخَبِیْثَ لَا یَمْحُوالْخَبِیْثَ

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ نہ ہوگا کہ بندہ مال حرام سے صدقہ دے پھر وہ قبول ہو جائے۔ اور یہ بھی نہ ہوگا کہ اس میں سے راہ خدا میں خرچ نہ کرے اور برکت دی جائے۔ اور اپنے پیچھے چھوڑ گیا تو وہ مال اس کے لئے جہنم کی طرف توشہ ہوگا۔ بیشک اللہ تعالیٰ بدی کو بدی کے ذریعہ نہیں مٹاتا بلکہ بدی کو نیکی کے ذریعہ محو فرماتا ہے۔ بیشک مال حرام مال حرام کی خباثت کو محو نہیں کرتا۔ ۱۲م

۱۳۶۳۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : لَا یَغْبِطَنَّ جَامِعُ الْمَالِ مِنْ غَیْرِ حِلِّہٖ اَوْ قَالَ مِنْ غَیْرِ حَقِّہٖ، فَاِنَّہٗ اِنْ تَصَدَّقَ بِہٖ لَمْ یُقْبَلْ مِنْہُ وَ مَا بَقِیَ کَانَ زَادَہٗ اِلَی النَّارِ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو غیر حلال سے مال جمع کرے اس پر کوئی رشک نہ کی جائے۔ کہ اگر وہ

۱۳۶۱۔	المسند لاحمد بن حنبل ،	۳۲۸/۲	☆	الترغیب والترھیب للمنذری،	۵۴۵/۲
	التفسیر للقرطبی،	۶۹/۱۱	☆	المنثور للسیوطی،	۱۶۸/۱
	السلسلۃ الصحیحۃ للالبانی،	۱۲۸/۳	☆	الکامل لابن عدی،	
	الدر المنتثرۃ،	۴۴	☆	السنن الکبری للبیھقی،	۳۴۶/۳
	کشف الخفاء للعجلونی،	۲۶۰/۱	☆	اتحاف السادۃ للزبیدی،	۸/۶
	۔مع الجوامع للسیوطی،	۸۴۷۲	☆	مشکوۃ المصابیح للتبریزی،	۲۷۶۰
۱۳۶۲۔	الترغیب والترھیب للمنذری،	۵۵۰/۲	☆	الدر المنثور للسیوطی،	۳۴۷/۱
	المسند لاحمد بن حنبل،	۳۸۷/۱	☆	مشکوۃ المصابیح للتبریزی ،	۲۷۷۱
۱۳۶۳۔	المستدرك للحاکم،	۴/۲	☆		

اس سے خیرات کرے گا تو قبول نہ ہوگی۔ اور جو بچ رہے گا وہ اس کا توشہ ہوگا جہنم کی طرف۔

۱۳٦٤۔ **عن** أبی حجیرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: مَنْ جَمَعَ مَالًا حَرَامًا ثُمَّ تَصَدَّقَ بِهٖ لَمْ یَكُنْ لَهٗ فِیْهِ أجْرٌ وَكَانَ اِصْرُهٗ عَلَیْهِ۔

حضرت ابو حجیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو غیر حلال سے مال جمع کرے پھر اس کو خیرات میں دے اس کیلئے ثواب کچھ نہ ہو اور اس کا وبال اس پر ہو۔

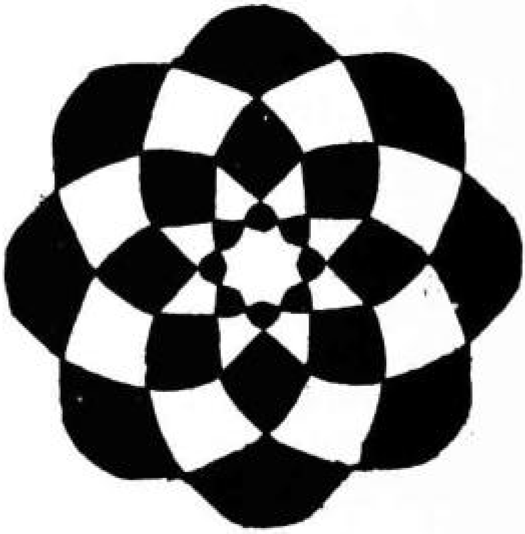

۱۳٦٤۔ الترغیب والترهیب للمنذری، ۱/۵۳۵ ☆ الدرالمنثور للسیوطی، ۱/۳٤۷
السنن الکبری للبیهقی، ٤/۸٤ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ٦/۱۰
المستدرك للحاکم، ۱/۳۹۰ ☆ کنز العمال للمتقی، ۹۲٦۹

۵۔ حیلہ شرعی

(۱) حیلہ شرعی کی اصل

۱۳۶۵۔ **عن** أم المؤمنين عائشة الصديقة رضى الله تعالىٰ عنها قالت: اتى النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم بلحم بقر، فقيل: هذا ما تصدق به على بريره، فقال: هُوَ لَهَا صَدَقَةٌ وَلَنَا هَدِيَّةٌ۔

ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں گائے کا گوشت حاضر کیا گیا، کسی نے کہا: یہ گوشت حضرت بریرہ پر صدقہ ہوا تھا۔ فرمایا: یہ بریرہ کیلئے صدقہ تھا ہمارے لئے ہدیہ ہے۔ ۱۲م

فتاوی رضویہ ۱۰۶/۷

۱۳۶۶۔ **عن** أم عطية رضى الله تعالىٰ عنها قالت: بعث الى رسول الله صل الله تعالىٰ عليه وسلم بشاة من الصدقة، فبعثت الى عائشة منها بشئ، فلما ج رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم الى عائشة، قال: هَلْ عِنْدَكُمْ شَيْءٌ؟ قالت: لا، ألا إن نسيبة بعثت الينا من الشاة التى بعثتم بها اليها، قال: إِنَّهَا قَدْ بَلَغَتْ مَحِلَّهَا

حضرت ام عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے میرے پاس صدقہ کی ایک بکری بھیجی، میں نے اس میں سے کچھ گوشت ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ کے پاس بھیج دیا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت عائشہ کے پاس

۱۳۶۵۔ الصحیح لمسلم، باب اباحۃ الھدیۃ للنبی ﷺ، ۳۴۵/۱

المسند لاحمد بن حنبل، ۲۸۱/۱ ☆ اتحاف السادۃ للزبیدی، ۸۱/۶

۱۳۶۶۔ الصحیح لمسلم، باب اباحۃ الھدیۃ للنبی ﷺ، ۳۴۵/۱

الجامع الصحیح للبخاری، باب اذا تحولت الصدقۃ، ۲۰۲/۱

السنن لابن ماجہ، باب خیار لامۃ اذا اعتقت، ۱۵۰/۱

شرح معانی الآثار للطحاوی، ۳۰۲/۱ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۱۴۱/۴

مجمع الزوائد للھیثمی، ۱۴۹/۳ ☆ التمھید لابن عبد البر، ۱۰۶/۵

مشکوۃ المصابیح للتبریزی، ۲۰۷۶ ☆ اتحاف السادۃ للزبیدی، ۳۰۲/۴

المسند لاحمد بن حنبل، ۲۰۷/۶ ☆ السنن الکبری للبیھقی، ۲۰۳/۴

تشریف لائے تو فرمایا: کیا تمہارے پاس کچھ کھانے کو ہے؟ عرض کیا: نہیں، ہاں ام عطیہ نسیبہ نے بکری کا گوشت بھیجا ہے جو آپ نے ان کے پاس بھیجی تھی۔ فرمایا: صدقہ کی بکری اپنے محل میں پہونچ گئی۔ ۱۲م

فتاوی رضویہ ۴/۳۹۲

۶۔ صدقۂ فطر

(۱) صدقۂ فطر کی مقدار

۱۳۶۷۔ **عن** أبی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: لما کثر الطعام فی زمن معاویۃ جعلوہ مدین من حنطۃ۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ میں گندم کا استعمال عام ہوا تو علماء نے صدقۂ فطر کی مقدار گندم سے دو مد مقرر کردی۔

(۲) عہد رسالت میں صدقۂ فطر عموماً تین چیزوں سے ادا کیا جاتا تھا۔

۱۳۶۸۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: لم تکن الصدقۃ علی عہد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الا التمر والزبیب والشعیر ولم تکن الحنطۃ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں صدقۂ فطر کھجور، منقی اور جو سے ہی دیا جاتا تھا۔ اور گیہوں اس وقت عام مروج نہ تھا۔

۱۳۶۹۔ **عن** أبی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: کان طعامنا الشعیر۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہمارا طعام جو تھا۔

(۱) امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

فقیر نے ۲۷؍ ماہ مبارک رمضان ۱۳۲۷ھ کو نیم صاع شعیری کا تجربہ کیا جو ٹھیک چار رطل جو کا پیمانہ تھا۔ اس میں گیہوں برابر ہموار مسطح بھر کر تولے تو ثمن رطل کم پانچ رطل آئے۔ یعنی ایک سو چوالیس روپے بھر جو کی جگہ ایک سو چھتر روپے آٹھ آنے بھر گیہوں۔ کہ

۱۳۶۷۔ شرح معانی الآثار للطحاوی، باب مقدار صدقۃ الفطر، ۱/۳۷۲

۱۳۶۸۔ الصحیح لابن خزیمۃ، باب الدلیل علی ان ۴/۴۵

۱۳۶۹۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب الصدقۃ الفطر، ۱/۲۰۴

بریلی کے سیر سے اٹھنی بھر اوپر پونے دو سیر ہوئے۔ یہ محفوظ رکھنا چاہئے کہ صدقۂ فطر، کفارات، فدیہ صوم وصلوۃ میں اسی اندازہ سے گیہوں ادا کرنا احوط وانفع للفقراء ہے۔ اگرچہ اصل مذہب پر بریلی کی تول سے روپے بھر کم ڈیڑھ سیر گیہوں ہیں، پھر اسی پیمانے میں پانی بھر کر وزن کیا تو دو سو چودہ روپے بھر ایک دوانی کم آیا، کہ کچھ کم چھ رطل ہوا۔

فتاوی رضویہ جدید ۱/۵۹۵

۷۔ چندہ اور اسراف

(۱) چندہ کی اصل اور اجر وثواب

۱۳۷۰۔ **عن** جریر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : کنا عند رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی صد ر النہار ،قال: فجاء ہ قوم حفاۃ عراۃ مجتابی النمار او العباء متقلدی السیوف عا متہم من مضر بل کلہم من مضر ، فتمعر وجہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لما رأی بہم من الفاقۃ فدخل ثم خرج فامر بلا لا فاذن فاقام فصلی ثم خطب فقال : یَا أَیُّہَاالنَّاسُ ! اِتَّقُوْا رَبَّکُمُ الَّذِی خَلَقَکُمْ مِنْ نَفْسٍ وَّاحِدَۃٍ ، إِلیٰ آخِرِالآیَۃ ، اِنَّ اللّٰہَ کَانَ عَلَیْکُمْ رَقِیْبًا ، وَالآیَۃُ الَّتِی فِی الْحَشْرِ ، یَا أَیُّہَا الَّذِیْنَ آمَنُوا اتَّقُوااللّٰہَ وَ لْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ ، تَصَدَّقَ رَجُلٌ مِّنْ دِیْنَارِہٖ، مِنْ دِرْھَمِہٖ ، مِنْ ثَوْبِہٖ ، مِنْ صَاعَ بُرِّہٖ ، مِنْ صَاعِ تَمْرِہٖ، حَتّٰی قَالَ : وَلَوْ لِشِقِّ تَمْرِہٖ، قال : فجاء رجل من الانصار بصرۃ کادت کفہ تعجز عنہا بل قد عجزت ، قال :ثم تتابع الناس حتی رأیت کو مین من طعام و ثیاب ، حتی رأ یت و جہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یتہلل کانہ مذھبۃ ،فقال رسول اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : مَنْ سَنَّ فِی الْإِسْلَامِ سَنَّۃً حَسَنَۃً فَلَہٗ أَجْرُھَا وَ أَجْرُ مَنْ عَمِلَ بِہَا بَعْدَہٗ مِنْ غَیْرِ أَنْ یُّنْقَصَ مِنْ أُجُوْرِھِمْ شَیْئًا ، وَمَنْ سَنَّ فِی الْإِسْلَامِ سُنَّۃً سَیِّئَۃً کَانَ عَلَیْہِ وِزْرُھَا وَوِزْرُ مَنْ عَمِلَ بِہَا مِنْ بَّعْدِہٖ مِنْ غَیْرِ أَنْ یُّنْقَصَ مِنْ أَوْزَارِھِمْ شَیْءٌ۔

حضرت جریر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں چاشت کے وقت حاضر تھے کہ کچھ برہنہ پا، برہنہ بدن، صرف ایک کملی کفنی کی طرح چیر کر گلے میں ڈالے تلواریں لٹکائے خدمت اقدس حضور پرنور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر ہوئے۔ یہ لوگ عموماً قبیلہ مضر سے متعلق تھے بلکہ کل۔ حضور پرسید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انکی محتاجی دیکھی تو چہرۂ انور کا رنگ بدل گیا۔ حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اذان کا حکم دیا۔ بعد نماز خطبہ فرمایا: بعد تلاوت آیات ارشاد کیا۔ کوئی شخص اپنی اشرفی سے صدقہ کرے، کوئی روپے سے، کوئی کپڑے سے، کوئی اپنے قلیل گیہوں سے، کوئی اپنے تھوڑے

۱۳۷۰۔ الصحیح لمسلم، باب الحث علی الصدقہ، ۱/۳۲۷

چھواروں سے، یہاں تک فرمایا: اگرچہ آدھا چھوارہ۔ اس ارشاد کو سنکر ایک انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ روپیوں کا تھیلا اٹھالائے۔ جسکے اٹھانے میں انکے ہاتھ تھک گئے۔ پھر لوگ پے در پے صدقات لانے لگے۔ یہاں تک کہ دو انبار کھانے اور کپڑے کے ہوگئے۔ یہاں تک کہ میں نے دیکھا رسول انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا چہرۂ انور خوشی کے باعث کندن کی طرح دمکنے لگا۔ ارشاد فرمایا: جو شخص اسلام میں کوئی اچھی راہ نکالے اسکے لئے اسکا ثواب ہے اور اسکے بعد جتنے لوگ اس راہ پر عمل کریں گے سب کا ثواب اسکے لئے ہے بغیر اسکے کہ اسکے ثواب میں کمی ہو۔ اور جو کوئی اسلام میں بری راہ نکالے اس پر اسکا گناہ ہے اور اسکے بعد جتنے لوگ اس راہ پر عمل کریں گے سب وبال اسکے سر، اور انکے گناہوں میں بھی کچھ کمی نہ ہو۔

فتاوی رضویہ ۱۸۶/۱۰

(۲) راہ خدا میں مال کثیر خرچ کرنا اسراف نہیں

۱۳۷۱۔ **عن** مجاهد رضی الله تعالیٰ عنه قال: لو انفقت مثل ابی قبیس ذهبا فی طاعة الله لم یکن اسرافا، ولو انفقت صاعا فی معصیة الله کان اسرافا۔

حضرت امام مجاہد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اگر تو اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں کوہ بوقبیس کے برابر سونا خرچ کردے تو بھی اسراف نہ ہوگا۔ اور نافرمانی میں ایک صاع خرچ کرنا بھی اسراف ہے۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تصدق کا حکم فرمایا: فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ خوش ہوئے کہ اگر میں کبھی ابوبکر صدیق پر سبقت لے جاؤں گا تو وہ یہی بار ہے کہ میرے پاس مال بسیار ہے۔ اپنے جملہ اموال سے نصف حاضر خدمت اقدس لائے۔ حضور نے فرمایا: اہل وعیال کیلئے کیا رکھا ہے؟ عرض کی: اتنا ہی، اتنے میں صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ حاضر ہوئے اور کل مال حاضر لائے، گھر میں کچھ نہ چھوڑا۔ ارشاد ہوا: اہل وعیال کیلئے کیا رکھا؟ عرض کی: اللہ اور اسکا رسول، جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، اس پر حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تم دونوں میں وہی فرق ہے جو تمہارے ان جوابوں میں۔

۱۳۷۱۔ التفسیر الکبیر للرازی، ۲۱۴/۱۳

(۳) عوام کو راہ خدا میں تمام مال خرچ کرنا جائز نہیں

١٣٧٢ـ **عن** جابربن عبد الله الانصاری رضی الله تعالیٰ عنهما قال: کنا عند رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اذجاء ہ رجل بمثل بیضة من ذهب ، فقال: یا رسول الله ! اصبت هذه من معدن فخذها فهی صدقة ، ما املك غیرها فاعرض عنه رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ، ثم اتاه من قبل رکنه الایمن فقال مثل ذلك فاعرض عنه ، ثم اتاه من قبل رکنة الایسر فاعرض عنه ، ثم اتاه من خلفه فاخذها رسول الله تعالیٰ علیه وسلم فحذفه بها فلو اصابته لا وجعته او لعقرته فقال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم :یَأْتِی أَحَدُکُم بِمَا یَمْلِكُ فَیَقُوْلُ : هٰذِهِ صَدَقَةٌ ، ثُمَّ یَقْعُدُ یَسْتَکِفُ النَّاسَ ، خَیْرُ الصَّدَقَةِ مَاکَانَ عَنْ ظَهْرِ غِنًی ـ

حضرت جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے، ایک صاحب انڈے برابر سونا لیکر حاضر ہوئے اور کہا: یارسول اللہ! میں نے اسکو ایک کان میں سے پایا ہے۔ میں اسے صدقہ کرنا چاہتا ہوں۔ اور اسکے سوا میری کوئی ملکیت نہیں۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اعراض فرمایا۔ پھر انہوں نے داہنی جانب آ کر عرض کیا: تو پھر سرکار نے اعراض فرمایا۔ پھر انہوں نے بائیں جانب آ کر عرض کی: تو پھر سرکار نے اعراض کیا۔ پھر انہوں نے سرکار کے پیچھے سے عرض کی۔ تو اس مرتبہ حضور نے وہ سونا ان سے لیکر ایسا پھینکا کہ اگر انکے لگتا تو درد پہونچاتا، یا زخمی کرتا۔ اور فرمایا: تم میں ایک شخص اپنا پورا مال لاتا ہے کہ یہ صدقہ ہے پھر بیٹھا لوگوں سے بھیک مانگے گا۔ بہتر صدقہ وہ ہے کہ جس کے بعد آدمی محتاج نہ ہو جائے۔

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

تحقیق یہ ہے کہ عام کیلئے میانہ روی ہے۔ اور صدق توکل اور کمال تبتل والوں کی شان بڑی ہے۔

فتاوی رضویہ

١٣٧٢ـ السنن لابی داؤد ، باب الرجل یخرج من ماله ، ٢٣٦/١

٨۔ احکام سوال

(١) اللہ کے نام پر مانگنا

٣٧٣۔ **عن** أبی موسی الأشعری رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: مَلْعُوْنٌ مَنْ سَالَ بِوَجْهِ اللّٰهِ، وَمَلْعُوْنٌ مَنْ سُئِلَ بِوَجْهِ اللّٰهِ ثُمَّ مَنَعَ سَائِلَهٗ مَالَمْ يَسْئَلْ هُجْرًا۔

حضرت موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ملعون ہے جو اللہ کا واسطہ دیکر کچھ مانگے اور ملعون ہے جس سے خدا کا واسطہ دیکر مانگا جائے پھر سائل کو نہ دے جبکہ اس نے کوئی بے جا سوال نہ کیا ہو۔

١٣٧٤۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: مَنْ سُئِلَ بِاللّٰهِ فَاَعْطٰی كُتِبَ لَهٗ سَبْعُوْنَ حَسَنَةً۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس سے خدا کا واسطہ دیکر کچھ مانگا جائے اور وہ دیدے تو اسکے لئے ستر نیکیاں لکھی جائیں۔

١٣٧٥۔ **عن** معاذ بن جبل رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: مَنْ سَاَلَكُمْ بِاللّٰهِ فَاَعْطُوْهُ، وَاِنْ شِئْتُمْ فَدَعُوْهُ۔

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو تم سے خدا کا واسطہ دیکر مانگے اسے دو، اور اگر نہ دینا چاہو تو اسکا بھی اختیار ہے۔

١٣٧٣۔ مجمع الزوائد للهیثمی، ١/١٥٣ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ١٠/٥٧٠
الترغیب و الترهیب للمنذری، ١/٦٠١ ☆ کنز العمال للمتقی، ١٦٧٢٥، ٦/٥٠٢
کشف الخفاء للعجلونی، ٢/٥٢١ ☆ جامع الصغیر للسیوطی، ٢/٥٠١

١٣٧٤۔ کنز العمال للمتقی، ١٦٠٧٦، ٦/٣٦٣ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ٢/٥٢٨

١٣٧٥۔ السنن لابی داؤد، زکوة، باب عطیة من سال بالله عزوجل، ١/٢٣٥
الترغیب و الترهیب للمنذری، ١/٦٠ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ١٢/٤١٨
تاریخ بغداد للخطیب، ٤/٦٥٨ ☆

۱۳۷۶ ۔ **عن** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: لَا یَسْأَلُ بِوَجْہِ اللّٰہِ اِلَّا الْجَنَّۃَ ۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ کے واسطے سے سوا جنت کے کچھ نہ مانگا جائے۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

علماء کرام نے بعد توفیق وتطبیق احادیث یہ حکم منقح فرمایا کہ اللہ عزوجل کا واسطہ دیکر سوا اخروی دینی شی کے کچھ نہ مانگا جائے۔ اور مانگنے والا اگر خدا کا واسطہ دیکر مانگے اور دینے والے کا اس شی کے دینے میں کوئی حرج دینی یا دنیوی نہ ہو تو مستحب اور مؤکد دینا ہے ورنہ نہ دے۔ بلکہ امام عبد اللہ بن مبارک فرماتے ہیں: جو خدا کا واسطہ دیکر مانگے مجھے یہ خوش آتا ہے کہ اسے کچھ نہ دیا جائے۔ یعنی تاکہ یہ عادت چھوڑ دے۔ اس تفصیل سے واضح ہوا کہ کو خدا کا واسطہ دیکر بیٹی مانگے اور اس سے مناکحت کسی دینی یا دنیوی مصلحت کے خلاف ہو یا دوسرا اس سے بہتر ہے تو ہرگز نہ مانا جائے۔ کہ دختر کیلئے صلاح واصلح کا لحاظ اس بے باک سے اہم واعظم ہے۔ اور روپیہ پیسہ دینے میں اپنی وسعت وحالت اور سائل کی کیفیت وحاجت پر نظر درکار ہے۔ اگر یہ سائل قوی تندرست ہے گدائی کا پیشہ ور جوگیوں کی طرح ہے تو ہرگز ایک پیسہ نہ دے کہ اسے سوال حرام ہے۔ اور اسے دینا حرام پر اعانت کرنا ہے۔ دینے والا گناہ گار ہوگا۔ اور اگر صاحب حاجت ہے اور جس سے مانگا اسکا عزیز وقریب بھی حاجت مند ہے اور اس کے پاس اتنا نہیں کہ دونوں کی مواسات کرے تو اقربا کی تقدیم لازم ہے۔ ورنہ بقدر طاقت ووسعت ضرور دے اور روگردانی نہ کرے۔

فتاوی رضویہ ۱۰/۹۲

۱۳۷۶ ۔ السنن لابی داؤد، کتاب الزکاۃ، باب کراھیۃ المسئلۃ لوجہ اللہ عزوجل، ۱/۲۳۵
مشکوۃ المصابیح للتبریزی، ۱۹۴۴ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۶۷۳۱، ۶/۵۹۳
الاذکار للنووی، ۳۲۹ ☆ الکامل لابن عدی، ۳/۲۵۷
کشف الخفاء للعجلونی، ۲/۵۲۰ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۵۸۸

(۲) مال جمع کرنے کیلئے سوال درست نہیں

۱۳۷۷ ـ **عن** عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : مَنْ سَاَلَ النَّاسَ وَلَهٗ مَايُغْنِيْهِ جَآءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمَسْئَلَتُهٗ فِي وَجْهِهٖ خُمُوْشٌ ۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو لوگوں سے سوال کرے اور اس کے پاس وہ شی ہو جو اسے بے نیاز کرتی ہو روز قیامت اس حال پر آئے گا کہ اسکا وہ سوال اسکے چہرے پر خراش و زخم ہوگا۔

۳۷۸ ـ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : مَنْ سَاَلَ النَّاسَ اَمْوَالَهُمْ مُكَثِّرًا فَاِنَّمَا يَسْاَلُ جَمْرَ جَهَنَّمَ فَلْيَسْتَقِلَّ مِنْهُ اَوْ لِيَسْتَكْثِرْ ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو اپنا مال بڑھانے کیلئے لوگوں سے انکے مال کا سوال کرتا ہے وہ جہنم کی آگ کا ٹکڑا مانگتا ہے۔ اب چاہے تھوڑی لے یا زیادہ۔

۱۳۷۷ ـ السنن لابی داؤد ، باب من یعطی الصدقة وحد الغنی ، ۱/۲۲۹
السنن للنسائی ، باب احد الغنی ، ۱/۲۷۹
السنن لابن ماجه ، باب من سال عن ظهر غنی ، ۱/۱۳۲
شرح السنة للبغوی ، ۶/۸۳ ☆ كنز العمال للمتقی ، ، ۱۶۶۹۵ ، ۶/۴۹۵
المسند لاحمد بن حنبل ، ۱/۳۶۸ ☆ اتحاف السادة للزبیدی ، ، ۹/۳۰۴
مشكوة المصابیح للتبریزی ، ۱۸۴۷ ☆
۱۳۷۸ ـ الصحیح لمسلم ، باب النهی عن المسئله ، ۱/۳۳
السنن لابن ماجه ، باب من سائلعن ظهر غنی ، ۱/۱۳۳
المسند لاحمد بن حنبل ، ۲/۲۳۱ ☆ السنن الكبری للبیهقی ، ۴/۱۹۶
المصنف لابن ابی شیبة ، ۳/۲۵۹ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی ، ۲/۵۲۸
شرح السنة للبغوی ، ۶/۱۲۱ ☆ اتحاف السادة للزبیدی ، ۹/۳۰۴
مشكوة المصابیح للتبریزی ، ۱۸۳۸ ☆ كنز العمال للمتقی ، ، ۱۶۷۲۸ ، ۶/۵۰۳
التفسیر للقرطبی ، ۳/۳۴۶ ☆ المغنی للعراقی ، ۴/۲۰۶

۱۳۷۹۔ **عن** حبشی بن جنادة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : مَنْ سَالَ مِنْ غَیْرِ فَقْرٍ ، فَاِنَّمَا یَاْکُلُ الْجَمْرَةَ ۔

حضرت حبشی بن جنادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو بے حاجت وضرورت شرعیہ سوال کرے وہ جہنم کی آگ کھاتا ہے۔

فتاوی رضویہ ۵۰۱/۴

جدالممتار ۱۵۸/۲

(۳) کثرت سوال اور فضول خرچی مکروہ ہے

۱۳۸۰۔ **عن** المغیرة بن شعبة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَیْکُمْ عُقُوْقَ الْاُمَّهَاتِ وَ وَاْدَ الْبَنَاتِ ، وَ مَنْعًا وَّ هَاتِ ، وَ کَرِهَ لَکُمْ قِیْلَ وَ قَالَ وَ کَثْرَةَ السُّؤَالِ وَ اِضَاعَةَ الْمَالِ ۔

حضرت مغیرہ ابن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے تم پر ماؤں کی نافرمانی، لڑکیوں کو زندہ درگور کرنا، اور جن چیزوں میں تمہارا حصہ نہیں اسکو روکے رکھنے کو حرام فرمادیا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے مکروہ قرار دے دیا ہے فضول بک بک، سوال کی کثرت اور اضاعت مال کو۔

فتاوی رضویہ جدید ۶۹۹/۱

۱۳۷۹۔ المسند لاحمد بن حنبل، ١٦٥/٤ ☆ الصحیح لابن خزیمة، ٢٤٤٥
اتحاف السادة للزبیدی، ٣٠٤/٩ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ٥٢٨/٢
المعجم الکبیر للطبرانی، ١٨/٤ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ٩٦/٣
کنز العمال للمتقی، ١٦٧٢٩، ٥٠٣/٦ ☆ شرح معانی الآثار للطحاوی، ١٩/٢
الترغیب و الترهیب للمنذری، ٥٧٤/١ ☆ المطالب العالیة لابن حجر، ٨٥٩

۱۳۸۰۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب ما ینهی عن اضاعة المال، ٣٢٤/١
السنن الکبری للبیهقی، ٦٣/٦ ☆ شرح السنة للبغوی، ١٦/١٢
فتح الباری للعسقلانی، ٦٨/٥ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ٥٩٠/٢
کنز العمال للمتقی، ٤٣٥٤٠، ٨٩٦/١٥ ☆ مشکوة المصابیح للتبریزی، ٠٤٩١٥
جمع الجوامع للسیوطی، ٤٧٩٠ ☆ الترغیب و الترهیب للمنذری، ٣٢٥/٣

(۴) دینے والا ہاتھ افضل ہے

۱۳۸۱ ۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال :قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اَلْیَدُ الْعُلْیَا خَیْرٌ مِنَ الْیَدِ السُّفْلٰی ، وَالْیَدُ الْعُلْیَا هِیَ الْمُنْفِقَةُ وَالْیَدُ السُّفْلٰی هِیَ السَّائِلَةُ ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: اونچا ہاتھ نیچے ہاتھ سے افضل ہے ۔ اور دینے والا ہاتھ اونچا ہے اور مانگنے والا نیچا ہے۔ فتاوی رضویہ ۱۰/۶

(۵) عزت نفس کے ذریعہ حاجت طلب کرو

۱۳۸۲ ۔ **عن** عبد الله بن بسر رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اُطْلُبُوا الْحَوَائِجَ بِعِزَّةِ الْاَنْفُسِ ، فَاِنَّ الْاُمُوْرَ تَجْرِیْ بِالْمَقَادِیْرِ ۔

حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: حاجتیں عزت نفس کے ذریعہ طلب کرو کہ سب کام تقدیر پر چلتے ہیں۔

۱۳۸۱ ۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب لا صدقة لا عن ظهر غنى، ۱۹۲/۱
الصحیح لمسلم ، باب بیان ان الیدا لعلیا خیر من الید السفلی ، ۳۳۲/۱
السنن لابی داؤد ، زکوة ، باب استحفاف ، ۲۳۳/۱
الجامع للترمذی ، باب ما جاء فی النهی عن المسئلة ، ۸۶/۱
السنن للنسائی، ۶۱/۵ ☆ باب الید السفلی، ۲۷۲/۱
المسند لاحمد بن حنبل ، ۶۷/۲ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۱۷۷/۴
المصنف لعبد الرزاق، ۲۰۰۴۱ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۶۴/۸
فتح الباری للعسقلانی، ۵۰۰/۹ ☆ التفسیر للبغوی، ۲۱۳/۱
الترغیب و الترهیب للمنذری، ۵۸۱/۱ ☆ التفسیر لابن کثیر ، ۳۷۴/۱
الدر المنثور للسیوطی ، ۲۳۵/۱ ☆ التفسیر للقرطبی، ۳۲/۵
ارواء الغلیل للالبانی، ۴۰۶/۳ ☆ البدایة والنهایة لابن کثیر، ۵۸/۵
المؤطا لمالک ، ۹۹۸ ☆

۱۳۸۲ ۔ کنز العمال للمتقی، ۱۶۸۰۵، ۵۱۸/۶ ☆ کشف الخفا للعجلونی، ۱۵۵/۱
الجامع الصغیر للسیوطی، ۷۲/۱ ☆

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اس حدیث میں تلاش وتدبیر کی طرف ہدایت فرمائی، مگر حکم دیا کہ شریعت وعزت نفس کا پاس رکھو، تدبیر میں بے ہوش اور مدہوش نہ ہو جاؤ، دست درکار ودل بایار، تدبیر میں ہاتھ اور دل تقدیر کے ساتھ۔ ظاہر میں ادھر اور باطن میں اُدھر، اسباب کا نام اور مسبب سے کام، یوں بسر کرنا چاہیے، یہ ہی روش ہدی ہے اور یہ ہی مرضی خدا، یہ ہی سنت انبیا ہے اور یہ ہی سیرت اولیاء، علیهم جمیعا الصلاة و الثناء۔

بس اس بارے میں یہ ہی قول فیصل وصراط مستقیم ہے۔ اس کے سوا تقدیر کو بھولنا، یا حق نہ ماننا، یا تدبیر کو اصلاً مہمل جاننا، دونوں معاذ اللہ گمراہی، ضلالت یا جنون وسفاہت، و العیاذ باللہ رب العالمین۔

باب تدبیر میں آیات واحادیث اتنی نہیں جنہیں کوئی حصر کر سکے فقیر غفر اللہ تعالیٰ لہ دعوی کرتا ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ اگر محنت کی جائے تو دس ہزار سے زائد آیات واحادیث اس پر ہو سکتی ہیں۔ مگر کیا حاجت کہ، آفتاب آمد دلیل آفتاب، جس مسئلہ کے تسلیم پر تمام جہان کے کارو بار کا دارومدار، اس میں زیادہ تطویل عبث وبیکار۔

فتاوی رضویہ ۱۱/۱۸۵

۹۔ مال جمع کرنا

(۱) اہل خانہ کے لئے ایک سال کا خرچ جمع کرنا جائز ہے

۱۳۸۳۔ **عن** عمر الفاروق رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم کان ینفق علی أهله نفقة سنتهم من هذا المال ، ثم یأخذ ما بقی فیجعله مال اللہ۔

امیر المومنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے اہل خانہ کے لئے ایک سال کا خرچ جمع فرمادیتے۔ باقی بیت المال میں بھجوادیتے تھے۔ فتاوی رضویہ ۴/۵۰۹

(۲) بلا ضرورت جائداد نہ بیچو

۱۳۸٤۔ **عن** عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : مَا مِنْ عَبْدٍ یَّبِیْعُ تَالِدًا اِلَّا سَلَّطَ اللّٰهُ عَلَیْهِ تَالِفًا۔

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: موروثی جائداد کو بیچ کر حاصل شدہ رقم تلف ہوکر ہی رہتی ہے۔۱۲م

۱۳۸۵۔ **عن** معقل بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : مَنْ بَاعَ عِقْرَ دَارٍ مِنْ غَیْرِ ضَرُوْرَةٍ سَلَّطَ اللّٰهُ عَلٰی ثَمَنِهَا تَالِفًا یَتْلِفُهٗ۔

حضرت معقل بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے گھر کا سامان بے وجہ فروخت کیا اسکا روپیہ پیسہ ضائع ہی ہو جاتا ہے۔۱۲م۔ فتاوی رضویہ ۴/۵۰۵

۱۳۸۳۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب وجوب النفقة علی الاهل، ۲/۸۰٦

السنن الکبری للبیهقی، ۷/٤٦۸ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۱۳/۲۷۷

۱۳۸٤۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۸/۲۲۲ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ٤/۱۱

کنز العمال للمتقی، ٥٤٤۳، ۳/٥۱ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/٤۹۳

۱۳۸٥۔ کنز العمال للمتقی، ، ٥٤٤۲، ۳/٥۱ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/٥۲۰

کشف الخفاء للعجلونی، ۲/۳۲۷ ☆

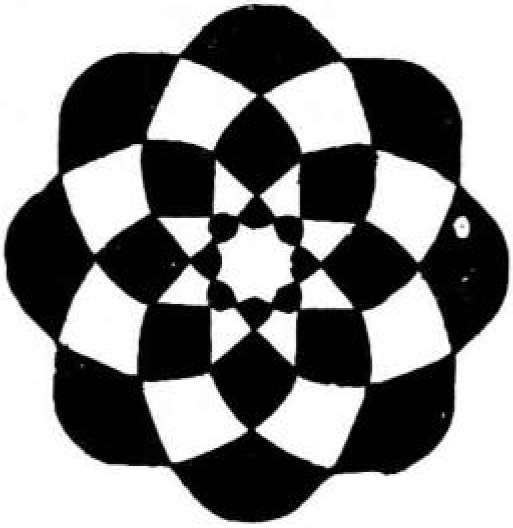

۷

کتاب الصوم

ابواب

روزہ کی اہمیت وفرضیت ۲۰۹
رویت ہلال ۲۱۵
نفلی روزے ۲۲۴
سحری وافطار ۲۳۶

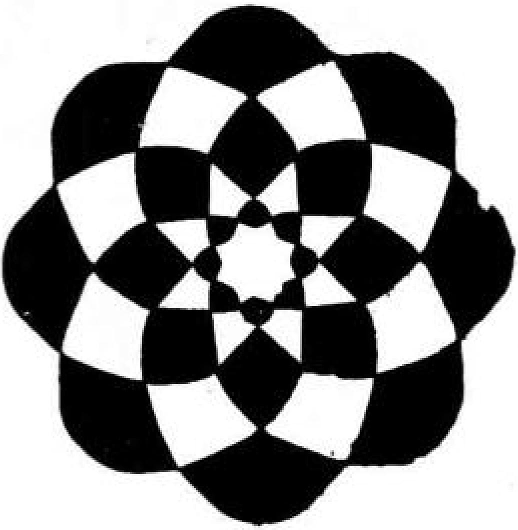

۱۔ روزے کی فرضیت واہمیت

(۱) فرائض اسلام چار ہیں

۱۳۸۶۔ **عن** زیاد بن نعیم الحضرمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ مرسلا قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : أَرْبَعٌ فَرَضَهُنَّ اللّٰهُ فِی الْإِیْمَانِ، فَمَنْ أتٰی بِثَلاثٍ لَمْ یُغْنِیْنَ عَنْهُ شَیْئًا حَتّٰی یَاتِیَ بِهِنَّ جَمِیْعًا، اَلصَّلٰوةُ، وَالزَّكٰوةُ، وَ صَوْمُ رَمَضَانَ، وَ حَجُّ الْبَیْتِ ۔ فتاوی رضویہ ۴/ ۵۱۵

حضرت زیاد بن نعیم حضرمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرسلا روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے اسلام میں چار چیزیں فرض فرمائی ہیں۔ جس نے تین پر عمل کیا اور ایک کو چھوڑ دیا تو وہ اسکے کام کی نہیں جب تک سب پر عمل نہ کرے۔ یعنی نماز، روزہ، زکوۃ اور حج بیت اللہ۔ ۱۲م

(۲) رمضان کی فضیلت

۱۳۸۷۔ **عن** سلمان الفارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : خطب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی آخر شعبان، وَاسْتَكْثِرُوْا فِیْهِ مِنْ أَرْبَعِ خِصَالٍ، خَصْلَتَیْنِ تَرْضَوْنَ بِهِمَا رَبَّكُمْ، وَخَصْلَتَیْنِ لَا غِنٰی بِكُمْ عَنْهَا، فَأَمَّا الْخَصْلَتَانِ اللَّتَانِ تَرْضَوْنَ بِهَا رَبَّكُمْ فَشَهَادَةُ أَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ تَسْتَغْفِرُوْنَهُ، وَأَمَّا الْخَصْلَتَانِ اللَّتَانِ لَا غِنٰی بِكُمْ عَنْهَا، فَتَسْأَلُوْنَ اللّٰهَ الْجَنَّةَ وَ تَعُوْذُوْنَ بِهِ مِنَ النَّارِ ۔

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سلخ شعبان کو خطبہ دیا۔ (اس میں رمضان شریف کے فضائل و رغائب بیان فرمائے۔ از انجملہ فرمایا:) اس مہینہ میں چار باتوں کی کثرت کرو۔ دو باتیں وہ جن سے تمہارا رب راضی ہو۔ اور دو کی تمہیں ہر وقت ضرورت ہے۔ جن دو سے تمہارا رب راضی ہو وہ کلمہ شہادت اور

۱۳۸۶۔ المسند لاحمدبن حنبل، ۴/۲۰۱ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۱/۴۷
کنز العمال للمتقی، ۳۳، ۱/۳۰ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۱/۲۹۸
الترغیب و الترهیب للمنذری، ۲/۸۴ ☆

۱۳۸۷۔ الترغیب و الترهیب للمنذری، ۲/۵۵ ☆

استغفار ہیں۔ اور وہ دو جن کی تمہیں ہر وقت ضرورت ہے یہ کہ اللہ تعالیٰ سے جنت مانگو اور دوزخ سے اسکی پناہ چاہو۔ فتاوی افریقہ ص ۳۷

(۳) روزے کے فائدے

۱۳۸۸۔ **عن** أبی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : أُغْزُوْا تَغْنِمُوْا، وَ صُوْمُوْا تَصِحُّوْا ،وَ سَافِرُوْا تَسْتَغْنَوْا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جہاد کرو مال غنیمت پاؤ گے، روزہ رکھو صحت مند ہو جاؤ گے، اور سفر کرو مالدار ہو جاؤ گے۔ ۱۲م

۱۳۸۹۔ **عن** أم المومنین عائشتہ الصدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : صُوْمُوْا تَصِحُّوْا۔ فتاوی رضویہ ۴/ ۵۱۵

ام امومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: روزہ رکھو صحت مند ہو جاؤ گے۔ ۱۲م

(۴) روزہ ارکان اسلام سے ہے

۱۳۹۰۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : عُرَی الْاِسْلَامِ وَ قَوَاعِدُ الدِّیْنِ ثَلٰثَۃٌ ،عَلَیْھِنَّ اُسِّسَ الْاِسْلَامُ، مَنْ تَرَکَ وَاحِدَۃً مِنْھُنَّ فَھُوَبِھَا کَافِرٌ حَلَالُ الدَّمِ۔ شَھَادَۃُ اَنْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ،وَالصَّلَاۃُ الْمَکْتُوْبَۃُ،وَصَوْمُ رَمَضَانَ ،و فی روایۃ ،مَنْ تَرَکَ مِنْھُنَّ وَاحِدَۃً فَھُوَ بِاللّٰہِ کَافِرٌ وَلَایُقْبَلُ مِنْہُ صَرْفٌ وَلَا عَدْلٌ وَ قَدْ حَلَّ دَمُہٗ وَ مَالُہٗ۔

فتاوی رضویہ ۴/ ۵۱۵

۱۳۸۸۔ الترغیب و الترھیب للمنذری، ۲/ ۸۳ ☆ التفسیر لابن کثیر، ۶/ ۳۰۱
الدر المنثور للسیوطی، ۱/ ۱۸۲ ☆ المسند للعقیلی، ۲/ ۹۲
الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/ ۲۸٤ ☆
۱۳۸۹۔ الدر المنثور للسیوطی، ۱/ ۱۸۲ ☆ الترغیب و الترھیب للمنذری، ۲/ ۸۳
اتحاف السادۃ للزبیدی، ۷/ ٤۰۱ ☆ کنز العمال للمتقی، ۲۳٦۰۵، ۸/ ٤۵۰
مجمع الزوائد للھیثمی، ۵/ ۳۲٤ ☆ کشف الخفاء للعجلونی، ۲/ ٤۲
۱۳۹۰۔ الترغیب و الترھیب للمنذری، ۱/ ۳۸۲ ☆

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اسلام کے معاملات اور دین کے قواعد تین ہیں جن پر اسلام کی بنیاد ہے۔ جس نے ان میں سے کسی ایک کو ترک کیا اس نے اس کو جھٹلایا اور وہ مباح الدم ہے۔ اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کی گواہی دینا، فرض نماز ادا کرنا۔ اور رمضان المبارک کے روزے رکھنا ایک روایت میں ہے۔ جس نے ان میں سے کسی ایک کو ترک کیا وہ اللہ کو جھٹلانے والا ہے۔ اس کا نفل وصدقہ کچھ قبول نہیں۔ اس کا خون اور مال حلال ہے۔ ۱۲م

(۵) رمضان کا ایک روزہ تمام زندگی کے روزوں سے افضل

۱۳۹۱۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم: مَنْ أَفْطَرَ يَوْمًا مِنْ رَمَضَانَ مِنْ غَيْرِ رُخْصَةٍ وَ لَامَرَضٍ لَمْ يَقْضِهِ صَوْمُ الدَّهْرِ كُلِّهِ وَ اِنْ صَامَهُ۔

حضرت ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بغیر عذر شرعی جس نے رمضان کا ایک روزہ بھی چھوڑا تو اسکی فضیلت پانے کے لئے پوری زندگی کے روزے بھی ناکافی ہیں۔ ۱۲م

(۶) روزہ نہ رکھنے کی سزا اور وقت سے پہلے افطار پر وعید

۱۳۹۲۔ **عن** أبی أمامة الباهلی رضی الله تعالیٰ عنه قال: سمعت رسول الله

۱۳۹۱۔	الجامع الصحيح للبخاری،			باب اذا جامع فی رمضان،	۲۵۹/۱
	الجامع للترمذی،			باب ما جاء فی الافطار متعمدا	۹۰/۱
	السنن لابن ماجه،			باب ما جاء فی كفارة من افطر يوم،	۱۲۱/۱
	السنن لابی داؤد،			باب الصيام باب التغليظ فيمن افطر عمدا،	۳۲۶/۱
	الجامع الصغير للسيوطی،	۵۱۷/۲	☆	المسند لاحمد بن حنبل،	۴۵۹/۲
	المصنف لعبد الرزاق،	۷۴۷۵، ۱۹۸/۴	☆	مجمع الزوائد للهيثمی،	۱۶۸/۳
	التمهيد لابن عبد البر،	۱۷۳/۷	☆	الترغيب و الترهيب للمنذری،	۱۰۸/۲
	الدر المنثور للسيوطی،	۱۸۲/۱	☆	مشكل الآثار للطحاوی،	۴۷۲/۱
	مشكوة المصابيح للتبريزی	۲۰۱۳،	☆	شرح السنة للبغوی،	۲۹۰/۶
	اللآلی المصنوعه للسيوطی،	۶۰/۲	☆	السنن للدارمی،	۱۱/۲
	المصنف لابن ابی شيبة،	۱۰۵/۳	☆		
۱۳۹۲۔	الصحيح لابن خزيمة،	۲۳۷/۳	☆	المستدرك للحاكم	۴۲۰/۱

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یقول : بَیْنَمَا أَنَا نَائِمٌ أَتَانِی رَجُلَان فَأخَذَا بِضَبْعِی فَأَتَیَا بِی جَبَلًا وَعْرًا ، فَقَالَا : اِصْعَدْ ، فَقُلْتُ : اِنِّی لَاأُطِیْقُهٗ ، فَقَالَاَ : اِنَّا سَنُسَهِّلُهٗ لَکَ ، فَصَعِدْتُ حَتّٰی اِذَا کُنْتُ فِی سَوَاءِ الْجَبَلِ اِذًا بِأَصْوَاتٍ شَدِیْدَةٍ ، قُلْتُ :مَا هٰذِهِ الْأَصْوَاتُ ؟ قَالُوْا : هٰذَا عُوَاءُ أَهْلِ النَّارِ ، ثُمَّ انْطُلِقَ بِی فَاِذَا أَنَا بِقَوْمٍ مُعَلَّقِیْنَ بِعَرَاقِیْبِهِمْ ، مُشَقَّقَةٍ أَشْدَاقِهِمْ تَسِیْلُ أَشْدَاقُهُمْ دَمًا ، قَالَ : قُلْتُ : مَنْ هٰؤلَآءِ ؟ قَالَ : هٰؤلَاءِ الَّذِیْنَ یُفْطِرُوْنَ قَبْلَ تَحِلَّةِ صَوْمِهِمْ ، فَقَالَ : خَابَتِ الْیَهُوْدِ وَالنَّصَارٰی، فقال سلیمان : مادری ، أسمعه ابو امامة من رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم ، ام شیٔ من رایه ، ثُمَّ انْطُلِقَ بِی فَاِذَا بِقَوْمٍ أَشَدُّ شَیْءٍ اِنْتِفَاخًا ، وَأَنْتَنَهٗ رِیْحًا ، وَأَسْوَاهٗ مَنْظَرًا ، فَقُلْتُ : مَنْ هٰؤلَآءِ ؟ فَقَالَ : هٰؤلَآءِ قَتْلَی الْکُفَّارِ ، ثُمَّ انْطُلِقَ بِی فَاِذَا بِقَوْمٍ أَشَدُّ شَیْءٍ اِنْتِفَاخًا ، وَأَنْتَنَهٗ رِیْحًا ، کَانَ رِیْحُهُمُ الْمَرَاحِیْضَ ، قُلْتُ : مَنْ هٰؤلَاءِ ؟ قَالَ : هٰؤلَآءِ الزَّانُوْنَ وَالزَّوَانِی ، ثُمَّ انْطُلِقَ بِی فَاِذَا أَنَا بِنِسَاءٍ تَنْهَشُ ثُدِیَهُنَّ الْحَیَّاتُ ، قُلْتُ : مَابَالُ هٰؤلَآءِ؟ قَالَ : هٰؤلَآءِ یَمْنَعْنَ أَوْلَادَهُنَّ أَلْبَانَهُنَّ ، ثُمَّ انْطُلِقَ بِی فَاِذَا أَنَا بِالْغِلْمَان یَلْعَبُوْنَ بَیْنَ نَهْرَیْنِ ، قُلْتُ : مَنْ هٰؤلَآءِ ؟ قَالَ : هٰؤلَآءِ ذَرَارِی الْمُؤمِنِیْنَ ، ثُمَّ شَرَفَ شَرَفًا فَاِذَا أَنَا بِنَفَرٍ ثَلَاثَةٍ یَشْرَبُوْنَ مِنْ خَمَرٍ لَّهُمْ ، قُلْتُ : مَنْ هٰؤلَآءِ ؟ قَالَ : هٰؤلَآءِ جَعْفَرُ وَزَیْدٌ وَابْنِ رَوَاحَةَ ، ثُمَّ شَرَفَنِی شَرَفًا آخَرَ فَاِذَا اِنَا بِنَفَرٍ ثَلَاثَةٍ ، قُلْتُ : مَنْ هٰؤلَآءِ ؟ قَالَ: هٰذَا اِبْرٰهِیْمُ وَمُوْسٰی وَعِیْسٰی وَهُمْ یَنْظُرُوْنِی ۔

فتاوی رضویہ ۴/۵۱۴

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا، کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ دو شخص آئے۔ میرا بازو پکڑا اور مجھے ایک سخت پہاڑ کے پاس لائے اور بولے: آپ اس پہاڑ پر چڑھیے۔ میں نے کہا: میرے اندر اتنی طاقت نہیں، بولے: ہم آپ کیلئے آسان کردینگے۔ میں چڑھا اور جب پہاڑ کی چوٹی پر پہونچا تو سخت آوازیں سنائی دیں۔ میں نے کہا: یہ آوازیں کیسی ہیں؟ بولے: یہ دوزخیوں کی چیخ وپکار ہے۔ پھر مجھے لیکر چلے تو میں نے ایک ایسی قوم دیکھی کہ الٹے لٹکے ہیں اور انکے جبڑوں سے خون بہہ رہا ہے۔ میں نے کہا: یہ کون ہیں؟ بولے: یہ وہ لوگ ہیں جو روزہ افطار کے وقت سے پہلے افطار کرلیا کرتے تھے۔ فرمایا: یہود ونصاری گھاٹے میں ہیں۔ راوی حدیث حضرت سلیمان بن عامر کہتے ہیں: یہ نہیں معلوم ہوسکا کہ یہود ونصاری کے متعلق حضور کا فرمان ہے یا

حضرت ابوامامہ نے اپنی رائے سے خود فرمایا: حضور فرماتے ہیں: پھر میرا گذر ایسے لوگوں کے پاس سے ہوا جو پھولے ہوئے۔ بدبودار اور بدصورت تھے۔ میں نے کہا یہ کون لوگ ہیں؟ بولے: یہ مقتول کفار، پھر کچھ روتے لوگ نظر آئے کہ وہ بھی پھولے۔ بدبودار کہ انکی بدبو پاخانوں کے مثل تھی۔ میں نے کہا: یہ کون ہیں؟ بولے: زانی مرد وعورت ہیں۔ پھر مجھے ایسے مقام پر لیجایا گیا جہاں عورتوں کے پستانوں کو سانپ ڈس رہے تھے۔ میں نے کہا: انکو یہ سزا کیوں مل رہی ہے؟ بولے: یہ عوتیں اپنے بچوں کو دودھ نہ پلاکر پریشان رکھتی تھیں۔ پھر میں کچھ بچوں کے پاس سے گذرا کہ وہ دونہروں کے درمیان کھیل رہے تھے۔ میں نے کہا: یہ بچے کون ہیں؟ بولے: یہ مسلمانوں کے بچے ہیں۔ پھر مجھے ایسے تین لوگوں سے شرف ملاقات حاصل ہوا جو پاکیزہ شراب پی رہے تھے۔ میں نے کہا: یہ کون ہیں؟ بولے: یہ جعفر طیار، زید بن حارثہ، اور عبداللہ بن رواحہ ہیں۔ پھر مجھے مزید کچھ لوگوں سے شرف لقا حاصل ہوا۔ اور یہ بھی تین حضرات تھے۔ میں نے کہا یہ کون ہیں؟ بولے: یہ حضرت ابراہیم، حضرت موسیٰ، اور حضرت عیسیٰ علیہم الصلاۃ والسلام ہیں۔ یہ حضرات مجھے دیکھ رہے تھے۔

(۷) حالت جنابت میں روزہ

۱۳۹۳۔ **عن** أم المؤمنين عائشة الصديقة رضى الله تعالىٰ عنها وعن ام المؤمنين ام سلمة رضى الله تعالىٰ عنها قالتا: ان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم كان يدركه الفجر وهو جنب من أهله ثم يغتسل ويصوم۔

ام المومنین عائشہ صدیقہ، اور ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ازواج مطہرات سے قربت فرماتے اور صبح ہوجاتی جب تک نہ نہاتے۔ اس کے بعد غسل فرماتے اور روزہ رکھتے۔

۱۳۹۳۔ الجامع الصحيح للبخارى، باب الصائم يصبح جنبا، ۲۵۸/۱
الصحيح لمسلم، باب صحة صوم من طلع عليه الفجر، الخ، ۳۵٤/۱
السنن لابى داؤد، باب من اصبح جنبا فى شهر رمضان، ۳۲٤/۲
السنن الكبرى للبيهقى، ۲۱٤/٤ ☆ الدر المنثور للسيوطى، ۱۹۹/۱
التفسير للقرطبى، ۳۲٦/۲ ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ۳۰۸/٦
مشكل الآثار للطحاوى، ، ۲۲۹/۱ ☆ كنز العمال للمتقى، ۱۸۰۷۵، ۸٤/۷
فتح البارى للعسقلانى، ۱٤۳/٤ ☆ مشكوة المصابيح للتبريزى، ۲۰۰۱

۱۳۹۴ ـ **عن** أم المومنين عائشة الصديقة رضى الله تعالىٰ عنها قالت : ان رجلا قال لرسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم وهو واقف على الباب وانا اسمع ، يا رسول الله ! اِنى أُصبح جنباً و أنا أُريد الصيام ، فقال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : وأنا أُصبح جنباً و أنا أُريد الصيام فأغتسل وأصوم ، فقال الرجل : يا رسول الله اِنك لست مثلنا ، قد غفر الله لك ماتقدم وما تأخر ، فغضب رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم وقال : اِنِّى أَرْجُو أَنْ أَخْشَاكُمْ لِلّٰهِ وَأَعْلَمَكُمْ بِمَا أَتَّقِى ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے دروازۂ اقدس کے پاس کھڑے تھے ایک شخص نے حضور سے عرض کی: اور میں سن رہی تھی ، یارسول اللہ! میں صبح کو جنب اٹھتا ہوں اور نیت روزے کی ہوتی ہے ، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میں خود ایسا کرتا ہوں ۔ اس نے عرض کی: حضور کی ہماری کیا برابری ، حضور کو تو اللہ تعالیٰ نے ہمیشہ کیلئے معافی عطا فرمادی ہے ۔ اس پر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم غضب ناک ہوئے اور فرمایا: بیشک میں امید رکھتا ہوں کہ مجھے تم سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ کا خوف ہے ۔ اور میں تم سب سے زیادہ جانتا ہوں کہ جن جن باتوں سے مجھے بچنا چاہیئے ۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اس حدیث نے خوب واضح فرمادیا کہ اس سے روزہ میں کوئی نقص نہیں آتا ۔ ورنہ وہ صاحب سائل تھے ، محل بیان میں سکوت نہ فرمایا جاتا ، اور سکوت کیسا ۔ اخیر کے ارشاد میں اور بھی روشن فرمادیا کہ اس میں کوئی بات خوف کی نہیں ، نہ اس میں داخل جس سے بچنا چاہیئے ، اور پر ظاہر کہ روزہ غیر متجزی ہے ۔ جو چیز اس میں نقص پیدا کرے گی اگر سارے روزہ میں ہوئی تو موجب نقص ہوگی ۔ اور اس کے اول یا آخر کسی لطیف حصہ میں ہوئی تو ضرر دے گی ۔ لہٰذا ہمارے علماء کرام نے انہیں احادیث سے ثابت فرمایا کہ اگر تمام دن جنب رہا جب بھی روزہ کو کچھ مضر نہیں ۔ فتاوی رضویہ ۴/۶۱۶

۱۳۹۴ ـ السنن لابی داؤد ، باب من اصبح جنبا فی شهر رمضان ، ۳۲٤/۲

الصحيح لمسلم ، باب صحة صوم طلع عليه الفجر الخ ، ۳۰٤/۱

۲۔ رویت ہلال

(۱) صوم وافطار اور رویت ہلال

۱۳۹۵۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : صُومُوا لِرُؤْيَتِهٖ وَ أَفْطِرُوا لِرُؤْيَتِهٖ ۔ فتاوی رضویه ۴/۵۲۱

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: چاند دیکھ کر روزہ رکھو اور چاند دیکھ کر افطار کرو۔ ۱۲م

۱۳۹۶۔ **عن** عبدالله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : فَإِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَاكْمِلُوا الْعِدَّةَ ثَلٰثِيْنَ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر مطلع ابر آلود ہو تو تیس کی گنتی پوری کرو۔ ۱۲م

۱۳۹۷۔ **عن** حذیفة بن الیمان رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : لَا تُقَدِّمُوا الشَّهْرَ حَتّٰى تَرَوُا الْهِلَالَ أَوْ تُكْمِلُوا الْعِدَّةَ ، ثُمَّ

١٣٩٥۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب اذا رایتم الهلال فصوموا ٢٥٦/١
الصحیح لمسلم ، باب وجوب صوم رمضان لرؤیة الهلال ، ٣٤٧/١
الجامع الصغیر للسیوطی، ٣١٢/٢ ☆ المسند لاحمد بن حنبل ، ٢٢٦/١
السنن الکبری للبیهقی، ٢٠٥/٤ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ١٠/٢
التمهید لابن عبدالبر، ٣٦/٢ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ١٩٣/١
شرح السنة للبغوی، ، ٢٣٢/٦ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ٦٠/١
مشکل الآثار للطحاوی، ٢٠٩/١ ☆ مشکوة المصابیح، ١٩٧٠
فتح الباری للعسقلانی، ٣٦٩/١٠ ☆ التفسیر للقرطبی، ٢٩٣/٢
حلیة الاولیاء لابی نعیم ، ٣٥٢/٣ ☆ کنز العمال للمتقی، ، ٢٣٧٦٩، ٤٨٩/٨
١٣٩٦۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب اذا رأیتم الهلال فصوموا ، ٢٥٦/١
الصحیح لمسلم ، باب وجوب صوم رمضان ٣٤٨/١
الجامع الصغیر للسیوطی، ٣١٢/٢ ☆
١٣٩٧۔ السنن لابی داؤد ، باب اذا عمی الشهر ، ٣١٨/٢
الدر المنثور للسیوطی، ١٩٣/١ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ١٢١/٤
کنز العمال للمتقی، ٢٢٧٥٨، ٤٨٨/٧ ☆ نصب الرایة للزیلعی، ٤٣٩/٢

صُوْمُوا حَتّٰی تَرُوا الْهِلَالَ اَوْ تُكْمِلُوا الْعِدَّةَ ۔

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: چاند دیکھے بغیر کسی مہینہ سے آگے نہ بڑھو یا تیس کی گنتی پوری کرلو۔ پھر روزہ چاند دیکھ کر ہی رکھو یا گنتی پوری کرلو۔ ۱۲م فتاوی رضویہ ۵۲۲/۴

(۲) قیامت کے قریب چاند پھولے ہوئے نکلیں گے

۱۳۹۸۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : مِنْ اِقْتِرَابِ السَّاعَةِ اِنْتِفَاخُ الْاَهِلَّةِ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ وسلم نے ارشاد فرمایا: قرب قیامت کی علامت سے ہے کہ چاند پھولے ہوئے نکلیں گے۔

۱۳۹۹۔ **عن** أنس رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : مِنْ اِقْتِرَابِ السَّاعَةِ اَنْ يُّرَى الْهِلَالُ قُبُلًا وَ يُقَالُ هُوَ لِلَيْلَتَيْنِ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ وسلم نے ارشاد فرمایا: علامات قیامت سے ہے کہ چاند بے تکلف نظر آئے گا۔ کہا جائیگا دو رات کا ہے۔

فتاوی رضویہ ۵۵۹/۴

(۳) چاند کے لئے اندازہ بیکار ہے

۱۴۰۰۔ **عن** أبی البختری سعید بن فیروز رضی الله تعالیٰ عنه قال : خرجنا للعمرة ،فلما نزلنا ببطن نخلة قال : ترأینا الهلال فقال بعض القوم : هو ابن ثلاث ،و قال بعض القوم : هو ابن لیلتین ،قال : فلقینا ابن عباس ، فقلنا : انا رأینا الهلال ، فقال بعض القوم ، هو ابن ثلاث ،وقال بعض القوم : هو ابن لیلتین ، فقال : ای لیلة رأیتموه؟قال : قلنا :لیلة کذا و کذا ، فقال ان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم مدّه للرؤیة، فهو للیلة رأیتموه۔

۱۳۹۸۔ الجامع الصغیر للسیوطی ٥٠٣/٢ ☆

۱۳۹۹۔ الجامع الصغیر للسیوطی، ٥٠٣/٢ ☆

۱٤٠٠۔ الصحیح لمسلم، باب بیان انه لا اعتبار بکبر الهلال ، ٣٤٨/١

حضرت ابوالبختری سعید بن فیروز رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم عمرہ کو چلے جب بطن نخلہ میں اترے تو چاند دیکھا، کوئی بولا: تین رات کا ہے، کوئی بولا: دو رات کا، حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ملے۔ ان سے عرض کی: کہ ہم نے ہلال دیکھا۔ کوئی کہتا ہے تین شب کا ہے، کوئی دو شب کا بتاتا ہے۔ فرمایا: تم نے کس رات دیکھا تھا۔ ہم نے کہا فلاں شب، فرمایا: حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسکا مدار رویت پر رکھا ہے۔ تو وہ اسی رات کا ہے جس رات نظر آیا۔ فتاوی رضویہ ۴/ ٥٠٩

(۴) رمضان کے لئے شعبان کے چاند کی حفاظت کرو

١٤٠١۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: أَحْصُوا هِلَالَ شَعْبَانَ لِرَمَضَانَ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: رمضان کے لئے شعبان کے چاند کی حفاظت کرو۔ ١٢م

(۵) نیا چاند دیکھ کر کیا دعا پڑھیں

١٤٠٢۔ **عن** عبادة بن الصامت رضی الله تعالیٰ عنه قال: کان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اذا رأی الهلال قال: اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ، اَللّٰهُمَّ اِنِّی اَسْئَلُكَ خَیْرَ هٰذَا الشَّهْرِ، وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ الْقَدْرِ وَ مِنْ سُوْءِ الْحَشْرِ

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب نیا چاند دیکھتے تو یہ پڑھتے۔ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ، اَللّٰهُمَّ اِنِّی اَسْئَلُكَ خَیْرَ هٰذَا الشَّهْرِ، وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ الْقَدْرِ وَ مِنْ سُوْءِ الْحَشْرِ۔

١٤٠١۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء فی احصاء هلال شعبان لرمضان، ١/ ٨٧
المستدرك للحاکم، ١/ ٤٢٥ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ١/ ١٩٢
کنز العمال للمتقی، ٢٣٧٤٤، ٨/ ٤٨٥ ☆ المصنف لعبد الرزاق، ٧٣٠٣، ١/ ١٥٥
کشف الخفاء للعجلونی، ١/ ٥٩ ☆ شرح السنة للبغوی، ٦/ ٤٠
١٤٠٢۔ المسند لاحمد بن حنبل، ٦/ ٤٥٠ ☆ کنز العمال للمتقی، ١٨٠٤٣، ٧/ ٨٧

١٤٠٣ ـ **عن** طلحة بن عبيد الله رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال ان النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم كان اذارأى الهلال قال : اَللّٰهُمَّ اَهِلَّهٗ عَلَيْنَا بِالْاَمْنِ وَالْاِيْمَانِ، وَ السَّلَامَةِ وَ الْاِسْلَامِ ، رَبِّیْ وَ رَبُّكَ اللّٰهُ ۔

حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب نیا چاند دیکھتے تو یہ دعا پڑھتے ۔ اَللّٰهُمَّ اَهِلَّهٗ عَلَيْنَا بِالْاَمْنِ وَالْاِيْمَانِ، وَ السَّلَامَةِ وَ الْاِسْلَامِ ، رَبِّیْ وَ رَبُّكَ اللّٰهُ ۔

١٤٠٤ ـ **عن** رافع بن خديج رضى الله تعالىٰ عنه قال : كان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه سلم اذا رأى الهلال قال : هلال خير و رشد ، ثم قال : اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ مِنْ خَيْرِ هٰذَا ، ثَلَاثًا ، اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ مِنْ خَيْرِ هٰذَا الشَّهْرِ وَ خَيْرِ الْقَدْرِ وَ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّهٖ ، ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ۔

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب نیا چاند دیکھتے تو یہ دعا پڑھتے ۔ ہلال خیر و رشد، پھر پڑھتے ، : اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ مِنْ خَيْرِ هٰذَا ، تین مرتبہ پڑھتے ، اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ مِنْ خَيْرِ هٰذَا الشَّهْرِ وَ خَيْرِ الْقَدْرِ وَ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّهٖ ، تین مرتبہ ۔١٢م

١٤٠٥ ـ **عن** عبد الله بن عمر رضى الله تعالىٰ عنهما قا ل : كان النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم اذا رأى الهلال قال: اَللّٰهُمَّ اَهِلَّهٗ عَلَيْنَا بِالْيُمْنِ وَالْاِيْمَانِ وَالسَّلَامَةِ وَالْاِسْلَامِ ، وَالتَّوْفِيْقُ لِمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰى ، رَبُّنَا وَرَبُّكَ اللّٰهُ ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب نیا چاند دیکھتے تو پڑھتے ، اَللّٰهُمَّ اَهِلَّهٗ عَلَيْنَا بِالْيُمْنِ وَالْاِيْمَانِ وَالسَّلَامَةِ وَالْاِسْلَامِ ، وَالتَّوْفِيْقُ لِمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰى ، رَبُّنَا وَرَبُّكَ اللّٰهُ ۔

١٤٠٣ ـ المعجم الكبير للطبرانى ، ٣١٧/٤ ☆ مجمع الزوائد للهيثمى ، ١٣٩/١٠

١٤٠٤ ـ المعجم الكبير للطبرانى ، ٢٧٦/٤ ☆ مجمع الزوائد للهيثمى ، ١٣٩/١٠

١٤٠٥ ـ معجم الكبير للطبرانى ، ٣٥٦/١٢ ☆ كنز العمال للمتقى ، ١٨٠٤٤ ، ٨٧/٧
مجمع الزوائد للهيثمى ، ١٣٩/١٠ ☆

١٤٠٦۔ **عن** حدير السلمى رضي الله تعالىٰ عنه مرسلاً قال : كان النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم اذا رأى الهلال قال: **اَللّٰهُمَّ ! اُدْخِلْهُ عَلَيْنَا بِالْاَمْنِ وَالْاِيْمَانِ، وَالسَّلَامَةِ وَالْاِسْلَامِ ، وَالسَّكِيْنَةِ وَالْعَافِيَةِ وَالرِّزْقِ الْحَسَنِ ۔**

حضرت حدیر سلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرسلا روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب نیا چاند دیکھتے تو یہ دعا پڑھتے ، اَللّٰهُمَّ ! اُدْخِلْهُ عَلَيْنَا بِالْاَمْنِ وَالْاِيْمَانِ، وَالسَّلَامَةِ وَالْاِسْلَامِ ، وَالسَّكِيْنَةِ وَالْعَافِيَةِ وَالرِّزْقِ الْحَسَنِ ۔ ۱۲م

١٤٠٧۔ **عن** عبد الله بن مطرف رضى الله تعالىٰ عنه قال : كان النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم اذا رأى الهلال قال : **هِلَالُ خَيْرٍ وَّ رُشْدٍ ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِى ذَهَبَ بِشَهْرِ كَذَا وَجَآءَ بِشَهْرِ كَذَا ، اَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ هٰذَا الشَّهْرِ وَنُوْرِهٖ وَبَرَكَتِهٖ وَهُدَاهُ وَطُهُوْرِهٖ وَمُعَافَاتِهٖ ۔**

حضرت عبد اللہ بن مطرف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ جب نیا چاند دیکھتے تو پڑھتے ۔ هِلَالُ خَيْرٍ وَّ رُشْدٍ ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِى ذَهَبَ بِشَهْرِ كَذَا وَجَآءَ بِشَهْرِ كَذَا ، اَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ هٰذَا الشَّهْرِ وَنُوْرِهٖ وَبَرَكَتِهٖ وَهُدَاهُ وَطُهُوْرِهٖ وَمُعَافَاتِهٖ ۔ ۱۲م

١٤٠٨۔ **عن** أنس رضى الله تعالىٰ عنه قال : كان النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم اذا نظر الى الهلال قال : **اَللّٰهُمَّ ! اجْعَلْهُ هِلَالَ يُمْنٍ وَّرُشْدٍ ، آمَنْتُ بِاللّٰهِ الَّذِى خَلَقَكَ فَعَدَلَكَ ، فَتَبَارَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخَالِقِيْنَ ۔**

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب نیا چاند دیکھتے تو پڑھتے ۔ اَللّٰهُمَّ ! اجْعَلْهُ هِلَالَ يُمْنٍ وَّرُشْدٍ ، آمَنْتُ بِاللّٰهِ الَّذِى خَلَقَكَ فَعَدَلَكَ ، فَتَبَارَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخَالِقِيْنَ ۱۲م

١٤٠٩۔ **عن** على رضى الله تعالىٰ عنه كان اذا رأى الهلال يقول : **اَللّٰهُمَّ ! ارْزُقْنَا**

٤٠٦۔ كنز العمال للمتقى، ١٨٠٤٥، ٧٨/٧ ☆ عمل اليوم الليلة لابن السنى، ٦٤٥

٤٠٧۔ كنز العمال للمتقى، ١٨٠٤٧، ٧٩/٧ ☆ عمل اليوم و الليلة لابن السنى، ٦٥٢

٤٠٨۔ كنز العمال للمتقى، ١٨٠٤٨، ٧٩/٧ ☆ عمل اليوم و الليلة لابن السنى، ٦٥٢

٤٠٩۔ المعجم الكبير للطبرانى،

خَیْرَہٗ وَنَصْرَہٗ وَبَرَکَتَہٗ وَفَتْحَہٗ وَنُوْرَہٗ وَنَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّ وَّ شَرِّ مَّا بَعْدَہٗ ۔

امیر المؤمنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ جب چاند دیکھتے تو یہ دعا پڑھتے ۔ اَللّٰھُمَّ ! ارْزُقْنَا خَیْرَہٗ وَنَصْرَہٗ وَبَرَکَتَہٗ وَفَتْحَہٗ وَنُوْرَہٗ وَنَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّ وَّ شَرِّ مَّا بَعْدَہٗ ۔ ۱۲م فتاوی رضویہ ۴/۵۷۴

(۶) چاند دیکھ کر اللہ کی پناہ چاہو

۱٤۱۰ ۔ **عن** أم المؤمنين عائشة الصديقة رضى الله تعالىٰ عنها قالت : قال لى رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : يا عائشة ! استعيذى بالله من شر هذا، فان هذا هو الغاسق اذا وقب ۔

ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: اے عائشہ! اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگ اس کے شر سے، کہ یہی ہے وہ اندھیری ڈالنے والا جب ڈوبے یا گہنائے۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یعنی قرآن کریم میں جس غاسق کا ذکر فرمایا: ومن شر غاسق، اور اسکے شر سے پناہ مانگنے کا حکم آیا، اس سے یہ چاند ہی مراد ہے۔

فتاوی رضویہ ۴/۵۷۴

(۷) یوم شک کا روزہ

۱٤۱۱ ۔ **عن** صلة بن زفر رضى الله تعالىٰ عنه قال : كنا عند عمار بن ياسر رضى الله تعالىٰ عنهما ، فاتى بشاة مصلية فقال : كلوا فتنحى بعض القوم ، فقال : انى صائم ،فقال عمار : من صام اليوم الذى شك فيه فقد عصى ابا القاسم ۔

---

٤١٠ ۔ الجامع للترمذی ، باب تفسير المعوذ تين ، ١٧٢/٢
المستدرك للحاكم ، ٥٨٩/٢ ☆ المسند لاحمد بن حنبل ، ٢١٥/٦
فتح البارى للعسقلانى ، ٧٤١/٨ ☆ الدر المنثور للسيوطى ، ٤١٨/٦
كنز العمال للمتقى ، ٢٩٥٥٠ ، ١٥/٢ ☆ شرح السنة للبغوى ، ١٦٧/٥

٤١١ ۔ الجامع للترمذی ، باب ما جاء فى كراهية صوم يوم الشك ، ٨٧/١
السنن لابى داؤد ، باب كراهية وميوم الشك ، ٣١٩/٢

حضرت صلہ بن زفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی خدمت میں حاضر تھے۔ انکے پاس بکری کا بھنا گوشت لایا گیا، فرمایا: کھاؤ، ایک صاحب علیحدہ ہوکر بولے: میں روزہ دار ہوں۔ حضرت عمار نے فرمایا: جس نے یوم شک کا روزہ رکھا اس نے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فرمان پر عمل نہ کیا۔ ۱۲م

فتاوی رضویہ ۴/۵۳۷

(۸) مہینہ ۲۹ یا ۳۰ دن کا ہوتا ہے

۱۴۱۲ ـ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : أَنَا أُمَّةٌ أُمِّيَّةٌ ، لَا نَكْتُبُ وَلَا نَحْسِبُ ، اَلشَّهْرُ هٰكَذَا، وَهٰكَذَا ، وَعَقَدَ الْإِبْهَامَ فِي الثَّالِثَةِ ، وَالشَّهْرُ هٰكَذَا ، وَهٰكَذَا ، وَهٰكَذَا ـ يَعْنِي تَمَامَ ثَلٰثِيْنَ ـ

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہم ایسی امت ہیں، نہ لکھیں، نہ حساب کریں۔ مہینہ یوں اور یوں ہوتا ہے تیسری دفعہ میں انگوٹھا بند فرمالیا۔ یعنی انتیس۔ اور مہینہ یوں اور یوں اور یوں ہوتا ہے۔ اور ہر بار انگلیاں کھلی رکھیں، یعنی تیس۔

(۹) عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے مہینے مسلسل ۲۹ ر کے نہیں ہوتے

۱۴۱۳ ـ **عن** أبی بکرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ

۱۴۱۲ ـ الجامع الصحیح للبخاری، باب لا تکتب و لا تحسب ، ۲۵٦/۱
الصحیح لمسلم ، باب وجوب صوم رمضان من نوویه الهلال ، ۳٤۷/۱
السنن لابی داؤد، باب الشهر یکون تسعام عشرین ، ۳۱۷/۲
المسند لاحمد بن حنبل ، ٤۲/۲ ☆ السنن للنسائی، ۱۳۹/٥
فتح الباری للعسقلانی، ۱۲٦/٤ ☆ المصنف لابن ابی شیبة ، ۸٥/۳
۱٤۱۳ ـ الصحیح لمسلم ، باب شهر عید لا ینقصان ، ۳٤۹/۱
السنن لابی داؤد ، ۲۳۲۳ ، باب الشهر یکون السعا و عشرین ، ۳۱۸/۲
الجامع للترمذی، باب ما جاء شهر عید لا ینقصان ، ۸۷/۱
المسند لاحمد بن حنبل ، ٥۱/٥ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۲٥۰/٤
التمهید لابن عبد البر، ٤٥/۲ ☆ شرح السنة للبغوی، ۲۳٤/٦
مشکل الآثار للطحاوی، ۲۰۹/۱ ☆ الدر المنثور للسیوطی ، ۱۸۳/۱
فتح الباری للعسقلانی، ۱۲٤/٤ ☆ کنز العمال للمتقی، ۲۳۷۸٤
التاریخ للبخاری، ۱۱۷/٤ ☆ التفسیر للقرطبی، ۳۰۲/۲

علیہ وسلم: شَهْرَانِ لَايَنْقُصَانِ، شَهْرَا عِيْدٍ رَمَضَانُ وَذُوالْحِجَّةِ۔

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دو مہینے ناقص نہیں ہوتے۔ دونوں عید کے، یعنی عید الفطر اور عید الضحی کے۔

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

بعض علماء نے اسکے یہ معنی لئے ہیں کہ دونوں مہینے ایک سال میں ۲۹/ کے نہیں ہوتے صحیح بخاری میں ہے۔

قال محمد: لایجتمعان کلاهما ناقص۔ دونوں ۲۹/ کے نہیں ہوتے۔

امام احمد بن حنبل نے فرمایا:

لاینقصان معا فی سنة واحدة شهر رمضان و ذوالحجه، ان نقص احدهما تم الآخر۔

دونوں ایک ہی سال میں ۲۹/ کے نہیں ہوتے۔ اگر ایک ۲۹/ کا ہوگا تو دوسرا پورے تیس کا ہوگا۔

ان اقوال کی مؤید وہ حدیث ہے جو بطریق زید بن عقبہ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے۔

۱۴۱۔ **عن** سمرة بن جندب رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی تعالیٰ علیه وسلم: شَهْرَا عِيْدٍ لَايَكُوْنَانِ ثَمَانِيَةً وَّخَمْسِيْنَ يَوْمًا۔

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عید کے دونوں مہینے ۵۸/ دن کے نہیں ہوتے۔

بایں ہمہ محققین کے نزدیک اس سے اکثری اغلبی حکم مراد ہے، نہ دائمی ابدی، امام طحاوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں۔

قد وجدنا هما ینقصان معا فی اعوام۔
ہم نے برسوں دیکھا کہ یہ دونوں مہینے سال میں ۲۹/ کے ہوتے۔

اقول: معہذ احدیث اول کے تو عمدہ معانی علماء نے بیان فرمائے۔ اور تحقیق روشن یہ

۱۴۱۴۔ فتح الباری للعسقلانی، ۱۲۵/۴

ہی ہے کہ اسکا ثواب نہیں گھٹتا ۔ اگر چہ گنتی میں پورے نہ ہوں ۔ ادر حدیث کی صحت معلوم نہیں ۔ اگر صحیح ہو تو بعض رواۃ سے اپنی فہم کی بنا پر نقل بالمعنی محتمل ۔ واللہ تعالیٰ اعلم ۔

بالجملہ غرض یہ ہے کہ ایسے تجربات کا دائمی ہونا ضروری نہیں ۔ اور دائمی ہوں بھی تو احکام شرع کا اس پر مدار نہیں ۔ واللہ تعالیٰ اعلم ، واللہ الھادی ، وصلی اللہ تعالیٰ علی سید المرسلین محمدو آلہ وصحبہ اجمعین ۔

فتاوی رضویہ ۴/۵۸۴

۳۔ نفلی روزے

(۱) عاشورہ کا روزہ

١٤١٥۔ **عن** أبی سعید الخدری رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : مَنْ صَامَ یَوْمَ عَرَفَةَ غُفِرَلَهٗ سَنَةَ أَمَامِهٖ وَسَنَةَ خَلْفِهٖ ، وَمَنْ صَامَ عَاشُوْرَآءِ غُفِرَلَهٗ سَنَةً ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے عرفہ کا روزہ رکھا اسکے ایک سال قبل اور ایک سال بعد کے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔ اور جس نے عاشورہ کا روزہ رکھا اسکے ایک سال کے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔

١٤١٦۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسو ل الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : مَنْ صَامَ یَوْمًا مِنَ الْمُحَرَّمِ فَلَهٗ بِكُلِّ یَوْمٍ ثَلٰثُوْنَ حَسَنَةً ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے عشرہ محرم کا روزہ رکھا تو ہر دن تیس نیکیوں کا ثواب ملیگا۔

فتاوی رضویہ ۶۵۹/۴

(۲) یوم عاشورہ کے ساتھ نویں محرم کا روزہ

١٤١٧۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : لَئِنْ بَقِیْتُ اِلیٰ قَابِلٍ لَاَصُوْمَنَّ الْیَوْمَ التَّاسِعَ ۔

فتاوی رضویہ حصہ دوم ۳۶/۹

١٤١٥۔ السنن لابن ماجه ، باب صیام یوم عرفة ، ١٢٤/١
مجمع الزوائد للهیثمی، ١٨٩/٣ ☆ المطالب العالیة لابن حجر، ١١٣
الترغیب والترهیب للمنذری، ١١٢/٢ ☆
١٥١٦۔ المعجم الکبیر للطبرانی ٧٢/١١ ☆ الترغیب والترهیب للمنذری، ١١٤/٣
مجمع الزوائد للهیثمی، ١٩٠/٣ ☆ اکنز العمال لامتقی، ٢٤٢٣٦
المغنی للعراقی ، ٢٣٨/١ ☆ السلسلة الضعیفة للالبانی، ٤١٢
١٤١٧۔ المسند لاحمد بن حنبل ، ٣٧١/١ ☆ السنن لابن ماجه ، ١٢٤/١

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر میں آئندہ سال دنیا میں رہا تو ضرور نویں محرم کا روزہ رکھونگا۔ ۱۲ م

(۳) ستائیس رجب کا روزہ

۱۴۱۸۔ **عن** سلمان الفارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: فِی رَجَبٍ یَوْمٌ وَلَیْلَةٌ، مَنْ صَامَ ذٰلِكَ الْیَوْمَ، وَقَامَ تِلْكَ اللَّیْلَةَ كَانَ كَمَنْ صَامَ وَقَامَ الدَّهْرَ مِاۃَ سَنَةٍ وَهُوَ لِثَلٰثٍ بَقِیْنَ مِنْ رَجَبٍ وَ فِیْهِ بَعَثَ اللّٰهُ تَعَالٰی مُحَمَّدًا صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ۔

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: رجب میں ایک دن اور رات ہے، جو اس دن کا روزہ رکھے اور وہ رات نوافل میں گذارے سو برس کے روزوں اور سو برس کی شب بیداری کے برابر ہو۔ اور وہ ۲۷/ رجب ہے۔ اسی تاریخ میں اللہ عزوجل نے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا هذا منکر۔

۱۴۱۹۔ **عن** أنس بن مالك رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: فِی رَجَبٍ لَیْلَةٌ یُكْتَبُ لِلْعَامِلِ فِیْهَا حَسَنَاتُ مِاۃَ سَنَةٍ، وَذٰلِكَ لِثَلَاثٍ بَقِیْنَ مِنْ رَجَبٍ، فَمَنْ صَلّٰی فِیْهِ اُثْنَتَیْ عَشْرَةَ رَكْعَةً، یَقْرَأُ فِی رَكْعَةٍ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ وَسُوْرَةً مِّنَ الْقُرْآنِ، وَیَتَشَهَّدُ فِی كُلِّ رَكْعَةٍ وَیُسَلِّمُ فِی آخِرِهِنَّ، ثُمَّ یَقُوْلُ: سُبْحَانَ اللّٰهِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ، وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَاللّٰهُ اَكْبَرُ، مِاۃَ مَرَّةٍ۔ وَیَسْتَغْفِرُ مِاۃَ مَرَّةٍ۔ وَیُصَلِّی عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِاۃَ مَرَّةٍ۔ وَیَدْعُوْ لِنَفْسِهٖ بِمَاشَآءَ مِنْ دُنْیَاهُ اَوْآخِرَتِهٖ، وَیُصْبِحُ صَائِمًا، فَاِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی یَسْتَجِیْبُ دُعَائَهٗ كُلَّهٗ اِلَّا اَنْ یَّدْعُوْ فِی مَعْصِیَةٍ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: رجب میں ایک رات ہے اس میں عمل نیک کرنے والے کو سو برس کی

۱۴۱۸۔ اتحاف السادۃ للزبیدی، ۲۰۶/۵ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۲۳۵/۳
کنز العمال للمتقی، ۳۵۱۶۹ ☆ تنزیہ الشریعۃ لابن عراق، ۱۶۱/۲
تذکرۃ الموضوعات للفتنی ۱۱۶ ☆ قبین العجب لابن حجر، ۵۸
۱۴۱۹۔ الدر المنثور للسیوطی ۳۶/۳ ☆ کنز العمال للمتقی ۳۵۱۷۰

نیکیوں کا ثواب ہے۔ اور وہ رجب کی ستائیسویں شب ہے۔ جو اس میں بارہ رکعت پڑھے۔ ہر رکعت میں سورہ فاتحہ اور ایک سورت اور ہر دو رکعت پر التحیات اور آخر میں سلام پھر بعد سلام سبحان اللہ و الحمد للہ و لا الہ الا اللہ و اللہ اکبر سو بار، استغفار سو بار، درود سو بار۔ اور اپنی دنیا و آخرت سے جس چیز کی چاہے دعا مانگے۔ اور صبح کو روزہ رکھے تو اللہ تعالیٰ اسکی سب دعائیں قبول فرمائے۔ سوائے اس دعا کے جو گناہ کیلئے ہو۔ هو اضعف من الذی قبله۔

فتاوی رضویہ ۴/ ۶۵۸

۱۴۲۰۔ **عن** أنس رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم: بُعِثْتُ نَبِيًّا فِي السَّابِعِ وَ الْعِشْرِيْنَ مِنْ رَجَبٍ مَنْ صَامَ ذٰلِكَ الْيَوْمَ وَ دَعَا عِنْدَ الْإِفْطَارِ كَانَتْ كَفَّارَةَ عَشْرَةِ سِنِيْنَ۔ اسناده منكر

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ۲۷ رجب کو مجھے نبوت عطا ہوئی۔ جو اس دن کا روزہ رکھے اور افطار کے وقت دعا کرے دس برس گناہوں کا کفارہ ہو۔

۱۴۲۱۔ **عن** أبی هريرة رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: من صام يوم سبع عشرين من رجب كتب الله له صيام ستين شهرا، و هو اليوم الذی هبط فيه جبرئيل عليه الصلوة و السلام علی محمد صلی الله تعالی عليه وسلم۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جس نے ۲۷ رجب کا روزہ رکھا اللہ تعالیٰ اسکے لئے ساٹھ مہینے تک روزوں کا ثواب لکھتا ہے۔ اور وہ دن ہے جس میں حضرت جبرئیل علیہ الصلوٰۃ والسلام حضور محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کیلئے وحی لیکر نازل ہوئے۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

تنزیہ الشریعۃ سے ماثبت بالسنۃ میں ہے۔ وھذا امثل ماورد فی ھذا المعنی۔ یہ ان سب حدیثوں سے بہتر ہے جو اس باب میں آئیں۔ بالجملہ اسکے لئے اصل ہے۔ اور فضائل

۱۴۲۰۔ تبین العجب لابن حجر، ۶۰ ☆

۱۴۲۱۔ اتحاف السادۃ للزبیدی، ۵/۲۰۷ ☆ المغنی للعراقی، ۱/۳۶۷

اعمال میں حدیث ضعیف باجماع ائمہ مقبول ہے۔ و اللہ تعالیٰ اعلم ۔

فتاوی رضویہ ۴/ ۶۵۸

نیز ایسی جگہ حدیث موقوف مثل مرفوع ہے۔ کہ تعیین مقدار اجر کی طرف رائے کو اصلا راہ نہیں۔ اور حدیث ضعیف اعمال میں باجماع ائمہ مقبول ہے۔

فتاوی رضویہ ۴/ ۶۶۰

(۴) شعبان کے روزے

١٤٢٢۔ **عن** أنس رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : أَفْضَلُ الصَّوْمِ بَعْدَ رَمَضَانَ شَعْبَانُ لِتَعْظِيمِ رَمَضَانَ ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: رمضان کے بعد سب سے افضل شعبان کے روزے ہیں تعظیم رمضان کیلئے۔

(۵) عرفہ اور عشرۂ ذوالحجہ کے روزے

١٤٢٣۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنهما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : مَا مِنْ أَيَّامٍ الْعَمَلُ الصَّالِحُ فِيهِنَّ أَحَبُّ إِلَى اللّٰهِ تَعَالَىٰ مِنْ هٰذِهِ الْأَيَّامِ ، قالوا : یا رسول اللہ ! ولا الجهاد فی سبیل اللہ ، قال : وَلَا الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ ، إِلَّا رَجُلًا خَرَجَ بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ ثُمَّ لَمْ يَرْجِعْ مِنْ ذٰلِكَ بِشَيْءٍ ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ان دس دنوں سے زیادہ کسی دن کا عمل صالح اللہ عزوجل کو محبوب نہیں۔ صحابہ کرام نے عرض کی: یارسول اللہ! اور نہ راہ خدا میں جہاد؟ فرمایا: اور نہ راہ خدا میں جہاد، مگر وہ کہ اپنی جان و مال لیکر نکلے پھر ان میں سے کچھ واپس نہ لائے۔ فتاوی رضویہ ۴/ ۶۵۹۔

١٤٢٠۔ تبیین العجب لابن حجر، ٦٠ ☆

١٤٢١۔ اتحاف السادة للزبیدی، ٥/٢٠٧ ☆ المغنی للعراقی، ١/٣٦٧

١٤٢٢۔ فتح الباری للعسقلانی، ٤/١٢٩ ☆ شرح معانی الآثار للطحاوی، ٢/٩٣

١٤٢٣۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء فی العمل فی ایام العشر، ١/٩٤

السنن لابی داؤد، باب صوم العشرة، ٢/٣٣١

السنن لابن ماجه، باب صیام العشرة، ١/١٢٥

۱۴۲۴۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسو الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : مَامِنْ اَیَّامٍ اَحَبُّ اِلَی اللّٰهِ تَعَالیٰ اَنْ تُعْبَدَ لَهٗ فِیْهَا مِنْ عَشْرِ ذِی الْحِجَّةِ ، یَعْدِلُ صِیَامُ کُلِّ یَوْمٍ مِّنْهَا بِصِیَامِ سَنَةٍ ، وَقِیَامُ کُلِّ لَیْلَةٍ مِّنْهَا بِقِیَامِ لَیْلَةِ الْقَدْرِ ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ عزوجل کو عشرۂ ذی الحجہ سے زیادہ کسی دن کی عبادت پسندیدہ نہیں۔ انکے ہر دن کا روزہ ایک سال کے روزوں کے برابر، اور ہر شب کا قیام شب قدر کے برابر ہے۔

۱۴۲۵۔ **عن** أبی قتادة رضی الله تعالیٰ عنه قال : سئل رسولُ الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم عن صوم یوم عرفة ، قال : یُکَفِّرُ السَّنَةَ الْمَاضِیَةَ وَالْبَاقِیَةَ ۔

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرفہ کے روزہ کے بارے میں سوال ہوا۔ فرمایا: وہ ایک سال گذشتہ اور ایک سال آئندہ کے گناہوں کا کفارہ ہے۔

۱۴۲۴۔	الجامع للترمذی،	باب ما جاء فی العمل فی ایام العشر ،			۹۴/۱
	السنن لابن ماجه ،	باب صیام العشر ،			۱۲۵/۱
	الجامع الصغیر للسیوطی،	۴۸۹/۲	☆	کنز العمال للمتقی، ۱۲۰۸۸،	۶۸/۵
	شرح السنة للبغوی،	۳۴۶/۴	☆	نصب الرایة للزیلعی،	۱۵۷/۲
	اتحاف السادة للزبیدی،	۲۵۷/۴	☆	مشکوة المصابیح للتبریزی،	۱۴۷۱
	الترغیب والترهیب للمنذری،	۱۹۹/۲	☆	العلل المتناهیة لابن الجوزی،	۷۲/۲
۱۴۲۵۔	الصحیح لمسلم ،	باب استحباب صیام عرفة			۶۷/۱
	الجامع للترمذی،	باب ما جاء فی فضل صوم یوم عرفة ،			۹۳/۱
	السنن لابن ماجه ،	باب صیام یوم عرفة ،			۱۲۵/۱
	التفسیر للقرطبی،	۴۱۹/۲	☆	تاریخ جرجان لابی نعیم ،	۱۴۲
	السلسلة الضعیفة للالبانی،	۲۸۵	☆	الجامع الصغیر للسیوطی،	۵۳۱/۲
	شرح السنة للبغوی،	۳۴۴/۶	☆	الترغیب والترهیب للمنذری،	۱۱۱/۲
	الدر المنثور للسیوطی،	۲۳۱/۱	☆	کنز العمال للمتقی، ۱۲۰۸۳،	۶۷/۵
	الامام للشجری،	۶۴/۲	☆	المسند لاحمد بن حنبل ،	۲۹۶/۵
	المسند للحمیدی،	۴۲۹	☆	السنن الکبری للبیهقی،	۲۸۳/۴
	کشف الخفاء للعجلونی،	۴۲/۲	☆	تنزیه الشریعه لابن عراق،	۶۴/۲

١٤٢٦۔ **عن** سهل بن سعد رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: مَنْ صَامَ يَوْمَ عَرَفَةَ غُفِرَلَهٗ ذَنْبُ سَنَتَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ ۔

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے عرفہ کا روزہ رکھا اسکے پورے دو سال کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ ۱۲م

١٤٢٧۔ **عن** أم المؤمنين عائشة الصديقة رضى الله تعالىٰ عنها قالت: كان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم يقول: صِيَامُ يَوْمِ عَرَفَةَ كَصِيَامِ أَلْفِ يَوْمٍ ۔

ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے تھے: عرفہ کا روزہ ایک ہزار روزوں کے برابر ہے۔

فتاوی رضویہ ۴/۶۵۹

(٦) ہر ماہ ایام بیض کے روزے

١٤٢٨۔ **عن** أبى ذرالغفارى رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: مَنْ صَامَ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ مِّنْ كُلِّ شَهْرٍ فَذٰلِكَ صَوْمُ الدَّهْرِ، فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ تَصْدِيْقَ ذٰلِكَ فِى كِتَابِهٖ، مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ عَشْرُ اَمْثَالِهَا، فَالْيَوْمُ بِعَشْرِ اَيَّامٍ ۔

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے ایام بیض (ہر ماہ ۱۳/۱۴/۱۵/ تاریخوں) کے روزے رکھے

١٤٢٦۔ المعجم الكبير للطبرانى، ٢٢٠/٦ ☆ مجمع الزوائد للهيثمى، ١٨٩/٣
الترغيب و الترهيب للمنذرى، ١١٢/٢ ☆ كنز العمال للمتقى، ١٢٠٨٦، ٦٧/٥
المعجم الصغير للطبرانى، ٧١/٢ ☆

١٤٢٧۔ الدر المنثور للسيوطى، ٢٣١/١ ☆ الترغيب و الترهيب للمنذرى، ١١٢/٢
الجامع الصغير للسيوطى، ٣١٦/٢ ☆

١٤٢٨۔ السنن لابن ماجه، باب ما جاء فى صيام ثلثة ايام الخ، ١٢٣/١
الجامع الصغير للسيوطى، ٥٣١/٢ ☆ الدر المنثور للسيوطى، ٦٥/٣
المسند لاحمد بن حنبل، ١٤٦/٥ ☆ الترغيب و الترهيب للمنذرى، ١٢٢/٢
كنز العمال للمتقى، ٢٤١٩٠، ٥٦٤/٨ ☆ تنزيه الشريعة لابن عراق، ١٥٢/٢
اللآلى المصنوعة للسيوطى، ٦٥/٢ ☆

اسے ہمیشہ روزہ دار رہنے کا ثواب ملے گا۔ اللہ عزوجل نے قرآن کریم میں اس کی تصدیق اس طرح نازل فرمائی جس نے ایک نیکی کی اس کو دس کا ثواب ملتا ہے تو ایک روزے کے عوض دس کا ثواب ملا۔

(۷) شوال کے چھ روزے

۱۴۲۹۔ **عن** ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: مَنْ صَامَ سِتَّةَ أَيَّامٍ بَعْدَ الْفِطْرِ كَانَ تَمَامَ السَّنَةِ ، مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ عَشْرَ أَمْثَالِهَا ۔

حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے عید الفطر کے بعد چھ روزے رکھے تو اسکے پورے سال کے روزے ہوگئے۔ کہ ایک نیکی کے عوض دس کا ثواب ملتا ہے۔

(۸) دوشنبہ، چہارشنبہ، پنج شنبہ اور جمعہ کے روزے

۱۴۳۰۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: مَنْ صَامَ الْأَرْبَعَآءَ وَالْخَمِيسَ كُتِبَتْ لَهُ بَرَاءَةٌ مِنَ النَّارِ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے بدھ اور جمعرات کے روزے رکھے اسکے لئے جہنم سے آزادی ہے۔ ۱۲م

۱۴۳۱۔ **عن** أبی أُمامة الباهلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: مَنْ صَامَ يَوْمَ الْأَرْبَعَآءِ وَالْخَمِيسِ وَالْجُمُعَةِ بَنَى اللّٰهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ ، يُرٰى ظَاهِرُهُ مِنْ بَاطِنِهِ ، وَبَاطِنُهُ مِنْ ظَاهِرِهِ۔

حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ

۱۴۲۹۔ السنن لابن ماجه ، باب صیام ستة ایام من شوال ، ۱۲۴/۱

مجمع الزوائد للهیثمی، ۱۸۴/۳ ☆ الترغیب و الترهیب للمنذری، ۱۱۰/۲

الدر المنثور للسیوطی، ۶۶/۳ ☆ کنز العمال للمتقی، ۲۴۲۱۲، ۵۶۹/۸

۱۴۳۰۔ السنن الکبری للبیهقی، ۲۹۵/٤ ☆ الترغیب و الترهیب للمنذری ، ۱۲۶/۲

۱۴۳۱۔ السنن الکبری للبیهقی، ۲۹۵/٤ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۳۰۰/۸

مجمع الزوائد للهیثمی، ۱۹۹/۳ ☆

وسلم نے ارشادفرمایا: جس نے بدھ، جمعرات اور جمعہ کے روزے رکھے اسکے لئے جنت میں ایک محل ہے، جسکا باہر کا حصہ اندر سے اور اندر کا باہر سے نظر آئیگا۔ ۱۲م

۱۴۳۲۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: مَنْ صَامَ يَوْمَ الْأَرْبَعَآءِ وَيَوْمَ الْخَمِيْسِ وَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ ، ثُمَّ تَصَدَّقَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ بِمَا قَلَّ مِنْ مَالِهٖ غُفِرَلَهٗ كُلُّ ذَنْبٍ عَمِلَهٗ حَتّٰى يَصِيْرَ كَيَوْمٍ وَلَدَتْهُ اُمُّهٗ مِنَ الْخَطَايَا۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جس نے بدھ، جمعرات اور جمعہ کے روزے رکھے، پھر جمعہ کے دن اپنے قلیل مال سے صدقہ دیا تو اسکے تمام گناہ، معاف ہو گئے اور وہ گناہوں سے ایسے پاک ہو گیا جیسے اپنی پیدائش کے دن تھا۔ ۱۲م

۱۴۳۳۔ **عن** أنس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : مَنْ صَامَ الْأَرْبَعَآءَ وَالْخَمِيْسَ وَالْجُمُعَةَ بَنَى اللّٰهُ لَهٗ قَصْرًا فِي الْجَنَّةِ مِنْ لُؤْلُؤٍ وَيَاقُوْتٍ وَزَبَرْجَدٍ ، وَكُتِبَ لَهٗ بَرَاءَةٌ مِّنَ النَّارِ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جس نے بدھ، جمعرات اور جمعہ کے روزے رکھے اسکے لئے جنت میں موتیوں، یاقوت اور زبرجد کا ایک محل ہے۔ اور دوزخ سے آزادی۔ ۱۲م

۱۴۳۴۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: مَنْ صَامَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ كَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ عَشَرَةَ اَيَّامٍ، عَدَدُهُنَّ مِنْ اَيَّامِ الْاٰخِرَةِ لَا تُشَاكِلُهُنَّ اَيَّامُ الدُّنْيَا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

۱۴۳۲۔ الترغیب والترھیب للمنذری، ۱۲۶/۲ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۱۶۸/۵

۱۴۳۳۔ الجامع الاوسط للطبرانی، ۸۷/۱ ☆ الترغیب والترھیب للمنذری، ۱۲۶/۲

مجمع الزوائد للھیثمی، ۱۹۸/۳ ☆ المطالب العالیة لابن حجر، ۱۰۳۷

۱۴۳۴۔ اتحاف السادة للزبیدی، ۲۴۱/۳ ☆ الترغیب والترھیب للمنذری، ۱۲۶/۲

کنز العمال للمتقی، ۲۴۱۷۲، ۵۶۱/۸ ☆ الامالی الشجری، ۲۷۶/۱

نے ارشاد فرمایا: جس نے جمعہ کا روزہ رکھا تو اللہ تعالیٰ اسکو دس دن کے روزوں کا ثواب عطا فرماتا ہے۔ ان دس ایام کی شمار آخرت کے ایام کے اعتبار سے ہوگی جو دنیا کے دنوں کی طرح نہیں۔ ۱۲م

١٤٣٥ـ **عن** مسلم القرشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن ابیہ قال: سألت النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عن صیام الدھر، فقال: لَا، اِنَّ لِاَھْلِکَ عَلَیْکَ حَقًّا، صُمْ رَمَضَانَ وَالَّذِیْ یَلِیْہِ، وَکُلَّ اَرْبِعَاءٍ وَخَمِیْسٍ، فَاِذَنْ اَنْتَ قَدْ صُمْتَ الدَّھْرَ وَاَفْطَرْتَ۔

حضرت مسلم قرشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے میں نے ہمیشہ روزہ دار رہنے کے بارے میں پوچھا، فرمایا: نہیں، کہ تمہارے اہل خانہ کا بھی تم پر حق ہے۔ لہٰذا تم رمضان المبارک اور اس سے متصل عید کے بعد روزے رکھو۔ اور بدھ و جمعرات کے روزے رکھ لو تو گویا تم ہمیشہ روزہ دار ہی رہے اور افطار بھی کرتے رہے۔ ۱۲م

فتاوی رضویہ ۴/۶۶۰

(۹) ہفتہ کا روزہ

١٤٣٦ـ **عن** عبد اللہ بن بسر عن اختہ رضی اللہ تعالیٰ عنھما ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال: لَا تَصُوْمُوْا یَوْمَ السَّبْتِ اِلَّا فِیْمَا افْتُرِضَ عَلَیْکُمْ فَاِنْ لَّمْ یَجِدُ کُمْ اِلَّا لِحَآءَ عَنَبَۃٍ اَوْ عُوْدَ شَجَرَۃٍ فَلْیَمْضَغْہُ۔

فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/۱۱۴

حضرت عبد اللہ بن بسر اپنی بہن رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: صرف ہفتہ کا روزہ نہ رکھو مگر جبکہ تم پر کسی وجہ سے فرض ہو۔ اور اگر تم سے کسی کو انگور کے چھلکے یا درخت کی لکڑی کے سوا کچھ نہ ملے تو اسی کو چوس لو۔

فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/۱۱۴

١٤٣٥ـ السنن لابی داؤد الصیام، باب فی صوم شعبان، ١/٣٣٠
الترغیب و الترھیب للمنذری، ٢/١٢٧ ☆ کنز العمال للمتقی، ٢٤٢١٥ ٨/٥٦٩
التاریخ للبخاری، ٧/٢٥٤ ☆ السنن للنسائی،
١٤٣٦ـ الجامع للترمذی، باب ما جاء فی صوم یوم السبت، ١/٩٣

(۱۰) صوم وصال منع ہے

۱۴۳۷۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : نہی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عن الوصال ، قالوا : انک تواصل؟ یا رسول اللہ ! قال: قال: اِنِّی لَسْتُ مِثْلَکُمْ ، اِنِّی اُطْعَمُ وَ اُسْقٰی ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صوم وصال سے منع فرمایا۔ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے عرض کیا: یا رسول اللہ آپ تو صوم وصال رکھتے ہیں ؟ فرمایا: میں تمہاری طرح نہیں .. مجھے کھلایا اور پلایا جاتا ہے۔ ۱۲م

۱۴۳۸۔ **عن** أبی سعیدا لخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : لَا تُوَاصِلُوا، فَاَیُّکُمْ اَرَادَ اَنْ یُّوَاصِلَ فَلْیُوَاصِلْ حَتّٰی السَّحْرِ ، قالوا: فانکِ تواصل ؟ یا رسول اللہ اقال: اِنِّی لَسْتُ کَھَیْئَتِکُمْ ، اِنِّی اَبِیْتُ لِی مُطْعِمٌ یُطْعِمُنِی وَ سَاقٍ یَسْقِیْنِی۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: صوم وصال نہ رکھو، ہاں تم میں سے کوئی صوم وصال رکھنا چاہے تو صرف سحری تک ، صحابہ کرام نے عرض کیا: یا رسول اللہ ! آپ تو صوم وصال رکھتے ہیں؟ فرمایا: میں تمہارے مثل نہیں، میں رات گزارتا ہوں اور کھلانے والا مجھے کھلاتا ہے، اور پلانے والا پلاتا ہے۔ ۱۲م

۱۴۳۹۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : ان رسول اللہ صلی

۱۴۳۷۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب الوصال ، ۲۶۳/۱
الصحیح لمسلم ، باب النہی عن الوصال ، ۳۵۱/۱
الجامع الصغیر للسیوطی، ۵۶۱/۲ ☆ المسند لاحمد بن حنبل ، ۱۱۲/۲
۱۴۳۸۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب الوصال ، ۲۶۳/۱
الجامع للترمذی، باب ما جاء فی کراھیۃ الوصال فی الصیام ۹۷/۱
المسند لاحمد بن حنبل ، ۲۸۱/۲ ☆ السنن الکبری للبیہقی، ۲۸۲/۴
اتحاف السادۃ للزبیدی ، ۱۰۰/۷ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۲۰۲/۴
۱۴۳۹۔ الصحیح لمسلم ، باب النہی عن الوصال ، ۳۵۱/۱
المسند لاحمدبن حنبل، ۱۰۲/۲ ☆ السنن الکبری للبیہقی، ۲۸۲/۴

الله تعالیٰ علیه وسلم واصل فی رمضان فواصل الناس ، فنہا ھم ، قیل له : انت تواصل ؟ قال: اِنِّی لَسْتُ مِثْلَکُمْ ،اِنِّی اُطْعِمُ وَاُسْقٰی۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے رمضان المبارک میں صوم وصال رکھنا شروع کئے تو صحابہ کرام نے بھی ایسا ہی کیا ، حضور نے انکو منع فرمایا ، عرض کیا گیا : آپ بھی تو رکھتے ہیں؟ فرمایا : میں تمہاری طرح نہیں ، مجھے کھلایا پلایا جاتا ہے۔ ۱۲م

۱۴۴۰۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : نهی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم عن الوصال : فقال رجل من المسلمین : فانك یا رسول الله تواصل ، قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : وَ اَیُّکُمْ مِثْلِی ، اِنِّی اَبِیْتُ یُطْعِمُنِی رَبِّی وَ یَسْقِیْنِی۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صوم وصال سے منع فرمایا۔ ایک صحابی بولے : یارسول اللہ! آپ بھی تو صوم وصال رکھتے ہیں ۔ فرمایا: تم میں میری طرح کون ہے؟ میں رات گزارتا ہوں ، مجھے میرا رب کھلاتا پلاتا ہے۔ ۱۲م صلات الصفاء ص ۸۶

(۱۱) صوم داودی اللہ تعالیٰ کو پسند ہے

۱۴۴۱۔ **عن** عبد الله بن عمرو رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اِنَّ اَحَبَّ الصِّیَامِ اِلَی اللّٰهِ تَعَالیٰ صِیَامُ دَاوُدَ ، فَاِنَّهٗ کَانَ یَصُوْمُ

۱۴۴۰۔ الصحیح لمسلم ، باب النهی عن الوصال ۔ ۳۵۱/۳
الجامع الصحیح للبخاری ، باب التشکیل للما کثرالوصال ۔ ۲۶۲/۱۲
السنن الکبری للبیهقی، ۱۸۲/۴ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۲۰۳/۴

۱۴۴۱۔ الصحیح للبخاری، باب من نام عند السحر، ۱۵۲/۱
الصحیح لمسلم ، باب النهی عن صوم الدهر ، ۳۶۷/۱
السنن لابن ماجه ، باب ما جه فی صا م داؤد علیه الصلوة و السلام ، ۱۲۴/۱
المسند لاحمدبن حنبل ، ۱۶۰/۲ ☆ الجامع الصغیرللسیوطی، ۱۹/۱
اتحاف السادة للزبیدی، ۲۶۲/۴ ☆ شرح السنة للبغوی، ۶۰/۴

يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمًا ، وَأَحَبُّ الصَّلٰوةِ اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى صَلٰوةُ دَاوٗدَ ، كَانَ يَنَامُ نِصْفَ اللَّيْلِ وَيُصَلِّي ثُلُثَهٗ وَيَنَامُ سُدُسَهٗ ۔

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک سب روزوں میں پیارے روزے اللہ تعالیٰ کو حضرت داؤد علیہ والسلام کے روزے ہیں۔ کہ ایک دن روزہ رکھتے اور دوسرے دن افطار کرتے۔ اور سب نمازوں میں پیاری نماز حضرت داؤد علیہ الصلوۃ والسلام کی نماز ہے۔ کہ آدھی رات تک آرام فرماتے، تہائی رات نماز میں گذارتے اور پھر چھٹا حصہ آرام میں بسر فرماتے۔ ۱۲م

فتاوی رضویہ ۹۴/۱۲

❀❀❀❀

سحری وافطار

(۱) سحری کا آخری وقت

۱۴۴۲۔ **عن** زربن حبیش رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قلنا لحذیفۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ : ای ساعۃ تسحرت مع رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ، قال : ھو النھار الا ان الشمس لم تطلع ۔

حضرت زربن حبیش رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عرض کیا: آپ نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ کس وقت سحری کھائی تھی؟ کہا: دن ہی تھا، مگر سورج نہ چمکا تھا۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

رائے فقیر میں اس روایت کا عمدہ محمل یہ ہی ہے کہ حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے علم نبوت کے مطابق حقیقی منتہائے لیل پر سحری تناول فرمائی۔ کہ فراغ کے ساتھ ہی صبح چمک آئی۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو گمان ہوا کہ سحری دن میں کھائی بعد صبح، اور واقعی جو شخص سحری کا پچھلا نوالہ کھا کر آسمان پر نظر اٹھائے تو صبح طالع پائے، وہ سوا اسکے کیا گمان کرسکتا ہے۔ فتاوی رضویہ ۲/۳۶۰

(۲) افطار کا وقت

۱۴۴۳۔ **عن** أمیر المؤمنین عمربن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال

۱۴۴۲۔	السنن للنسائی،			باب تاخیر السحور ،	۱/۲۳۴
۱۴۴۳۔	الجامع الصحیح للبخاری،			باب متی یحل فطر الصائم ،	۱/۲۶۲
	الصحیح لمسلم ،			باب بیان وقت القضاء الصوم ،	۱/۳۵۱
	السنن لابی داؤد ،			الصیام باب وقت فطر الصائم ،	۱/۱
	الجامع للترمذی ،			باب ما جاء اذا طبلاللیل الخ،	۱/۸۸
	المسند لاحمد بن حبل،	۱/۳۵	☆	الجامع الصغیر للسیوطی،	۱/۳۴
	السنن الکبری للبیقی،	۴/۲۱۶	☆	مشکوۃ المصابیح للتبریزی،	۱۹۸۵
	شرح السنۃ للبغوی،	۶/۳۶۹	☆	کنز العمال للمتقی،	۲۳۸۷۶، ۸/۵۰۹
	البدایۃ و لانھایۃ لابن کثیر ،	۸/۳۱۳	☆	الدر المنثور للسیوطی،	۱/۲۰۰
	التفسیر للطبری،	۳/۱۰۳	☆	التفسیر للبغوی،	۱/۱۶۴
	اتحاف السادۃ للزبیدی،	۳/۳۵۲	☆	المسند للحمیدی،	

رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : إِذَا أَقْبَلَ اللَّيْلُ مِنْ هٰهُنَا ، وَأَدْبَرَ النَّهَارُ مِنْ هٰهُنَا وَغَرَبَتِ الشَّمْسُ فَقَدْ أَفْطَرَ الصَّائِمُ۔

امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب ادھر سے رات آئے اور ادھر سے دن پیٹھ دکھائے اور سورج پورا ڈوب جائے تو روزہ دار کا روزہ پورا ہوا۔

﴿۲۰﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

لیل سے مراد سیاہی اور نہار سے ضو، فان الاقبال من ھھنا والا دبار من ھھنا انما یکون لھما ، تیسیر میں ہے۔ اذا اقبل اللیل یعنی ظلمته وادبر النھار ای ضوءہ۔ عالم ماکان ومایکون صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تینوں لفظ اسی ترتیب سے ارشاد فرمائے جس ترتیب سے واقع ہوتے ہیں۔ پہلے سیاہی اٹھتی ہے۔ اس وقت تک اگر افق صاف اور غبار و بخار سے پاک ہو آفتاب کی چمک باقی رہتی ہے۔ بلکہ قلل جبال و اعالی اغصان شجر پر عکس ڈالتی ہے۔ پھر جب قرص چھپنے پر آیا تکاثف ابخرۂ افقیہ و کثرت بعد عن الابصار و طول مرور شعاع البصر فی ثخن کرۃ البخار کے باعث روشنی بالکل محتجب ہو جاتی ہے۔ مگر ہنوز قدرے فرض بالائے افق مرئی شرعی باقی ہے۔ اس کے بعد آفتاب ڈوبتا اور وقت افطار و نماز آتا ہے۔ اس صاف و نفیس و بے تکلف معنی پر بحمد اللہ تعالیٰ انتظام کلام اسی اعلیٰ جلالت پر جلوہ فرما ہے جو صاحب جوامع الکلم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان رفیع بلاغت بے مثل کو شایاں و بجا ہے۔

کلمات علمائے کرام بھی اس نفیس معنی سے خالی نہ رہے۔ امام ابن حجر مکی شرح مشکوۃ المصابیح میں اسی حدیث کے نیچے فرماتے ہیں۔

ای وقد یقبل اللیل ولا تکون غربت حقیقة ، فلا بد من حقیقة الغروب ، یعنی کبھی رات آجاتی ہے اور ابھی حقیقۃً غروب نہیں ہوا ہوتا۔ اس لئے حقیقی غروب ضروری ہے۔

حفنی علی الجامع الصغیر میں ہے۔

قولہ: وغربت الشمس ، لم یکتف بما قبله عن ذلك ، اشارة الی انه قد یوجد اقبال الظلمة وادبار الضؤ ولم یوجد غروب الشمس ۔

حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمان ''اور سورج ڈوب جائے'' ہے۔ آپ نے سیاہی کے آنے اور روشنی کے جانے پر اکتفا نہیں کیا اور غروب کی تصریح فرمائی۔ کیونکہ کبھی سیاہی آجاتی ہے اور روشنی چلی جاتی ہے مگر غروب آفتاب نہیں ہوتا۔

اور اگر حدیث میں لیل ونہار معنی حقیقی پر رکھئے تو اگر چہ اتنا ضرور ہے کہ مجاز مرسل کی جگہ مجاز عقلی ہوگا۔ کیونکہ تم خوب جانتے ہو کہ ادھر سے ادھر جانے کی نسبت لیل ونہار کی طرف حقیقۃ نہیں۔

مگر اب تین الفاظ کریمہ کے جمع ہونے سے سوال متوجہ ہوگا۔ اور شک نہیں کہ اس معنی پر امور ثلثہ متلازم ہیں اور ایک کا ذکر باقی سے مغنی۔ یہ وہی بات ہے جو امام نودی نے منہاج میں کہی ہے کہ علمائے کرام نے فرمایا: ان تین میں سے ہر ایک باقی دو کو یا تو متضمن ہوتا ہے یا ان کے ساتھ لازم۔

اسکی اطیب توجیہ وہ ہے کہ علامہ طیبی نے شرح مشکوۃ میں افادہ فرمائی۔ کہ

انما قال: وغربت الشمس، مع الاستغناء عنه، لبیان کمال الغروب، کیلا یظن انه یجوز الافطار بغروب بعضها۔

حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اور سورج ڈوب جائے۔ حالانکہ بظاہر اسکی ضرورت نہیں تھی۔ لیکن یہ اس لئے فرمایا تاکہ مکمل غروب کا بیان ہوجائے، اور کسی کو یہ غلط فہمی نہ ہو کہ سورج کا کچھ حصہ غروب ہونے سے افطار جائز ہوجاتا ہے۔

علامہ مناوی وغیرہ نے بھی انکی تبعیت کی ہے۔ تیسیر شرح جامع صغیر میں ہے۔

وزاد۔ " وغربت الشمس "مع ان ما قبله کان اشارة الی اشتراط تحقق کمال الغروب۔

حضور نے فرمایا'' اور سورج ڈوب جائے'' حالانکہ پہلے الفاظ کافی تھے۔ لیکن اس میں اس طرف اشارہ ہے کہ کامل غروب کا پایا جانا شرط ہے۔

اقول: یہ توجیہ وجیہ صراحۃً ہمارے مدعائے مذکور کی طرف ناظر ہے۔ نظر غائر میں بروجہ جلی، اور قلت تدبر میں من طرف خفی، یعنی اگر چہ لیل ونہار حقیقی مراد ہونے پر ذکر غروب کی حاجت نہ تھی کہ رات جبھی آئیگی کہ سورج ڈوب چکے گا۔ مگر سواد وضیاء پر انکا حمل بعید نہیں۔

خصوصاً جبکہ اقبال من ھھنا و ادبار من ھھنا اس پر قرینہ ظاہرہ ہیں۔ تو اگر اس قدر پر قناعت فرمائی جاتی، احتمال تھا کہ مجرد اقبال سواد اور ادبار ضیاء پر وقت افطار سمجھ لیا جاتا۔ حالانکہ اقبال لیل در کنار ہنوز بعض قرص غروب کو باقی ہوتا ہے کہ ضیاء بھی معدوم ہو جاتی ہے۔ لہٰذا" وغربت الشمس "زائد فرمایا۔ کہ کوئی غروب بعض قرص کو کافی نہ سمجھ لے۔ پر ظاہر کہ اگر یہ اقبال وادبار اسی وقت ہوتے جب پورا قرص ڈوب لیتا تو اس احتمال وظن کا کیا محل تھا۔ ذکر غروب سے استغنا بدستور باقی رہتا۔ اور جواب محض مہمل جاتا۔ تو صاف ثابت ہوا کہ سیاہی اٹھنا اور شعاع چھپنا دونوں غروب شمس سے پہلے ہو لیتے ہیں۔ علامہ علی قاری نے بھی اس کلام طیب طیبی کو تحقیق بتایا اور حسن قبول سے تلقی فرمایا۔

فتاوی رضویہ قدیم ۲/۲۶۶

فتاوی رضویہ جدید ۵/۱۴۵

(۳) افطار میں جلدی مستحب ہے

۱۴۴۴۔ **عن** أبي هريرة رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: اِنَّ اللّٰهَ تَعَالىٰ وَتَقَدَّسَ يَقُوْلُ: اِنَّ أَحَبَّ عِبَادِي اِلَيَّ أَعْجَلُهُمْ فِطْرًا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ کا فرمان مقدس ہے۔ بندوں میں مجھے زیادہ محبوب وہ ہے جو افطار میں جلدی کرے۔ ۱۲م

۱۴۴۵۔ **عن** سهل بن سعد رضى الله تعالىٰ عنه قال: كان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم اذا كان صائما امر رجلا فاوفى على نشز، فاذا قال: غابت الشمس افطر۔

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا طریقہ مبارک یہ تھا کہ جب روزہ دار ہوتے تو کسی شخص کو حکم دیتے کہ وہ بلند جگہ پر کھڑا ہو

۱۴۴۴۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء فی تعجیل الانصار، ۱/۸۸

المسند لاحمد بن حنبل، ۲/۲۳۸ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۴/۲۳۷

الترغیب والترهیب للمنذری، ۲/۱۴۰ ☆ شرح السنة للبغوی، ۶/۳۵۶

۱۴۴۵۔ المسند للحاکم، ۱/۵۹۹ ☆ شرح السنة للبغوی، ۶/۳۵۶

مجمع الزوائد للهیثمی، ۳/۱۵۵ ☆ کنز العمال للمتقی، ۷/۸۲

جب وہ کہتا کہ سورج غروب ہوگیا تو آپ افطار فرماتے ۔ ۱۲م

۱۴۴۶۔ **عن** أبی الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : کان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا کان صائما امر رجلا یقوم علی نشز من الارض ، فاذا قال وجبت الشمس افطر ۔

حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب روزہ دار ہوتے تو کسی شخص کو حکم دیتے کہ وہ بلند جگہ کھڑا ہو۔ جب وہ کہتا سورج غروب ہوگیا تو افطار فرماتے ۔ ۱۲م

۱۴۴۷۔ **عن** أم المؤ منین عائشۃ الصدیقۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت : رأیت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وھو صائم یترصد غروب الشمس بتمرۃ ۔ فلما توارت القاھافی فیہ ۔

ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو روزہ کی حالت میں دیکھا کہ کھجور ہاتھ میں لیکر سورج کے غروب ہونے کا انتظار فرماتے ۔ اور جیسے ہی غروب ہوتا فوراً منہ میں ڈال لیتے ۔ ۱۲م

فتاوی رضویہ ۴/۶۵۵

(۴) کھجور سے روزہ افطار کرنا افضل ہے

۱۴۴۸۔ **عن** أنس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : کان النبی صلی اللہ تعالیٰ

۱۴۴۶۔ المعجم الکبیر للطبرانی،

۱۴۴۷۔ کشف الخفاء للعجلونی،

۱۴۳۸۔ السنن لابی داؤد ، الصیام باب ما یفطر علیہ ، ۱/۳۲۱
الجامع للترمذی، باب ما جاء ما یستحب علیہ الافطار ، ۱/۸۸
المسند لاحمد بن حنبل ، ۳/۱۴۶ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۸۰۸۲، ۷/۸۵
اتحاف السادۃ للزبیدی، ۴/۱۳۰ ☆ السنن للدار قطنی، ۲/۱۸۵
ارواء الغلیل للالبانی، ۴/۴۵ ☆ التفسیر للقرطبی، ۲/۳۳۰
الترغیب و الترھیب للمنذری، ۲/۱۴۲ ☆ شرح السنۃ للبغوی، ۶/۲۶۶
حلیۃ الاولیاء لابی نعیم ۹/۲۲۷ ☆ مشکوۃ المصابیح للتبریزی، ۱۹۹۱
جامع الصغیر للسیوطی، ۲/۴۳۷، ☆

علیه وسلم یفطر قبل ان یصلی علی رطبات ، فان لم تکن رطبات فتمرات ، وان لم تکن تمرات فحسا حسوات من ماء ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز مغرب سے پہلے تر کھجوروں سے افطار فرماتے ۔ وہ نہ ہوتیں تو خشک کھجوروں سے ورنہ پانی سے ۔ فتاوی رضویہ ۴/۶۵۱

(۵) عام طور پر جس دن لوگ افطار کریں تم بھی کرو

۱۴۴۹ ۔ **عن** أم المؤ منین عائشة الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنها قالت : قال رسو ل الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اَلْفِطْرُ یَوْمَ یَفْطُرُ النَّاسُ ، وَالْاَضْحٰی یَوْمَ یَضْحَی النَّاسُ ۔

ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس دن افطار کرو جس دن لوگ عام طور پر افطار کریں ۔ اور اس دن قربانی کرو جس دن لوگ قربانی کریں ۔ ۱۲م

۱۴۵۰ ۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : فِطْرُکُمْ یَوْمَ یَفْطُرُوْنَ ، وَأَضْحَاکُمْ یَوْمَ یَضْحُوْنَ ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہیں اس دن افطار کرنا چاہیئے جس دن لوگ افطار کریں ۔ اور اس دن قربانی جس دن قربانی کریں ۔ ۱۲م فتاوی رضویہ ۴/ ۵۵۵

۱۴۴۹ ۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء ان الفطر یوفطرون ، ۱/۸۸
الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۲۳۷ ☆
شرح السنة للبغوی، ۶/۲۴۷ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۳۷۰
۱۴۵۰ ۔ السنن لابی داؤد ، باب اذا خطأ القوم الحصلال، ۲/۳۱۸
الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۳۶۵ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۳/۳۱۷
السنن للدار قطنی، ۲/۱۶۳ ☆ تلخیص الحبیر لابن حجر ، ۲/۲۵۶
کنز العمال للمتقی، ۲۳۷۶۱، ۸/۴۸۸ ☆ التفسیر للقرطبی، ۱۲/۱۰۰

(۶) افطار کرانے کا ثواب

۱۴۵۱۔ **عن** سلمان الفارسی رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: مَنْ فَطَّرَ فِيهِ صَائِمًا كَانَ مَغْفِرَةً لِذُنُوبِهِ وَعِتْقَ رَقَبَتِهِ مِنَ النَّارِ، وَ كَانَ لَهُ مِثْلُ أَجْرِهِ مِنْ غَيْرِ أَنْ يُنْقَصَ مِنْ أَجْرِهِ شَيْءٌ، قالوا: یارسول الله! لیس کلنا یجد ما یفطر الصائم، فقال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: يُعْطِي اللّٰهُ هٰذَا الثَّوَابَ مَنْ فَطَّرَ صَائِمًا عَلٰى تَمْرَةٍ، أَوْ عَلٰى شُرْبَةِ مَاءٍ، أَوْ مُذْقَةِ لَبَنٍ۔

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے رمضان المبارک میں کسی روزہ دار کا روزہ کھلوایا تو یہ اس کے گناہوں کی مغفرت اور دوزخ سے آزادی کا ذریعہ ہے۔ اور اسکو روزہ دار کے برابر ثواب ملیگا اور اسکے ثواب میں کوئی کمی نہ ہوگی۔ صحابہ کرام نے عرض کیا: یارسول اللہ! ہم میں سے ہر آدمی کو یہ وسعت نہیں کہ افطار کرائے۔ فرمایا: اللہ تعالیٰ یہ ثواب اس وقت بھی عطا فرماتا ہے جبکہ وہ ایک کھجور، یا اتنا پانی کہ پیاس بجھادے، یا دودھ کے شربت سے افطار کرائے۔ ۱۲م

۱۴۵۲۔ **عن** أنس رضی الله تعالیٰ عنه قال: ان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم جاء الی سعد بن عباد رضی الله تعالیٰ عنه، فجاء بخبز وزیت، فاکل ثم قال: أَفْطَرَ عِنْدَكُمُ الصَّائِمُونَ وَأَكَلَ طَعَامَكُمُ الْأَبْرَارُ وَصَلَّتْ عَلَيْكُمُ الْمَلَائِكَةُ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت سعد بن عباد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس تشریف لائے۔ حضرت سعد روٹی اور زیتون کا تیل لیکر حاضر خدمت ہوئے۔ حضور نے تناول فرما کر ارشاد فرمایا: تمہارے پاس روزہ داروں نے افطار کیا، اور تمہارا کھانا نیک لوگوں نے کھایا۔ اور فرشتوں نے تمہارے لئے دعائے استغفار کی۔ ۱۲م

۱۴۵۱۔ الترغیب و الترهیب للمنذری، ۹۴/۲ ☆ السنن الکبریٰ للبیهقی، ۴۰۴/۴ ☆

۱۴۵۲۔ السنن لابی داؤد، الاطعمه، باب فی الدعاء لرب الطعام، ۵۳۸/۲
السنن لابن ماجه، باب فی ثواب من فطر صائما، ۱۲۵/۱
المسند لاحمد بن حنبل، ۱۱۸/۳ ☆ السنن الکبریٰ للبیهقی،

١٤٥٣۔ **عن** سلمان الفارسی رضی الله عنه قال : قال رسول الله تعالیٰ علیه وسلم: مَنْ فَطَّرَ صَائِمًا فِی شَهْرِ رَمَضَانَ مِنْ کَسْبِ حَلَالٍ صَلَّتْ عَلَیْهِ الْمَلَائِکَةُ لَیَالِیَ رَمَضَانَ کُلَّهَا وَصَافَحَهُ جِبْرَئِیْلُ علیه الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ لَیْلَةَ الْقَدْرِ ، وَمَنْ صَافَحَهُ جِبْرَئِیْلُ عَلَیْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ یَرِقُّ قَلْبُهُ وَتَکْثُرُ دُمُوْعُهُ ، قَالَ : فقلت : یا رسول الله ! افرأیت من لم یکن عنده ؟ قال : فَقَبْضَةٌ مِّنْ طَعَامٍ ، قلت : افرأیت ان لم یکن عنده لقمة خبز ؟ قال : فَمُذْقَةٌ مِّنْ لَبَنٍ ، قال : افرأیت ان لم تکن عنده ؟ قال : فَشُرْبَةٌ مِّنْ مَّاءٍ ۔

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے ماہ رمضان میں حلال کمائی سے کسی روزہ دار کو افطار کرایا تو رمضان کی راتوں میں فرشتے اسکے لئے دعائے استغفار کرتے ہیں۔ اور حضرت جبریل علیہ الصلوۃ والسلام شب قدر میں اس سے مصافحہ فرماتے ہیں۔ اور جس سے آپ مصافحہ فرمالیں اسکا دل رقیق ہو جاتا ہے اور آنسو بہنے لگتے ہیں۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اسکے بارے میں فرمائیں جسکے پاس افطار کی چیزیں نہ ہوں؟ فرمایا: ایک مٹھی کھانا ہی دیدے۔ میں نے عرض کیا: اور یہ بھی نہ ہوں۔ فرمایا: دودھ کا شربت پلادے۔ میں نے عرض کیا: اور یہ بھی نہ ہو۔ فرمایا: تو پانی ہی سے سیراب کردے۔ ۱۲م

١٤٥٤۔ **عن** أنس رضی الله تعالیٰ عنه قال: أفطرنا مرة مع رسول الله تعالیٰ علیه وسلم فقربو الیه زیتا فأکل وأکلنا حتی فرغ ، قال: أَکَلَ طَعَامَکُمُ الْأَبْرَارُ ، وَصَلَّتْ عَلَیْکُمُ الْمَلَائِکَةُ ، وَأَفْطَرَ عِنْدَکُمُ الصَّائِمُوْنَ۔

١٤٥٣۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ٦/٣٢٠ ☆ الترغیب و الترهیب للمنذری، ٢/٩٥
کنز العمال للمتقی، ٢٣٦٥٨، ٨/٤٥٢ ☆ الکامل لابن عدی، ، ٢/٣٠٦
١٤٥٤۔ المسند لاحمد بن حنبل، ٣/١٣٨ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ٧/٢٨٧
مجمع الزوائد للهیثمی، ٨/١٣٨ ☆ تلخیص الحبیر لابن حجر ، ٣/١٩٩
التفسیر لابن کثیر ، ٦/٣٦ ☆ المصنف لعبد الرزاق ، ١٩٤٢٥
شرح السنة للبغوی، ١٢/٢٨٣ ☆ مشکل الآثار للطحاوی، ١/٤٩٨
اتحاف السادة للزبیدی، ٥/٢٤٠ ☆ کنز العمال للمتقی، ٢٥٩٨٧، ٩/٢٧٢
مشکوة المصابیح للتبریزی، ٤٢٤٩ ☆ المجرو حین لابن حبان ٢/١٤٤
المغنی للعراقی، ٢/١٣ ☆ تاریخ اصفهان لابی نعیم ، ٢/٢٨٠

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ روزہ افطار کیا تو حضور کی خدمت میں زیتون کا تیل سالن میں لایا گیا۔ حضور نے اور ہم نے کھانا کھایا، جب فارغ ہوئے تو فرمایا: تمہارا کھانا نیک لوگوں نے کھایا۔ اور فرشتوں نے تمہارے لئے دعائے استغفار کی، اور تمہارے پاس روزہ داروں نے افطار کیا۔ ۱۲م فتاوی رضویہ ۴/۶۵۵

(۷) افطار کی دعا میں

۱۴۵۵۔ **عن** معاذ بن زهرة رضی الله تعالىٰ عنه انه بلغه ان النبی صلی الله تعالىٰ عليه وسلم كان اذا أفطر قال: اَللّٰهُمَّ! لَكَ صُمۡتُ وَعَلىٰ رِزۡقِكَ اَفۡطَرۡتُ۔

حضرت معاذ بن زہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب افطار فرماتے تو یہ دعا پڑھتے۔ اَللّٰهُمَّ! لَكَ صُمۡتُ وَعَلىٰ رِزۡقِكَ اَفۡطَرۡتُ ۱۲م

۱۴۵۶۔ **عن** معاذ بن زهرة رضی الله تعالىٰ عنه قال: كان النبی صلی الله تعالىٰ عليه وسلم اذا أفطر قال: اَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ الَّذِی أَعَانَنِی فَصُمۡتُ ، وَرَزَقَنِی فَأَفۡطَرۡتُ۔
فتاوی رضویہ ۴/۶۵۱

حضرت معاذ بن زہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب افطار فرماتے تو یہ دعا پڑھتے۔ اَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ الَّذِی أَعَانَنِی فَصُمۡتُ ، وَرَزَقَنِی فَأَفۡطَرۡتُ۔ ۱۲م

۱۴۵۷۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالى عنهما قال : كان رسول الله صلی الله تعالىٰ عليه وسلم اذا أفطر ، قال : اَللّٰهُمَّ! لَكَ صُمۡنَا وَ عَلىٰ رِزۡقِكَ أَفۡطَرۡنَا فَتَقَبَّلۡ مِنَّا اِنَّكَ أَنۡتَ السَّمِيۡعُ الۡعَلِيۡمُ ۔

۱۴۵۵۔ السنن لابی داؤد ، الصیام ، باب تقول عند الافطار ، ۳۲۲/۱
الجامع الصغیر للسیوطی، ۴۱۰/۲ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۲۳۹/۲
کنز العمال للمتقی، ۱۸۰۵۶، ۸۱/۷ ☆

۱۴۵۶۔ عمل الیوم و اللیلة لابن السنی، ۴۷۳ ☆ المعجم الصغیر للطبرانی، ۵۲/۲
کنز العمال للمتقی، ۱۸۰۵۸، ۸۱/۷ ☆ تاریخ اصفهان لابی نعیم ، ۲۱۷/۴

۱۴۵۷۔ السنن للدار قطنی، ۱۴۰/۱ ☆ الامالی الشجری، ۲۸۹/۱
الدر المنثور للسیوطی، ۱۳۷/۱ ☆ عمل الیوم و اللیلة لابن السنی، ۴۷۴

حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب افطار فرماتے تو یہ دعا پڑھتے۔ اَللّٰھُمَّ! لَکَ صُمْنَا وَ عَلٰی رِزْقِکَ اَفْطَرْنَا فَتَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ۔ ۱۲م

۱۴۵۸۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: کان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا أفطر قال: ذَھَبَ الظَّمَأُ ، وَابْتَلَّتِ الْعُرُوْ قُ ، وَثَبَتَ الْاَجْرُ اِنْ شَآءَ اللّٰہِ تَعَالیٰ۔

فتاوی رضویہ ۴/۶۵۳

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب افطار فرماتے تو یہ دعا پڑھتے۔ ذَھَبَ الظَّمَأُ ، وَابْتَلَّتِ الْعُرُوْ قُ ، وَثَبَتَ الْاَجْرُ اِنْ شَآءَ اللّٰہِ تَعَالیٰ۔ ۱۲م

۱۴۵۹۔ **عن** أنس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا قرب الی أحدکم طعامہ وھو صائم فلیقل: بِسْمِ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ ، اَللّٰھُمَّ ! لَکَ صُمْتُ وَعَلٰی رِزْقِکَ أَفْطَرْتُ ، وَعَلَیْکَ تَوَکَّلْتُ ، سُبْحَانَکَ وَبِحَمْدِکَ تَقَبَّلْ مِنِّی ، اِنَّکَ أَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ۔

حاشیۃ مرقاۃ ۱۷

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب روزہ افطار کے وقت تم میں سے کسی کے پاس کھانا حاضر ہو تو یہ دعا پڑھو۔ بِسْمِ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ ، اَللّٰھُمَّ ! لَکَ صُمْتُ وَعَلٰی رِزْقِکَ أَفْطَرْتُ ، وَعَلَیْکَ تَوَکَّلْتُ ، سُبْحَانَکَ وَبِحَمْدِکَ تَقَبَّلْ مِنِّی ، اِنَّکَ أَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ۔ ۱۲م

۱۴۶۰۔ **عن** أنس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: کان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ و سلم اذا افطر قال: بِسْمِ اللّٰہِ ، اَللّٰھُمَّ ! لَکَ صُمْتُ وَعَلٰی رِزْقِکَ أَفْطَرْتُ ۔

فتاوی رضویہ ۴/۶۵۷

۱۴۵۸۔ السنن لابی داؤد ، الصیام ، باب القول عند الافطار ، ۱/۳۲۲
السنن للدار قطنی ، ۱/۲۴۰ ☆ المستدرک للحاکم ۱/۴۲۲
الجامع الصغیر للسیوطی ، ۱/۴۰۹ ☆
۱۴۵۹۔ الامالی للشجری ، ۱/۲۵۹ ☆ المطالب العالیۃ لابن حجر ، ۲۳۶۳
کنز العمال للمتقی ، ۲۳۸۷۳ ، ۸/۵۰۹ ☆
۱۴۶۰۔ الجامع الصغیر للسیوطی ، ۲/۴۱۰

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب افطار فرماتے تو یہ دعا پڑھتے۔ بِسْمِ اللّٰهِ ، اَللّٰهُمَّ ! لَكَ صُمْتُ وَعَلٰى رِزْقِكَ أَفْطَرْتُ۔

﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ احادیث (جن میں افطار سے قبل دعا کا ذکر ہے) بسبب شدت ضعف قابل احتجاج نہیں۔ اسکی سند میں داؤد بن الزبرقان متروک ہے۔ قال فی التقریر : متروک و کذبه الازدی، قلت : و کذا الجوز جانی ، کما فی المیزان۔

فتاوی رضویہ ۴/ ۶۵۷

۸

کتاب الحج

ابواب

حج کی فرضیت واہمیت ۲۴۹
مناسک کی فضیلت ۲۶۵
زیارت روضۂ انور ۲۶۸
فضائل مدینہ منورہ ۲۸۱
فضیلت حرم ۲۸۶

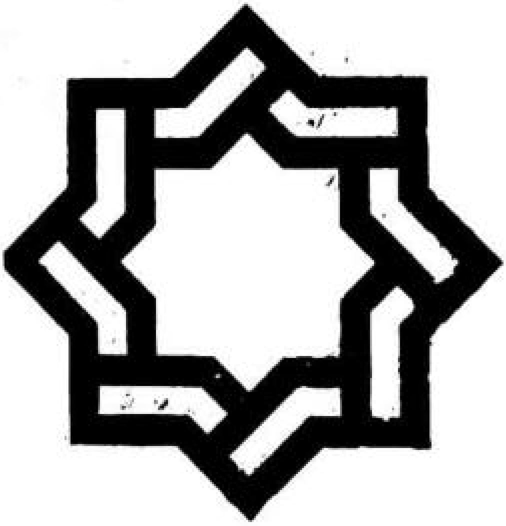

۱۔ حج کی فرضیت واہمیت

(۱) فرضیت حج کا ثبوت

١٤٦١ ۔ **عن** أمير المؤمنين علی المر تضی کرم الله تعالیٰ وجهه الكريم قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : مَنْ مَلَكَ زَادًا وَّرَاحِلَةً تُبَلِّغُهُ اِلیٰ بَيْتِ اللّٰهِ وَلَمْ يَحُجَّ فَلَاعَلَيْهِ اَنْ يَّمُوْتَ يَهُوْدِيًّا اَوْ نَصْرَانِيًّا ۔

امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کوئی مالک ہو زادراہ اور خرچ اور سواری کا کہ پہونچا دے اسکو مکہ معظمہ تک، باوجود اسکے حج نہ کیا۔ بس فرق نہیں اس پر یہ کہ وہ مرے یہودی یا نصرانی ہو کر۔

فتاوی افریقہ ۴۱

(۲) حج وزیارت اور عمرہ کے فضائل

١٤٦٢ ۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : مَنْ حَجَّ فَلَمْ يَرْفُثْ وَلَمْ يَفْسُقْ غُفِرَلَهٗ مَاتَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے حج کیا اور فحش گوئی اور فسق وفجور میں مبتلا نہ ہوا اسکے گذشتہ گناہ معاف ہو گئے۔ ۱۲م

جد الممتار ۲/۲۷۰

١٤٦٣ ۔ **عن** أبی موسى الأشعری رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اَلْحَاجُّ يَشْفَعُ فِی اَرْبَعِ مِاْةٍ مِنْ اَهْلِ بَيْتٍ ، اوقال : مِنْ اَهْلِ بَيْتِهٖ ، وَيَخْرُجُ مِنْ ذُنُوْبِهٖ كَيَوْمٍ وَلَدَتْهُ اُمُّهٗ ۔

١٤٦١ ۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء فی التعليظ فی ترك الحج، ١٠٠/١
اتحاف السادة للزبيدی، ٢٦٧/٤ ☆ الموضوعات لابن الجوزی، ٢٠٩/٢

١٤٦٢ ۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء فی ثواب الحج، ١٠٠/١
الكامل لابن عدی، ١٠١/٤ ☆ كنز العمال للمتقی، ١١٨٣٢، ١٢/٥

١٤٦٣ ۔ مجمع الزوائد للهيثمی، ٢١١/٣ ☆ الدر المنثور للسيوطی، ٢١٠/١
كنز العمال للمتقی، ١١٨٤١، ١٤/٥ ☆ الترغيب والترهيب للمنذری، ١٢٦/٢

حضرت ابوموسی اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: چارسو عزیزوں قریبوں کے حق میں حاجی کی شفاعت قبول ہوگی۔ حاجی گناہ سے ایسا نکل جاتا ہے جیسا جس دن ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا تھا۔

اراۃ الادب ۴۰

۱۴۶۴۔ **عن** عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: مَنْ حَجَّ حَجَّةَ الْاِسْلَامِ وَزَارَ قَبْرِی، وَغَزٰی غَزْوَةً وَصَلّٰی فِی بَیْتِ الْمُقَدَّسِ لَمْ یَسْئَلِ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ فِیْمَا افْتَرَضَ عَلَیْهِ۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو حجۃ الاسلام بجالائے اور میری قبر کی زیارت سے مشرف ہو۔ اور جو ایک جہاد کرے اور بیت المقدس میں نماز پڑھے اللہ تعالیٰ اس سے فرائض کا حساب نہ لے۔

۱۴۶۵۔ **عن** عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: تَابِعُوا بَیْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ، فَاِنَّهُمَا یَنْفِیَانِ الْفَقْرَ وَالذُّنُوْبَ كَمَا یَنْفِی الْكِیْرُ خُبْثَ الْحَدِیْدِ وَالذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ، وَلَیْسَ لِلْحَجَّةِ الْمَبْرُوْرَةِ ثَوَابٌ اِلَّا الْجَنَّةَ۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حج اور عمرہ دونوں ادا کرو کہ دونوں محتاجی اور گناہوں کو دور کرنے والے ہیں جیسے بھٹی لوہے، سونے اور چاندی کے میل کو صاف کر دیتی ہے۔ اور حج مقبول کا ثواب تو جنت ہی ہے۔ ۱۲م

۱۴۶۶۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قال رسو ل اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: اَلْحُجَّاجُ وَالْعُمَّارُ وَفْدُ اللّٰهِ " اِنْ سَاَلُوْهُ اَعْطُوْا، وَاِنْ دَعَوْا

۱۴۶۴۔ تنزیه الشریعة لابن عراق، ۲/۱۷۵ ☆ السلسلة الضعیفة، ۲۰۴
تذکرة الموضوعات للفتنی، ۷۳
۱۴۶۵۔ السنن لابن ماجه، باب فضل الحجر و العمرة، ۱/۲۰۷
الجامع للترمذی، باب ما جاء فی ثواب الحج، ۱/۱۰۰
السنن للنسائی، فضل المتابعة بین الحج و العمرة، ۲/۲
۱۴۶۶۔ شعب الایمان للبیهقی، ۳/۴۷۵ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۱۸۱۷، ۵/۹

أَجَابَهُمْ ، وَاِنْ اَنْفَقُوْا أَخْلَفَ لَهُمْ ۔ وَالَّذِی نَفْسُ أَبِی الْقَاسِمِ بِیَدِہٖ ، مَاکَبَّرَ مُکَبِّرٌ عَلیٰ نَشْزٍ ، وَلَا أَهَلَّ مُهِلٌّ عَلیٰ شَرَفٍ مِّنَ الْأَشْرَافِ اِلَّا أَهَلَّ مَابَیْنَ یَدَیْهِ وَ کَبَّرَ حَتّٰی یَنْقَطِعَ بِهٖ مُنْقَطِعُ التُّرَابِ ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حج اور عمرہ کرنے والے اللہ تعالیٰ کے حضور حاضری سے مشرف ہونے والے ہیں۔ اگر وہ اللہ تعالیٰ سے کچھ مانگتے ہیں تو انکو عطا کیا جاتا ہے، اور جو دعا کرتے ہیں قبول ہوتی ہے۔ اور کچھ خرچ کریں تو وہ انکے لئے توشۂ آخرت بنادیا جاتا ہے۔ قسم اس ذات اقدس کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے کہ جس شخص نے کسی بلند مقام پر کھڑے ہوکر اللہ اکبر، اور 'لا الہ الااللہ، پڑھا تو اس نے اللہ تعالیٰ کے حضور ہی پڑھا۔ ۱۲م

١٤٦٧ ـ **عن** أم المؤ منین عائشة الصدیقة رضی اللہ تعالیٰ عنها قالت : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : اِنَّ الْمَلَائِکَةَ لَتُصَافِحُ رِکَابَ الْحُجَّاجِ ، وَتَعْتَنِقُ الْمُشَاةَ ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک فرشتے سواری پر حج کیلئے جانے والوں سے مصافحہ کرتے ہیں اور پیدل چل کر جانے والوں سے معانقہ۔ ۱۲م

١٤٦٨ ـ **عن** أبی هریرة رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : أَجْرُ الْغَازِی ، وَالْحَاجُّ ، وَالْمُعْتَمِرُ اِلیٰ یَوْمِ الْقِیَامَةِ ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص حج یا عمرہ یا جہاد کے ارادہ سے نکلا اور پھر راستہ میں انتقال کرگیا، اسے مجاہد، حاجی اور عمرہ کرنے والے کی طرح قیامت تک ثواب ملتا رہیگا۔ ۱۲م

١٤٦٩ ـ **عن** أم المؤ منین عائشة الصدیقة رضی اللہ تعالیٰ عنها قالت : قال

١٤٦٧ ـ شعب الایمان، للبیهقی،	باب فی المناسك،	٤٧٤/٣
١٤٦٨ ـ شعب الایمان، للبیهقی،	باب فی المناسك،	٤٧٤/٣
١٤٦٩ ـ شعب الایمان، للبیهقی،	باب فی المناسك،	٤٧٤/٣

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : مَنْ مَاتَ فِی طَرِیْقِ مَکَّۃَ لَمْ یَعْرِضْہُ اللّٰہُ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ وَلَمْ یُحَاسِبْہُ ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا : جو حج کے ارادے سے آنے والا مکہ معظمہ کے راستہ میں انتقال کر جائے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس سے نہ مواخذہ فرمائے اور نہ حساب لے۔ ۱۲م

۱۴۷۰۔ **عن** أبی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : مَنْ حَجَّ ھٰذَا الْبَیْتَ فَلَمْ یَرْفُثْ وَلَمْ یَفْسُقْ رَجَعَ کَمَا وَلَدَتْہُ اُمُّہٗ ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو بیت اللہ شریف کے حج کیلئے نکلا پھر فحش گوئی وبدکاری میں مبتلا نہ ہوا تو گناہوں سے ایسا پاک ہوگیا جیسا ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا تھا۔ ۱۲م

۱۴۷۱۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : مَا یَرْفَعُ اِبِلُ الْحَاجِّ رِجْلًا وَلَا یَضَعُ یَدًا اِلَّا کَتَبَ اللّٰہُ لَہٗ بِھَا حَسَنَۃً اَوْ مَحَا عَنْہُ سَیِّئَۃً اَوْرَفَعَ بِھَا دَرَجَۃً ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حج کو جانے والے لوگوں کی سواریوں کے ہر قدم پر ایک نیکی لکھی جاتی ہے۔ ایک گناہ مٹایا جاتا ہے۔ اور ایک درجہ بلند کیا جاتا ہے۔ ۱۲م

۱۴۷۲۔ **عن** بریدۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اَلنَّفَقَۃُ فِی الْحَجِّ کَالنَّفَقَۃِ فِی سَبِیْلِ اللّٰہِ مِاۃَ ضِعْفٍ اَوْ سَبْعَ مِاۃِ ضِعْفٍ

حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حج کو جانے کیلئے مال کو خرچ کرنا اللہ تعالیٰ کی راہ میں مال خرچ کرنے کی طرح ہے کہ سوگنا ثواب ملتا ہے۔ یا سات سوگنا۔ ۱۲م

۱۴۷۰۔ السنن للنسائی، فضل الحج، ۲/۲

۱۴۷۱۔ شعب الایمان للبیہقی، فضل الحج و العمرۃ، ۴۷/۳

١٤٧٣ـ عن أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: سئل رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم ای العمل افضل؟ قال: أَلْإِيْمَانُ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ، قيل: ثم ماذا؟ قال: أَلْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، قيل: ثم ماذا؟ قال: حَجٌّ مَّبْرُوْرٌ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ کونسا عمل زیادہ فضیلت والا ہے؟ فرمایا: اللہ اور اسکے رسول پر ایمان لانا، عرض کیا گیا: پھر کونسا؟ فرمایا: اللہ تعالیٰ کے راستہ میں جہاد، عرض کیا گیا: پھر کونسا؟ فرمایا: حج مقبول۔ ۱۲م

١٤٧٤ـ عن أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم: أَلْعُمْرَةُ إِلَى الْعُمْرَةِ كَفَّارَةٌ لِمَا بَيْنَهُمَا، وَالْحَجُّ الْمَبْرُوْرُ لَيْسَ لَهٗ جَزَآءٌ إِلَّا الْجَنَّةَ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک عمرہ دوسرے عمرہ تک کفارہ ہے بیچ کے گناہوں کا، اور حج مبرور کی جزا جنت ہی ہے۔ ۱۲م

١٤٧٥ـ عن أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ

١٤٧٢ـ شعب الايمان للبيهقی، ٤٨١/٣ ☆ السنن الكبرى للبيهقی، ٣٣٢/٤
المسند لاحمد بن حنبل، ٣٥٥/٥ ☆ مجمع الزوائد للهيثمی، ٢٠٨/٣
الترغيب و الترهيب للمنذری، ١٨٠/٢ ☆ اتحاف السادة للزبيدی، ٤٣٤/٤
الدر المنثور للسيوطی، ٣٣٧/١ ☆

١٤٧٣ـ الجامع الصحيح للبخاری، باب فضل المبرور، ٢٠٦/١
الصحيح لمسلم، باب فضل الحج و العمرة ٤٣٦/١
السنن للنسائی، باب فضل الحج و العمرة، ٢/٢
المسند لاحمد بن حنبل، ٢٦٤/٢ ☆ الصحيح لابی عوانة، ٦٢/١
فتح الباری للعسقلانی، ٧٧/١ ☆ الترغيب و الترهيب للمنذری، ١٦٢/٢

١٤٧٤ـ السنن للنسائی، فضل العمرة، ٢/٢
السنن الكبرى للبيهقی، ٣٤٣/٣ ☆ مجمع الزوائد للهيثمی، ٢٧٨/٣

١٤٧٥ـ السنن للنسائی، فضل الحج، ٢/٢ ☆
المسند لاحمد بن حنبل، ٤٢١/٢ ☆ السنن الكبرى للبيهقی، ٣٥٠/٤
مجمع الزوائد للهيثمی، ٢٠٦/٣ ☆ الدر المنثور للسيوطی، ١٦٤/١
السنن لابن المنصور، ٢٣٤٤ ☆ كنز العمال للمتقی، ١١٧٩٧، ٦/٥

علیه وسلم : جِهَادُ الْكَبِيرِ وَالصَّغِيرِ وَالضَّعِيفِ وَالْمَرْأَةِ الْحَجُّ وَالْعُمْرَةُ ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بوڑھے اور بچے، کمزور اور عورت کا جہاد حج وعمرہ ہیں۔

١٤٧٦۔ **عن** جابربن عبد الله رضى الله تعالىٰ عنهما قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : اَلْحَجُّ الْمَبْرُورُ لَيْسَ لَهٗ جَزَآءٌ اِلَّا الْجَنَّةَ ، قيل : يا رسول الله! ما بر الحج ؟ قال : طِيْبُ الْكَلَامِ وَاِطْعَامُ الطَّعَامِ وَاِفْشَآءُ السَّلَامِ ۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حج مبرور کی جزا جنت ہی ہے۔ عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! حج مبرور کیا ہے؟ فرمایا: نیک بات کہنا، لوگوں کو کھانا کھلانا، اور سلام کو رواج دینا۔ ۱۲م

١٤٧٧۔ **عن** زيدبن خالد الجهنى رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : مَنْ جَهَّزَ حَاجًّا اَوْ جَهَّزَ غَازِيًا اَوْ خَلَفَهٗ فِي اَهْلِهٖ اَوْ فَطَّرَ صَائِمًا فَلَهٗ مِثْلُ اَجْرِهٖ مِنْ غَيْرِ اَنْ يُّنْقَصَ مِنْ اَجْرِهٖ شَيْءٌ ۔

حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے حاجی کو اور مجاہد کو زادراہ دیا، یا انکے پیچھے انکے گھر والوں کی مدد کی۔ یا روزہ دار کو افطار کرایا تو اسکو انکے برابر ثواب ملے اور انکے ثواب میں کوئی کمی نہ ہو۔ ۱۲م

١٤٧٨۔ **عن** أبى هريرة رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : اَللّٰهُمَّ ! اغْفِرْ لِلْحَاجِّ وَلِمَنِ اسْتَغْفَرَ لَهُ الْحَاجُّ ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

١٤٧٦۔ شعب الايمان، ٤٨٠/٣ ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ٢٤٦/٢
مجمع الزوائد للیثمی، ٢٠٧/٣ ☆ الترغيب و الترهيب للمنذرى، ١٦٣/٢
١٤٧٧۔ شعب الايمان للبيهقى، ٤٨٠/٣ ☆ كنز العمال للمتقى، ١٠٧١٢، ٣١٢/٤
المعجم الكبير للطبرانى، ٢٩٦/٥ ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ٢٣٤/٥
مجمع الزوائد للهيثمى، ٢٨٣/٥ ☆ السنن الكبرى للبيهقى، ٢٤٠/٤
١٤٧٨۔ السنن الكبرى للهيقى، ٢٦١/٥ ☆ المستدرك للحاكم، ٤٤١/١
كشف الخفاء للعجلونى، ٣١٣/١ ☆ كنز العمال للمتقى، ١٢٣٨٣، ١٣٩/٥
جمع الجوامع للسيوطى، ٩٦٨٠ ☆ المعجم الكبير للطبرانى، ١١٤/٢
نصب الراية للزيلعى، ٨٤/٣ ☆ اتحاف السادة للزبيدى، ٢٧٥/٤
الترغيب والترهيب للمنذرى، ١٦٧/٢ ☆ الدر المنثور للسيوطى، ٢١٠/١

نے ارشاد فرمایا: اے اللہ! حاجی کی مغفرت فرما، اور اس شخص کی جس کیلئے حاجی مغفرت کی دعا کرے۔ ۱۲م

النیرۃ الوضیہ ۳۱

(۳) حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اعلان حج فرمایا

۱۴۷۹۔ **عن** سعید بن المسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال علی بن ابی طالب کرم اللہ تعالیٰ وجھہ الکریم: لما فرغ إبراھیم علیہ الصلاۃ والسلام من بنائہ بعث اللہ تعالیٰ جبرئیل علیہ السلام فحج بہ حتی اذا رأی عرفۃ قال: قد عرفت، وکان اتاھا قبل ذلک مرۃ، فلذلک سمیت عرفۃ، حتی اذا کان یوم النحر عرض لہ الشیطان، فقال: أحصب! فحصبہ بسبع حصیات، ثم الیوم الثانی فالثالث، فلذلک کان رمی الجمار، قال: أعل علی ثبیر! فعلاہ فنادی: یاعباد اللہ! اجیبوا اللہ، یاعباد اللہ! اطیعوا اللہ، فسمع من تحت الابحر السبع۔

حضرت سعید بن میسب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم نے فرمایا: جب حضرت ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام کعبہ کی بنا سے فارغ ہوئے۔ تو اللہ تبارک تعالیٰ نے حضرت جبرئیل امین علیہ الصلوۃ والسلام کو بھیجا۔ انہوں نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو حج کرایا۔ آپ نے عرفات کو دیکھ کر فرمایا: میں اس میدان کو پہچان گیا۔ آپ اس سے قبل بھی ایک مرتبہ یہاں تشریف لائے تھے۔ اس وجہ سے اسکا نام عرفات پڑا۔ یوم النحر کو شیطان نے آپ سے تعرض کیا۔ تو حضرت جبرئیل امین علیہ السلام نے کہا۔ آپ اسکو سات کنکریاں ماریں۔ آپ نے ابلیس کو سنگسار کیا۔ پھر دوسرے اور تیسرے دن بھی ایسا ہی ہوا۔ اسی لئے حج میں رمی جمار شروع ہوئی۔ حضرت جبرئیل امین نے فرمایا: کوہ ثبیر پر چڑھو۔ حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ الصلوۃ والسلام نے ثبیر کی پہاڑی پر چڑھ کر اعلان حج فرمایا: اے بندگان خدا! اللہ تعالیٰ کی پکار کا جواب دو، اے بندگان خدا! اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرو۔ تو انکا یہ اعلان سات سمندروں کی تہ سے سنا گیا۔ ۱۲م

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ سند ہمارے اصول پر صحیح ہے۔ اور یہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ہی فرمان ہے۔ کیونکہ معاملہ قیاسی نہیں بلکہ سماعی ہے۔ اور حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم چونکہ اہل

۱۴۷۹۔ المصنف لعبد الرزاق، باب بنیان الکعبۃ، ۹۶/۵

کتاب کی روایت قبول نہیں کرتے تھے۔ اس لئے لامحالہ انہوں نے یہ بات رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنکر ہی فرمائی۔ تو اس روایت سے یہ ثابت ہوا کہ اعلان حج منی شریف کے پہاڑ سے ہوا۔ اس سے معلوم ہو کہ اعلان حج جو مشل اذان ہے خارج مسجد حرام ہوا۔ داخل مسجد نہیں۔ لیکن بعض وہابیہ کا قول اس طرح ہے۔ کہ قرآن کریم نے ارشاد فرمایا:

واذن فی الناس بالحج۔ اے ابراہیم! لوگوں میں حج کا اعلان کرو۔ سنن سعید بن منصور اور دوسرے محدثین نے حضرت مجاہد سے روایت کی۔ جب حضرت ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام کو حج کے اعلان کرنے کا حکم ہوا۔ تو آپ نے مقام ابراہیم پر کھڑے ہوکر بلند آواز سے فرمایا (جسے مشرق ومغرب کے سبھی لوگوں نے سنا) کہ اے لوگو! اپنے رب کا جواب دو۔

حضرت مجاہد نے فرمایا:

جب حضرت ابراہیم علیہ السلام مقام ابراہیم پر اعلان کیلئے کھڑے ہوئے تو انہیں لیکر بلند ہونے لگا۔ یہاں تک کہ زمین کے تمام پہاڑوں سے بلند ہوگیا۔ آپ نے اس بلندی سے لوگوں میں اعلان کیا۔ جو سات سمندروں کی تہ سے بھی سنا گیا۔

ابن جریر نے حضرت مجاہد سے روایت کی۔ اور انہوں نے حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مقام ابراہیم پر کھڑے ہوکر پکارا۔ اے لوگو! اللہ تعالیٰ نے تم پر حج فرض کیا۔ تو باپوں کی پشت سے اور ماؤں کے شکم سے لوگوں نے انکی آواز سنی۔

مستدلین کا دعوی یہ ہے۔ کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے اعلان کے وقت وہ پتھر مطاف کے اندر دیوار کعبہ کے قریب تھا۔ دلیل اسکی یہ ہے کہ ملا علی قاری نے شرح لباب میں فرمایا۔

بحر میں کہا گیا ہے کہ علماء نے اس بات کو ترجیح دی ہے کہ مقام ابراہیم عہد رسالت میں کعبہ شریف سے بالکل متصل تھا۔ ابن جماعہ نے اسی کو صحیح کہا ہے۔

اور ازرقی نے روایت کی۔ کہ مقام ابراہیم جہاں آج ہے، وہیں جاہلیت اور عہد رسالت، اور زمانہ ابوبکر وعمر رضوان اللہ تعالیٰ علیہما میں تھا۔ اور ظاہر یہ ہی ہے کہ بیت اللہ شریف کے متصل ہی تھا۔ پھر بعد میں کسی حکمت کی وجہ سے موجودہ مقام تک کھسکایا گیا۔ حکمت یہ تھی

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اسی پر کھڑے ہوکر کعبہ شریف کی تعمیر کی تھی۔ تو وہ اسی حال پر دیوار کعبہ کے پاس وہیں پڑا رہا۔ ایسا ہی تاریخ قطبی اور بقیہ کتب میں تحریر ہے۔

کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام دیواریں چنتے تھے اور حضرت اسماعیل علیہ السلام پتھر اٹھا اٹھا کر لاتے تھے۔ جب دیواریں بلند ہوگئیں تو مقام ابراہیم اسی کے قریب لایا گیا اور آپ اس پر کھڑے ہوکر دیواریں چنتے تھے۔

اس سے ثابت ہوا کہ اعلان حج کے وقت وہ پتھر وہیں پڑا رہا۔ بعد میں کسی مصلحت سے کچھ دور کھسکا دیا گیا۔

اور اگر یہ بھی مان لیا جائے کہ عہد کریم سے ہی وہ موجودہ مقام پر ہے تب بھی ہمارا دعوی (اذان ثانی اندر ہونا) ثابت ہے۔ کہ موجودہ جگہ بھی مطاف میں ہی ہے۔ اس لئے کہ مطاف وہ جگہ ہے جہاں سنگ مرمر بچھا ہوا ہے۔ اور مقام ابراہیم اسی میں ہے۔ تو ثابت ہوا کہ اذان داخل مسجد مطلقا جائز ہے۔ اس میں نہ کوئی کراہت اور نہ کوئی بدعت۔ یہ تو حضرت ابراہیم علیہ السلام کی سنت ہے۔

جواب۔ اسکا یہ ہے کہ یہ استدلال ہذیان سے بھی آگے ہے۔ اور پاگلوں۔ بیوقوفوں اور بچوں کیلئے بھی قابل رشک ہے۔

اولاً۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد مبارک اور زمانۂ جاہلیت میں مقام ابراہیم کے دیوار کعبہ کے متصل ہونے سے یہ لازم نہیں کہ عہد خلیل علیہ السلام میں بھی وہیں رہا ہو۔ اور موجودہ حالت پر قیاس کر کے ایک ادھر ادھر منتقل ہونے والی چیز پر ماضی کا حکم لگانا جائز نہیں۔ اور ایسے قیاس سے کوئی یقینی بات ثابت نہیں ہوتی۔ اسی لئے تو اسکی تعبیر ظاہر اور اظہر سے کی ہے۔ اور ظاہر دلیل پکڑنے والے کیلئے مفید نہیں۔ اس سے معترض کو فائدہ پہونچتا ہے۔ اور آپ مستدل ہیں۔

ثانیاً۔ قطبی کی روایت سے یہ پتہ چلتا ہے کہ مقام ابراہیم کا ٹھکانا کہیں اور تھا۔ تعمیر کی ضرورت سے دیوار کعبہ کے پاس لایا گیا۔ اور عادت یہ ہے کہ جو چیز ضرورۃً کہیں رکھی جاتی ہے وہ ضرورت پوری ہونے کے بعد وہاں سے علیحدہ کردی جاتی ہے۔ خود حرم شریف میں یہ دستور دیکھا گیا کہ دخول عام کے دن سیڑھیاں اور منبر لاکر لگادیئے جاتے ہیں۔ پھر علیحدہ کر لئے

جاتے ہیں۔ اور انکے اصل مقام پر انہیں لوٹا دیا جاتا ہے۔

ثالثاً۔ تاریخ قطعی میں اسکا کوئی ذکر نہیں کہ وہ پتھر عہد ابراہیم علیہ السلام سے اس مقام پر قائم ہے۔ پھر اس روایت کو سند میں ذکر کرنا جہالت ہے۔

رابعاً۔ اور اگر یہ مان بھی لیا جائے کہ حضرت خلیل علیہ السلام کے زمانہ میں وہ پتھر دیوار کے قریب تھا تب بھی یہ گمان کرنا کہ اعلان بھی اسی مقام سے کیا گیا۔ زعم باطل ہے۔ جسکی کوئی دلیل نہیں۔ زیادہ سے زیادہ یہ ہی کہا جاسکتا ہے کہ اس پتھر کے وہاں سے منتقل ہونے کی کوئی روایت نہیں۔ اور اگر یہ کہا جائے کہ ظاہر یہ ہی ہے کہ منتقل ہوا۔ تو ہم بتا چکے ہیں یہ استصحاب ہے۔ جس سے مستدل کو فائدہ نہیں پہونچتا۔

خامساً۔ اس امر کی روایت ہے کہ مقام ابراہیم اعلان حج کے وقت موجودہ مقام پر موجود نہیں تھا۔ جس سے تمام اوہام کا خاتمہ ہو جاتا ہے۔

ازرقی نے ہی حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ۔

میں نے حضرت عبد اللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مقام ابراہیم میں پڑے ہوئے نشان کے بارے میں سوال کیا۔ تو انھوں نے فرمایا: جب حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اعلان حج کا حکم دیا گیا تو آپ نے اسی پتھر پر کھڑے ہو کر اعلان فرمایا: اعلان سے فارغ ہوئے تو حکم دیا کہ اس پتھر کو لیجا کر کعبہ کے دروازہ کے سامنے رکھا جائے۔ اور آپ اس پتھر کی طرف رخ کر کے نماز پڑھتے تھے۔

سادساً۔ اس شبہ کو جڑ بنیاد سے اس طرح ختم کیا جاسکتا ہے کہ حضرت خلیل علیہ السلام کے اعلان حج کے وقت مقام ابراہیم پر کھڑے ہونے کی روایت اسرائیلی ہے۔ اور حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بنی اسرائیل کی روایت قبول فرماتے تھے۔ جیسا کہ اس روایت میں انہوں نے کہا۔

ابن ابی حاتم ربیع بن انس سے روایت کرتے ہیں۔ کہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اہل کتاب سے روایت کیا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنے رب سے دعا کی۔

یہ حضرت موسیٰ وخضر علیہما السلام کے قصہ میں ہے۔ مندرجہ ذیل روایت کو بھی ابن ابی شیبہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہی ثابت رکھا ہے۔ کہ میں نے حضرت کعب

احبار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سدرۃ المنتہی کے بارے میں پوچھا۔ تو انہوں نے کہا: انتہائی حد پر ایک بیری کا درخت ہے جہاں تک فرشتوں کا علم پہونچتا ہے۔ اور میں نے ان سے جنۃ الماوی کے بارے میں پوچھا۔ تو انہوں نے فرمایا: ایسا باغ جس میں شہداء کی روحیں سبز پرندوں کے جسم میں رہکر سیر کرتی ہیں۔

ابن جریر نے ثمر سے روایت کی۔ کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت کعب کے پاس آئے اور سدرۃ المنتہی کے بارے میں پوچھا۔

القصہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ اسرائیلی روایت قبول کرتے تھے۔ اور یہ روایت بھی اسرائیلی ہے۔ کہ مقام ابراہیم سے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اعلان حج فرمایا۔ لہٰذا معتمد وہی حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کی روایت ہے کہ اعلان حج جبل ثبیر سے فرمایا

پھر یہ کہ دونوں روایتوں میں کوئی ایسا تعارض بھی نہیں۔ کیونکہ جبل ثبیر بھی حدود حرم کے اندر ہی ہے۔ چنانچہ عبد بن حمید اور ابن ابی حاتم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی۔ کہ سارا حرم مقام ابراہیم ہے۔ بلکہ حضرت ابن عباس سے تو یہ بھی مروی ہے۔ کہ مقام ابراہیم پورا حج ہے۔

سابعاً۔ اعلان حج کے مقام میں حضرت ابن عباس سے روایتیں مضطرب ہیں۔ بعض میں تو یہی مقام ابراہیم ہے۔ اور بعض میں یہ ہے کہ جبل ابوقبیس پر اعلان حج ہوا۔

چنانچہ عبد بن حمید نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی۔ کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام جبل ابوقبیس پر چڑھے اور کہا: الله اکبر ، الله اکبر ، اشهد ان لا اله الا الله ، اشهد ان ابراهيم رسول الله ،

اے لوگو! مجھے اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے کہ میں لوگوں میں حج کا اعلان کروں۔ تو تم لوگ اللہ تعالیٰ کی پکار کا جواب دو۔

اور بعض روایتوں میں جبل ابوقبیس کے بجائے کوہ صفا کا ذکر ہے۔ ابن حمید کی یہ روایت امام مجاہد سے اس طرح مروی ہے۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کو حکم دیا گیا۔ کہ مقام صفا پر لوگوں کو حج کا اعلان کریں۔ آپ نے ایسی آواز سے پکارا کہ مشرق ومغرب کے لوگوں نے سنا۔ اعلان کے الفاظ یہ تھے۔

اے لوگو! اپنے رب كى پكار كا جواب دو۔

ابو حاتم اور ابن منذر نے عطا سے روايت كى۔

حضرت ابراہيم عليہ السلام كوہ صفا پر چڑھے اور پكارا۔ اے لوگو! اپنے رب كا جواب دو۔

يہ معلوم ہے كہ حضرت مجاہد كى روايت ابن عباس رضى اللہ تعالىٰ عنہم سے ہى ہے۔ تو اس روايت ميں تين اضطراب ہوئے۔ ورنہ دو ہونے ميں تو شبہ ہى نہيں۔

پس اس اعتبار سے بھى امير المؤمنين حضرت على كرم اللہ تعالىٰ وجہہ الكريم كى روايت راجح اور اولىٰ بالاخذ ہے۔ اسى لئے قطبى نے اپنى تاريخ ميں امير المؤمنين كى روايت پر ہى اعتماد كيا اور دوسرى روايتوں كى طرف توجہ نہيں كى۔

ثامناً۔ سارى بحث ومباحثہ كے بعد اعلان حج اگر مسجد حرام ميں ہونا ثابت بھى ہو تو يہ گذشتہ شريعت كا ايك فعل ہوگا۔ اور گذشتہ شرائع كے احكام ہمارے لئے دليل نہيں۔ جب تک قرآن وحديث ميں اسكا بيان بلا انكار نہ ہو۔ چنانچہ اصول امام بزدوى، منار، اور فن اصول كے بقيہ تمام متون وشروح ميں اسكى تنصيص ہے۔ امام نسفى رحمہ اللہ تعالىٰ عليہ نے كشف الاسرار ميں فرمايا:

ہم نے اس ميں يہ شرط لگائى كہ اللہ ورسول بے انكار اسكا بيان فرمائيں۔ اہل كتاب كے قول كا كوئى اعتبار نہيں۔ اور جو انكى كتاب سے ثابت ہو اسكا بھى۔ كہ ان لوگوں نے آسمانى كتابوں ميں تحريف كردى۔

اسى طرح اہل كتاب اسلام لانے والوں كى بات كا بھى بھروسہ نہيں۔ كہ ان لوگوں نے انہيں محرف كتابوں ميں ديكھا ہوگا۔ يا انہيں كى جماعت سے سنا ہوگا۔

بحر العلوم حضرت علامہ عبد العلى رحمۃ اللہ تعالىٰ عنہ نے فواتح رحموت ميں فرمايا۔

خيال ہو سكتا ہے كہ حضرت عبد اللہ بن سلام رضى اللہ تعالىٰ عنہ كى بات پر اعتماد ہونا چاہيئے۔ كہ وہ تو بلا شبہ سچے تھے۔ اور انكى بات ميں جھوٹ كا احتمال نہيں۔ ليكن اسكا جواب يہ ہے كہ انہوں نے تو اسى محرف كو كلام الٰہى سمجھ كر سيكھا ہوگا۔ كيونكہ تحريف تو انكے پيدا ہونے سے پہلے ہى ہو چكى تھى۔

اور اعلان حج کی یہ روایت ایسی ہی ہے۔ کہ نہ تو قرآن عظیم میں اسکا بیان ہے، اور نہ کسی حدیث میں ہی اسکا تذکرہ ہے۔ تو سرے سے اس حدیث سے استدلال ہی غلط ہے۔

یہ بھی اس صورت میں کہ مخالفین کا دعوی جوں کا توں تسلیم کرلیا جائے۔ ورنہ تفصیل گذر چکی کہ مسجد حرام کے اندر اعلان حج کا تذکرہ نہ کسی مسلمان سے مروی، اور نہ کتابی سے، اور نہ کافر سے، اندرون مسجد کی بات تو صرف ان وہابی صاحب کی ہے۔ تو وہ اپنے اس دعوی میں اپنی خواہش نفس سے ہی استدلال کرتے ہیں۔

تاسعاً۔ قابل تعجب بات تو یہ ہے کہ کہا گیا۔ ''مقام ابراہیم اب بھی مطاف کے اندر ہے یہ تو مشاہدہ کے خلاف ہے جسکی شہادت ہر حاجی دے سکتا ہے۔ (امام احمد رضا قدس سرہ اپنے زمانہ کی بات کر رہے ہیں ورنہ اس زمانہ میں مقام ابراہیم مطاف کشادہ کرنے کی وجہ سے مطاف کے اندر آگیا ہے۔)

عاشراً۔ اس سے زیادہ حیرتناک یہ انکشاف ہے کہ جہاں تک سنگ مرمر بچھا ہے سب مطاف ہے۔ جہاں تک عہد رسالت میں مسجد تھی۔

تو زمزم شریف کا اردگرد بھی عہد رسالت کی مسجد میں شامل ہوگیا کہ وہاں بھی سنگ مرمر بچھا ہے۔ اور اگر کسی بادشاہ نے پوری مسجد حرام میں سنگ مرمر بچھادیا تو وہ بھی عہد رسالت کی مسجد حرام ہوگئی۔ حالانکہ مطاف تو سنگ مرمر کا گول دائرہ ہے جو کعبہ مکرمہ کے گرداگرد ہے۔ اور جس کے کنارہ پر باب السلام ہے۔ اور بلاشبہ مقام ابراہیم کا قبہ اس سے باہر ہے۔ اہل مکہ ایسے کم عقل تو نہ تھے کہ نفس مطاف میں قبہ بناتے اور لوگوں پر مطاف کو تنگ کرتے۔

شمائم العنبر، شمامہ رابعہ صفحہ ۱۸

عربی سے ترجمہ از:۔ بحر العلوم حضرت مفتی عبد المنان صاحب قبلہ مدظلہ،

(۴) حج بیت اللہ کی برکت

۱۴۸۰۔ **عن** صفوان بن سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ مرسلاً قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: حُجُّوْا تَسْتَغْنَوْا۔ فتاوی رضویہ ۶۶۰/۲

۱۴۸۰۔ المصنف لعبد الرزاق، ۸۸۱۹، باب فضل الحج، ۱۱/۵

تلخیص الحبیر لابن حجر، ۱۱۶/۳ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۱۸۲۲

الجامع الصغیر للسیوطی، ۲۲۴/۱ ☆

حضرت صفوان بن سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حج کرو غنی ہو جاؤ گے۔

(۵) حج نفل

۱۴۸۱ ۔ **عن** أبی واقد اللیثی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال لأزواجہ فی حجۃ الوداع: ھٰذِہٖ ثُمَّ ظُھُوْرُ الْحُصُرِ۔

حضرت ابو واقد لیثی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقع پر ازواج مطہرات رضی اللہ تعالیٰ عنہن سے ارشاد فرمایا: جو حج ضروری تھا وہ تو ہولیا۔ آگے چٹائیوں کی نشست۔

فتاوی افریقہ ۱۱۰

(۶) حج بدل

۱۴۸۲ ۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: ان امرأۃ من الجھینۃ جاء ت الی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قالت: ان امی نذرت ان تحج فماتت قبل ان تحج، افا حج عنہا؟ قال: نَعَمْ، حُجِّی عَنْھَا! أَرَأَیْتِ اِنْ کَانَ عَلٰی اُمِّکِ دَیْنٌ، اَکُنْتِ قَاضِیَۃً؟ قالت: نعم، قال: اِقْضِی اللّٰہَ الَّذِی ھُوَ لَہٗ، فَاِنَّ اللّٰہَ أَحَقُّ بِالْوَفَاءِ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ قبیلہ جہینہ سے ایک بی بی رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے خدمت اقدس حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر ہو کر عرض کی: یا رسول اللہ! میری ماں نے حج کرنے کی منت مانی تھی۔ وہ ادا نہ کرسکیں اور ان کا انتقال ہوگیا۔ کیا میں انکی طرف سے حج کرلوں؟ فرمایا: ہاں، انکی طرف سے حج کر! بھلا دیکھ تو! تیری ماں پر کوئی دین ہوتا تو تو ادا کرتی یا نہیں؟ بولی: کیوں نہیں، فرمایا: یونہی خدا کا دین ادا کرو کہ وہ زیادہ ادا کا حق رکھتا ہے۔

۱۴۸۱ ۔ السنن لابی داؤد، کتاب المناسک، ۲۴۱/۱

۱۴۸۲ ۔ الجامع للترمذی، ابواب الحج، ۱۱۲/۱

السنن الکبری للبیہقی، ۲۷۴/۶ ☆ شرح السنۃ للبغوی، ۲۱۱/۶

فتح الباری للعسقلانی، ۲۹۶/۱۳ ☆ مشکوۃ المصابیح للتبریزی، ۱۹۵۵

۱٤۸۳ـ **عن** زيدبن ارقم رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : إِذَا حَجَّ الرَّجُلُ عَنْ وَالِدَيْهِ تُقْبَلُ مِنْهُ وَمِنْهُمَا ، وَاسْتَبْشَرَتْ أَرْوَاحُهُمَا فِي السَّمَاءِ ، وَكُتِبَ عِنْدَ اللّٰهِ بَرًّا ۔

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا : جب آدمی اپنے والدین کی طرف سے حج کرے ، وہ اس حج کرنے والے اور ماں باپ تینوں کی طرف سے قبول کیا جائے ۔ انکی روحیں خوش ہوں ۔ اور یہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک کرنے والا نیکوکار لکھا جائے ۔

۱٤۸٤ـ **عن** أبى هريرة رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : مَنْ حَجَّ عَنْ مَيِّتٍ فَلِلَّذِي حَجَّ عَنْهُ مِثْلُ أَجْرِهٖ ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا : جس نے کسی میت کی طرف سے حج بدل کیا تو حج کرنے والے کو بھی اتنا ہی ثواب ملے گا ۔ ۱۲م

۱٤۸٥ـ **عن** جابر بن عبد الله رضى الله تعالىٰ عنهما قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : مَنْ حَجَّ عَنْ أَبِيهِ أَوْ عَنْ أُمِّهٖ فَقَدْ قَضٰى عَنْهُ حَجَّتَهٗ وَكَانَ لَهٗ فَضْلُ عَشْرِ حِجَجٍ ۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا : جس نے اپنے والد یا والدہ کی طرف سے حج کیا تو انکا حج ہوگیا اور اسکو دس حج کا ثواب ملا ۔ ۱۲م

۱٤۸٦ـ **عن** زيد بن ارقم رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى

۱٤۸۳ـ كنز العمال للمتقى، ٤٥٤٥٧، ١٦/٤٦٤ ☆ السنن للدار قطنى، ٢/٢٧٢
الجامع الصغير للسيوطى، ١/٤٠ ☆
۱٤۸٤ـ مجمع الزوائد للهيثمى، ٣/٨٢ ☆ كنز العمال للمتقى، ١٢٣٤١، ٥/١٢٥
تاريخ بغداد للخطيب، ١١/٣٥٣ ☆
۱٤۸٥ـ السنن للدار قطنى، كتاب الحج، ٢/٢٧٢
كنز العمال للمتقى، ٤٥٤٨٤، ١٦/٤٦٨ ☆ الجامع الصغير للسيوطى، ٢/٥٢٣
۱٤۸٦ـ المعجم الكبير للطبرانى، ٥/٢٢٦ ☆ مجمع الزوائد للهيثمى، ٣/٢٨٢
كنز العمال للمتقى، ١٢٣٤٠، ٥/١٢٥ ☆

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: مَنْ حَجَّ عَنْ أَبَوَيْهِ وَلَمْ يَحُجَّا أُجْزِئَ عَنْهُمَا وَبُشِّرَتْ أَرْوَاحُهُمَا فِي السَّمَآءِ وَكُتِبَ عِنْدَ اللّٰهِ بَرًّا۔

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کے ماں باپ بے حج کئے مر گئے ہوں۔ یہ انکی طرف سے حج کرے گا تو وہ ان دونوں کا حج ہو جائے گا اور انکی روحوں کو آسمان میں خوش خبری دی جائے گی۔ یہ شخص ماں باپ کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے نزدیک نیک سلوک کرنے والا لکھا جائے گا۔

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ان احادیث نے گویا اس بات کی صراحت کردی کہ ہر ایک کو کامل ثواب ملیگا۔ ظاہر ہے کہ حج ایک عبادت واحد ہے۔ جس کا بعض کافی نہیں۔ نہ وہ کل سے مغنی ہو بلکہ قابل اعتبار ہی نہیں۔ جیسے فجر کی دو رکعتوں سے ایک رکعت۔ یا صبح سے دوپہر تک کا روزہ۔ تو یہ حج کہ دونوں کی طرف سے کافی ہو ضرور ہے کہ ہر ایک کی طرف سے پورا حج واقع ہو۔ مگر فقہ میں مبین و مبرہن ہو لیا کہ یہ اجزاء بمعنی اسقاط فرض نہیں۔ تو لاجرم یہ ہی معنی مقصود کہ دونوں کو کامل حج کا ثواب ملیگا۔ فتاوی رضویہ ۴/۲۰۰

* * *

۲۔ مناسک کی فضیلت

(۱) طواف کی فضیلت

١٤٨٧۔ عن عبدالله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : مَنْ طَافَ بِالْبَيْتِ خَمْسِيْنَ مَرَّةً خَرَجَ مِنْ ذُنُوْبِهٖ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ اُمُّهٗ۔ جدالممتار ۲/۲۶۹

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے بیت اللہ شریف کا پچاس مرتبہ طواف کیا وہ اپنے گناہوں سے ایسا پاک ہوگیا جیسا وہ اپنی پیدائش کے دن تھا۔ ۱۲م

(۲) تلبیہ کے الفاظ

١٤٨٨۔ عن عبدالله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : لَبَّيْكَ ، اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ، لَبَّيْكَ ، لَاشَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ ، اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ ، وَالْمُلْكَ لَاشَرِيْكَ لَكَ ، وزادابن عمر ۔ لبيك وسعديك والخير بيديك والرغباء اليك والعمل ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دعائے تلبیہ میں یہ الفاظ کہے۔ اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ، لَبَّيْكَ ، لَاشَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ ، اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ ، وَالْمُلْكَ لَاشَرِيْكَ لَكَ، حضرت عبداللہ بن عمر اس میں ان الفاظ کا

١٤٨٧۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء فی فضل الطواف ، ١٠٦/١
الترغيب والترهيب للمنذری، ١٩٣/٢ ☆ كنز العمال للمتقی، ١١٩٩٩، ٤٩/٥
العلل المتناهية لابن الجوزی، ٨٣/٢
١٤٨٨۔ الصحيح لمسلم ، باب التبيلة و صفتها ووقتها ، ٣٧٥/١
الجامع لابی داؤد ، باب كيف التلبية ٢٥٢/١
الجامع للترمذی، باب ما جاء فی التلبية ، ١٠٢/١
السنن للنسائی، كيف التبلة ١٣/٢
السنن لابن ماجه ، باب التلبية ، ٢٠٩/٢
المسند لاحمد بن حنبل ، ٣٠٢/١

اضافہ فرماتے۔ لبیك وسعدیك والخیر بیدیك والرغباء الیك والعمل۔ ۱۲م

(۳) عرفات ومزدلفہ پیدل جانے کی فضیلت

٤٨٩ ـ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال: سمعت رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یقول: مَنْ حَجَّ مِنْ مَكَّةَ مَاشِيًا حَتّٰى يَرْجِعَ إِلٰى مَكَّةَ، كَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ بِكُلِّ خُطْوَةٍ سَبْعَ مِاۃِ حَسَنَةٍ، كُلُّ حَسَنَةٍ مِثْلُ حَسَنَاتِ الْحَرَمِ، قیل: وماحسنات الحرم؟ قال: بِكُلِّ حَسَنَةٍ مِاۃُ أَلْفِ حَسَنَةٍ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے مکہ سے پیدل چل کر حج کیا تو مکہ مکرمہ واپس آنے تک ہر قدم پر سات سونیکیاں لکھی جاتی ہیں۔ اور ہر نیکی حرم کی نیکیوں کے برابر ہوتی ہے۔ عرض کیا گیا: حرم کی نیکیوں کی مقدار کیا ہے؟ فرمایا: ہر نیکی کے عوض ایک لاکھ نیکیاں ملتی ہیں۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

تو ہر قدم پر سات کرور نیکیاں لکھی جائینگی۔ کہ سات سو لاکھ میں ضرب دینے سے سات کرور ہوتے ہیں۔ پھر یہ کہ عرفات مکہ معظمہ سے نو کوس گنی جاتی ہے۔ آتے جاتے اٹھارہ کوس ہوئے۔ اور فقیر نے تجربہ کیا کہ عرفی کوس ایک میل اور ۳/۵ میل ہوتا ہے۔ تو تخمینا ۲۸ میل سمجھو۔ ہر میل کے چار ہزار قدم۔ ۲۸ کو چار ہزار میں ضرب دینے سے ایک لاکھ بارہ ہزار قدم ہوئے۔ انہیں سات کرور میں ضرب دیجئے تو اُٹھتر کھرب چالیس ارب نیکیاں ہوتی ہیں۔ اور اگر عرفات مکہ معظمہ سے نو میل ہی رکھئے تو بہتر ہزار قدم ہوئے جن کی پچاس کھرب چالیس ارب نیکیاں۔ یہ کیا تھوڑی ہیں۔ اور اللہ کا فضل بہت بڑا ہے۔ النیرۃ الوضیہ ۳۷

(۴) عرفات ومزدلفہ میں نمازوں کا جمع کرنا

۱٤۹۰ـ **عن** عبدالله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال: کان رسول الله صلی

١٤٨٩ـ السنن الکبری للبیهقی، ٣٣١/٤ ☆ المستدرك للحاکم ٧٦٠/١
المعجم الکبیر للطبرانی، ١٠٥/١٢ ☆ الصحیح لابن خزیمة، ٢٧٩١
الترغیب والترهیب للمنذری، ١٦٦/٢ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ١٨٨/٤
الدر المنثور للسیوطی، ٣٥٥/٤ ☆ کنز العمال للمتقی، ١١٨٩٤، ٢٥/٥
١٤٩٠ـ السنن للنسائی، باب الجمع بین الظهر و بعرفة، ٣٦/٢

الله تعالىٰ عليه وسلم يصلى الصلوة لوقتها الا بجمع وعرفات ۔

حاشیہ غنیۃ المستملی ۱۵۶

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نمازیں انکے وقتوں پر ادا فرماتے مگر مزدلفہ اور عرفات میں جمع فرماتے ۔ ۱۲م

۱۴۹۱۔ **عن** عبداللہ بن عمر رضي الله تعالىٰ عنهما قال: ان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم صلى المغرب والعشاء بالمزدلفه جميعاً، لم يناد في واحدة منها الا باقامة ولم يسبح بينهما ولا على اثر واحدة منهما ۔

حاشیہ فتح المغیث ۷

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مزدلفہ میں مغرب وعشاء کی نمازیں ایک ساتھ پڑھیں، ان میں سے ایک نماز کیلئے اذان نہیں پڑھی مگر اقامت دونوں کیلئے پڑھی گئی ۔ دونوں نمازوں کے درمیان کوئی نماز نہیں پڑھی اور نہ انکے بعد ۔ ۱۲م

۱۴۹۱۔ شرح معانی الآثار للطحاوی، باب الجمع بين الصلوتين بجمع، ۱/۴۱۰

٣۔ زیارت روضۂ انور

(١) زیارت روضۂ انور و بوسۂ تبرکات

١٤٩٢ ـ **عن** نافع رضی الله تعالیٰ عنه قال: کان عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما یسلم علی القبر، رأیته مائة مرة او اکثر، یجئ الی القبر فیقول: السلام علی النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم، والسلام علی ابی بکر، ثم ینصرف، ورئی واضعا یده علی مقعد النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم من المنبر، ثم وضعهما علی وجهه

ابرلمقال ٣

حضرت نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما روضۂ انور کے پاس حاضر ہوکر سلام عرض کرتے: میں نے انکا یہ طریقہ سیکڑوں بار دیکھا۔ روضۂ انور کے پاس حاضر ہوکر یوں سلام پیش کرتے۔ السلام علی النبی، صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، اور السلام علی ابی بکر، رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ پھر واپس جاتے۔ یہ بھی دیکھا گیا کہ آپ اپنے ہاتھوں کو حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے منبر اقدس پر حضور کے تشریف فرما ہونے کے مقام پر رکھتے اور اپنے چہرے پر پھیر لیتے۔ ١٢م

(٢) روضۂ انور کی زیارت شفاعت کا اہم ذریعہ ہے

١٤٩٣ ـ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: مَنْ جَآءَ نِی زَائِرًا لَا یَعْمَلُهُ حَاجَةً اِلَّا زِیَارَتِی کَانَ حَقًّا عَلَیَّ اَنْ اَکُوْنَ لَهُ شَفِیْعًا یَوْمَ الْقِیَامَةِ۔

الطرة الرضیه ٢٦

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو خالص میری زیارت کیلئے حاضر ہوا اسکا مجھ پر حق ہے کہ میں قیامت کے دن اسکی شفاعت کروں۔ ١٢م

١٤٩٢ـ الشفا للقاضی عیاض، فصل فی حکم زیارة قبره ﷺ، ٧٠/٢

١٤٩٣ـ المعجم الکبیر للطبرانی، ٢٩١/١٢ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ٢/٤

اتحاف السادة للزبیدی، ٤١٦/٤ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ٢٣٧/١

تاریخ اصفهان لابی نعیم، ٢١٩/٢ ☆ کنز العمال للمتقی، ٣٤٩٢٨، ٢٥٦/٢

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

امام ابن ہمام فرماتے ہیں۔ میرے نزدیک افضل یہ ہے کہ سفر خاص بقصد زیارت کرے۔ یہاں تک کہ اسکے ساتھ مسجد شریف کا بھی ارادہ نہ ہو کہ اس میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم زیادہ ہے۔ جب حاضر ہوگا حاضری مسجد خود ہو جائیگی۔ یا اسکی نیت دوسرے سفر پر رکھے۔

نیز امام ابن السکن نے اشارہ فرمایا: کہ اس حدیث کی صحت پر ائمہ حدیث کا اجماع ہے

مواہب لدنیہ میں ہے۔

امام اجل، خاتمۃ الحفاظ والمحدثین، امام زین الدین عراقی، استاذ جلیل، جبل الحفظ، استاذ المحدثین، امام ابن حجر عسقلانی رحمہما اللہ تعالیٰ زیارت مزار پر انوار حضرت سیدنا ابراہیم خلیل اللہ علیہ الصلوۃ والسلام کو جاتے تھے۔ بعض حنبلی حضرات کے ہمراہ رکاب تھے۔ ایک حنبلی نے باتباع ابن تیمیہ کہ مدعی حنبلیت تھا یوں کہا: میں نے مسجد خلیل اللہ علیہ الصلوۃ والسلام میں نماز پڑھنے کی نیت کی۔ امام نے فرمایا: میں نے زیارت قبر حضرت سیدنا ابراہیم علیہ السلام کی نیت کی۔ پھر حنبلی سے فرمایا: تم نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مخالفت کی۔ کہ حضور نے مساجد ثلاثہ کے سوا چوتھی مسجد میں نماز پڑھنے کیلئے سفر سے ممانعت فرمائی۔ اور میں نے حضور کا اتباع کیا۔ کہ حضور نے فرمایا: قبور کی زیارت کرو۔ کیا اسکے ساتھ کہیں یہ بھی فرمایا ہے۔ مگر قبور انبیا کی زیارت نہ کرو۔ حنبلی کو سوا حیرت کے کچھ بن نہ آیا۔

یہ واقعہ شیخ ولی الدین عراقی نے اپنے والد امام زین الدین عراقی سے نقل کیا۔ دیکھئے! خدا کی شان، جس حدیث سے یہ لوگ اپنے زعم میں مزارات کی طرف سفر کی ممانعت نکالتے ہیں۔ خدائے تعالیٰ نے اسی حدیث سے ان پر الزام قائم فرمایا۔ وللہ الحمد۔ الطرۃ الرضیہ ۲۸

۱۴۹۴۔ **عن** عمربن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : سمعت رسول اللہ صلی

۱۴۹۴۔ السنن الکبری للبیهقی، ۲۴۵/۵ ☆ الترغیب و الترهیب للمنذری، ۲۲۴/۲
کنز العمال للمتقی، ۱۲۳۷۱، ۱۳۵/۵ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۲۳۷/۱
کشف الخفاء للعجلونی، ۳۴۶/۲ ☆ تنزیه الشریعة ۲۷۳/۱
ارواء الغلیل للالبانی، ۳۳۳/۴ ☆ اللآلی المصنوعة للسیوطی، ۷۲/۲
تذکرة الموضوعات للفتنی، ۷۵ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۱۶/۴

الله تعالیٰ علیه وسلم یقول : مَنْ زَارَ قَبْرِیْ ، اوقال : مَنْ زَارَنِی کُنْتُ لَهٗ شَفِیْعًا أوْشَهِیْدًا، وَمَنْ مَّاتَ فِی أَحَدِ الْحَرَمَیْنِ بَعَثَهُ اللّٰهُ فِی الآمِنِیْنَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ۔

النیرۃ الوضیہ ٢٦

امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: جس نے میری قبر کی زیارت کی، یا فرمایا: جس نے میری زیارت کی میں اسکے لئے شفیع وگواہ ہونگا۔ اور جو حرمین شریفین زادہما اللہ شرفا وتعظیما میں سے کسی ایک میں انتقال کرے کل روز قیامت اللہ تعالیٰ اسکو امن والوں میں اٹھائے گا۔١٢م

(٣) روضۂ انور کی زیارت گویا حضور کا دیدار پر انوار ہے

١٤٩٥ ۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: مَنْ حَجَّ فَزَارَ قَبْرِی بَعْدَ مَوْتِیْ کَانَ کَمَنْ زَارَنِی فِی حَیَاتِی ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے حج بیت اللہ کے بعد میری زیارت کی اس نے گویا میری حیات مقدسہ میں میری زیارت کا شرف حاصل کیا۔١٢م

١٤٩٦ ۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : مَنْ زَارَنِی بَعْدَ وَفَاتِی فَکَأَنَّمَا زَارَنِی فِی حَیَاتِی ، وَکُنْتُ لَهٗ شَفِیْعًا أوْ شَهِیْدًا یَوْمَ الْقِیَامَةِ ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے میرے وصال اقدس کے بعد میرے روضۂ انور کی زیارت

١٤٩٥ ۔ السنن الکبری للبیهقی، ٢٨٦/٥ ☆ الکامل لابن عدی، ٣٨٢/٢
السلسلة الضعیفة للالبانی، ٤٧ ☆ مشکوۃ المصابیح للتبریزی، ٢٧٥٦
الجامع الصغیر للسیوطی، ٥٢٣/٢ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ٣١٠/١٢
جذب القلوب للسیوطی، ٢٠٥ ☆ السنن للدار قطنی، ٢٧٨/٢
اتحاف السادۃ للزبیدی، ٤١٦/٤ ☆ ارواء الغلیل للالبانی، ٣٣٥/٤
کنز العمّال للمتقی، ١٢٣٦٨، ١٣٥/٥ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ٢/٤
١٤٩٦ ۔ اتحاف السادۃ للزبیدی ، ٤١٦/٤ ☆ المغنی للعراقی، ٢٥٩/١
اللآلی المصنوعة للسیوطی، ٧٢/٢ ☆ جذب القلوب للیشخ الدهلوی، ٢٠٥

کی گویا اس نے میری حیات مبارکہ میں میری زیارت کی۔ اور میں روز قیامت اسکا شفیع اور گواہ ہونگا۔ ۱۲م

(۴) ثواب کی نیت سے زیارت روضۂ انور باعث شفاعت ہے

١٤٩٧۔ **عن** أنس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : مَنْ زَارَنِی بِالْمَدِیْنَةِ مُحْتَسِبًا کُنْتُ لَهٗ شَهِیْدًا وَشَفِیْعًا یَوْمَ الْقِیَامَةِ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو طلب ثواب کی نیت سے مدینے آکر میری زیارت کرے میں اسکے لئے قیامت کے دن گواہ اور شفیع ہونگا۔ ۱۲م

(۵) روضۂ انور کے زائر کے لئے شفاعت واجب

١٤٩٨۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : مَنْ زَارَ قَبْرِیْ وَجَبَتْ لَهٗ شَفَاعَتِیْ ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے میرے روضۂ انور کی زیارت کی اسکے لئے میری شفاعت واجب ہوگئی۔ ۱۲م

(۶) مسجد نبوی میں حضور کی زیارت کی نیت سے جانا دو حج مبرور کا ثواب ہے

١٤٩٩۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : مَنْ حَجَّ اِلٰی مَکَّةَ ثُمَّ قَصَدَنِیْ فِیْ مَسْجِدِیْ کُتِبَتْ لَهٗ حَجَّتَانِ

١٤٩٧۔ اتحاف السادة للزبیدی، ٤١٦/٤ ☆ تاریخ جرجان للهیثمی، ٢٢٠
کنز العمال للمتقی، ٤٢٥٨٤، ٦٥٢/١٥ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ٢٣٧/١
جذب القلوب للشیخ دهلوی، ٢٠٥ ☆
١٤٩٨۔ السنن للدارقطنی، ٢٧٨/٢ ☆ الکنی و الاسماء للدولابی، ٦٤/٢
مجمع الزوائد للهیثمی، ٢/٤ ☆ تلخیص الحبیر لابن حجر، ٢٦٧/٢
کنز العمال للمتقی، ٤٢٥٨٣، ٦٥١/١٥ ☆ تذکرة الموضوعات للفتنی، ٧٥
الدر المنثور للسیوطی، ٢٢٣/١ ☆ الکامل لابن عدی، ٣٥١/٦
الجامع الصغیر للسیوطی، ٥٢٨/٢ ☆ جذب القلوب للشیخ الدهلوی، ٢٠٤
١٤٩٩۔ کنز العمال للمتقی، ١٢٣٧٠، ١٣٥/٥ ☆

مَبْرُوْرَتَانِ ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے حج بیت اللہ کیا پھر مسجد نبوی میری زیارت کے قصد سے آیا تو اسکو دو حج مقبول کا ثواب ملیگا۔۱۲م

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

علماء فرماتے ہیں: زیارت نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کہ اعظم قربات وافضل طاعات سے ہے، بہت بر آرندۂ مقاصد وحاجات، قریب بدرجہ مؤکدۂ واجبات، بلکہ بعض نے وجوب کی تصریح فرمائی۔ فقیر کہتا ہے: دلیل اسی کو مقتضی۔ وھو الذی نودّ ان نقول بہ، اسی طرح حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود عمر میں ایک بار تو بالاجماع فرض قطعی ہے۔ اور امام شافعی ہر نماز میں فرض۔ اور ہر بار کے ذکر شریف آئے علماء کو وجوب واستحباب میں اختلاف، امام طحاوی کا مذہب ہر مرتبہ وجوب ہے ذاکر وسامع پر۔ باقانی، حلبی، صاحب بحر الرائق، اور صاحب تنویر الابصار وغیرہم اکابر علماء نے اسی کو صحیح و راجح ومختار ومعتمد فرمایا۔ البتہ در صورت اتحاد مجلس دفعا للحرج تداخل مسلم۔ النیرہ الوضیہ ۲۷

(۷) حج کے ساتھ زیارت نہ کرنا ظلم ہے

۱۵۰۰۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : مَنْ حَجَّ الْبَیْتَ وَلَمْ یَزُرْنِی فَقَدْ جَفَانِی ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے حج کیا اور میری زیارت نہ کی اس نے مجھ پر ظلم کیا۔۱۲م

النیرہ الوضیہ ۲۹

۱۵۰۰۔ کنز العمال للمتقی، ۱۲۳۶۹، ۵/۱۳۵ ☆ السلسلة الضعیفة للالبانی، ۴۵
الموضوعات لابن الجوزی، ۲/۲۱۷ ☆
تذکرة الموضوعات لابن القیسرانی، ۷۹۱ ☆ جذب القلوب للشیخ الدھلوی، ۲۰۶

(۸) صاحب استطاعت پر زیارت لازم ہے

۱۵۰۱۔ **عن** أنس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : مَامِنْ اَحَدٍمِّنْ اُمَّتِى لَهٗ سَعَةٌ ثُمَّ لَمْ يَزُرْنِى فَلَيْسَ لَهٗ عُذْرٌ ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری امت کا ہر وہ شخص جسکو میری زیارت کیلئے آنے کی استطاعت ہو اور وہ نہ آئے تو اسکا کوئی عذر مقبول نہیں ۔۱۲م

(۹) بارگاہ رسالت میں سلام پیش کرنا سعادت دارین کا اہم ذریعہ

۱۵۰۲۔ **عن** أبى هريرة رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : مَامِنْ عَبْدٍيُّسَلِّمَ عَلَيْ قَبْرِى اِلَّا وَكَّلَ اللّٰهُ بِهَا مَلَكًا يُّبَلِّغُنِى ، وَكَفٰى اَمْرُ آخِرَتِهٖ وَدُنْيَاهُ وَكُنْتُ لَهٗ شَهِيْدًا وَشَفِيْعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو مجھ پر میری قبر کے پاس سلام عرض کرے اللہ تعالیٰ اس پر ایک فرشتہ مقرر فرمائے کہ اسکا سلام مجھے پہونچائے اور اسکے دنیا وآخرت کے کاموں کی کفایت فرمائے۔ اور روز قیامت میں اسکا گواہ اور شفیع ہوں۔ النیرۃ الوضیہ ۲۹

﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

زیارت سراپا طہارت حضور پرنور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بالقطع والیقین۔ باجماع مسلمین افضل قربات واعظم حسنات سے ہے۔ جسکی فضیلت وخوبی کا انکار نہ کریگا مگر گمراہ بددین، یا کوئی سخت جاہل سفیہ غافل، مسخرۂ شیاطین۔ والعیاذ باللہ رب الغلمین۔

اس قدر پر تو اجماع قطعی قائم ، اور کیوں نہ ہو خود قرآن عظیم اسکی طرف بلاتا اور مسلمانوں کو رغبت دلاتا ہے۔ قال المولی سبحانہ وتعالیٰ۔

ولو انهم اذظلموا انفسهم جاؤك فاستغفروا الله واستغفرلهم الرسول ، لوجدوا الله توابا رحيما۔ یعنی اگر ایسا ہو کہ وہ جب اپنی جانوں پر ظلم کریں یعنی گناہ وجرم،

۱۵۰۲۔ كنز العمال للمتقى، ٢١٩٦، ١/٤٩٨ ☆ فتح البارى للعسقلانى، ٩٩/١

جذب القلوب للشيخ الدهلوى، ٢٠٩ ☆

تیری بارگاہ بیکس پناہ میں حاضر ہوں۔ پھر خدا سے مغفرت مانگیں، اور مغفرت چاہے انکے لئے رسول، تو بے شک اللہ عزوجل کو توبہ قبول کرنے والا مہربان پائیں۔

امام سبکی شفاء السقام اور شیخ محقق جذب القلوب میں فرماتے ہیں۔

علماء نے اس آیت سے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حال حیات وحال وفات دونوں حالتوں کو شمول سمجھا۔ اور ہر مذہب کے ائمہ، مصنفین مناسک نے وقت حاضری مزار پر انوار اس آیت کی تلاوت کو آداب زیارت سے گنا۔

علامہ سمہودی شافعی وفاء الوفاء میں فرماتے ہیں

حنفیہ زیارت شریف کو قریب بہ واجب کہتے ہیں۔ اوری طرح مالکیہ وحنبلیہ نے تصریح کی۔ ہماری کتب مذہب میں مناسک فارسی، طرابلیسی، کرمانی، اختیار شرح مختار، فتاوی ظہیریہ، فتح القدیر، خزانۃ المفتیین، منسک متوسط، مسلک متقسط، منح الغفار، مراقی الفلاح، حاشیہ طحطاوی علی المراقی، مجمع الانہر، سنن الہدی اور عالمگیری وغیرہا میں اسکے قریب واجب ہونے کی تصریح وتقریر بلکہ خود صاحب مذہب سیدنا امام اعظم سے اس پر نص منقول ہے۔

جذب القلوب میں ہے۔

زیارت آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نزد ابی حنیفہ از افضل مندوبات واوکد مستحبات است قریب بدرجۂ واجبات۔

اور بعض ائمہ مالکیہ وشافعیہ تو صاف صاف واجب کہتے ہیں۔ اور یہ ہی مذہب ظاہریہ سے منقول۔

امام ابن الحاج مکی مالکی مدخل، اور مام سبکی شافعی تہذیب الطالب میں امام عبدالحق بن محمد سے نقل فرماتے ہیں۔

امام ابوعمران فاسی مالکی نے فرمایا۔

قبر شریف حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت واجب ہے امام قاضی عیاض مالکی شفا شریف میں امام ابوعمرو سے یوں ناقل۔

قبر اقدس حضور والا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف سفر کر کے جانا واجب ہے۔

اسی طرف امام قسطلانی شارح صحیح بخاری شافعی، امام ابن حجر مکی شافعی، اور علامہ علی

قاری حنفی وغیرہم علماء کا میلان ہے۔ بعض کلمات امام سبکی بھی اسی طرف ناظر،

شفا شریف میں فرمایا۔

زیارت قبر میں حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم ہے اور نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم واجب۔

اسی طرح مواہب لدنیہ شریف میں ہے۔

اور شک نہیں کہ ظاہر دلیل اسی کو مقتضی۔ ابن عدی وغیرہ کی حدیث گذری۔ کہ جو حج کرے اور میری زیارت کو حاضر نہ ہو بے شک اس نے مجھ پر جفا کی۔ علامہ علی قاری نے شرح لباب میں آکی سند کو حسن کہا اور وہی شرح شفاء اور درر مضیہ اور امام ابن حجر جوہر منظم میں صحیح فرماتے ہیں۔

انہیں دونوں کتابوں میں فرمایا۔

حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جفا حرام ہے، تو زیارت نہ کرنا کہ متضمن جفا ہے حرام ہوا۔

جذب القلوب میں ہے۔

صاحب مواہب لدنیہ گفتہ: ایں ظاہر است در حرمت ترک زیارت، زیرا کہ دریں جفا وازائے اوست، وجفا وازائی آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حرام است باجماع، پس واجب باشد ازالۂ جفا، وآں بزیارت خواہد بود پس زیارت واجب باشد۔

امام قسطلانی اس عبارت کے بعد فرماتے ہیں۔

بالجملہ، جو باوجود قدرت ترک زیارت کرے اس نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر جفا کی اور حضور کا ہم پر یہ حق نہ تھا۔

اسی طرح ترک زیارت کو موجب جفا ہونے میں متعدد حدیثیں آئیں کہ حضرت والد علام قدس سرہ نے جواہر البیان شریف میں ذکر فرمائیں۔ اور شک نہیں کہ افراد میں اگر چہ کلام ہو مجموع حسن تک مترقی، اور حسن اگر چہ لغیرہ ہو محل احتجاج میں کافی۔

اسی کے مناسب قصۂ حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہے۔ کہ امام عساکر وغیرہ نے حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا، امام سبکی نے شفا اور علامہ سمہودی نے وفا، اور

امام ابن حجر نے جوہر منظم میں اسکی سند کو جید کہا۔ کہ حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جب شام میں سکونت اختیار فرمائی۔ خواب میں حضور پرنور سید المحبوبین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت سے شرفیاب ہوئے۔ کہ ارشاد فرماتے ہیں۔

ماھذہ الجفوة یابلال ! اما آن لك ان تزورني یابلال ! ۔

اے بلال! یہ کیا جفا ہے۔ اے بلال! کیا ابھی تجھے وہ وقت نہ آیا کہ میری زیارت کو حاضر ہو۔ بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ غمگین وترساں وہراساں بیدار ہوئے۔ اور فوراً بہ قصد مزار پر انوار جانب مدینہ شدالرحال فرمایا۔ جب شرف حضور پایا۔ قبر انور کے حضور رونا اور منہ اس خاک پاک پر ملنا شروع کیا۔ دونوں صاحبزادے حضرات امام حسن وحسین صلی اللہ تعالیٰ علی جدہما وعلیہما وبارک وسلم تشریف لائے۔ بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہیں گلے لگا کر پیار کرنے لگے۔ شہزادوں نے فرمایا: ہم تمہاری اذان کے مشتاق ہیں۔ یہ سقف مسجد پر جہاں زمانہ اقدس میں اذان دیتے تھے گئے۔ جس وقت الله اکبر ، الله اکبر، کہا۔ تمام مدینے میں لرزہ پڑ گیا۔ جب اشهد ان لا اله الا الله، کہا۔ مدینے کا لرزہ دوبالا ہوا۔ جب اس لفظ پر پہونچے۔ اشهد ان محمد رسول الله، کنواری نوجوان لڑکیاں پردوں سے نکل آئیں اور لوگوں میں غل پڑ گیا۔ کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مزار پرانوار سے باہر تشریف لے آئے۔ انتقال حضور محبوب ذوالجلال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد کسی دن مدینہ منورہ کے مرد وزن میں وہ رونا نہ پڑا تھا جو اس دن ہوا۔

در نمازم خم ابروئے تو بیرماد آمد
حالتے رفت کہ محراب بفریاد آمد

اور نیز وہ حدیث بھی مؤید وجوب ہوسکتی ہے جو گذری۔ کہ امام ابن عساکر نے تاریخ میں، اور امام ابن النجار نے الدرة الثمینہ میں حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا۔ کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: میرا جو امتی باوصف مقدرت میری زیارت نہ کرے اسکے لئے کوئی عذر نہیں۔

حتی کہ بعض ائمہ شافعیہ زیارت شریفہ کو مثل حج فرض بتاتے ہیں۔ علامہ عبدالغنی بن احمد بن شاہ عبدالقدوس چشتی گنگوہی قدس سرہ شاگرد امام علامہ ابن حجر مکی رحمہم اللہ تعالیٰ سنن الہدی میں فرماتے ہیں۔

میں نے اپنے استاذ ابن حجر اید اللہ الاسلام ببقائہ، کو فرماتے سنا۔ کہ زیارت شریفہ ہمارے بعض اصحاب شافعیہ کے نزدیک مثل حج واجب ہے۔ اور انکے نزدیک واجب وفرض میں کوئی فرق نہیں۔

بالجملہ، قول وجوب من حیث الدلیل اظہر، اور نظر ایمانی میں احب واز ہر ہے۔ اور قریباً وجوب، کہ علمائے مذاہب اربعہ بلکہ خود امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا منصوص اسکے قریب اور حکماً مقارب۔ اور قول سنت اسکے منافی نہیں۔ فقہا واجب کو بھی کہ سنت یعنی حدیث سے ثابت ہو سنت بولتے ہیں۔

امام محمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے نماز عید کو کہ حنفیہ کے نزدیک واجب ہے سنت کہا۔ بلکہ اطلاق اعم میں مستحب ومندوب بھی واجبات کو شامل۔ اور فرض وواجب جبکہ حکم عمل واثم تارک میں مشارک، اور شافعیہ کے یہاں فرق اصطلاح نہیں تو انکے نزدیک واجب پر اطلاق فرض اور حج سے تمثیل بعید نہیں۔ اس تقریر پر سب اقوال متفق ہو جائینگے۔ اور بہ تصریح علما مثل علامہ شامی وغیرہ ابدائے وفاق ابقائے خلاف سے اولی۔ اور بیشک وجوب وقرب وجوب کہ جمہور ائمۂ مذاہب جسکی تصریح کرتے ہیں تارک کے اثم پر یک زبان۔ بہر حال جزم کیا جاتا ہے کہ باوجود قدرت تارک زیارت قطعاً محروم وملوم، بد بخت ومشوم، آثم وگنہگار اور ظالم وجفا کار ہے۔

والعیاذ باللہ مالا یرضاہ۔

لاجرم سلفاً وخلفاً علمائے دین وائمۂ معتمدین تارک زیارت پر طعن شدید وتشنیع مدید کرتے آئے۔ کہ مستحب پر ہرگز نہیں ہوسکتی۔

علامہ رحمت اللہ، علیہ رحمۃ اللہ تلمیذ امام ابن ہمام نے لباب میں فرمایا۔

ترک زیارت بڑی غفلت اور سخت بے ادبی ہے اور مام ابن حجر مکی قدس سرہ الملکی نے توجوہر منظم میں تارک زیارت پر قیامت کبریٰ قائم فرمائی۔

فرماتے ہیں۔

خبر دار ہو! حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تجھے ترک زیارت سے حد درجہ ڈرایا۔ اور اسکی آفتوں سے وہ کچھ بیان فرمایا کہ ترک زیارت جفا ہے۔ اور یونہی صحیح حدیث میں آیا۔ کہ میرا ذکر سن کر مجھ پر درود نہ پڑھنا جفا ہے۔ اس سے ثابت ہوا۔ کہ باوجود قدرت ترک

زیارت اور ذکر اقدس سنکر ترک درود دونوں یکساں ہیں۔ کہ دونوں جفا ہیں، تو تارک زیارت پر ان سب عذابوں اور شناعتوں کا خوف ہے جو تارک درود کیلئے حدیثوں میں آئیں۔ کہ وہ شقی و نامراد، ذلیل وخوار، مستحق نار، خدا اور رسول سے دور ہے۔ اس پر ان سب عذابوں اور نیز مردود بارگاہ ہونے کی دعا جبریل امین و حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیہم وسلم نے فرمائی۔ وہ راہ جنت بھول گیا۔ مدت بھر کا بخیل، ملعون و بے دین ہے۔ اپنے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دیدار جمال جہاں آرا سے محروم رہیگا۔ والعیاذ باللہ تبارک وتعالیٰ۔

ان باتوں کو یاد کر کے اسے خبر دے جس نے باوصف قدرت براہ سستی وکسل زیارت شریف نہ کی۔ شاید یہ سن کر ان برائیوں سے توبہ کرے اور اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع لائے۔ اپنے اس نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم پر جفا نہ کرے جو اسکا اور تمام جہان کا اللہ عزوجل کی طرف وسیلہ ہیں۔ اور ہم نے بہت تارکان زیارت بحال قدرت کو دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے انکے چہروں پر صریح محسوس تاریکی ظاہر کردی اور نیکیوں میں انہیں ایسا سست کردیا کہ عبادت چھوڑ کر دنیا میں پڑ گئے اور مرتے دم تک اسی حال پر رہے۔ والعیاذ باللہ سبحانہ وتعالیٰ۔

اسکے بعد امام نے دو سخت ہولناک واقعے لکھے جنہیں سنکر مسلمان کا دل کانپ اٹھے۔ اللہ تعالیٰ اپنی امان میں رکھے۔ صدقہ اپنے پیارے حبیب قریب مجیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا۔ آمین۔

مسلمان غور کرے! جب تارک زیارت کا یہ حال، اسکے مانع یا منکر فضیلت کا کیا حال ہوگا۔ آفتاب سے زیادہ روشن کہ ایسا شخص گمراہ بد دین ہے، فارق اجماع مسلمین، مستحق وعید شدید۔ اور ماتولی ونصلہ جھنم وسأت مصیرا ہے۔

امام ابن حجر افضل القری میں فرماتے ہیں۔

جو اسکی خوبی میں نزاع کریگا اسکا نزاع کرنا دنیا وآخرت میں اسکی تباہی وروسیاہی کا باعث ہوگا۔

امام سبکی شفاء السقام میں فرماتے ہیں۔

حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت واطراف عالم سے آپکی طرف سفر اعظم قربات الٰہی سے ہے۔ جیسا کہ مدتوں سے شرق وغرب کے مسلمانوں میں معروف ہے۔

آج کل **بعض** مردود (یعنی ابن تیمیہ اور اسکے ہوا خواہ) شیطان کے سکھائے سے اس میں شک ڈالنے لگے۔ مگر ہیہات یہ مسلمانوں کے دل میں کہاں جگہ پاتی۔ یہ تو ایک مردود کی فتنہ پردازی ہے جسکا وبال اسی پر پڑیگا۔

امام احمد قسطلانی مواہب شریفہ میں فرماتے ہیں۔

قبر مبارک کی زیارت بہت بڑی قربت اور بڑی امید کی طاعت اور نہایت بلند درجوں کی طرف راہ ہے۔ جو اس کے خلاف اعتقاد کرے اس نے ائمہ کا خلاف کیا۔ یہاں تک کہ بعض علماء صراحۃ زیارت شریفہ کے قربت ہونے کو ضروریات دین سے اور اسکے منکر کو کافر بتاتے ہیں۔

درۂ مضیہ ملا علی قاری میں ہے۔

بعض فضلاء نے مبالغہ کیا کہ فرماتے ہیں۔ زیارت شریفہ کا قربت ہونا دین سے ضرورۃ معلوم ہے اور اسکے منکر پر کفر کا حکم ہے۔

علامہ شہاب الدین خفاجی مصری نسیم الریاض شرح شفائے قاضی عیاض میں فرماتے ہیں۔

قبر اکرم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت اور اسکی طرف سفر کو ابن تیمیہ اور اسکے اتباع مثل ابن قیم نے منع کیا۔ اور یہ اسکا وہ کلام شنیع ہے جس کے سبب علماء نے اسکی تکفیر کی۔ اور سبکی نے اس میں مستقل کتاب لکھی۔

اقول: قول تکفیر کی نفیس تحقیق وتقریر اور عمدہ توجیہ مع جواب وجیہ فقیر غفر اللہ تعالیٰ نے بتوفیق اللہ تعالیٰ اصلی فتوی میں ذکر کی۔ یہاں اسی قدر کافی۔

مولی تعالیٰ صدقہ اپنے حبیب کریم علیہ افضل الصلوۃ والتسلیم کا، انکی سچی محبت اور سچا ادب بخشے۔ اور انہیں کی محبت وتعظیم اور ادب وتکریم پر دنیا سے اٹھائے۔ اور اپنے کرم عمیم وفضل عظیم سے دنیا وآخرت میں انکی زیارت سے مشرف وبہرہ مند فرمائے۔ آمین آمین۔ یا ارحم الراحمین وصلی اللہ تعالیٰ علی سیدالمرسلین محمد وآلہ وصحبہ اجمعین۔ آمین۔ واللہ تعالیٰ اعلم وعلمہ جل مجدہ اتم واحکم۔

النیرۃ الوضیہ ۵۵

ابن البخار اپنی کتاب الدر الثمینہ فی تاریخ المدینہ میں۔ امام ابوعبداللہ محمد قرطبی کتاب التذکرہ میں، امام اجل ابن مبارک، ابن ابی الدنیا، اور ابوالشیخ اپنی تصانیف میں زیارت روضۂ انور کے تعلق سے فرشتوں کا طریقہ یوں نقل کرتے ہیں۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ذکر پاک تھا۔ اور اس وقت کعب احبار حاضر تھے۔ تو کعب احبار نے کہا: ہر صبح ستر ہزار فرشتے اتر کر مزار اقدس حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا طواف کرتے ہیں اور اسکے گرد حاضر رہ کر صلاۃ وسلام عرض کرتے رہتے ہیں: جب شام ہوتی ہے وہ چلے جاتے ہیں اور ستر ہزار اور اتر کر یونہی طواف کرتے ہیں اور صلوۃ وسلام عرض کرتے رہتے ہیں۔ یونہی ستر ہزار رات میں حاضر رہتے ہیں اور ستر ہزار دن میں۔ جب حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مزار مبارک سے روز قیامت اٹھینگے ستر ہزار ملائکہ کے ساتھ باہر تشریف لائینگے جو حضور کو بارگاہ رب العزت میں یوں لے چلیں گے جیسے نئی دلہن کو کمال اعزاز واکرام، فرحت وسرور، راحت وآرام، اور تزک واحتشام کے ساتھ دلہا کی طرف لیجاتے ہیں۔

فتاوی رضویہ ۶/۲۰۲

۴۔ فضائل مدینہ منورہ

(۱) فضائل مدینہ

١٥٠٣۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: اِنَّ الْاِیْمَانَ لَیَأْرِزُ اِلَی الْمَدِیْنَةِ کَمَا تَأْرِزُ الْحَیَّةُ اِلٰی جُحْرِهَا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک ایمان مدینے کی طرف یوں سمٹے گا جیسے سانپ اپنی بانبی کی طرف۔

فتاوی رضویہ ٣/٢٨٩

١٥٠٤۔ **عن** البراء بن عازب رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: مَنْ سَمَّی الْمَدِیْنَةَ یَثْرِبَ فَلْیَسْتَغْفِرِ اللّٰهَ، هِیَ طَابَةٌ، هِیَ طَابَةٌ۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو مدینے کو یثرب کہے اس پر توبہ واجب ہے مدینہ طابہ ہے، مدینہ طابہ ہے۔

١٥٠٥۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ

١٥٠٣۔	الجامع الصحیح للبخاری،	باب الایمان یارزالی المدینة			٢٥٢/١
	السنن لابن ماجه،	باب فضل المدینة			٢٣١/٢
	المسند لاحمدبن حنبل،	٢٨٦/٢	☆	الجامع الصغیر للسیوطی،	١٢١/١
	کنز العمال للمتقی، ١١٩٧،	١٣٩/١	☆	مشکوة المصابیح للتبریزی،	١٦٠٥
	شرح السنة للبغوی،	١١٩/١	☆	الصحیح لابی عوانة	١٠١/١
	موارد الظمئان للهیثمی،	١٠٣٣	☆	فتح الباری للعسقلانی،	٩٢/٤
	المصنف لابن ابی شیبة،	١٨١/١٢	☆	الدلائل النبوة للبیهقی،	٢٤٤/٢
	علل الحدیث لابن ابی حاتم،	١٩٧٤	☆	البدایة و النهایة لابی نعیم،	١٠٥/٣
١٥٠٤۔	المسند لاحمد بن حنبل،	٢٨٥/٤	☆	مجمع الزوائد للهیثمی،	٣٠٠/٣
	الدر المنثور للسیوطی،	١٨٨/٥	☆	کنز العمال للمتقی، ٣٤٨٤١،	٢٣٨/١٢
	التفسیر لابن کثیر،	٣٩٠/٧	☆	الجامع الصغیر للسیوطی،	٥٣٠/٢
١٥٠٥۔	الصحیح لمسلم،	باب المدینة تنفی خبثها و تسمی طابه،			٤٤٤/١
	الجامع الصحیح للبخاری	باب فضل المدینة،			٢٥٢/١
	الدر المنثور للسیوطی،	١٨٨/٥	☆	المسند لحمیدی،	١١٥٢

علیه وسلم : يَقُولُوْنَ يَثْرِبُ وَهِيَ الْمَدِيْنَةُ ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ اسے یثرب کہتے ہیں اور وہ تو مدینہ ہے۔

۱۵۰۶۔ **عن** جابر بن سمرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اِنَّ اللّٰهَ تَعَالیٰ سَمَّی الْمَدِیْنَةَ طَابَةَ ۔

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ عزوجل نے مدینہ کا نام طابہ رکھا۔

فتاوی رضویہ ۱۰/۶۱

(۲) حرم مدینہ کی فضیلت

۱۵۰۷۔ **عن** سعد بن ابی وقاص رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : اِنِّی اُحَرِّمُ مَا بَیْنَ لَا بَتَیِ الْمَدِیْنَةِ اَنْ یُقْطَعَ عِضَاهُهَا اَوْ یُقْتَلَ صَیْدُهَا ، و قال : اَلْمَدِیْنَةُ خَیْرٌ لَّهُمْ لَوْ کَانُوْا یَعْلَمُوْنَ ، لَا یَخْرُجُ مِنْهَا اَحَدٌ رَغْبَةً عَنْهَا اِلَّا اَبْدَلَ اللّٰهُ فِیْهَا مَنْ هُوَ خَیْرٌ مِّنْهُ ، وَ لَا ثَبَتَ اَحَدٌ عَلیٰ لَاْوَائِهَا وَ جُهْدِهَا اِلَّا کُنْتُ لَهٗ شَهِیْدًا وَ شَفِیْعًا یَوْمَ الْقِیَامَةِ ۔ فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/۳۱۷

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں نے مدینہ کے سنگلاخ علاقہ کے درمیان کانٹوں دار درخت

۱۵۰۶۔ الصحیح لمسلم ، باب المدینة تنفی خبثها و تمی طابة ، ۱/۴۴۵
المسند لاحمد بن حنبل ، ۵/۹۴ ☆ المصنف لابن ابی شیبة، ۱۲/۲۷۹
جمع الجوامع للسیوطی، ۴۸۶۵ ☆ کنز العمال للمتقی، ۳۴۸۰۹، ۱۲/۲۳۲
مشکوة المصابیح للتبریزی، ۲۷۳۸، ☆

۱۵۰۷۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب فضائل المدینة ، ۱/۲۵۱
الصحیح لمسلم ، باب فضل المدینة ، ۱/۲۵۱
المسند لاحمد بن حنبل ، ۱/۱۸۱ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۵/۲۵۱
اتحاف السادة للزبیدی، ۱/۲۰۶ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۹/۲۶۵
مشکوة المصابیح للزبیدی، ۲۷۲۹ ☆ المعجم الکبیر للبخاری، ۸/۳۳۵
فتح الباری للعسقلانی، ۴/۹۰ ☆ الترغیب و الترهیب للمنذری، ۲/۲۲۰
تاریخ دمشق لابن عساکر ، ۱/۸۶ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۶/۳۵۶
المغنی للعراقی، ۱/۲۸ ☆ التفسیر للقرطبی، ۱۷/۱۹۱

کاٹنے اور شکار کرنے کو حرام کر دیا ہے۔ نیز فرمایا: مدینہ اسکے باشندوں کیلئے بہتر ہے اگر وہ سمجھیں، مدینہ سے بے رغبتی اختیار کرتے ہوئے کوئی اس سے نکل کر دوسری جگہ جا کر آباد ہوگا تو اللہ تعالیٰ اسکی جگہ اس سے بہتر کو وہاں آباد فرمادیگا۔ مدینہ میں رہ کر اگر کوئی اس کی محنتوں اور مشقتوں کو برداشت کریگا تو میں کل بروز قیامت اسکا گواہ اور شفیع ہونگا۔ ۱۲م

(۳) مدینہ افضل ہے یا مکہ؟

۱۵۰۸۔ **عن** رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنه انه كان جالسا عند منبر مروان بن الحكم بمكة ومروان يخطب الناس، فذكر مروان مكة وفضلها، ولم يذكر المدينة، فوجد رافع فی نفسه من ذلك، وكان قد أسن، فقام اليه فقال: ايها ذاالمتكلم! أراك قد أطنبت فی مكة وذكرت منها فضلها، وماسكتّ عنه من فضلها اكبر، ولم تذكر المدينة، وانی أشهد لسمعت رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم يقول: اَلْمَدِيْنَةُ خَيْرٌ مِّنْ مَّكَّةَ۔　النیرۃ الوضیہ ۳۰

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ مکہ مکرمہ میں مروان بن حکم کے منبر کے پاس بیٹھے تھے جب وہ خطبہ دے رہا تھا۔ مروان نے مکہ مکرمہ کے فضائل بیان کئے لیکن مدینہ منورہ کا کوئی ذکر نہیں کیا۔ حضرت رافع بن خدیج نے اپنے دل میں اس طریقہ سے کھٹک محسوس کی۔ آپکی عمر شریف کافی ہوگئی تھی۔ پھر بھی آپ نے جرأت و بے باکی کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا: اے متکلم! تو نے تو مکہ مکرمہ کے فضائل تو خوب بیان کئے لیکن ابھی اسکے بہت سے فضائل چھوڑ دیئے جو عظیم ہیں۔ اور تو نے مدینہ منورہ کی کوئی فضیلت نہیں بیان کی۔ میں اس بات کا گواہ ہوں کہ میں نے بلاشبہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا۔ مدینہ منورہ مکہ مکرمہ سے افضل ہے۔ ۱۲م

۱۵۰۸۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۲۸۸/٤ ☆ الکامل لابن عدی، ۱۹۱/٦
مجمع الزوائد للهیثمی، ۲۹۹/۳ ☆ کنز العمال للمتقی، ۳٤۸۰۱، ۲۳۰/۱۲
التاریخ الکبیر للبخاری، ۱٦۰/۱ ☆

(۴) مدینہ میں مرنے والا شفاعت کا مستحق ہے

۱۵۰۹۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ أَنْ يَّمُوْتَ بِالْمَدِيْنَةِ فَلْيَمُتْ ! فَاِنِّي أَشْفَعُ لِمَنْ يَّمُوْتُ بِهَا ۔ النیرة الوضیہ ۳۰

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس سے مدینہ میں مرنا ہو سکے تو اسی میں مرے۔ کہ جو مدینہ میں مریگا میں اسکی شفاعت فرماؤنگا۔

(۵) مدینہ مین سکونت کی فضیلت

۱۵۱۰۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : لَايَصْبِرُ عَلٰى لَاوَآءِ الْمَدِيْنَةِ وَشِدَّتِهَا أَحَدٌمِّنْ أُمَّتِي اِلَّا كُنْتُ لَهٗ شَفِيْعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَوْ شَهِيْدًا ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرا جو امتی مدینہ کی سختی اور شدت پر صبر کریگا میں روز قیامت اسکا شفیع و گواہ ہونگا۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

پر ظاہر کہ روزہ میں شدت و محنت پر صبر ہوتا ہے۔ خصوصاً بلاد گرم میں خصوصاً موسم گرما میں۔ خود حدیث میں آیا۔ الصوم نصف الصبر، روزہ آدھا صبر ہے۔

۱۵۰۹۔ السنن لابن ماجه، باب فضل المدينة ۲۳۲/۲
موارد الظمئان للهيثمی، ۱۰۳۱ ☆ الترغيب و الترهيب للمنذری، ۲۲۳/۲
مجمع الزوائد للهيثمی، ۲۰۶/۳ ☆ المطالب العالية لابن حجر، ۱۲۴۷،
المسند لاحمد بن حنبل، ۷۴/۲ ☆ شرح السنة للبغوی، ۳۲۴/۷

۱۵۱۰۔ الصحيح لمسلم، باب فضل المدينة، ۴۴۳/۱
شرح السنة للبغوی، ۳۲۴/۷ ☆ كنز العمال للمتقی، ۳۴۸۵۳، ۲۴۰/۱۲
الترغيب والترهيب للمنذری، ۲۱۹/۲ ☆ مشكوة المصابيح للتبريزی، ۲۸۵/۴
المسند لاحمد بن حنبل، ۲۸۸/۲ ☆ اتحاف السادة للزبيدی، ۲۸۵/۴
دلائل النبوة للبيهقی، ۲۸۶/۲ ☆ تجريد التمهيد لابن عبد البر، ۳۵۸

فائدۂ جلیلہ: جن چیزوں میں وعدۂ شفاعت فرمایا گیا۔ جیسے یہ حدیث، یا حدیث زیارت شریفہ، یا حدیث موت فی المدینۃ، یا حدیث سوال وسیلہ وغیرہا وہ بحمد اللہ حسن خاتمہ کی بشارت جلیلہ ہیں۔ کہ یہاں وعدۂ شفاعت ہے۔ اور وعدۂ حضور وعدۂ رب غفور، واللہ لایخلف المیعاد۔ اور کافر کی شفاعت محال، تو بلاجرم کہ سختی مدینہ پر صابر، اور حضور پرنور کا زائر، اور مدینہ طیبہ میں مرنے والا، اور حضور کیلئے سوال وسیلہ کرنے والا ایمان پر خاتمہ پائیگا۔ والحمد للہ رب العالمین۔ اللھم ارزقنا آمین۔

حاشیہ المنیرۃ الوضیہ ۴۸

۵۔ فضیلت حرم

(۱) فضیلت کعبہ

١٥١١۔ **عن** بعض الصحابة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اِنَّ الْكَعْبَةَ تُحْشَرُ كَالْعُرُوْسِ الْمَزْفُوْفَةِ (اِلیٰ بَعْلِهَا) وَكُلُّ مَنْ حَجَّهَا يَتَعَلَّقُ بِاَسْتَارِهَا يَسْعَوْنَ حَوْلَهَا حَتّٰى تَدْخُلَ الْجَنَّةَ فَيَدْخُلُوْنَ مَعَهَا ۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک کعبہ روز قیامت یوں اٹھایا جائیگا جیسے شب زفاف دلہن کو دولہا کی طرف لیجاتے ہیں۔ تمام اہل سنت جنہوں نے حج مقبول کیا اسکے پردوں سے لپٹے ہوئے اسکے گرد دوڑتے ہونگے یہاں تک کہ کعبہ اور اسکے ساتھ یہ داخل جنت ہونگے۔ فتاوی رضویہ ۲۰۱/۶

(۲) حرمین میں مرنے کی فضیلت

١٥١٢۔ **عن** جابر بن عبدالله رضی الله تعالی عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : مَنْ مَّاتَ فِی اَحَدِ الْحَرَمَيْنِ بُعِثَ آمِنًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۔

النیرۃ الوضیہ ۳۰

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو حرمین میں سے کسی ایک میں مرے روز قیامت بے خوف اٹھے۔

١٥١٣۔ **عن** أنس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : مَنْ مَّاتَ فِی اَحَدِ الْحَرَمَيْنِ بُعِثَ من الْاٰمِنِيْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ، وَمَنْ زَارَنِیْ مُحْتَسِبًا فِی الْمَدِيْنَةِ كَانَ فِیْ جِوَارِیْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو حرمین میں سے کسی ایک میں مرا روز قیامت امن والوں میں

١٥١١۔ اتحاف السادة للزبيدی، ٤/٢٧٦ ☆ تذكرة الموضوعات للفتنی، ٧٢
١٥١٢۔ الدر المنثور للسيوطی، ٥٥٢ ☆ كنز العمال للمتقی، ٣٥٠٠٥، ٢٧١/١٢
١٥١٣۔ اتحاف السادة للزبيدی، ٤/٤١٦ ☆ الدر المنثور للسيوطی، ٥٥/٢

اٹھیگا۔ اور جس نے ثواب کی نیت سے مدینہ آ کر میری زیارت کی وہ روز قیامت میرے قریب ہوگا۔ ۱۲م

۱۵۱۴۔ **عن** سلمان الفارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: مَنْ مَّاتَ فِی أَحَدِ الْحَرَمَیْنِ اِسْتَوْجَبَ شَفَاعَتِی، وَکَانَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ مِنَ الْآمِنِیْنَ۔

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہیکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حرمین میں سے کسی میں جسکا انتقال ہو اسکے لئے میری شفاعت واجب، اور قیامت میں وہ امن والوں میں ہوگا۔ ۱۲م

(۳) کعبۂ مقدسہ میں ایک نیکی ایک لاکھ کے برابر

۱۵۱۵۔ **عن** أبی الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: اَلصَّلَاۃُ فِی الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ بِمِأۃِ أَلْفِ صَلَاۃٍ، وَالصَّلٰوۃُ فِی مَسْجِدِی بِأَلْفِ صَلَاۃٍ، وَالصَّلٰوۃُ فِی بَیْتِ الْمُقَدَّسِ بِخَمْسِ مِأۃِ صَلَاۃٍ۔

حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسجد حرام میں نماز ایک لاکھ نمازوں کا ثواب رکھتی ہے۔ اور مسجد نبوی میں ایک ہزار کا ثواب، اور بیت المقدس میں نماز پانچسو نمازوں کا۔

النیرۃ الوضیہ ۴۸

۱۵۱۴۔ السنن الکبری للبیھقی، ۲۴۵/۵ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۲۹۴/۶
المعجم الصغیر للطبرانی، ۲۲/۲ ☆ مجمع الزوائد للھیثمی ۳۱۹/۲
کنز العمال للمتقی، ۳۵۰۰۶، ۲۷۱/۱۲ ☆ اتحاف السادۃ للزبیدی، ۲۷۱/۴
الدر المنثور للسیوطی، ۵۵/۲ ☆ تنزیہ الشریعۃ لابن عراق، ۱۷۳/۲
کشف الخفاء للعجلونی، ۳۸۶/۲ ☆

۱۵۱۵۔ مجمع الزوائد للھیثمی۔ ۷/۴ ☆ اتحاف السادۃ للزبیدی، ۲۸۵/۴
تلخیص الحبیر لابن حجر، ۱۷۹/۴ ☆ الترغیب و الترھیب للمنذری، ۲۱۶/۲
ارواء الغلیل للالبانی، ۳۴۲/۴ ☆ کنز العمال، ۳۴۶۳۲، ۱۹۵/۱۲
تاریخ دمشق لابن عساکر، ۲۲۵/۷ ☆ حلیۃ الاولیاء لابی نعیم ۴۶/۸

۹

کتاب النکاح

ابواب

فضیلت نکاح واحکام ۲۹۱
مہر ۳۰۷
حسن معاشرت ۳۱۳
شوہر کے حقوق ۳۱۷
نسب ورضاعت ۳۳۹
اعلان نکاح ۳۵۰
مباشرت ۳۵۸
نکاح پر قدرت ۳۵۹

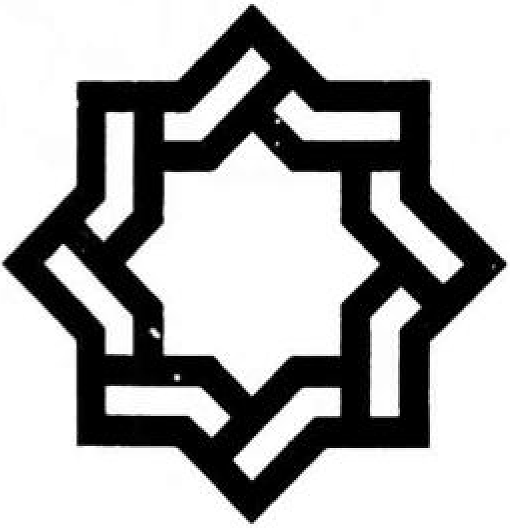

ا۔ فضیلت نکاح واحکام

(۱) نکاح حضور کی عظیم سنت ہے

۱۵۱۶۔ **عن** حمید بن ابی حمید الطویل رضی الله تعالیٰ عنه انه سمع انس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه یقول : جاء ثلثة رهط الی بیوت ازواج النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یسئلون عن عبادة النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ، فلما اخبروا کانهم تقالوها ، فقالوا :أین نحن من النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ،قد غفرله ماتقدم من ذنبه وماتأخر، قال احدهم: اما انا فانی اصلی اللیل ابدا، وقال آخر :انا اصوم الدهر ولا افطر ، وقال آخر : وانا اعتزل النساء فلا اتزوج ابدا، فجاء رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم الیهم فقال : أَنْتُمُ الَّذِيْنَ قُلْتُمْ : كَذَاوَ كَذَا، أَمَاوَاللّٰهِ إِنِّي لَأَخْشَاكُمْ لِلّٰهِ وَأَتْقَاكُمْ لَهُ، لٰكِنِّي أَصُوْمُ وَأُفْطِرُ ، وَأُصَلِّي وَأَرْقُدُ ،وَأَتَزَوَّجُ النِّسَآءَ ، فَمَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِي فَلَيْسَ مِنِّيْ ۔

حضرت حمید بن ابوحمید طویل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، کہ انہوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے سنا: کہ تین حضرات نے امہات المؤمنین ازواج مطہرات کے گھروں پر اسی لئے حاضری دی کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عبادت کے بارے میں دریافت کریں، جب انکو اس سلسلہ میں معلومات حاصل ہوئی تو گویا انہیں وہ عبادت قلیل نظر آئی ۔لہذا کہنے لگے: ہم حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرح کہاں سرکار کی شان تو یہ ہے کہ آپ کی اگلی پچھلی لغزشیں معاف کردی گئی ہیں ۔ان میں سے ایک صحابی بولے: میں تو آج سے ہمیشہ پوری رات نوافل پڑھا کروں گا ۔دوسرے کہنے لگے: میں اب ہمیشہ روزہ رکھا کروں گا ۔کسی دن بھی افطار نہیں کروں گا ۔تیسرے بولے: میں ہمیشہ عورتوں سے جدا رہوں گا اور کبھی شادی نہیں کروں گا ۔اتنے میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

۱۵۱۶۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب الترغیب فی النکاح، ۷۵۷/۲

السنن الکبری للبیهقی، ۲۳۴/۴ ☆ کنز العمال للمتقی، ۵۳۱۰

نصب الرایة للزیلعی، ۹۳/۴ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۱۵۱/۴

التفسیر للقرطبی، ۲۶۱/۶ ☆ الترغیب و الترهیب للمنذری، ۴۳/۳

المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۱/۹ ☆ جمع الجوامع للسیوطی، ۴۲۵۳

تشریف لے آئے اور فرمایا: تم لوگوں نے ایسا ایسا کہا: سنو! خدا کی قسم، بلاشبہ میں تم سب کے مقابل میں اللہ تعالیٰ سے زیادہ ڈرنے والا ہوں، لیکن روزہ رکھتا ہوں تو افطار بھی کرتا ہوں، نماز پڑھتا ہوں تو آرام بھی کرتا ہوں، اور عورتوں سے نکاح بھی کرتا ہوں تو جس نے میری سنت سے اعراض کیا وہ مجھ سے نہیں۔

(۲) نکاح کی برکت

۱۵۱۷۔ **عن** أنس بن مالك رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم: مَنْ تَزَوَّجَ فَقَدِ اسْتَكْمَلَ نِصْفَ دِيْنِهٖ فَلْيَتَّقِ اللّٰهَ فِي النِّصْفِ الْبَاقِيْ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے نکاح کیا اس نے اپنا آدھا دین مکمل کرلیا۔ اب باقی آدھے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرے۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

نکاح فرض، واجب، سنت، مباح، مکروہ اور حرام سب کچھ ہے صور واحکام کی تفصیل سنئے۔ (یہاں وضاحت عورتوں کے اعتبار سے ہے)

۱۔ جس عورت کو اپنے نفس سے خوف ہو کہ غالبا اس سے شوہر کی اطاعت اور اسکے حقوق واجبہ کی ادا نہ ہو سکے گی۔ اسے نکاح ممنوع اور ناجائز ہے۔ اگر کرے گی گنہگار ہوگی۔ یہ صورت کراہت تحریمی ہے۔

۲۔ اگر یہ خوف مرتبہ ظن سے تجاوز کرکے یقین تک پہونچا تو اسے نکاح حرام قطعی ہے ایسی عورت کو نکاح اول خواہ ثانی کی ترغیب ہرگز نہیں دے سکتے۔ بلکہ ترغیب دینا خود خلاف شرع اور معصیت ہے۔ کہ گناہ کا حکم دینا ہوگا۔ یہ عورتیں یا انکے اولیا اگر نکاح کرنے سے انکار کرتے ہیں تو گناہ سے انکار کرتے ہیں۔ انہیں انکار سے پھیرنے والا جاہل ومخالف شرع۔

۳۔ جنہیں اپنے نفس سے ایسا خوف نہ ہو انہیں اگر نکاح کی حاجت شدید ہے کہ بے نکاح

۱۵۱۷۔ مجمع الزوائد للھیثمی، ۲۵۲/٤ ☆ اتحاف السادۃ للزبید، ۲۸۸/٥
الجامع الصغیر للسیوطی، ۵۲۲/۲ ☆

کئے معاذ اللہ گناہ میں مبتلا ہونے کا ظن غالب ہے تو ایسی عورتوں کو نکاح کرنا واجب ہے۔

۴۔ بلکہ بے نکاح معاذ اللہ وقوع حرام کا یقین کلی ہو تو انہیں فرض قطعی۔ یعنی جبکہ اسکے سوا کثرت روزہ وغیرہ معالجات سے تسکین متوقع نہ ہو۔ ورنہ خاص نکاح فرض واجب نہ ہوگا بلکہ دفع گناہ جس طریقہ سے ہو۔ ایسی عورتوں کو بے شک نکاح پر جبر کیا جائے اگر خود نہ کریں گی وہ گنہگار ہوں گی۔ اور اگر انکے اولیا اپنے حد مقدور تک کوشش میں پہلو تہی کریں گے تو وہ بھی گنہگار ہوں گے۔

۵۔ اگر حاجت کی حالت اعتدال پر ہو۔ یعنی نہ نکاح سے بالکل بے پرواہی نہ اس شدت کا شوق کہ بے نکاح وقوع گناہ کا ظن یا یقین ہو ایسی حالت میں نکاح سنت ہے مگر بشرطیکہ عورت اپنے نفس پر اطمینان کافی رکھتی ہو۔ کہ مجھ سے ترک اطاعت اور حقوق شوہر کی اضاعت اصلا واقع نہ ہوگی۔

٦۔ اگر ذرا بھی اسکا اندیشہ ہو تو اس کے حق میں نکاح سنت نہ رہے گا صرف مباح ہوگا بشرطیکہ اندیشہ حد ظن تک نہ پہونچے ورنہ اباحت جدا سرے سے ممنوع و ناجائز ہو جائے گا۔

فتاوی رضویہ ۵/۵۸۱

(۳) تین لوگ دو گنے اجر کے مستحق ہیں

۱۵۱۸۔ **عن** أبی موسی الأشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ثَلٰثَةٌ يُؤْتَوْنَ أَجْرَهُمْ مَرَّتَيْنِ ، عَبْدٌ أَدّٰى حَقَّ اللّٰهِ وَ حَقَّ مَوَالِيْهِ ، فَذٰلِكَ يُؤْتٰى أَجْرَهٗ مَرَّتَيْنِ ، وَ رَجُلٌ كَانَتْ عِنْدَهٗ جَارِيَةٌ وَ ضِيْئَةٌ فَأَدَّبَهَا فَحَسَّنَ أَدَبَهَا ثُمَّ أَعْتَقَهَا ثُمَّ تَزَوَّجَهَا يَبْتَغِي بِذٰلِكَ وَجْهَ اللّٰهِ فَذٰلِكَ يُؤْتٰى أَجْرَهٗ مَرَّتَيْنِ ، وَ رَجُلٌ اٰمَنَ بِالْكِتَابِ الْأَوَّلِ ثُمَّ جَآءَهُ الْكِتَابُ الْاٰخَرُ فَاٰمَنَ بِهٖ فَذٰلِكَ يُؤْتٰى أَجْرَهٗ مَرَّتَيْنِ ۔

۱۵۱۸۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء فی فضل عتق الامة و تزویجها ۔ ۱۳۲/۱
الجامع الصحیح للبخاری، باب تعلیم الرجل امته و اهله ۲۰/۱
المسند لاحمد بن حنبل ، ۴۰۵/۴ ☆ الصحیح لابی عوانة ، ۱۰۳/۱
شرح السنة للبغوی، ۵۳/۱ ☆ المعجم الصغیر للطبرانی ، ۴۴/۱
التفسیر لابن کثیر، ٦۷/۱ ☆ التفسیر للطبری، ۱۴۰/۲۷
التفسیر للقرطبی، ۳۲۲/۴ ☆ الترغیب والترهیب للمنذری، ۲۵/۳
الدر المنثور للسیوطی، ۱۳۳/۵ ☆ کنز العمال للمتقی، ۴۳۲۵۲، ۸۱۸/۱۵

حضرت موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تین اشخاص کو دوگنا ثواب ملتا ہے۔ پہلا وہ بندہ جس نے اللہ تعالیٰ اور اپنے آقا کا حق ادا کیا ہو۔ تو اسکو دوگنا ثواب ملتا ہے۔ دوسرا وہ شخص جس کے پاس حسین وجمیل باندی تھی۔ پھر اس نے اسکو اچھی طرح ادب سکھایا۔ پھر اس نے اس کو محض اللہ تعالیٰ کی رضا کیلئے آزاد کر کے اپنے نکاح میں لے لیا۔ اس کو بھی دوگنا ثواب ملتا ہے۔ تیسرا وہ شخص کہ اہل کتاب تھا۔ پھر اس نے قرآن کریم کو بھی کلام الٰہی تسلیم کیا اور اس پر ایمان لے آیا۔ تو ایسے شخص کو بھی دوگنا ثواب ملتا ہے۔ فتاوی رضویہ ۵/ ۲۲۷

(۴) بچوں کی پرورش کی خاطر نکاح ثانی نہ کرنے والی عورت جنتی ہے

۱۵۱۹۔ **عن** عوف بن مالك الاشجعی رضی الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : أَنَا وَ اِمْرَأَةٌ سُفعَآءُ الْخَدَّيْنِ كَهَاتَيْنِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ، و أومى بيديه يزيد بن زريع رضى الله تعالىٰ عنه الوسطى والسبابه ، امرأة مات زوجها ذات منصب و جمال جبست نفسها على يتاما ه حتى بانوا او ماتوا۔

حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن میں اور سیاہ چہرے والی عورت ان دو انگلیوں کی طرح متصل ہونگے۔ اور سرکار نے اپنے ہاتھ سے یزید بن زریع کی طرف اشارہ کرتے ہوئے انگشت شہادت اور بیچ کی انگلی کو ملایا۔ اس عورت سے مراد وہ عورت ہے جسکا شوہر انتقال کر جائے اور وہ عورت عزت والی وخوبصورت ہو لیکن پھر بھی اس نے اپنے یتیم بچوں کی خاطر شادی نہیں کی یہاں تک کہ وہ یا تو جدا ہو گئے یا مر گئے۔

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

چہرہ کی رنگت بدلی ہوئی سیاہی مائل ہونا یہ کہ بے شوہری کے سبب بناؤ سنگار کی حاجت نہیں۔

۱۵۱۹۔ المسند لاحمدبن حنبل، ۶/۲۶ ☆ الترغيب و الترهيب للمنذری، ۳/۳۴۸
المعجم الکبير للطبرانی، ۱۸/۵۷ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۱۰/۴۳۶
المصنف لعبد الرزاق، ۲۰۵۹۱، ۱۱/۲۹۹ ☆ اتحاف السادة للزبيدی، ۵/۴۰۷
کنز العمال للمتقی، ۴۵۳۸۲، ۱۶/۴۵۰ ☆ مشکوه المصابيح للتبريزی، ۴۹۷۸

۱۵۲۰۔ **عن** أم هانی بنت أبی طالب رضی الله تعالیٰ عنها قالت : خطبنی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فقلت : مالی عنك رغبة ، یارسول الله ! ولکن لا أُحب أن أتزوج وبنی صغار ، قال رسو ل الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : خَيْرُ نِسَآءٍ رَكِبْنَ الْإِبِلَ نِسَآءُ قُرَيْشٍ ، أَحْنَاهُ عَلیٰ طِفْلٍ فِی صِغَرِهٖ وَأَرْعَاهُ عَلیٰ بَعْلٍ فِی ذَاتِ یَدِهٖ ۔

حضرت ام ہانی بنت ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے نکاح کا پیغام دیا۔ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! مجھے آپ سے بے رغبتی نہیں۔ مگر مجھے یہ اچھا نہیں لگتا کہ میں نکاح کرلوں اور میرے یہ چھوٹے بچے ہیں۔ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عرب کی تمام عورتوں میں بہتر قریش کی عورتیں ہیں کہ اپنے بچے پر بچپن میں نہایت مہربان ہوتی ہیں اور شوہر کے مال کی خوب حفاظت کرتی ہیں۔

﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ابن سعد کی روایت میں اس طرح ہے۔ کہ فرماتی ہیں: مجھے سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نکاح کا پیام دیا تو میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! بیشک حضور مجھے اپنے کانوں اور اپنی آنکھوں سے زیادہ پیارے ہیں۔ اور شوہر کا حق عظیم ہے۔ میں ڈرتی ہوں کہ شوہر کا حق کہیں مجھ سے ادا نہ ہو سکے۔

نیز ابن سعد کی دوسری روایت میں ہے۔ فرماتی ہیں: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے نکاح کا پیغام دیا تو میں نے عرض کیا: میرے یہ دو بچے ہیں۔ ان میں سے ایک کو دودھ پلاتی ہوں اور دوسرے کو ساتھ سلانے کی وجہ سے مجبور ہوں۔

ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا واقعہ بھی کچھ اسی طرح ہے۔ فرماتی ہیں: میں جب بیوہ ہوئی تو مجھے سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نکاح کا پیغام دیا میں نے منع کردیا۔ پھر سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پیغام دیا اس پر بھی انکار کردیا۔ پھر

۱۵۲۰۔ تاریخ دمشق لابن عساکر ۳۱۳/۱۰ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۲۷۱/٤
شرح السنة للبغوی، ۱٦۷/۱٤ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱٤٦/۱۲،۳٤٤۱۹
التفسیر لابن کثیر، ۳۲/۲ ☆

حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پیام دیا۔ تو میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں رشک ناک عورت ہوں اور عیال دار ہوں اور میرا کوئی ولی حاضر نہیں۔

آپ کو اس بات کا خیال تھا کہ خدانخواستہ ازواج مطہرات پر مجھے رشک آئے۔ خلاصہ یہ کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کے ان عذروں پر کچھ عتاب نہ فرمایا۔ اور نہ یہ ارشاد ہوا کہ تم سنت سے منکر ہوتی ہو تم پر شرعی الزام ہے۔

بلکہ عذر سنکر انکے علاج وجواب ارشاد فرمادیئے کہ تمہارے رشک کے لئے ہم دعا فرمائینگے۔ کہ اللہ تعالیٰ اسے دور کردے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ کہ ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا باقی ازواج مطہرات رضی اللہ تعالیٰ عنہن کے ساتھ اس طرح رہتی تھیں گویا یہ ازواج ہی سے نہیں۔ صلی اللہ تعالیٰ علی بعلہن وعلیھن وبارک وسلم۔

اور فرمایا: تمہارے بچے اللہ ورسول کے سپرد ہیں۔ اور تمہارا کوئی ولی حاضر وغائب میرے ساتھ نکاح کو ناپسند نہ کرے گا۔

ابن عاصم کی روایت میں ہے۔ کہ منجملہ عذروں کے یہ بھی عرض کیا: کہ میری عمر زیادہ ہے۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میں تم سے بڑا ہوں۔

ام المؤمنین نے ۶۰ھ یا ۶۱ھ یا ۶۲ھ میں وفات پائی۔ عمر شریف چوراسی برس ہوئی۔ امام واقدی اور کثیر علماء کا یہ ہی مذہب ہے۔ اور اصابہ میں یہ ہی منقول ہے۔ یہ ہی درست ہے۔ کما فی الزرقانی۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے آخر شوال ۴ھ میں ان سے نکاح فرمایا۔ ھو الصحیح کما فی الزرقانی۔ تو جس وقت ترک نکاح کیلئے عمر زیادہ ہونے کا عذر کیا تیس سال کی نہ تھیں یہ ہی کوئی چھبیس ستائیس برس کی عمر تھی۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہا۔ یہ نکتہ بھی یاد رکھنے کے قابل ہے۔ فتاوی رضویہ ۵/۵۸۸

۱۵۲۱۔ **عن** أنس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: أَيُّمَا امْرَأَةٍ قَعَدَتْ عَلیٰ بَيْتِ أَوْلَادِهَا فَهِيَ مَعِيَ فِي الْجَنَّةِ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو عورت اپنی اولاد کی وجہ سے گھر بیٹھی رہے گی وہ جنت میں میرے

۱۵۲۱۔ کنز العمال للمتقی، ۴۵۱۳۷، ۱۶/۴۰۸

ساتھ ہوگی۔

۱۵۲۲۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : أَنَا أَوَّلُ مَنْ يَّفْتَحُ بَابَ الْجَنَّةِ، أَلَا إِنِّی أَرٰی إِمْرَأَةً تُبَادِرُنِی فَأَقُوْلُ لَهَا: مَالَكِ وَمَنْ أَنْتِ ؟ فَتَقُوْلُ :أَنَاامْرَأَةٌ قَعَدْتُ عَلٰی إِیْتَامٍ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں سب سے پہلے جنت کا دروازہ کھولوں گا۔ لیکن سنو! میں ایک عورت کو دیکھوں گا جو جنت میں داخل ہونے کی مجھ سے آگے جلدی کریگی۔ تو میں اس سے کہوں گا۔ تجھے کیا ہوا، اور تو کون ہے؟ وہ عورت عرض کرے گی: میں ایسی عورت ہوں کہ دنیا میں اپنے یتیم بچوں کی وجہ سے گھر میں بیٹھی رہی تھی۔

﴿۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا بہشت میں تشریف لیجانا بار ہا ہوگا۔ اولیت مطلقہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ خاص ہے۔ دروازہ کھلنا حضور والا کیلئے ہوگا۔ رضوان جنت عرض کریگا: مجھے یہی حکم تھا کہ حضور سے پہلے کسی کیلئے نہ کھولوں۔ حضور پر کوئی نبی مرسل بھی تقدیم نہیں پاسکتا۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہم وسلم اجمعین۔

یہ سب مضامین احادیث صحیحہ سے ثابت ہیں جن کی بعض فقیر نے اپنے رسالہ مبارکہ ''**تجلی الیقین بان نبینا سید المرسلین** ''میں ذکر کیں۔ حضور کے بعد اور بندگان خدا جائینگے دروازہ کھلا پائینگے۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پہلے فتح باب فرما چکے ہونگے۔

قال تعالیٰ: جَنَّاتُ عَدْنٍ مُفَتَّحَةً لَهُمُ الْأَبْوَابُ،

یہاں جو اس عورت کا آگے ہونا وارد ہوا یہ اور بار کے تشریف لیجانے میں ہے۔ جب اہتمام کارامت میں آمد و رفت فرماتے ہونگے نہ کہ خاص بار اول میں۔ و باللہ التوفیق۔

فتاوی ارضویہ ۵/۵۹۰

۱۵۲۲۔ المسند لابی یعلی، ۶/۱۲۵ ☆ الترغیب والترهیب للمنذری، ۳/۳٤۹
فتح الباری للعسقلانی، ۱۰/٤۳٦ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۸/۱٦۲
المطالب العالیة لابن حجر، ۲۰۳٦ ☆

(۵) جنت میں دنیوی بیوی ملے گی

۱۵۲۳۔ **عن** أم المؤمنين أم سلمة رضى الله تعالىٰ عنها قالت : بلغنى أنه ليس المرأة يموت زوجها وهو من أهل الجنة وهى من أهل الجنة ، ثم لم يتزوج بعده الا جمع الله بينهما فى الجنة ۔

ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ مجھے یہ حدیث پہونچی کہ جس عورت کا شوہر مرجائے اور وہ دونوں جنتی ہوں۔ پھر اسکے بعد عورت نکاح نہ کرے تو اللہ تعالیٰ ان دونوں کو جنت میں جمع فرمائیگا۔

﴿۵﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اسی بنا پر انہوں نے حضرت ابوسلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا تھا کہ آؤ ہم تم عہد کریں جو پہلے مرجائے دوسرا اسکے بعد نکاح نہ کرے۔ مگر یہ علم الہی میں امہات المؤمنین میں داخل ہونے والی تھیں۔ لہذا حضرت ابوسلمہ نے قبول نہ فرمایا۔

۱۵۲۴۔ **عن** سلمه بنت جابر رضى الله تعالى عنهما ان زوجها استشهد فاتت عبدالله بن مسعود رضى الله تعالىٰ عنه فقالت : انى امرأة استشهد زوجى وقد خطبنى الرجال فابيت ان اتزوج حتى القاه ،فترجولى ان اجتمعت انا وهو ان اكون من ازواجه ، قال : نعم ، فقال له رجل : مارأينا ك نقلت هذا مذقاعدناك ، قال :انى سمعت رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم يقول : اِنَّ أَسرَعَ أُمَّتِى لى لُحُوقًا فِى الْجَنَّةِ اِمْرَأَةٌ مِنْ أَحْمَسَ ۔

حضرت سلمہ بنت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ انکے شوہر شہید ہوگئے تو یہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا: میرے شوہر شہید ہو چکے ہیں۔ اور مجھے بہت سے لوگوں نے نکاح کا پیام دیا ہے۔ لیکن میں نے شادی کرنے سے انکار کردیا ہے۔ کہ میری ملاقات ان سے ہوگی۔ تو کیا آپ میرے لئے امید

۱۵۲۳۔ الطبقات الكبرى لابن سعد، ☆

۱۵۲۴۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۴۰۳/۱ ☆ مجمع الزوائد للهيثمى، ۲۹۶/۵

كنز العمال للمتقى، ۳۴۴۱۴، ۱۴۵/۱۲ ☆ جمع الجوامع للسيوطى، ۶۱۸۲

کرتے ہیں کہ اگر ہم دونوں جنت میں جمع ہوئے تو میں انکی بیوی ہونگی؟ آپ نے فرمایا: ہاں، وہاں ایک مرد جو موجود تھے انہوں نے کہا: ہم نے اس طرح کی کوئی بات آپ کی مجلس میں اب تک نہیں سنی جب سے ہم نے آپ کی صحبت اختیار کی ہے۔ آپ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا۔ میری امت میں سے وہ عورت جلد جنت میں پہونچے گی جس کا شوہر میدان جنگ میں شجاعت کے جوہر دیکھا کر شہید ہوا ہوگا۔

﴿٦﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

حضرت سید سعید شہید سیدنا امام حسین صلی اللہ تعالیٰ علی جدہ الکریم وعلیہ وبارک وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت رباب بنت امرئ القیس کہ حضرت علی اصغر وحضرت سکینہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی والدہ ماجدہ ہیں۔ بعد شہادت امام مظلوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ بہت شرفائے قریش نے انہیں پیام نکاح دیا۔ آپ نے فرمایا: میں وہ نہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد کسی کو اپنا خسر بناؤں۔ جب تک زندہ رہیں نکاح نہ کیا۔

مرثیہ حضرت امام انام رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں فرماتی ہیں۔

واللہ لاابتغی صھر بصھر کم۔ حتی اغیب بین الرمل و الطین

خدا کی قسم! میں تمہارے رشتہ کے بعد کسی سے رشتہ نہ چاہوں گی۔ یہاں تک کہ ریت اور مٹی میں دفن کردی جاؤں۔ ذکرہ ھشام بن الکلبی۔

بلکہ علامہ ابو القاسم عماد الدین محمود ابن احمد فارابی ایک واقعہ ایک صحابیہ کا نقل کرتے ہیں۔ کہ ایک بی بی رباب نامی رضی اللہ تعالیٰ عنہا ایک شخص عمرو نامی کی زوجہ تھیں۔ انکے آپس میں عہد ہو لیا تھا کہ جو پہلے مرے دوسرا تادم مرگ نکاح نہ کرے۔ عمرو کا انتقال ہوا۔ رباب ایک مدت تک بیوہ رہیں۔ پھر انکے باپ نے نکاح کردیا۔ اسی رات اپنے پہلے شوہر کو خواب میں دیکھا۔ انہوں نے کچھ شعر اس معاملہ کی شکایت میں پڑھے۔

یہ صبح کو خائف وترساں اٹھیں۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے حال عرض کیا: آپ نے حکم دیا کہ مرتے دم تک تنہائی سے جی بہلائیں اور اس شوہر کو حکم دیا کہ انہیں چھوڑ دیں۔

انہوں نے چھوڑ دیا۔ الاصابہ فی تمیز الصحابہ۔

فتاوی رضویہ ۵/۵۸۹

(۶) بالغہ کی شادی میں جلدی کرو

۱۵۲۵۔ **عن** أمیر المؤمنین عمر الفاروق الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: مَکْتُوبٌ فِی التَّوْرَاۃِ مَنْ بَلَغَتْ لَہٗ ابْنَۃٌ اثْنَتیٰ عَشْرَۃَ سَنَۃً فَلَمْ یُزَوِّجْھَا فَأَصَابَتْ اِثْمًا فَاِثْمُ ذٰلِکَ عَلَیْہِ۔

امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ توارت شریف میں فرماتا ہے: جس کی بیٹی بارہ برس کی عمر کو پہونچی اور اس نے اس کا نکاح نہ کیا، پھر یہ لڑکی گناہ میں مبتلا ہوئی تو اس کا گناہ اس شخص پر ہے۔

﴿۷﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

جب کنواری لڑکیوں کے بارے میں یہ حکم ہے بیاہیوں کا معاملہ تو اور سخت ہے کہ دختران دوشیزہ کو حیا بھی زائد ہوتی ہے گناہ میں تفضیح کا خوف بھی زائد۔ اور خود بھی اس لذت سے آگاہ نہیں۔ صرف ایک طبعی طور پر ناواقفانہ خطرات دل میں گزرتے ہیں۔ اور جب آدمی کسی خواہش کا لطف ایک بار پاچکا تو اب اسکا تقاضہ رنگ دگر پر ہوتا ہے۔ اور ادھر نہ ایسی حیا اور نہ وہ خوف واندیشہ۔ اللہ عزوجل مسلمانوں کو ہدایت بخشے۔

فتاوی رضویہ ۵/۵۸۰

(۷) عاقلہ بالغہ کو اپنے نفس کا اختیار ہے

۱۵۲۶۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قال رسول اللہ

۱۵۲۵۔ کنز العمال للمتقی، ۴۵۴۱۲، ۱۶/۴۵۶ ☆ اتحاف السادۃ للزبید، ۲۷۴

الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۵۰۱ ☆ شعب الایمان، للبیھقی،

۱۵۲۶۔ الصحیح لمسلم، باب استیذان الثیب فی النکاح، ۱/۴۵۵

الجامع للترمذی، باب ما جاء ان لا یخطب الرجل علی خطبہ ا-۸، ۱/۱۳۵

السنن للنسائی، باب استیذان البکر فی نفسھا، ۲/۶۳

المسند لاحمدبن حنبل، ۱/۲۱۹ ☆ السنن للدارمی، ۲/۱۳۸

اتحاف السادۃ للزبیدی، ۵/۳۲۶ ☆ السنن الکبری للبیھقی، ۷/۱۱۵

السنن لسعید بن منصور، ۵۶۷ ☆ المصنف لعبد الرزاق، ۱۰۲۸۶، ۶/۱۴۳

شرح السنۃ للبغوی، ۹/۳۰ ☆ مشکوۃ المصابیح للتبریزی، ۳۱۲۷

نصب الرایۃ للزیلعی، ۳/۱۸۲ ☆ المصنف لابن ابی شیبۃ، ۴/۱۳۶

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اَلْاَیِّمُ اَحَقُّ بِنَفْسِهَا مِنْ وَّلِیِّهَا وَالْبِکْرُ تُسْتَاذَنُ فِی نَفْسِهَا وَ اِذْنُهَا صُمَاتُهَا۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عاقلہ بالغہ ولی کے مقابلہ میں اپنے نفس کی زیادہ حق دار ہے۔ اور دوشیزہ سے اسکے نفس کا اذن لیا جائے گا۔ اور اسکا سکوت بھی اذن ہے۔

﴿۸﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ظاہر ہے کہ عورت سے اذن جبھی لیا جاتا ہے کہ عاقلہ بالغہ ہو۔ اور بے شک عاقلہ بالغہ کا اذن شرعا معتبر، اور بے شک دوشیزہ کا سکوت بھی اذن ہے۔ مگر یہ اسی وقت ہے جبکہ ولی اقرب اس سے اذن لے ورنہ مجرد خاموشی اذن نہ ٹھہرے گی۔ اور بے شک اکثر لوگ جو وکیل کئے جاتے ہیں اجنبی یا ولی بعید ہوتے ہیں۔ تو ایسی حالت میں اگر انہوں نے اذن لیا اور دوشیزہ نے سکوت کیا تو سرے سے انہیں کے لئے وکالت ثابت نہ ہوئی۔ اور اگر اس نے صاف ہوں کہہ دیا۔ یا ولی اقرب کے اذن لینے پر سکوت کیا تو اس کے لئے وکالت حاصل ہوگئی۔

فتاوی رضویہ ۵/۱۰۳

(۸) کسی کے پیغام نکاح پر پیغام نہ دو

۱۵۲۷۔ **عن** أبی هریرة رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

۱۵۲۶۔	تاریخ بغداد للخطیب،	۵/۱۱۹	☆	شرح معانی الآثار للطحاوی،	۳/۱۱
	جامع مسانید ابی حنیفة ،	۲/۱۱۹	☆	السنن للدار قطنی،	۳/۲۴۲
۱۵۲۷۔	الجامع الصحیح للبخاری،			لا یخطب علی خطبة اخیه ،	۲/۷۷۲
	السنن لابی داؤد ، النکاح ،			باب فی کراهیة ان یخطب الرجل علی خطبة اخیه	۱/۲۸۴
	السنن للنسائی،			باب النهی ان یخطب الرجل علی خطبة اخیه،	۲/۶۱
	المسند لاحمد بن حنبل ،	۲/۵۰۸	☆	اتحاف السادة للزبیدی،	۶/۵۶
	مسند ابی حنیفة ،	۲/۱۶	☆	المعجم الکبیر للطبرانی،	۷/۲۶۲
	کنز العمال للمتقی، ۴۴۶۱۵،	۱۶/۳۰۵	☆	مشکوة المصابیح للتبریزی،	۳۱۴۴
	المطالب العالیة لابن حجر،	۳۰۳۹	☆	شرح معانی الآثار للطحاوی،	۳/۴
	فتح الباری للعسقلانی،	۹/۱۹۸	☆	الدر المنثور للسیوطی،	۶/۹۲
	المغنی للعراقی،	۲/۳۷	☆	الکامل لابن عدی،	۵/۳۲۸
	ارواء الغلیل للالبانی،	۶/۲۲۸	☆		

علیه وسلم : لَایَخطُبُ الرَّجُلُ عَلیٰ خِطبَةِ أخِیهِ حَتّٰی یَنکِحَ أوْ یَترُکَ ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کوئی شخص اپنے بھائی کے پیام پر پیام نہ دے جب تک کہ وہ نکاح نہ کرے یا اس رشتہ کو ختم نہ کردے۔ فتاوی رضویہ ۵/۵۷۷

۱۵۲۸۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : لَایَخطُبُ الرَّجُلُ عَلیٰ خِطبَةِ أخِیهِ وَلَایَسُمِ الرَّجُلُ عَلیٰ سَوْمِ أخِیهِ ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کوئی شخص اپنے بھائی کے پیغام نکاح پر پیغام نہ دے۔ اور کوئی شخص اپنے بھائی کے بھاؤ پر بھاؤ نہ لگائے۔

(۹) متعہ حرام ہے

۱۵۲۹۔ **عن** سبرة بن معبد الجهنی رضي الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : یَا أیُّهَا النَّاسُ ! اِنّی کُنتُ اَذِنتُ لَکُم فِی الْاِسْتِمْتَاعِ مِنَ النِّسَآءِ ، وَاِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ قَدْ حَرَّمَ ذٰلِکَ اِلیٰ یَوْمِ الْقِیَامَةِ ۔

حضرت سبرہ بن معبد جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے لوگو! میں نے تمہیں متعہ کی اس سے پہلے اجازت دی تھی۔ اور اب بیشک اللہ تعالیٰ نے متعہ قیامت تک کیلئے حرام فرمادیا۔

۱۵۲۸۔ الصحیح لمسلم ، باب تحریم الخطبة ، ۱/۴۵۴
السنن لابن ماجه ، لا یخطب الرجل ، ۱/۱۳۵
المسند لاحمد بن حنبل ، ۶/۵۰۸ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۶/۵۶
کنز العمال للمتقی، ۴۴۶۱۵، ۱۶/۳۰۵ ☆ المغنی للعراقی، ۲/۳۷
۱۵۲۹۔ الصحیح لمسلم ، باب المتعة ، ۱/۴۵۱ ☆
السنن للدارمی، ۲/۱۴۰ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۷/۲۰۳
شرح السنة للبغوی، ۹/۱۰۰ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۲/۱۴۰
کنز العمال للمتقی، ۴۴۷۵۳، ۱۶/۳۲۸ ☆ نصب الرایة للزیلعی، ۳/۱۷۷
تلخیص الحبیر لابن حجر ، ۳/۱۵۵ ☆ التفسیر للبغوی ، ۱/۵۰۶
فتح الباری للعسقلانی، ۹/۱۷۰ ☆ التفسیر لابن کثیر ، ۲/۲۲۶
السلسلة الصحیحة للالبانی، ۳۸۱ ☆ زاد المسیر لابن الجوزی، ۲/۵۳

۱۵۳۰۔ **عن** أمير المؤ منين علي المرتضى كرم الله تعالىٰ وجهه الكريم قال : ان النبي صلى الله تعالىٰ عليه وسلم نهى عن نكاح المتعة يوم خيبر وعن لحوم الحمر الاهلية ۔

امیر المؤمنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے متعہ سے غزوۂ خیبر کے دن منع فرمایا اور گدھے کے گوشت سے بھی۔

۱۵۳۱۔ **عن** عبد الله بن عباس رضي الله تعالىٰ عنهما قال : انما المتعة في اول الاسلام ،كان الرجل يقدم البلد ليس له بها معرفة ، فيتزوج المرأة بقدر مايرى أنه يقيم فتحفظ له متعة وتصلح له شيئه حتى اذا نزلت الآيه . اِلَّا عَلىٰ اَزْوَاجِهِمْ اَوْمَامَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ ،قال ابن عباس : فكل فرج سواهما فهو حرام ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ متعہ ابتدائے اسلام میں جائز تھا۔ مرد کسی شہر میں جاتا جہاں کسی سے جان پہچان نہ ہوتی تو کسی عورت سے اتنے دنوں کیلئے عقد کرلیتا جتنے روز اسکے خیال میں وہاں ٹھہرنا ہوتا۔ وہ عورت اسکے اسباب کی حفاظت ،اسکے کاموں کی درستگی کرتی۔ جب یہ آیت کریمہ نازل ہوئی ''سب سے اپنی شرمگاہیں محفوظ رکھوسوا بیویوں اور کنیزوں کے'' اس دن سے ان دو کے سوا تمام شرمگاہیں حرام ہوگئیں۔

۱۵۳۲۔ **عن** جابر بن عبد الله الانصاري رضي الله تعالىٰ عنه قا ل : تمتعنا نسوة في غزوة تبوك ، فجاء رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فنظر اليهن وقال : من هؤلاء النسوة ؟ قلنا : يارسول الله ! نسوة تمتعناهن، قال : فغضب رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم حتى احمر ت وجنتاه وتمعر وجهه وقام فيناخطيبا،فحمدالله واثنى عليه ،ثم نهى عن المتعة ۔

حضرت جابر بن عبداللہ انصاری اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ غزوہ تبوک میں ہم نے کچھ عورتوں سے متعہ کیا۔ اسی درمیان سرکار دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہم میں تشریف

۱۵۳۰۔ الجامع للترمذی، باب فی النکاح ، المتعة ، ۱۳۳/۱

۱۵۳۱۔ نصب الرایة للزیلعی، ۱۷۹/۳

لائے اور ان عورتوں کو دیکھ کر ارشاد فرمایا: یہ عورتیں کون ہیں؟ ہم نے عرض کیا: یارسول اللہ! ان سے ہم نے متعہ کیا ہے۔ یہ سن کر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے غضب فرمایا یہاں تک کہ دونوں رخسار مبارک سرخ ہوگئے اور چہرۂ مبارک کا رنگ بدل گیا۔ اسی وقت ہمارے درمیان کھڑے ہوکر خطبہ شروع کر دیا اور حمد وثنا کے بعد متعہ کا حرام ہونا بیان فرمایا۔

فتاوی رضویہ ۳۴۳/۵

(۱۰) حضرت سیدہ فاطمہ کا نکاح

۱۵۳۳۔ **عن** أنس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال : جاء ابوبكر ثم عمر رضى الله تعالىٰ عنهما يخطبان فاطمة الى النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فسكت ولم يرجع اليهما شيئا ،فانطلقا الى على رضى الله تعالىٰ عنه بامر انه يطلب ذلك ، قال على كرم الله تعالىٰ وجهه الكريم فنبهانى لأمر كنت عنه غافلا ،فقمت اجر ردائى حتى أتيت النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فقلت :تزوجنى فاطمة ، قال : عندك شئ ؟ فقلت : فرسى وبدنى، قال : أَمَّا فَرَسُكَ فَلَابُدَّلَكَ مِنهَا ، وَأَمَّابُدنُكَ فَبِعهَا، فَبِعتُهَا بِأَربَعِ مِاَةٍ وَثَمَانِينَ دِرهَمًا ،فجئته بها فوضعتها فى حجره صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فقبض منها قبضة فقال : أَى بِلَالُ ! اِبتَغ بِهَا لَنَا طِيبًا، وامرهم ان يجهزوها ،فجعل لها سرير مشروط ووسادة من أُدم حشوها ليف ، وقال لعلى : اِذَا أَتَتكَ فَلَا تُحدِثُ شَيئًا حَتّٰى آتِيَكَ، فجاء ت مع أُم أيمن حتى قعدت فى جانب البيت وأنا فى جانب ،وجاء رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم الحديث ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صدیق اکبر اور حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما یکے بعد دیگرے سرکار کی خدمت میں حضرت فاطمہ کے بارے میں پیغام نکاح لیکر حاضر ہوئے۔ لیکن سرکار نے دونوں حضرات کو کوئی جواب نہیں دیا بلکہ دونوں مواقع پر سکوت فرمایا: تو یہ دونوں حضرات حضرت علی کے پاس تشریف لائے اور اسی بابت ان سے کہا: حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم فرماتے ہیں: ان دونوں حضرات نے مجھے ایسی چیز سے باخبر کیا جسکی طرف میری کوئی توجہ ہی نہیں تھی۔ لیکن ان دونوں حضرات

۱۵۳۳۔ السنن لابی داؤد، کتاب النکاح، ۲۸۹/۱
کنز العمال للمتقی، ۳۷۷۵۵، ۶۸۴/۱۳ ☆ موارد الظمئان للهیثمی، ۲۲۲۵

کے کہنے پر میں بے ساختہ اٹھ کھڑا ہوا اور جذبات سے مغلوب بارگاہ رسالت میں اس طرح حاضر ہوا کہ میری چادر زمین پر گھسٹ رہی تھی۔ میں نے عرض کیا: فاطمہ کی شادی مجھ سے فرمادیں۔ سرکار نے فرمایا: تمہارے پاس کچھ ہے؟ میں نے کہا: میرے پاس ایک گھوڑا اور ایک اونٹ ہے۔ سرکار نے فرمایا: گھوڑا تو تمہارے لئے ضروری ہے۔ لیکن اونٹ کو فروخت کردو۔ چنانچہ چار سو اسی درہم میں اس کو میں نے فروخت کردیا اور ان دراہم کو لیکر سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوگیا۔ حضور نے ان میں سے کچھ دراہم لئے اور حضرت بلال کو دیتے ہوئے فرمایا: کہ اس سے خوشبو خرید لاؤ۔ اور صحابہ کرام کو حکم دو کہ فاطمہ کیلئے جہیز تیار کریں۔ تو سرکار کی صاحبزادی کا جہیز ایک بنی ہوئی چارپائی اور تکیہ جس میں کھجور کی چھال بھری تھی تیار کیا گیا پھر حضرت علی سے سرکار نے فرمایا: اس وقت تک کوئی نئی بات پیش نہ آئے جب تک میں تمہارے پاس نہ پہونچ جاؤں۔ پھر حضرت فاطمہ رخصت ہو کر حضرت ام ایمن کے ساتھ آئیں اور گھر کے ایک کنارے تشریف فرما ہوئیں۔ اور میں دوسری جانب میں مقیم ہوا کہ اتنے میں سرکار تشریف لے آئے۔ فتاوی رضویہ ۵/۴۹۴

(۱۱) ام المؤمنین حضرت عائشہ کا نکاح

۱۵۳٤۔ **عن** أم المؤمنين عائشة الصديقة رضى الله تعالىٰ عنها ، ان النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم تزوجها و هى بنت سبع سنين و زفت اليه وهى بنت تسع سنين و لعبها معها ، و مات عنها وهى بنت ثمانى عشرة۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے آپ سے نکاح فرمایا تو آپ کی عمر سات سال تھی اور جب رخصت ہوئیں تو عمر نو سال تھی یہاں تک کہ آپ کے کھلونے ساتھ میں گئے تھے۔ اور جب سرکار کا وصال اقدس ہوا تو عمر اٹھارہ سال کی تھی۔ فتاوی رضویہ ۵/۵۹۱

(۱۲) لڑکا بالغ ہوجائے تو نکاح کردو

۱۵۳۵۔ **عن** عبد الله بن عباس رضى الله تعالىٰ عنهما قال : قال رسول الله صلى

۱۵۳٤۔ الصحیح لمسلم، باب جواز تزویج الاب البکر، ۱/٤٥٦

۱۵۳۵۔ مشکوۃ المصابیح للتبریزی، ۳۱۳۸

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم :مَنْ وُلِدَ لَهٗ وَلَدٌ فَلْيُحْسِنْ اِسْمَهٗ وَ اَدَّبَهٗ ، فَاِذَا بَلَغَ فَلْيُزَوِّجْهُ، فَاِنْ بَلَغَ وَ لَمْ يُزَوِّجْهُ فَاَصَابَ اِثْمًا فَاِنَّمَا اِثْمُهٗ عَلٰى اَبِيْهِ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کے کوئی بچہ پیدا ہووہ اسکا اچھا نام رکھے اور اسے اچھا ادب دے، پھر جب بالغ ہواس کا نکاح کردے۔ اور اگر وہ بالغ ہوا اور یہ اسکا نکاح نہ کرے اور اس سے کوئی گناہ صادر ہو تو بات یونہی ہے کہ اسکا گناہ اس کے باپ پر ہے۔

﴿۹﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اور باپ پر گناہ ہونے سے یہ لازم نہیں آتا کہ اولاد پر نہ ہو جبکہ وہ مکلف ہو۔ خود حدیث میں بیان فرمایا: فاصابت اثما ، اور فاصاب اثما ۔ کہ گناہ کی نسبت لڑکی اور لڑکے کی طرف بھی ہے۔

فتاوی رضویہ ۵/

(۱۳) حضرت سلیمان علیہ السلام کی نوے یا سو بیویاں تھیں

۱۰۳۶۔ **عن** أبی هريرة رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : قَالَ سُلَيْمَانُ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ والسَّلَامُ لَاَطُوْفَنَّ اللَّيْلَةَ عَلٰى تِسْعِيْنَ اِمْرَاَةً (وَفِی روایة) بِمِاَةِ اِمْرَاَةٍ كُلُّهُنَّ تَاتِی بِفَارِسٍ يُجَاهِدُ فِی سَبِيْلِ اللّٰهِ، فَطَافَ عَلَيْهِنَّ جَمِيْعًا فَلَمْ تَحْمِلْ مِنْهُنَّ اِلَّا اِمْرَاَةٌ وَّاحِدَةٌ جَآءَ تْ بِشِقِّ رَجُلٍ ، وَاَيْمُ اللّٰهِ الَّذِی نَفْسِی مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَو قَالَ: اِنْ شَآءَ اللّٰهُ لَجَاهَدُوْا فِی سَبِيْلِ اللّٰهِ اَجْمَعُوْنَ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سلیمان علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: قسم ہے آج کی رات میں نوے اور ایک روایت میں سو عورتوں پر طواف کرونگا کہ ہر ایک سے ایک سوار پیدا ہوگا جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرے۔ پھر آپ نے ان پر طواف کیا تو صرف ایک بیوی حاملہ ہوئیں اور ان سے بھی کامل اعضاء والا بچہ نہ پیدا ہوا۔ حضور نے فرمایا: قسم بخدا، اگر آپ انشاء اللہ کہہ لیتے تو بیویوں سے مجاہدین ہی پیدا ہوتے۔

فتاوی رضویہ حصہ دوم ۸۰/۹

۱۰۳۶۔

۲۔ مہر

(۱) مہر کا بیان

۱۵۳۷۔ **عن** أمیر المؤمنین عمر الفاروق الاعظم رضی الله تعالیٰ عنه قال: ماعلمت رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم نکح شیئا من نسائه ، و لا انکح شئیا من بناته علی أکثر من اثنتی عشرة أوقیه۔

امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نہیں جانتا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ازاج مطہرات میں سے کسی سے بارہ اوقیہ (تقریباً پانچ سو درہم) سے زیادہ پر نکاح کیا۔ اور نہ اپنی بنات طیبات میں سے کسی کا اس سے زیادہ پر نکاح کیا۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

لیکن ام المؤمنین حضرت ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت ابی سفیان خواہر حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کہ انکا مہر ایک روایت پر چار ہزار درہم تھا۔ جیسا کہ سنن ابی داؤد میں ہے۔

۱۵۳۸۔ **عن** عروہ رضی الله تعالیٰ عنه عن ام حبیبه رضی الله تعالیٰ عنها انها کانت تحت عبید الله بن جحش فمات بارض الحبشة فزوجها النجاشی النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم وامهر ها عنه اربعة آلاف ،وبعث بها الی رسو ل الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم مع شرحبیل بن حسنة ،قال ابو داؤد :وحسنة هی امه۔

حضرت عروہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت ام المؤمنین ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ آپ پہلے حضرت عبید اللہ بن جحش کے نکاح میں تھیں۔ انکا وصال حبشہ میں ہوگیا۔ تو وہاں کے بادشاہ حضرت اصحمہ نجاشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپکو حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نکاح میں چار ہزار درہم کے عوض دیدیا۔ اور حضرت شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ آپکی خدمت میں بھیج دیا۔ ابو داؤد کہتے ہیں: حسنہ حضرت شرحبیل کی

۱۵۳۷۔ السنن لابن ماجه ، باب صداق النساء ، ۱۳۵/۱

۱۵۳۸۔ السنن لابی داؤد ، باب الصداق، ۲۸۷/۱

والدہ کا نام ہے۔

دوسری روایت میں چار ہزار دینار تھا۔ جیسا کہ حاکم نے مستدرک میں روایت کر کے اسکو صحیح قرار دیا۔ اور امام ذہبی نے اسکو باقی رکھا۔

لیکن یہ سب کچھ ہماری پیش کردہ حدیث کے خلاف نہیں جو ہم نے حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی۔ کیونکہ یہ چار ہزار کا مہر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جانب سے نہیں تھا۔ بلکہ شاہ حبشہ حضرت نجاشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف سے تھا۔

اور حضرت بتول زہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا مہر اقدس چار سو مثقال چاندی تھا۔ جیسا کہ مرقات، مواہب لدنیہ اور روضۃ الاحباب میں منقول ہے۔ درہم شرعی کا وزن ۳/ماشہ ۱-۵۱ سرخ چاندی ہے۔ اور دینار ایک مثقال یعنی چار ماشہ سونا۔ یہ ہی وزن سبعہ ہے۔ یعنی سات مثقال وزن میں برابر دس درہم کے۔ اور باعتبار قیمت ایک دینار شرعی دس درہم کا تھا۔

فتاوی رضویہ ۵/۴۸۶

۱۵۳۹۔ **عن** أبی سلمة رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : سألت أُم المؤمنین عائشة الصدیقة رضی اللہ تعالیٰ عنها کم کان صداق النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم؟ قالت : کان صداقه لأزواجه ثنتی عشرة أوقیه و نش ، قالت أتدری ، ما النش ؟ قلت: لا ، قالت : نصف أوقیة ، فتلك خمس مأة دراهم۔

حضرت ابوسلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مہر کے بارے میں دریافت کیا تو فرمایا: سرکار کا مہر ساڑھے بارہ اوقیہ چاندی (پانچ سو درہم) تھا۔ ام المؤمنین نے فرمایا: نش جانتے ہو کسے کہتے ہیں؟ میں نے کہا: نہیں۔ فرمایا: نصف اوقیہ کو کہتے ہیں۔ تو یہ پانچ سو درہم ہوئے۔

فتاوی رضویہ ۵/۴۸۶

۱۵۳۹۔ الصحیح لمسلم، کتاب النکاح، ۲/۴۵۸

(٢) مہر سیدہ فاطمہ

١٥٤٠ - **عن** عبدالله بن عباس رضى الله تعالىٰ عنه قال: لما تزوج على فاطمة رضى الله تعالىٰ عنها قال له رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم اعطها شيئا، قال: ماعندى شئ، قال: أَيْنَ دِرْعُكَ الْحَطِيْمَةُ ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کا نکاح حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے علی! تم فاطمہ کو بطور مہر کچھ ادا کرو۔ حضرت علی نے عرض کیا: یارسول اللہ میرے پاس کچھ نہیں جو میں پیش کروں۔ سرکار نے فرمایا: تمہاری وہ زرہ کیا ہوئی جو حطیمہ کی بنی ہوئی ہے۔

١٥٤١ - **عن** رجل من أصحاب النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ان عليا كرم الله تعالىٰ وجهه الكريم لما تزوج فاطمة بنت رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم أرادأن يدخل بها فمنعه رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم حتى يعطيها شيئا، فقال: يارسول الله! ليس لى شئ، فقال له النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: أَعْطِهَا دِرْعَكَ! فأعطاها درعه ثم دخل بها ۔

ایک صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم نے جب حضرت فاطمہ زہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے نکاح کیا اور دخول کا ارادہ کیا تو سرکار نے منع فرمایا۔ کہ پہلے بطور مہر کچھ ادا کرو۔ آپ نے عرض کیا: یارسول اللہ! میرے پاس کچھ نہیں ہے۔ اس پر حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اپنی زرہ دیدو! تو حضرت علی نے زرہ دی پھر دخول واقع ہوا۔

١٥٤٠ - السنن لابى داؤد، باب الرجل يدخل امراته، ٢٨٩/١
السنن للنسائى، باب تحلة الخلوة، ٧٦/٢
السنن الكبرى للبيهقى، ٢٣٤/٧ ☆ تاريخ بغداد للحطيب، ٢٨٣/٤
دلائل النبوة للبيهقى، ١٦١/٣ ☆ مجمع الزوائد للهيثمى، ٢٨٣/٤
كنز العمال للمتقى، ٢٦٣٧٩، ١١٧/١٣ ☆ السنن لسعيد بن منصور، ٦٠٠
١٥٤١ - السنن لابى داؤد، باب الرجل يدخل امراته، ٢٨٩/١
السن الكبرى للبيهقى، ٢٥٢/٧ ☆ المعجم الكبير للطبرانى، ٣٥٥/١١
المصنف لابن ابى شيبة، ١٩٩/٤ ☆

١٥٤٢۔ **عن** نجيح رضى الله تعالىٰ عنه عن رجل سمع عليا كرم الله تعالىٰ وجهه الكريم يقول : اردت ان اخطب الى رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ابنته فقلت : والله مالى من شئ ثم ذكرت صلته وعائدته ،فخطبتها اليه ،فقال : وهل عندك شئ ،قلت : لا ،قال : وَأَيْنَ دِرْعُكَ الْحَطِيمَةُ الَّتِى أَعْطَيْتُكَ يَوْمَ كَذَا وَكَذا، قلت :هو عندى ،قال: أَعْطِهَا إِيَّاهَا ۔

حضرت نجیح رضی اللہ تعالیٰ عنہ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین میں سے ایک صاحب سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کو فرماتے سنا: کہ میں نے ارادہ کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صاجزادی کے بارے میں پیغام دوں ۔ لیکن خدا کی قسم! میرے پاس کچھ نہیں تھا۔ پھر مجھے حضور کی صلہ رحمی اور نوازشات یاد آئیں اور میں نے پیغام دیا تو سرکار نے فرمایا: تمہارے پاس کچھ ہے۔ میں نے کہا نہیں۔ سرکار نے ارشاد فرمایا: تمہاری وہ زرہ کہاں ہے جو میں نے تم کو فلاں دن دی تھی؟ میں نے عرض کیا: وہ میرے پاس ہے۔ فرمایا: وہی مہر میں ادا کردو۔

١٥٤٣۔ **عن** على المرتضى كرم الله تعالىٰ وجهه الكريم رضى الله تعالىٰ عنه انه خطب فاطمة رضى الله تعالىٰ عنها ،فقال له النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : هَلُ عِنْدَكَ مِنُ شَىُءٍ ، قلت : لا ، قال : فَمَافَعَلَتَ الدِّرُعَ الَّتِى سَلَحْتُكَهَا ،يَعُنِى مِنُ مَّغَانِمِ بَدْرٍ ۔

حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت فاطمہ زہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بارے میں پیغام دیا تو حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تمہارے پاس کچھ ہے؟ میں نے کہا: نہیں۔ تو سرکار نے فرمایا: تم نے اس زرہ کا کیا کیا جو میں نے تم کو غزوہ بدر کے مال غنیمت سے دی تھی۔

١٥٤٤۔ **عن** أنس رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه

١٥٤٢۔ المسند لاحمد بن حنبل، ٨٠/١

١٥٤٣۔ السيرة الكبرى لابن اسحقاق۔

١٥٤٤۔ مجمع الزوائد للهيثمى، ٢٠٤/٩ ☆ جمع الجوامع للسيوطى، ٤٧١٠
كنز العمال للمتقى، ٣٢٨٩١، ٦٠٠/١١ ☆ اللالى الصنوعة للسيوطى، ٢٠٥/١
المعجم الكبير للطبرانى، ١٩٤/١٠ ☆ ميزان الاعتدال، ٥٢٨٠

وسلم : إِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ أَمَرَنِی أَنْ أُزَوِّجَ فَاطِمَةَ مِنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِی طَالِبٍ ،رَضِیَ اللّٰه تعالیٰ عنهُ ، فَاشْهَدُوْا إِنِّی قَدْ زَوَّجْتُهُ عَلیٰ أَرْبَعِ مِأةِ مِثْقَالٍ فِضَّةً إِنْ رَضِیَ بِذٰلِكَ عَلِیٌّ ،ثم دعا النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم بطبق من بسر ،ثم قال : إِنْتَهِبُوْا ! فانتهبنا ،ودخل علی فتبسم النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فی وجهه ،ثم قال : إِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ أَمَرَنِی أَنْ أُزَوِّجَكَ فَاطِمَةَ عَلیٰ أَرْبَعِ مِأةِ مِثْقَالِ فِضَّةٍ ،أَرَضِيْتَ بِذٰلِكَ ؟ فقال: قد رضیت بذلك ،یارسول الله ! فقال صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : جَمَعَ اللّٰهُ شَمْلَكُمَا وَأَعَزَّجَدَّكُمَا وَبَارَكَ عَلَيْكُمَا وَأَخْرَجَ مِنْكُمَا كَثِيْرًا طَيِّبًا، قال انس: فوالله! لقد اخرج منهما الكثیر الطیب ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا کہ میں فاطمہ کی شادی علی ابن طالب سے کردوں۔ لہذا تم سب حضرات گواہ رہو کہ میں نے فاطمہ کو علی کے نکاح میں چارسو مثقال چاندی کے عوض دیا اگر علی اس سے راضی ہوں۔ پھر حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک طبق کھجوریں منگائیں اور فرمایا: لوٹ لو۔ لہذا ہم سب نے وہ کھجوریں لوٹ لیں۔ اسکے بعد حضرت علی داخل ہوئے تو سرکار مسکرائے اور فرمایا: اے علی! مجھے اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ حکم ملا ہے کہ میں فاطمہ کو تمہارے نکاح میں چارسو مثقال چاندی کے عوض دیدوں، تو کیا تم اس سے راضی ہو؟ حضرت علی نے عرض کیا میں راضی ہوں یارسول اللہ! پھر سرکار دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ تم دونوں کی چادر کو جمع فرمائے، تمہارے خاندان کو عزت دے، تم میں برکت رکھے، اور تم سے خیر کثیر کو عالم میں پھیلائے۔ حضرت انس فرماتے ہیں: قسم خدا کی! سرکار کی یہ دعا ایسی دعا قبول ہوئی کہ دونوں پاک ہستیوں سے اللہ تعالیٰ نے خیر کثیر کو عالم میں خوب خوب عام فرمایا۔

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

مہر اقدس سیدۃ النساء بتول زہراء صلی اللہ تعالیٰ علی ابیہا الکریم وعلیہا وسلم میں روایات بظاہر مختلف ہیں۔ مگر بتوفیق اللہ تعالیٰ ان سب میں تطبیق بروجہ نفیس ودقیق حاصل ہے۔

۱۵۴۴۔ تنزیه الشریعة لابن عراق، ۴۱۰/۱ ☆ لسان المیزان لابن حجر، ۱۲۶/۴
الموضوعات لابن الجوزی، ۴۱۵/۱ ☆ الفوائد المجموعة ، ۳۹۰

مندرجہ بالا تفصیل سے معلوم ہوا کہ اس بارے میں روایات مستندہ معتد بہا تین ہیں۔

(۱) یہ کہ مہر مبارک درم و دینار نہ تھے بلکہ ایک زرہ کہ حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت امیر المؤمنین مولی المسلمین کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کو عطا فرمائی تھی۔ وہی مہر میں دی گئی۔

(۲) یہ کہ چار سو اسی درہم تھے۔

(۳) یہ کہ چار سو مثقال چاندی۔

انکے علاوہ جو اقاویل مجہولہ ہیں کہ پانسو درم مہر تھا۔ یا چالیس مثقال سونا۔ سب بے اصل ہیں۔

اب بتوفقیہ تعالیٰ توفیق سنئے!

پہلی دو روایتوں میں وجہ تطبیق ظاہر ہے کہ مہر میں زرہ دی کہ چار سو اسی کو بکی۔ اب چاہے زرہ کہیئے خواہ اتنے درم۔ حافظ محب الدین احمد بن عبد اللہ طبری نے دونوں روایات میں اسی طرح توفیق کی۔ اور روایت ثالثہ سے انکی توفیق یوں ہے کہ حدیث زرہ کو ہمارے علمائے کرام نے مہر معجل پر محمول فرمایا جو وقت زفاف اقدس ادا کیا۔ ملا علی قاری اور محقق علی الاطلاق نے اسی کو بیان فرمایا۔ کہ اہل عرب کی عادت یہ ہی تھی کہ دخول سے قبل، کچھ مہر ضرور ادا کیا کرتے تھے۔ یہاں تک کہ ایسی ہی روایت کی بنیاد پر بعض ائمہ کرام کا مسلک یہی ہے کہ مہر معجل ہونا ضروری ہے۔

فتاوی رضویہ ۵/۴۹۴

٣۔ حسن معاشرت

(١) عورتوں سے حسن سلوک

١٠٤٥۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : **أَكْمَلُ الْمُؤْمِنِيْنَ إِيْمَانًا أَحْسَنُهُمْ خُلُقًا ، وَخِيَارُكُمْ خِيَارُكُمْ لِنِسَائِهِمْ ۔**

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مومن کامل وہ ہے جس کا اخلاق اچھا ہو، اورتم میں بہتر شخص وہ ہے جو اپنی عورتوں سے اچھے طریقے پر پیش آئے۔

١٠٤٦۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : **خَيْرُكُمْ خَيْرُكُمْ لِأَهْلِهِ وَأَنَا خَيْرُكُمْ لِأَهْلِي ۔**

١٠٤٥۔	الجامع للترمذی،	باب حق المرأة علی الزوج			١٣٨/١
	المسند لاحمد بن حنبل ،	٢٥٠/٢	☆	السنن للدارمی،	٣٢٣/٢
	المستدرك للحاكم	٣/١	☆	المعجم الصغیر للطبرانی،	٢١٨/١
	موارد الظمئان للهیثمی،	١٣١١،	☆	مجمع الزوائد للهیثمی،	٣٠٣/٥
	المطالب العالیة لابن حجر ،	٢٥٤١	☆	الترغیب و الترهیب للمنذری،	٤١١/٣
	حلیة الاولیاء لابی نعیم ،	٢٤٨/٩	☆	فتح الباری للعسقلانی،	٢٥٨/١٠
	مشكوة المصابیح للتبریزی،	٣٢٦٤	☆	اتحاف السادة للزبیدی،	٣٥٥/٥
	المغنی للعراقی،	٤٥/٢	☆	كشف الخفا للعجلونی،	٢٠٠/١
	السلسلة الصحیحة للالبانی،	٧٥١	☆	التاریخ الكبیر للبخاری،	١٣٠/٢
	عمل الیوم و اللیلة لابن السنی،	٦٤	☆	الدر المنثور للسیوطی،	٧٤/٢
	التمهید لابن عبد البر،	٧ ٢٣٧/٩	☆	كنز العمال للمتقی،	٥١٢٠
	تاریخ اصفهان لابی نعیم ،	٦٧/٢	☆	الجامع الصغیر للسیوطی،	٨٨/١
١٠٤٦۔	السنن لابن ماجه ،	باب حسن معاشرة اللنساء			١٤٣/١
	السنن للدارمی،	١٥٩/٢	☆	السنن الكبری للبیهقی،	٤٦٨/٧
	موار الظمأن للهیثمی،	١٣١٢	☆	مجمع الزوائد للهیثمی	٣٠٣/٤
	المعجم الكبیر للطبرانی،	٣٦٣/١٩	☆	مشكل الآثار للطحاوی،	٢١١/٣
	السلسله الصحیحة للالبانی،	٤٦٢	☆	اتحاف السادة للزبیدی ،	٣٥٥/٥
	الطبقات الكبری لابن سعد،	١٤١/٨	☆	كنز العمال للمتقی،	٤٤٩٤١، ٣٧١/١٦
	الطبقات الكبر ی لابن سعد،	١٤١/٨	☆	مشكوة المصابیح للتبریزی،	٢٣٥٢
	حلیة الاولیاء لابی نعیم ،	١٣٨/٧	☆	الجامع الصغیر للسیوطی،	٢٥٠/١

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں بہتر وہ ہے جو اپنے اہل وعیال کیلئے بہتر سلوک کرے۔ اور میں اپنے اہل پر تم میں بہتر ہوں۔

﴿١﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ہر چند کہ اللہ تعالیٰ نے مردوں کو عورتوں پر فضیلت دی۔

الرجال قوامون علی النساء بما فضل اللہ بعضھم علی بعض و بما انفقوا من اموالھم ، یہاں تک کہ حدیث میں آیا۔ کہ اگر کسی کیلئے سجدہ کا حکم دیتا تو عورت کو حکم دیتا کہ مرد کو سجدہ کرے۔ مگر عورتوں کو بے وجہ شرعی ایذا دینا ہرگز جائز نہیں۔ بلکہ انکے ساتھ نرمی اور خوش خلقی اور انکی بدخوئی پر صبر اور انکی دلجوئی اور جن چیزوں میں مخالفت شرع نہیں انکی مراعات شارع کو پسند ہے۔ اور جس طرح اللہ تعالیٰ نے مردوں کے حق ان پر مقرر فرمائے انکے حق بھی مردوں پر مقرر فرمائے۔ ولھن مثل الذی علیھن بالعروف ، از آنجملہ کھلانے پہنانے وغیرہما امور اختیاریہ میں چند بیویوں کو برابر رکھنا واجب ہے۔ یہاں تک کہ اگر فرق کریگا قیامت کے دن ایک طرف جھکا اٹھیگا۔ فتاوی رضویہ ٥/٥٧١

(٢) عورت کو حسن تدبیر سے سیدھا رکھو

١٥٤٧۔ **عن** أبی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اِنَّ الْمَرْأَۃَ خُلِقَتْ مِنْ ضِلْعٍ ،لَنْ تَسْتَقِیْمَ لَکَ عَلیٰ طَرِیْقَۃٍ، فَاِنِ اسْتَمْتَعْتَ اِسْتَمْتَعْتَ بِھَا ،وَبِھَا عِوَجٌ ،وَاِنْ ذَھَبْتَ تُقِیْمُھَا کَسَرْتَھَا ،وَکَسْرُھَا طَلاقُھَا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عورت ٹیڑھی پسلی سے پیدا کی گئی ہے۔ ہرگز کسی طرح تیرے لئے سیدھی نہ ہوگی، اگر تو اس سے نفع حاصل کرنا چاہتا ہے تو نفع حاصل کرلے۔ اور اگر سیدھی کرنے کی کوشش کی تو تو اسکو (سیدھا نہیں کر سکے گا بلکہ) توڑ دیگا۔ اور اسکو توڑنا طلاق دینا ہے۔

١٥٤٧۔ الصحیح لمسلم، باب الوصیۃ بالنساء ٤٧٥/١
اتحاف السادۃ للزبیدی، ٣٦٠/٥ ☆ المسند للحمیدی، ١١٦٨
جمع الجوامع للسیوطی، ٧٨٧٤ ☆

(۳) عورتوں کو نہ ستاؤ

۱۰۴۸۔ **عن** أياس بن عبد الله رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم :لَقَدْطَافَ بَالِ مُحَمَّدٍ نِسَآءٌ كَثِيْرٌ يَشْكُوْنَ أَزْوَاجَهُنَّ ،لَيْسَ أُولٰٓئِكَ بِخَيَارِكُمْ ۔

حضرت ایاس بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آج کی رات بہت سی عورتوں نے ہماری بارگاہ اقدس کا طواف کیا۔ وہ اپنے شوہروں کی شکایت کرتی تھیں۔ وہ تم میں کے بہتر لوگ نہیں جو عورتوں کو ایذا دیتے ہیں۔

فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/ ۷۷

(۴) میاں بیوی کی محبت بے مثال چیز ہے

۱۰۴۹۔ **عن** محمد بن عبدالله جحش رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : اِنَّ لِلزَّوْجِ مِنَ الْمَرْأَةِ لَشُعْبَةٌ مَاهِيَ لِشَيْءٍ ۔

حضرت محمد بن عبد اللہ جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میاں بیوی کے درمیان اتنی محبت ہوتی ہے جو دوسرے کسی سے نہیں ہوتی۔

فتاوی رضویہ ۵/ ۲۶۵

(۵) عورت کو شوہر سے جدا کرنا حرام ہے

۱۰۵۰۔ **عن** أبى هريرة رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : لَيْسَ مِنَّامَنْ خَبَّبَ اِمْرَأَةً عَلىٰ زَوْجِهَا أَوْ عَبْدًا عَلىٰ سَيِّدِهٖ ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ شخص ہماری جماعت سے نہیں جس نے کسی عورت کو اسکے شوہر سے بگاڑا۔ اور

۱۰۴۹۔ السنن الكبرى للبيهقى، ۶۶/۴ ☆ المستدرك للحاكم ۶۱/۴
البداية و النهاية لابن كثير، ۴۷/۴ ☆ كنز العمال للمتقى، ۴۴۴۵۳، ۲۷۸/۱۶
۱۰۵۰۔ السنن لابى داؤد، باب من خبب امرأة، ۲۹۶/۱
المستدرك للحاكم ۲۰۶/۲ ☆ الترغيب والترهيب للمنذرى، ۸۱/۳
مجمع الزوائد للهيثمى، ۳۳۲/۴ ☆ الجامع الصغير للسيوطى، ۴۷/۲
المصنف لعبدالرزاق، ۲۰۹۹۴، ۴۵۶/۱۱ ☆

جس نے کسی غلام کو اسکے آقا سے بگاڑا۔

(٦) دو بیویوں کے درمیان انصاف ضروری ہے

١٥٥١ ـ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: مَنْ کَانَتْ لَهٗ اِمْرَأَتَانِ فَمَالَ اِلیٰ اِحْدٰهُمَا جَآءَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ وَشِقُّهٗ مَائِلٌ ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کی دو بیویاں ہوں اور پھر وہ ایک طرف جھکا رہے تو قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ ایک طرف جھکا ہوگا۔

فتاوی رضویہ ٥/٥٧١

(٧) ازواج کے درمیان باری مقرر کرنا

١٥٥٢ ـ **عن** أم المؤمنین أُم سلمة رضی الله تعالیٰ عنها قالت: ان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم قال لها: اِنِّی لَا أُنْقِصُكِ شَیْئًا مِمَّا أَعْطَیْتُ فُلَانَةً، رَحْیَیْنِ وَجَرَّتَیْنِ وَمِرْفَقَةً حَشْوُهَا لِیْفٌ، اِنْ سَبَّعْتُ لَكِ سَبَّعْتُ لِنِسَائِیْ ۔

ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: میں نے ازواج مطہرات میں سے فلاں کو جو چیزیں عطا کی ہیں ان میں سے تمہارے لئے کوئی چیز کم نہیں کرونگا۔ دو چکیاں، دو مٹکے، ایک گدا جس میں کھجور کی چھال بھری ہوئی۔ اگر سات دن تمہارے یہاں قیام کروں گا تو سات دن باقی ازواج کیلئے۔

جد الممتار ٢/٤٥٠

١٥٥١ ـ السنن لابی داؤد، باب القسم بین النساء، ٢٩٠/١
الدر المنثور للسیوطی، ٢٣٣/٢ ☆ التفسیر لابن کثیر، ٣٨٢/٢
التفسیر للطبری، ٢٥٣/٥ ☆ کنز العمال للمتقی، ٤٤٨١٩، ٣٤١/١٦
١٥٥٢ ـ المسند لاحمد بن حنبل، ٢٩٢/٦ ☆ المستدرک للحاکم ١٧٩/٢
التمهید لابن عبد البر، ١٨٨/٣ ☆ موارد الظمئان للهیثمی، ١٢٨٢
ارواء الغلیل للالبانی، ٨٣/٧ ☆

۴۔ شوہر کے حقوق

(۱) بیوی پر شوہر کا حق

١٥٥٣ـ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: جاء ت امرأة الی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فقالت: يا رسول الله! اخبرنی ماحق الزوج علی الزوجة؟ قال: لَوْ كَانَ يَنْبَغِي لِبَشَرٍ أَنْ يَسْجُدَ لِبَشَرٍ لَأَمَرْتُ الْمَرْأَةَ أَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا إِذَا دَخَلَ عَلَيْهَا لِمَا فَضَّلَهُ اللّٰهُ عَلَيْهَا ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوکر ایک عورت نے عرض کیا: یا رسول اللہ! شوہر کا عورت پر کیا حق ہے؟ فرمایا: اگر کسی بشر کو لائق ہوتا کہ دوسرے بشر کو سجدہ کرے تو میں عورت کو حکم فرماتا کہ جب شوہر گھر میں آئے اسے سجدہ کرے، اس فضیلت کے سبب جو اللہ تعالیٰ نے اس پر رکھی ہے۔

١٥٥٤ـ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: لَوْ كُنْتُ آمِرُ أَحَدًا أَنْ يَسْجُدَ لِأَحَدٍ لَأَمَرْتُ الْمَرْأَةَ أَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر میں کسی کو حکم دیتا کہ وہ غیر خدا کو سجدہ کرے تو پہلے عورت کو حکم دیتا کہ وہ

٥٥٣ـ	المستدرك للحاكم،	١٨٩/٢	☆	الدر المنثور للسيوطی،	١٥٢/٢
	الترغيب و الترهيب للمنذری،	٥٤/٣	☆	دلائل النبوة لابی نعيم،	١٣٥
١٥٥٤ـ	الجامع للترمذی،	باب ما جاء فی حق الزوج علی المرأة			١٣٨/١
	السنن لابی داؤد،	باب حق الزوج علی المرأة،			٢٩١/١
	المسند لاحمد بن حنبل،	٣٨١/٤	☆	المستدرك للحاكم،	١٨٧/٢
	كنز العمال للمتقی،	٤٤٧٧٣، ٣٣٢/١٦	☆	السنن الكبری للبيهقی،	٢٩١/٧
	ارواء الغليل للالبانی،	٥٤/٧	☆	المعجم الكبير للطبرانی،	٢٣٧/٥
	الدر المنثور للسيوطی،	١٥٤/٢	☆	الترغيب و الترهيب للمنذری،	٥٥/٣
	دلائل النبوة لابی نعيم،	١٣٦	☆	المصنف لابن ابی شيبة،	٣٠٦/٤
	التفسير لابن كثير،	٢٥٧/٢	☆	المغنی لعراقی،	٥٩/٢
	البداية و النهاية لابن كثير،	١٥٧/٦	☆	المغنی للعراقی،	٥٩/٢
	علل الحديث لابن ابی حاتم،	٢٢٥٠	☆	كشف الخفاء للعجلونی،	٢٢٨/٢

امام ترمذی نے فرمایا یہ حدیث حسن غریب ہے ☆

اپنے شوہر کو سجدہ کرے۔ ١٢م

١٥٥٥۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالىٰ عنه قال : دخل النبی صلى الله تعالىٰ عليه وسلم حائطا ، فجاء بعير فسجدله ، فقالوا: هذه بهيمة لا تعقل سجدت لك ونحن نعقل ، فنحن أحق أن نسجدلك ، فقال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: لَايَصْلَحُ لِبَشَرٍ اَنْ يَّسْجُدَ لِبَشَرٍ ، لَوْ صَلَحَ لَاَمَرْتُ الْمَرْاَةَ اَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا لِمَالَهُ مِنَ الْحَقِّ عَلَيْهَا ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک باغ میں تشریف لے گئے ۔ ایک اونٹ نے حاضر ہوکر حضور کو سجدہ کیا۔ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے عرض کیا: یہ بے عقل چوپایہ ہے۔ اس نے حضور کو سجدہ کیا، ہم تو عقل رکھتے ہیں تو ہمیں زیادہ لائق ہے کہ حضور کو سجدہ کریں۔ فرمایا: آدمی کو لائق نہیں کہ آدمی کو سجدہ کرے، ایسا مناسب ہوتا تو میں عورت کو فرماتا: کہ شوہر کو سجدہ کرے اس حق کے سبب جو اس کا اس پر ہے۔

١٥٥٦۔ **عن** أنس بن مالك رضی الله تعالىٰ عنه قال : كان اهل بيت من الانصار لهم جمل يسنون عليه ، وان الجمل استصعب عليهم فمنعهم ظهره ، وان الانصار جاء وا الى رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فقالوا : انه كان لنا جمل نسنى عليه وأنه استصعب علينا ومنعنا ظهره ، وقد عطش الزرع والنخل فقال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: لأصحابه، قوموا : فقاموا فدخل الحائط والجمل فی ناحية ، فمشى النبی صلى الله تعالىٰ عليه وسلم نحوه فقالت الانصار : يا نبی الله ! انه قد صار مثل الكلب الكلب ، وانا نخاف عليك صولته ، فقال: ليس علی منه بأس، فلما نظر الجمل الى رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم اقبل نحوه حتى خر ساجدا بين يديه ، فأخذ رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم بنا صيته اذل

١٥٥٥۔ كنز العمال للمتقی، ٤٤٧٧٧، ٣٣٣/١٦ ☆ مجمع الزوائد للهيثمی، ٤/٩
الدر المنثور للسيوطی، ١٥٤/٢ ☆ اتحاف السادة للزبيدی، ٢٠٦/٢
امام اسیوطی نے مناہل الصفا میں اس حدیث کی سند کو حسن فرمایا۔

١٥٥٦۔ المسند لاحمد بن حنبل، ١٥٩/٣ ☆ الترغيب و الترهيب للمنذری، ٥٥/٣
امام منذری نے اس حدیث کی سند کو جید کہا۔ اور اسکے راوی مشاہیر ثقہ ہیں

ماکانت قط حتی أدخله فی العمل ،فقال له أصحابه : یارسول الله !هذه بهیمة لاتعقل تسجدلك ونحن نعقل فنحن احق ان نسجد لك ؟ فقال :لَایَصْلَحُ لِبَشَرٍ أنْ یَّسْجُدَ لِبَشَرٍ ،لَوْ صَلَحَ لَاَمَرْتُ الْمَرْأَةَ اَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا مِنْ عَظْمِ حَقِّهٖ عَلَیْهَا، وَالَّذِی نَفْسِی بِیَدِهٖ! لَوْکَانَ مِنْ قَدَمِهٖ اِلٰی مَفْرَقِ رَأْسِهٖ قُرْحَةٌ تَنْبَجِسُ بِالْقَیْحِ وَالصَّدِیْدِ ثُمَّ اسْتَقْبَلَتْهُ لِلَحَسَتِهٖ مَاأَدَّتْ حَقَّهٗ ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک انصاری گھرانے کا اونٹ تھا جس پر وہ لوگ کھیتی کیلئے پانی لاد کر لاتے تھے۔ ایک دن وہ اونٹ قابو سے باہر ہوگیا اور پیٹھ پر بوجھ نہیں لادنے دیا۔ انصاری قبیلہ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا: ہمارا ایک اونٹ تھا جس پر ہم پانی لاد کر لاتے تھے لیکن اب وہ ہمارے قابو سے باہر ہے۔ اور ہماری کھیتیاں اور کھجور کی فصلیں قحط کا شکار ہیں۔ حضور نے صحابہ کرام سے فرمایا: چلو چل کر دیکھیں حضور باغ میں تشریف لے گئے تو دیکھا کہ اونٹ ایک طرف کھڑا ہے۔ حضور اسکی طرف تشریف لے گئے۔ انصاری بولے: یارسول اللہ! یہ بورائے ہوئے کتے کی طرح ہورہا ہے۔ ہمیں خوف ہے کہ کہیں حضور پر حملہ کردے۔ فرمایا: مجھے اس سے کوئی خطرہ نہیں۔ جب اونٹ نے حضور کو دیکھا تو حضور کی خدمت میں حاضر ہوکر سجدہ میں گر پڑا حضور سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کی پیشانی پکڑی تو وہ ایسا تابع ہوگیا کبھی نہیں تھا یہاں تک کہ حضور نے اسکو کام پر لگادیا۔ صحابۂ کرام نے عرض کیا: یارسول اللہ! یہ بے عقل جانور آپکو سجدہ کرتا ہے ہم تو ذی عقل ہیں۔ لہذا ہم اس بات کے زیادہ حق دار ہیں کہ حضور کو سجدہ کریں۔ فرمایا: کسی انسان کو یہ جائز نہیں۔ کہ وہ کسی انسان کو سجدہ کرے۔ اگر کسی انسان کو سجدہ جائز ہوتا تو میں عورت کو حکم دیتا کہ وہ اپنے شوہر کو سجدہ کرے کہ شوہر کا بیوی پر نہایت حق عظیم ہے۔ قسم اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے! اگر شوہر کے قدم سے سر تک زخم ہو جس سے خون اور پیپ بہتا ہو۔ پھر وہ اسکو چاٹ کر صاف کرے جب بھی شوہر کے حق سے سبکدوش نہ ہو۔ ۱۲م

فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/ ۲۱۸

۱۵۵۷ ۔ **عن** أنس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال: دخل النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم حائطا للأنصار ومعه أبو بكر و عمر رضى الله تعالىٰ عنهما فى رجال من الأنصار ، وفى الحائط غنم فسجدن له فقال أبو بكر : يا رسول الله! كنا نحن احق بالسجود لك من هذه الغنم ، قال: إِنَّهُ لَا يَنۢبَغِي فِي أُمَّتِي أَنْ يَسْجُدَ أَحَدٌ لِأَحَدٍ ، وَلَوْ كَانَ يَنۢبَغِي أَنْ يَسْجُدَ أَحَدٌ لِأَحَدٍ لَأَمَرْتُ الْمَرْأَةَ أَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انصار کے ایک باغ میں تشریف فرما ہوئے۔ صدیق وفاروق اور کچھ انصار رضی اللہ تعالیٰ عنہم ہمراہ رکاب تھے۔ باغ میں بکریاں تھیں۔ انہوں نے حضور کو سجدہ کیا۔ صدیق نے عرض کیا: یارسول اللہ! ان بکریوں سے ہم زیادہ حقدار ہیں اس کے کہ حضور کو سجدہ کریں۔ فرمایا: بیشک میری امت میں نہ چاہئے کہ کوئی کسی کو سجدہ کرے۔ اور ایسا مناسب ہوتا تو میں عورت کو شوہر کے سجدہ کا حکم فرماتا۔

۱۵۵۸ ۔ **عن** عبد الله بن أبى أوفى رضى الله تعالىٰ عنه قال: بينما نحن قعود مع رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم اذ أتاه آت فقال: يارسول الله ! ناضح آل فلان قد ابق عليهم ، فنهض رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم (فذكر القصة وفيه سجود البعير له صلىٰ الله تعالىٰ عليه وسلم)فقال اصحابه: يا رسول الله! بهيمة من البهائم تسجد لك لتعظيم حقك ، فنحن احق ان نسجد لك ، قال: لا ، لَوْ كُنْتُ آمُرَ أَحَدًا مِنْ أُمَّتِي أَنْ يَسْجُدَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ لَأَمَرْتُ النِّسَاءَ أَنْ يَسْجُدْنَ لِأَزْوَاجِهِنَّ۔

حضرت عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم خدمت اقدس حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر تھے، کسی نے آکر عرض کی: فلاں گھر کا شتر آبکش بے قابو ہوگیا۔ حضور اٹھے اور ہم ہمراہ رکاب اٹھے ہم نے عرض کی حضور اس کے پاس نہ جائیں،

۱۵۵۷ ۔ دلائل النبوة للبيهقى، ۱۳۶ ☆
ملا علی قاری اور علامہ خفاجی نے شرح شفا میں اس کی سند کو صحیح کہا

۱۵۵۸ ۔ دلائل النبوة للبيهقى، ۲۹/۶ ☆ دلائل النبوة لابى نعيم، ۱۳۷

حضور تشریف لے گئے۔ اونٹ کی نظر جمال انور پر پڑنا اور اسکا سجدہ میں گرنا ہم نے دیکھا۔ تو صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے عرض کیا: یارسول اللہ! ایک چوپایہ تو حضور کی تعظیم حق کیلئے حضور کو سجدہ کرے، ہم زیادہ اس کے لائق ہیں کہ حضور کو سجدہ کریں۔ فرمایا: نہیں، اگر میں اپنی امت میں ایک دوسرے کو سجدہ کا حکم دیتا تو عورتوں کو فرماتا کہ شوہروں کو سجدہ کریں۔

۱۵۵۹۔ **عن** یعلی بن مرة الثقفی رضی الله تعالیٰ عنه قال: خرج النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یوما فجاء بعیر یرغو حتی سجد له، فقال المسلمون: نحن احق أن نسجد للنبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فقال: لَوْ كُنْتُ آمُرُ أَحَدًا أَنْ يَّسْجُدَ لِغَيْرِ اللّٰهِ تَعَالیٰ لَأَمَرْتُ الْمَرْأَةَ أَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا۔

حضرت یعلی بن مرہ ثقفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک روز حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم باہر تشریف لئے جاتے تھے۔ ایک اونٹ بولتا ہوا آیا اور قریب آکر سجدہ کیا۔ مسلمانوں نے کہا: ہمیں تو زیادہ لائق ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سجدہ کریں۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میں کسی کو غیر خدا کے سجدہ کا حکم دیتا تو عورت کو فرماتا کہ شوہر کو سجدہ کرے۔

۱۵۶۰۔ **عن** أم المؤمنین عائشة الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنها قالت: ان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم کان فی نفر من المهاجرین والانصار فجاء بعیر فسجد له، فقال اصحابه: یا رسول الله! تسجد لك البهائم والشجر فنحن احق ان نسجد لك، فقال: اُعْبُدُوْا رَبَّكُمْ وَاَكْرِمُوْا اَخَاكُمْ، وَلَوْ كُنْتُ آمُرُ أَحَدًا أَنْ يَّسْجُدَ لِأَحَدٍ لَأَمَرْتُ الْمَرْأَةَ أَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک جماعت مہاجرین وانصار میں تشریف فرما تھے۔ ایک اونٹ نے آکر سجدہ کیا۔ صحابہ نے عرض کی: یارسول اللہ! چوپائے اور درخت حضور کو سجدہ کرتے ہیں۔ تو ہم تو زیادہ

۱۵۵۹۔ السنن لابن ماجه، باب حق الزوج علی المرأة، ۱۳۳/۱
الترغیب والترهیب للمنذری، ۵۶/۳ ☆ دلائل النبوة لابی نعیم، ۲۷۳
مطالع المسرات میں کہا: اس حدیث کی سند صحیح ہے۔
۱۵۶۰۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۷۶/۶ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۳۱۰/٤
مشکوة المصابیح للتبریزی، ۳۲۷۰ ☆ البدایة والنهایة لابن کثیر، ۱۵۷/۶

iMarfat.com

مستحق ہیں کہ حضور کو سجدہ کریں۔ فرمایا: اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اور ہماری تعظیم۔ اگر میں کسی کو کسی کے سجدہ کرنے کا حکم کرتا تو عورت کو حکم دیتا کہ شوہر کو سجدہ کرے۔

۱۵۶۱۔ **عن** ثعلبة بن أبی مالك رضی ا الله تعالی عنه قال: اشتری انسان من بنی سلمة جملا ینضح علیه فادخله فی مربد ، فجاء لما یحمل فلم یقدر احد ان یدخل علیه الا تخبطه ، فجاء رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فذکر له ذلك، فقال:افتحو ا عنه ! فقالوا: انا نخشی علیك یا رسول الله ! قال: افتحوا عنه ! ففتحوا ، فلما رأه الجمل خر ساجدا، فسبح القوم وقالوا: یارسول الله ! کنا احق بالسجو د من هذه البهیمة ، قال: لَوْ یَنْبَغِی لِشَیْءٍ مِّنَ الْخَلْقِ اَنْ یَّسْجُدَ لِشَیْءٍ دُوْنَ اللّٰهِ یَنْبَغِی لِلْمَرْأَةِ اَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا ۔

حضرت ثعلبہ ابن ابی مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ بنو سلمہ میں سے کسی نے ایک اونٹ آب کشی کو خریدا اور سار میں کر دیا۔ جب اسے لادنا چاہا جو پاس جاتا اس پر حملہ کرتا حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جلوہ افروز ہوئے سرکار میں حال معروض ہوا ارشاد ہوا: دروازہ کھولو عرض کی: حضور اندیشہ ہے، فرمایا: کھولو، کھولدیا گیا۔ اونٹ کی نگاہ جمال انور پر پڑنی تھی کہ حضور کیلئے سجدہ میں گرا۔ حاضرین میں سبحان اللہ سبحان اللہ کا شور پڑ گیا۔ پھر عرض کی: یارسول اللہ! ہم تو اس چوپائے سے زیادہ سجدہ کرنے کے سزاوار ہیں۔ فرمایا: اگر مخلوق میں کسی کو کسی غیر خدا کیلئے سجدہ مناسب ہوتا تو عورت کو چاہیئے تھا کہ شوہر کو سجدہ کرے۔

۱۵۶۲۔ **عن** غیلان بن سلمة الثقفی رضی الله تعالیٰ عنه قال : خرجنا مع رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فی بعض اسفاره فرأینا عجبا من ذلك ، ثم مضینا فنزلنا منزلا ، فجاء رجل فقال : یا رسول الله ! انه کان لی حائط فیه عیشی و عیش عیالی ،و لی فیه ناضحان ، فاغتلما علی فمنعا نی انفسهما ، و حائطی و ما فیه ، لا یقدر أحد أن یدنو منهما ، فنهض نبی الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم باصحابه حتی أتی الحائط فقال : لصاحبه: افتح!فقال : یا نبی الله !امرها اعظم من ذلك ، قال : اِفتح! فلما حرك الباب أقبلا ، لهما جلبة کخفیف الریح، فلما ا نفرج

۱۵۶۱۔ دلائل النبوة لابی نعیم، ۲۷۲ ☆

۱۵۶۲۔ دلائل النبوة لابی نعیم، ۳۴۶ ☆ کنز العمال للمتقی، ۳۵۲۹۰، ۱۲/ ۳۷۴

الباب و نظرا الی نبی الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم برکا ، ثم سجدا فاخذ نبی الله صلی الله تعالی علیه وسلم برأسهما ثم دفعهما الی صاحبهما فقال : استعملهما و احسن علفهما ، فقال القوم : یا نبی الله! تسجد لك البهائم فما لله عندنا بك احسن من هذا حین هدانا الله من الضلالة و استنقذنا بك من المهالك ، افلا تاذن لنا فی السجود لك ؟ فقال النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اِنَّ السُّجُوْدَ لَیْسَ اِلَّالِلْحَیِّ الَّذِی لَا یَمُوْتُ، وَ لَوْ اَنِّی آمُرُ اَحَدًا مِنْ هٰذِهِ الْاُمَّةَ بِالسُّجُوْدِ لَاَمَرْتُ الْمَرْاَةَ اَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا۔

حضرت غیلان بن سلمہ ثقفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم ایک سفر میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رکاب انور میں تھے۔ ہم نے ایک عجب دیکھا۔ ایک منزل میں اترے۔ وہاں ایک شخص نے حاضر ہوکر عرض کی: یا نبی اللہ! میرا ایک باغ ہے کہ میری اور میرے عیال کی وہی وجہ معاش ہے اس میں میرے دو شتر آبکش تھے۔ دونوں مست ہوگئے ہیں۔ نہ اپنے پاس آنے دیں، نہ باغ میں قدم رکھنے دیں۔ کسی کی طاقت نہیں کہ قریب جائے۔ حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مع صحابۂ کرام اٹھکر اس باغ کو گئے۔ فرمایا: کھول دے عرض کی: یا نبی اللہ! ان کا معاملہ اس سے سخت تر ہے۔ فرمایا: کھول! دروازے کو جنبش ہوئی تھی کہ دونوں شور کرتے ہوئے ہوا کی طرح جھپٹے دروازہ کھلا اور انہوں نے جب حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا۔ فوراً سجدہ میں گر پڑے۔ حضور نے ان کے سر پکڑ کر مالک کے سپرد کردئے۔ اور فرمایا: ان سے کام لے اور چارہ بخوبی دے، حاضرین نے عرض کی: یا نبی اللہ! چوپائے حضور کو سجدہ کرتے ہیں۔ تو حضور کے سبب ہم پر اللہ کی نعمت تو بہتر ہے۔ اللہ نے گمراہی سے ہم کو راہ دکھائی اور حضور کے ہاتھوں پر ہمیں دنیا و آخرت کے مہلکوں سے نجات دی کیا حضور ہم کو اجازت نہ دیں گے کہ ہم حضور کو سجدہ کریں حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: بیشک سجدہ میرے لئے نہیں۔ وہ تو اسی زندہ کیلئے ہے جو کبھی نہ مرے گا۔ میں امت میں کسی کو سجدہ کا حکم دیتا تو عورت کو سجدۂ شوہر کا حکم دیتا۔

۱۵۶۳ـ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما ان رجلا من الانصار کان

۱۵۶۳ـ المعجم الکبیر للطبرانی، ۲۸۲/۱۱ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۵/۹
البدایة و النهایة لابن کثیر، ۱۵۶/۶ ☆ کنز العمال للمتقی، ۴۴۷۹۵، ۳۳۶/۱۶
مجمع بحرین میں کہا: اس حدیث کے جملہ رجال ثقہ ہیں۔

له فحلان ، فاغتلما فأدخلهما حائطا فسد عليهما الباب ، ثم جاء الى النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ، فأراد أن يد عو له، والنبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم قاعد ومعه نفر من الأنصار ، فقال: يانبى الله ! انى جئت فى حاجة ، وإن فحلين لى اغتلما، وإنى أدخلتهما حائطا وسددت الباب عليهما، فأحب أن تدعولى أن يسخر هما الله لى ، فقال لاصحابه : قوموا معنا ! فذهب حتى أتى الباب فقال: افتح ! فاشفق الرجل على النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ، فقال: افتح ، ففتح الباب، فاذا أحد الفحلين قريب من الباب ، فلما رأى النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم سجدله ، فقال النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : ائتنى بشئ أشدبه رأسه وامكنك منه ، فجاء بحطام فشد به رأسه وامكنه منه ، ثم مشى الى أقصى الحائط الى الفحل الآخر ، فلما رأه وقع له ساجدا، فقال لرجل: ائتنى بشيء أشد به رأسه ، فشد رأسه وامكنه منه ،فقال: اذهب فانهما لا يعصيا نك ، فلما رأى أصحاب النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ذلك ، قالوا: يا رسول الله ! هذين فحلين لا يعقلان سجدا لك ،أفلا نسجد لك ؟ قال: لَا آمُرُ أَحَدًا أَنْ يَّسْجُدَ لِأَحَدٍ ، وَلَوْ أَمَرْتُ أَحَدًا يَسْجُدُ لِأَحَدٍ لَأَمَرْتُ الْمَرْأَةَ أَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ایک انصاری شخص کے دواونٹ مست ہوگئے ، انہوں نے دونوں کو باغ میں بند کردیا اور حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں دعا کیلئے حاضر آئے ۔ حضور اسوقت چند انصار کرام کے ساتھ تشریف فرماتھے ۔ عرض کیا: یانبی اللہ! میں ایک ضرورت کے تحت حاضر آیا ہوں ۔ میرے دواونٹ مست ہوگئے ہیں ۔ میں نے دونوں کو باغ میں بند کردیا ہے ۔ میری خواہش ہے کہ حضور دعافرمادیں کہ اللہ تعالیٰ انکو میرے تابع بنادے ۔ حضور نے صحابہ کرام سے فرمایا: ہمارے ساتھ چلو! حضور دروازے کے پاس تشریف لائے ۔ اور فرمایا: دروازہ کھولو! وہ صاحب حضور کے بارے میں ڈرے کہ کہیں کوئی تکلیف پہونچائیں ۔ فرمایا: کھولو! دروازہ کھول دیا گیا ۔ دیکھا کہ ایک اونٹ تو دروازہ کے قریب ہی موجود ہے ۔ جب اس نے حضور کو دیکھا تو فوراسجدہ کیا ۔ حضور نے فرمایا: کوئی چیز لاؤ جس سے میں اس کا سر باندھوں اور تمہارے قبضہ میں دیدوں ۔ لہذا ایک مہار لائی گئی ، حضور نے اسکا سر باندھا اور حوالہ کردیا ۔ پھر باغ کے دوسرے کنارے پر دوسرا ملا اس نے بھی ایسا کیا ۔ حضور نے اسکے لئے بھی ایسا ہی کیا اور مالک کے حوالہ کردیا ۔ پھر ان سے

فرمایا: تمہاری تابعداری میں رہیں گے اور بے قابو نہیں ہونگے۔ صحابہ کرام نے جب یہ دیکھا تو عرض کیا: یارسول اللہ! یہ دونوں بے عقل اونٹ آپکو سجدہ کرتے ہیں۔ تو کیا ہمیں اجازت نہیں کہ ہم حضور کو سجدہ کریں؟ فرمایا: میں کسی کو کسی کے سجدہ کی اجازت نہیں دیتا۔ اگر کسی مخلوق کے سجدہ کا حکم دیتا تو عورت کو حکم دیتا کہ وہ شوہر کو سجدہ کرے۔ ١٢م

﴿١﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اس حدیث میں پہلی حدیث کی طرح دو اونٹوں کا مست ہونا ہے۔ وہ سفر کا واقعہ تھا۔ اور یہاں انکے مالک انصاری خود دعا کرانے آئے۔ تغایر سیاق دلیل ہے کہ جدا واقعہ ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔ فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/٢١٩

١٥٦٤- **عن** جابر بن عبد الله رضى الله تعالىٰ عنهما قال: خرجت مع رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم فى سفر وكان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم اذا أراد البراز تباعد حتى لا يراه أحد، فنزلنا منزلا بفلات من الأرض ليس فيها علم ولا شجر، فقال لى: يا جابر! خذ الأداوة وانطلق بنا! فملأت الأداوة ماء، فانطلقنا فمشينا حتى لانكاد نرى، فاذا شجرتان بينهما أربعةأذرع، فقال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: يا جابر! انطلق، فقل لهذه الشجرة! يقول لك رسول الله صليى الله تعالى عليه و سلم: ألحقى بصاحبتك حتى اجلس خلفكما، ففعلت، فرجعت حتى لحقت بصاحبتها، فجلس خلفهما حتى قضى حاجته ثم رجعنافركبنا رواحلنا فسرنا كانماعلينا الطيريظلنا، فاذا نحن بامرأة قد عرضت لرسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم معها صبى تحمله، فقالت: يا رسول الله! إن اِبنى هذا ياخذه الشيطان كل يوم ثلاث مرات لايدعه، فوقف رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم، فتناوله، فجعله بينه و بين مقدمة الرحل، فقال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: اخسأعدو الله! انا رسول الله، فاعاد رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم ذلك ثلث مرات، ثم ناولها اياه، فلما رجعنا فكنا بذلك الماء عرضت لنا المرأة معها كبشان تقودهما و الصبى تحمله، فقالت: يا

١٥٦٤- دلائل النبوة للبيهقى، ١٨/٦ ☆ المصنف لابن ابى شيبة، ٥٥٣/٣
السنن للدارمى، ١١/١ ☆ مجمع الزوائد للهيثمى، ٧/٩
التمهيد لابن عبدالبر، ٢٢٤/١ ☆

رسول الله ! أقبل منی هديتی ! فوالذی بعثك بالحق ان عاد اليه ، فقال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: خذوا أحدهما منها وردوا الآخر ۔ ثم سرنا و رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم بيننا فجاء جمل ناداً ، فلما كان بين السماطين خر ساجدا، فقال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : ايها الناس ! من صاحب هذا الجمل فقال فتية من الأنصار : هو لنا يا رسول الله ! قال: فماشانه ؟ قال : ما سنونا عليه منذ عشرين سنة ، فلما كبرت سنة وكان عليه شحمة واردنا نحره لنقسمه بيننا غلمنا فقال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: تبيعونه ؟ قالوا: يا رسول الله ! هو لك ، قال فأحسنوا اليه حتى ياتيه اجله ، قالوا يا رسول الله !نحن احق ان نسجد لك من البهائم ، فقال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: لَا يَنْبَغِی لِبَشَرٍ اَنْ يَّسْجُدَ لِبَشَرٍ ، وَلَوْ كَانَ ذٰلِكَ كَانَتِ النِّسَآءُ لِاَزْوَاجِهِنَّ۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں ایک سفر میں ہمراہ رکاب والا تھا۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عادت شریفہ تھی کہ رفع حاجت کیلئے دور لوگوں کی نگاہوں سے غائب تشریف فرما ہوتے۔ ہم نے ایک میدان میں قیام کیا۔ جہاں نہ کوئی ٹیلہ تھا اور نہ درخت، مجھ سے فرمایا: اے جابر! مشکیزہ لیکر ہمارے ساتھ چلو۔ میں نے مشکیزہ پانی سے بھرا۔ پھر لوگوں کی نگاہوں سے دور چلے گئے۔ وہاں دو پیڑ چار گز کے فاصلہ پر تھے۔ مجھ سے فرمایا: اے جابر! اس پیڑ سے کہدے کہ دوسرے سے مل جا۔ فوراً مل گئے۔ بعد فراغ اپنی اپنی جگہ چلے گئے۔ پھر سوار ہوئے۔ گویا ہمارے سروں پر پرندہ سایہ کئے ہیں۔ راہ میں ایک عورت ایک اپنا بچہ لئے ہوئے ملی عرض کی: یارسول اللہ! اسے ہر روز تین دفعہ شیطانؑ دباتا ہے۔ بچہ اس سے لیکر تین بار فرمایا: دور ہو اے خدا کے دشمن! میں اللہ کا رسول ہوں۔ پھر بچہ اسکی ماں کو دیدیا۔ جب ہم پلٹتے ہوئے اس منزل میں پہونچے۔ وہی بی بی اپنا بچہ اور دو دنبے لئے حاضر ہوئی۔ عرض کی: یارسول اللہ! میرا یہ ہدیہ قبول فرمالیں۔ قسم اسکی جس نے حضور کو حق کے ساتھ بھیجا کہ جب سے بچہ کو خلل نہ ہوا۔ حضور نے فرمایا: ایک دنبہ لے لو اور ایک پھیر دو۔ پھر ہم چلے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمارے بیچ میں تھے۔ ناگاہ ایک اونٹ چھوٹا ہوا آیا۔ جب دونوں قطاروں کے بیچ میں ہوا سجدہ کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اسکا مالک حاضر ہو۔ کچھ انصاری جوان حاضر ہوئے۔ بولے یارسول اللہ! یہ ہمارا ہے۔ فرمایا: اس کا کیا

قصہ ہے۔؟ عرض کی: بیس برس سے اس پر ہم نے آبکشی نہ کی۔ یہ فربہ چربی دار ہے۔ اب چاہا کہ اسے حلال کرکے بانٹ لیں۔ یہ ہم سے چھوٹ آیا۔ فرمایا: یہ ہمارے ہاتھ فروخت کردو۔ عرض کی: بلکہ یارسول اللہ وہ حضور کی نذر ہے۔ فرمایا: میرا ہے تو مرتے دم تک اسکے ساتھ اچھا سلوک کرو۔ یہ دیکھکر مسلمانوں نے عرض کی؛ یارسول اللہ! چوپایوں سے زیادہ ہمیں لائق ہے کہ حضور کو سجدہ کریں۔ فرمایا: کسی کو کسی کا سجدہ مناسب نہیں۔ ورنہ عورتیں شوہروں کو کرتیں۔

۱۵۶۵۔ **عن** بریدة بن حصیب رضی الله تعالی عنه قال : جا ء اعرابی الی النبی صلی الله تعالی علیه وسلم فقال: یا رسول الله ! قد اسلمت فارنی شئیا ازدادبه یقینا ، فقال : مالذی ترید قال ادع تلك الشجرة ان تاتیك قال: اذهب فادعها فاتاها الاعرابی فقال : أجیبی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فمالت علی جانب من جوانبها فقطعت عروقها ، ثم مالت علی الجانب الآخر فقطعت عروقها حتی اتت النبی صلی الله تعالی علیه وسلم فقالت : السلام علیك یا رسول الله ! فقال الأعرابی : حسبی حسبی فقال لها النبی صلی الله تعالی علیه وسلم : إرجعی فرجعت فجلست علی عروقها اوفروعها ، فقال الأعرابی إئذن لی یا رسول الله ان اقبل رأسك و رجلیك ، ففعل ثم قال إئذن لی أن أسجد لك ! قال لَا یَسْجُدُ اَحَدٌ لِاَحَدٍ ، وَ لَوْ اَمَرْتُ اَحَدًا اَنْ یَسْجُدَ لِاَحَدٍ لَاَمَرْتُ الْمَرْاَةَ اَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا لِعَظْمِ حَقِّهٖ عَلَیْهَا ۔

حضرت بریدہ بن حصیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک اعرابی نے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض کی: یارسول اللہ! میں اسلام لایا ہوں۔ مجھے کوئی ایسی چیز دکھایئے کہ میرا یقین بڑھے۔ فرمایا: کیا چاہتا ہے؟ عرض کی: حضور اس درخت کو بلائیں کہ حضور میں حاضر ہو۔ فرمایا: جابلا، وہ اعرابی درخت کے پاس گئے اور کہا: تجھے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یاد فرماتے ہیں وہ فوراً ایک طرف کو اتنا جھکا کہ ادھر کے ریشے ٹوٹ گئے۔ پھر ادھر اتنا جھکا کہ ادھر کے ریشے ٹوٹ گئے۔ پھر چلا۔ اور حضور میں حاضر ہوکر صاف زبان سے کہا: سلام حضور پر اے اللہ کے رسول! اعرابی نے کہا: مجھے کافی ہے، مجھے کافی

۱۵۶۵۔ دلائل النبوة لابی نعیم، ۲۸۱ ☆ المستدرك للحاكم، ۱۷۲/٤

مجمع الزوائد للهیثمی، ۷/۹ ☆

حاکم نے کہا: یہ حدیث صحیح ہے۔ ☆

ہے، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے درخت سے فرمایا: پلٹ جا، فوراً واپس ہوا اور انہیں ریشوں پر مع شاخوں کے بدستور جم گیا۔ اعرابی نے عرض کی: یارسول اللہ! مجھے اجازت عطا ہو کہ سر اقدس اور دونوں پاؤں مبارک کو بوسہ دوں۔ حضور نے اجازت دی۔ پھر عرض کی: اجازت عطا ہو کہ حضور کو سجدہ کروں۔ فرمایا: مجھے سجدہ نہ کرنا۔ مخلوق میں کوئی کسی کو سجدہ نہ کرے۔ میں کسی کیلئے اس کا حکم کرتا تو عورت کو حکم فرماتا کہ حق شوہر کی تعظیم کیلئے اسے سجدہ کرے۔

۱۵۶۶۔ **عن** عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ تعالی عنہ قال: لما قدم معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ من الشام سجدللنبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، قال: مَا هَذَا يَامُعَاذُ؟ قال: أتيت الشام فوافقتهم يسجدون لاسافقتهم و بطارقتهم فوددت فی نفسی ان نفعل ذلك بك، فقال رسول اللہ صلی تعالیٰ علیہ وسلم: فَلَا تَفْعَلُوا، فَاِنِّی لَوْ كُنْتَ آمُرَ اَحَدًا اَنْ يَّسْجُدَ لِغَيْرِ اللّٰهِ لَاَمَرْتُ الْمَرْاَةَاَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا، وَالَّذِی نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَا تُؤَدِّی الْمَرْاَةُ حَقَّ رَبِّهَا حَتّٰی تُؤَدِّیَ حَقَّ زَوْجِهَا، وَ لَوْ سَاَلَهَا نَفْسَهَا وَ هِیَ عَلٰی قَتَبٍ لَمْ تَمْنَعْهُ۔

حضرت عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب ملک شام سے آئے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سجدہ کیا۔ حضور نے فرمایا: معاذ! یہ کیا؟ عرض کی: میں ملک شام کو گیا تو وہاں نصاری کو دیکھا کہ اپنے پادریوں سرداروں کو سجدہ کرتے ہیں۔ تو میرا دل چاہا کہ ہم حضور کو سجدہ کریں۔ فرمایا: نہ کرو۔ میں اگر سجدۂ غیر خدا کا حکم دیتا تو عورت کو سجدۂ شوہر کا حکم دیتا۔ قسم اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے کہ عورت اپنے رب کے حق سے سبکدوش اس وقت تک نہیں ہوسکتی جب تک شوہر کا حق ادا نہ کرے۔ اگر شوہر عورت کو بلائے اور وہ کجاوے پر ہو تب بھی منع نہ کرے۔

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ حدیث حسن ہے اسکی سند میں کوئی ضعف نہیں۔ ابن حبان نے اسے اپنی صحیح میں روایت کیا۔ اور امام منذری نے اس کے صالح ہونے کا اشارہ کیا۔ فتاوی رضویہ دوم ۲۲۰/۹

۱۵۶۶۔ السنن لابن ماجہ، باب حق الزوج علی المرأة ۱۳۳/۱

المسند لاحمد بن حنبل، ۳۸۱/٤

١٥٦٧۔ **عن** معاذ بن جبل رضی اللہ تعالی عنہ قال: انہ اتی الشام فرأی النصاری یسجدو ن لاساقفتهم و قسيسيهم و بطارقتهم، و رأى اليهود يسجدون لاحبار هم و رهبانهم و ربانيهم و علمائهم و فقهائهم، فقال: لای شئ تفعلون هذا؟ قالوا: هذه تحية الانبياء عليه الصلوٰة و السلام، قلت، فنحن احق ان نصنع بنبينا، فقال نبی اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: اِنَّهُمْ كَذِبُوْا عَلٰى اَنْبِيَائِهِمْ كَمَا حَرَّفُوْا كِتَابَهُمْ، لَوْ اَمَرْتُ اَحَدًا اَنْ يَّسْجُدَ لِاَحَدٍ لَاَمَرْتُ الْمَرْاَةَ اَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا مِنْ عَظْمِ حَقِّهٖ عَلَيْهَا، وَ لَا تَجِدُ اِمْرَاَةٌ حَلَاوَةَ الْاِيْمَانِ حَتّٰى تُؤَدِّيَ حَقَّ زَوْجِهَا وَلَوْ سَاَلَهَا نَفْسَهَا وَهِيَ عَلٰى ظَهْرِ قَتَبٍ۔

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ وہ شام کو گئے تو دیکھا نصاریٰ اپنے پادریوں، فقیروں، کو سجدہ کرتے ہیں۔ اور یہود اپنے عالموں اور عابدوں کو، ان سے پوچھا یہ کیوں کرتے ہو؟ بولے یہ انبیاء کی تحیت ہے۔ حضرت معاذ فرماتے ہیں میں نے کہا: تو ہمیں زیادہ سزاوار ہے کہ ہم اپنے نبی کو کریں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ اپنے انبیاء پر بہتان کرتے ہیں۔ جیسے انہوں نے اپنی کتاب بدل دی ہے میں کسی کو کسی کے سجدہ کا حکم فرماتا تو شوہر کے عظیم حق کے سبب عورت کو حکم دیتا۔ کوئی عورت ایمان کی حلاوت اس وقت تک نہیں پاسکتی جب تک اپنے شوہر کا حکم نہ بجالائے خواہ شوہر اسکو پالان پر ہی کیوں نہ بلائے۔ ١٢م

١٥٦٨۔ **عن** معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہ لما رجع من الیمن قال: یارسول اللہ! رأیت رجالا بالیمن یسجد بعضهم لبعضهم، افلا نسجد لك؟ قال: لَوْ كُنْتُ آمُرُ بَشَرًا يَسْجُدُ لِبَشَرٍ لَاَمَرْتُ الْمَرْاَةَ اَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا۔

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ وہ جب یمن سے واپس

١٥٦٧۔ المستدرك للحاكم، ١٧٢/٤ ☆ الترغيب و الترهيب للمنذری، ٥٦/٣

الدر المنثور للسيوطی، ١٥٤/٢ ☆ مجمع الزوائد للهيثمی، ٣١٠/٤

شرح السنة للبغوی، ١٥٨/٩ ☆ التفسير للقرطبی، ١٢٥/٣

تاریخ اصفهان لابی نعیم، ١٠٣/١ ☆ المعجم الكبير للطبرانی، ٥٣/٢

حاکم نے کہا: یہ حدیث صحیح ہے۔

١٥٦٨۔ المسند لاحمد بن حنبل، ٢٢٨/٥ ☆ المعجم الكبير للطبرانی، ٢٠، ١٧٥/٢٠

آئے۔ عرض کی: یا رسول اللہ! میں نے یمن میں لوگوں کو دیکھا کہ ایک دوسرے کو سجدہ کرتے ہیں۔ تو کیا ہم حضور کو سجدہ نہ کریں۔ فرمایا: اگر میں کسی بشر کے سجدہ کا حکم دیتا تو عورت کو سجدہٴ شوہر کا۔

﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ حدیث صحیح ہے۔ اسکے سب راوی رجال بخاری و مسلم ہیں۔ اور جب دونوں حدیثیں صحیح ہیں لاجرم دو واقعے ہیں۔ اول بار شام میں یہود و نصاریٰ کو دیکھ کر آئے۔ اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سجدہ کیا۔ جس پر ممانعت فرمائی دوبارہ اہل یمن کو دیکھ کر آئے۔ اب اپنے مولیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سجدہ کے کمال شوق میں یا تو پہلا واقعہ ذہن سے اتر گیا۔ یا اس میں بوجہ مخالفت یہود و نصاریٰ کہ آخر میں عمل نبوی اس پر تھا۔ نہی کے ارشاد کو محتمل سمجھا اور سبب احتمال نہی حتمی اس بار پہلے کی طرح سجدہ کیا نہیں۔ صرف اذن چاہا اور ممانعت فرمادی گئی۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔ فتاوی رضویہ دوم ۹/۲۲۱

۱۵۶۹۔ عن قیس بن سعد رضی اللہ تعالی عنہ قال: اتیت الحیرة فرأیتھم یسجدون لمرزبان لھم، فقلت: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم احق ان یسجد لہ، قال: فاتیت النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقلت: انی اتیت الحیرة فرأیتھم یسجدون لمرزبان لھم، فانت یا رسول اللہ! احق ان نسجد لک، قال: ارأیت لو مررت بقبری اکنت تسجد لہ، قال: قلت: لا، قال: فَلَا تَفْعَلُوا، لَوْ كُنْتُ آمُرُ اَحَدًا اَنْ يَّسْجُدَ لِاَحَدٍ لَاَمَرْتُ النِّسَآءَ اَنْ يَّسْجُدْنَ لِاَزْوَاجِهِنَّ لِمَا جَعَلَ اللّٰهُ لَهُمْ عَلَيْهِنَّ مِنَ الْحَقِّ۔

حضرت قیس بن سعد رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ میں شہر حیرہ میں (کہ قریب کوفہ ہے) گیا۔ وہاں کے لوگوں کو دیکھا کہ اپنے شہریار کو سجدہ کرتے ہیں۔ میں نے کہا: حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم زیادہ مستحق ہیں۔ خدمت اقدس میں حاضر ہو کر یہ حال و خیال عرض کیا: فرمایا: بھلا تم ہمارے مزار کریم پر گزرو تو کیا سجدہ کرو گے۔ میں نے عرض کی: نہ۔ فرمایا: تو نہ کرو۔ میں کسی کو کسی کے سجدہ کا حکم دیتا تو عورتوں کو شوہروں کے سجدہ کا حکم فرماتا۔ اس حق کے

۱۵۶۹۔ السنن لابی داؤد، باب فی حق الزوج، ۱/۲۹۱
السنن الکبری للبیھقی، ۷/۲۹۱ ☆ المستدرک للحاکم ۲/۱۸۷

سبب جو اللہ تعالیٰ نے انکا ان پر رکھا ہے۔

﴿۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ابوداؤد نے سکوتًا اس حدیث کو حسن بتایا۔ حاکم نے تصریحا کہا: یہ حدیث صحیح ہے۔ اور ذہبی نے تلخیص میں اسے مقرر رکھا۔ کما فی الاتحاف ۔

فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/۲۲۱

۱۵۷۰۔ **عن** سراقة بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله تعالىٰ عليه وسلم : لَوْ كُنْتُ آمُرُ اَحَدًا اَنْ يَسْجُدَ لِاَحَدٍ لَاَمَرْتُ الْمَرْاَةَ اَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا

حضرت سراقہ بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر مجھے کسی کو کسی کیلئے سجدہ کا حکم دنیا ہوتا تو عورت کو فرماتا کہ شوہر کو سجدہ کرے۔

۱۵۷۱۔ **عن** أبى هريرة رضى الله تعالى عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : لَوْ كُنْتُ آمُرُ اَحَدًا اَنْ يَسْجُدَ لِاَحَدٍ لَاَمَرْتُ الْمَرْاَةَ اَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر میں کسی کو کسی، کے سجدہ کا حکم دیتا تو عورت کو شوہر کے سجدہ کا حکم فرماتا۔ ۱۲م

فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/۲۲۱

۱۵۷۲۔ **عن** عبد الله بن عباس رضى الله تعالى عنهما قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: اِنَّ حَقَّ الزَّوْجِ عَلَى الزَّوْجَةِ اِنْ سَاَلَهَا نَفْسَهَا وَهِيَ عَلٰى ظَهْرِ قَتَبٍ اَنْ لَاتَمْنَعَهُ نَفْسَهَا وَمِنْ حَقِ الزَّوْجِ عَلَى الزَّوْجَةِ اَنْ لَا تَصُوْمَ تَطَوُّعًا اِلَّا بِاِذْنِهٖ، فَاِنْ فَعَلَتْ جَاعَتْ وَعَطِشَتْ وَلَا يُقْبَلُ مِنْهَا ، وَلَاتَخْرُجَ مِنْ بَيْتِهَا اِلَّابِاِذْنِهٖ، فَاِنْ فَعَلَتْ لَعَنَتْهَا مَلَائِكَةُ السَّمَاءِ وَمَلَائِكَةُ الْاَرْضِ وَمَلَائِكَةُ الرَّحْمَةِ وَمَلَائِكَةُ الْعَذَابِ

۱۵۷۰۔ المعجم الكبير للطبرانى، ۷/۱۲۹ ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ۴/۳۸۱
مجمع الزوائد للهيثمى، ۴/۳۱۰ ☆ كنز العمال للمتقى، ۴۴۷۷۶، ۱۶/۳۳۳
السنن الكبرى للبيهقى، ۷/۲۹۱ ☆ ارواء الغليل للالبانى، ۷/۵۴
الدر المنثور للسيوطى، ۲/۱۵۴ ☆ الترغيب و الترهيب للمنذرى، ۳/۵۵
۱۵۷۱۔ الجامع للترمذى، باب ما جاء فى حق الزوج على المرأة ، ۱/۱۳۸
۱۵۷۲۔ الترغيب والترهيب للمنذرى ، ۳/۵۷ ☆ الدر المنثور للسيوطى، ۲/۱۵۲
المطالب العالية لابن حجر ، ۱۶۱۲ ☆ كنز العمال للمتقى، ۴۴۸۰۸، ۱۶/۳۳۹

حَتّٰی تَرْجِعَ ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: شوہر کا حق بیوی پر یہ ہے کہ عورت کجاوہ پر بیٹھی ہو اور مرد اسی سواری پر اس سے قربت چاہے تو یہ منع نہ کرے۔ اور شوہر کا حق بیوی پر یہ بھی ہے کہ نفلی روزہ شوہر کی اجازت کے بغیر نہ رکھے۔ اگر روزہ رکھا تو بھوکی اور پیاسی رہنے کے سوا کچھ حاصل نہ ہوگا۔ اسکا روزہ قبول نہ ہوگا۔ اور شوہر کی اجازت کے بغیر گھر سے قدم نہ نکالے کہ اگر ایسا کیا تو اس پر آسمان و زمین کے فرشتے اور رحمت و عذاب کے فرشتے اس وقت تک لعنت کرتے رہیں گے جب تک وہ واپس نہ لوٹ آئے۔

﴿۵﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ایک زن خثعمیہ نے خدمت اقدس حضور سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر ہوکر عرض کیا: یارسول اللہ! حضور مجھے سنائیں کہ شوہر کا حق عورت پر کیا ہے۔ میں زن بے شوہر ہوں اسکی ادا کی اپنے میں طاقت دیکھوں تو نکاح کروں ورنہ بیٹھی رہوں۔ یہ سنکر سرکار نے مندرجہ بالا فرمان ذی شان سنایا۔ یہ سنکر ان بی بی نے کہا: بلاشبہ اب میں کبھی شادی کا نام نہ لونگی۔

فتاوی رضویہ ۵/۵۸۴

۱۵۷۳۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالىٰ عنه قال: جاء ت امرأة الى رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فقالت : يا رسول الله ! انا فلانة بنت فلان، قال: قد عرفتك فما حاجتك ، قالت: حاجتی الى ابن عمی فلان العابد ، قا ل رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : قد عرفته ، قالت : يخطبنی فاخبرنی ما حق الزوج على الزوجة ؟فان كان شيئا اطيقه تزوجته وان لم اطق لا اتزوج ۔ قال: مِنْ حَقِّهٖ لَوْ سَالَ مَنْخَرَاهُ دَمًا اَوْ قَيْحًا فَلَحِسَتْهُ بِلِسَانِهَا مَا اَدَّتْ حَقَّهٗ ، لَوْ كَانَ يَنْبَغِی لِبَشَرٍ اَنْ يَسْجُدَ لِبَشَرٍ لَاَمَرْتُ الْمَرْاَةَ اَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا اِذَا دَخَلَ عَلَيْهَا لِمَا فَضَّلَهُ اللّٰهُ عَلَيْهَا ۔ اذا سمعت هذا فقالت: والذی بعثك بالحق لا اتزوج ما بقيت الدنيا ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک بی بی نے حضور اکرم صلی

۱۵۷۳۔ المسند للحاکم، ۲/۱۸۹ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۲/۱۵۲
الترغیب و الترھیب للمنذری، ۳/۵٤ ☆

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوکر عرض کیا: یارسول اللہ! میں فلاں بنت فلاں ہوں۔ سرکار نے فرمایا: میں نے تم کو پہچان لیا۔ انہوں نے عرض کیا: مجھے اپنے چچازاد بھائی سے کام ہے۔ فرمایا: میں نے اسے بھی پہچان لیا۔ انہوں نے عرض کیا: اس نے مجھے نکاح کا پیام دیا ہے، تو آپ مجھے شوہر کے حقوق سے باخبر فرمائیں۔ اگر وہ میرے قابو کی چیز ہیں تو میں اس سے شادی کرلونگی۔ سرکار نے ارشاد فرمایا: شوہر کے حقوق میں سے ایک حق یہ ہے کہ اگر اسکے دونوں نتھنے خون اور پیپ سے بہ رہے ہوں اور بیوی اسے اپنی زبان سے چاٹے تو بھی شوہر کا حق ادا نہیں کرسکتی۔ اگر کسی انسان کا کسی انسان کو سجدہ کرنا جائز ہوتا تو میں عورتوں کو حکم دیتا کہ وہ اپنے شوہروں کو سجدہ کریں۔ کہ مرد جب بھی باہر سے اسکے سامنے آئے تو یہ اسے سجدہ کرے۔ کیونکہ خداوند قدوس نے مرد کو فضیلت ہی اس طرح کی دی ہے۔ یہ ارشاد سن کر ان بی بی نے عرض کیا: قسم اس ذات کی جس نے آپکو مبعوث فرمایا۔ رہتی دنیا تک میں نکاح کا نام نہ لونگی۔

۱۵۷۴۔ **عن** أبی سعید الخدری رضی اللہ تعالی عنه قال: جاء رجل الی رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیه و سلم با بنة له فقال: یا رسول اللہ! هذه ابنتی قد ابت ان تزوج فقال لها النبی صلی اللہ تعالی علیه وسلم: أَطِيعِي أَبَاكِ۔ فقالت: والذی بعثك بالحق لا أتزوج حتی تخبر نی ما حق الزوج علی الزوجة؟ قال: حَقُّ الزَّوْجِ عَلیٰ زَوْجَةٍ لَوْ كَانَتْ بِهٖ قُرْحَةٌ فَلَحِسَتْهَا، أَوِ انْتَثَرَ مَنْخَرَاهُ صَدِيْدًا أَوْ دَمًا ثُمَّ ابْتَلَعَتْهُ مَا أَدَّتْ حَقَّهٗ، قالت: و الذی بعثك بالحق لا اتزوج ابدا، قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم: لَا تَنْكِحُوْهُنَّ إِلَّا بِإِذْنِهِنَّ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک صحابی اپنی صاحبزادی کولیکر بارگاہ عالم پناہ حضور سید العالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: میری یہ بیٹی نکاح کرنے سے انکار کرتی ہے۔ حضور اکرم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنے والد محترم کا حکم مان، اس لڑکی نے عرض کیا: قسم اس پروردگار عالم کی جس نے حضور کو حق کے ساتھ بھیجا۔ میں اس وقت تک نکاح نہ کرونگی جب تک حضور یہ نہ بیان فرمادیں۔ کہ شوہر کا

۱۵۷۴۔ المستدرك للحاکم ٢٠٥/٢ ☆ السنن الكبرى للبیهقی، ٢٩١/٧

الترغیب والترهیب للمنذری، ٥٣/٣ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ١٥٤/٢

حق عورت پر کیا ہے۔ فرمایا: شوہر کا حق عورت پر یہ ہے کہ اس کے کوئی پھوڑا ہو اور عورت اسکو چاٹ کر صاف کرلے، یا اسکے نتھنوں سے خون یا پیپ نکلے اور عورت اس کو نگل لے۔ تو مرد کے حق سے ادا نہ ہوئی اس لڑکی نے عرض کیا: قسم اس ذات کی جس نے حضور کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا میں کبھی شادی نہ کروں گی۔ حضور اکرم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا: عورتوں کا نکاح انکی مرضی کے بغیر نہ کرو۔

﴿٦﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

امام حافظ زکی الملت والدین کا قول ہے: اس حدیث کی سند جید اور اسکے سب راوی ثقات مشہورین ہیں۔ سبحان اللہ، اس حدیث جلیل کو دیکھئے! دختر نا کتخدا کو نکاح سے انکار، باپ کو اصرار، باپ حضور کی بارگاہ میں شکایت کرتے ہیں، صاحبزادی عین دربار اقدس میں قسم کھاتی ہیں کبھی نکاح نہ کرونگی، اس پر حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نہ اس انکار کرنے والی پر ناراض ہوتے ہیں اور نہ اعتراض کرتے ہیں، بلکہ اولیاء کو ہدایت کرتے ہیں، جب تک انکی مرضی نہ ہو انکا نکاح نہ کرو۔

فتاوی رضویہ ۵/۵۸۶

١٥٧٥۔ **عن** أم المؤمنين عائشة الصديقة رضى الله تعالىٰ عنها قالت: قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: أَعْظَمُ النَّاسِ حَقًّا عَلَى الْمَرْأَةِ زَوْجُهَا۔

ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عورت پر سب سے بڑھکر حق شوہر کا ہے۔

فتاوی رضویہ ۵/۲۶۷

(۳) شوہر کی غیرت کا خیال بیوی پر لازم ہے

١٥٧٦۔ **عن** أسماء بنت أبى بكر الصديق رضى الله تعالىٰ عنهما قالت: تزوجنى الزبير وماله فى الارض من مال ولا مملوك ولا شىء غيرنا ضح وغير فرسه،

١٥٧٥۔ كنز العمال للمتقى، ٤٤٧٧١، ٦/٣٣١

١٥٧٦۔ الجامع الصحيح للبخارى، باب [illegible] ٧٨٦/٢

الصحيح لمسلم، باب جواز ارداف المرأة لا جنبيه ٢١٨/٢

فتح البارى للعسقلانى، ٣٩٦/٩ ☆ اتحاف السادة للزبيدى، ٤١١/٥

الطبقات الكبرى، لابن سعد [illegible]، المسند لاحمد بن حنبل، ٣٤٧/٦

فكنت أعلف فرسه وأستقى الماء وأحرز غربه وأعجن ، ولم أكن أحسن أخبز، وكان يخبز جارات لى من الأنصار وكن نسوة صدق ، وكنت أنقل النوى من أرض الزبير التى أقطعه رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم على رأسى وهى منى على ثلثى فرسخ ، فجئت يوما والنوى على رأسى ، فلقيت رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ومعه نفر من النصار فدعانى، ثم قال: أخ، أخ ليحملنى خلفه، فاستحييت أن أسير مع الرجال ، وذكرت الزبير فقلت : لقينى رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم وعلىٰ رأسى النوى ومعه نفر من أصحابه ، فأناخ لاركب فاستحييت منه وعرفت غيرتك ، فقال: والله لحملك النوى كان أشد على من ركوبك معه ، فقالت: حتى أرسل الىّ أبو بكر بعد ذلك بخادم يكفينى سياسة الفرس فكأنما أعتقنى۔

حضرت اسماء بنت ابی بکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے کہ مجھ سے حضرت زبیر بن العوام رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جس وقت شادی کی اس وقت نہ انکے پاس مال تھا اور نہ کوئی غلام اور نہ کوئی اور دوسری چیز، صرف ایک کھجور کا باغ اور ایک انکا گھوڑا تھا۔ میں اس گھوڑے کیلئے چارہ لاتی، پانی پلاتی، اور کنویں سے پانی لاکر آٹا گوندھتی۔ چونکہ مجھ سے روٹی پکانا اچھی طرح نہیں آتی تھی اس لئے میری پڑوسن انصاری عورتیں روٹی پکا دیتی تھیں۔ وہ دیانت دار اور سچی عورتیں تھیں۔ میں حضرت زبیر کے اسی باغ سے جو سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انکو عطا کیا تھا کھجور کے دانے جمع کر کے دو میل دور سے لاتی تھی۔ ایک دن میں سر پر گٹھری رکھ کر لا رہی تھی کہ راستہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ملاقات ہوگئی۔ سرکار کے ساتھ انصار کی ایک جماعت بھی تھی۔

سرکار نے مجھے دیکھ کر بلایا تا کہ مجھے پیچھے اونٹ پر بٹھالیں۔ لیکن مجھے مردوں کے ساتھ سفر کرتے ہوئے شرم محسوس ہوئی۔ اس لئے میں نے منع کر دیا مجھے حضرت زبیر کی غیرت کا خیال بھی مانع ہوا۔ کیونکہ حضرت زبیر صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین میں نہایت غیرت مند صحابی تھے۔ سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انکی شرمندگی کو سمجھ گئے اور آگے بڑھ گئے۔ پھر جب میں گھر آئی اور میں نے پورا واقعہ حضرت زبیر کو سنایا تو حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا: تمہارا گٹھلیاں سر پر لیکر چلنا مجھ پر زیادہ سخت تھا اس سے کہ تم حضور کے

ساتھ سوار ہولیتیں۔ پھر حضرت امیر المؤمنین سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسکے بعد میرے لئے غلام بھیج دیا کہ گھوڑے کی خدمت کیا کرتا تھا۔ تو گویا آپ نے مجھے آزاد کر دیا۔

فتاوی رضویہ ۵/۵۹۳

(۴) اکثر عورتیں شوہر کی نافرمانی کی وجہ سے جہنمی ہیں

۱۵۷۷۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : رَأَیْتُ النَّارِ فَلَمْ أَرَ کَالْیَوْمِ مَنْظَرًا قَطُّ ، وَرَأَیْتُ أَکْثَرَ أَھْلَھَا النِّسَآءَ قالوا: لم یا رسول اللہ ! قال: بِکُفْرِھِنَّ ، قیل : یکفرن باللہ ، قال: یَکْفُرْنَ الْعَشِیْرَ، وَیَکْفُرْنَ الْاِحْسَانَ، لَوْ أَحْسَنْتَ اِلیٰ اِحْدٰھُنَّ الدَّھْرَ ثُمَّ رَأَتْ مِنْکَ شَیْئًا، قَالَتْ: مَا رَأَیْتُ مِنْکَ خَیْرًا قَطُّ ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں نے آج دوزخ کو ملاحظہ کیا تو آج جیسا منظر کبھی نہیں دیکھا۔ اور دوزخ میں میں نے اکثر عورتوں کو دیکھا۔ صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے عرض کیا: یارسول اللہ! اسکی وجہ کیا ہے؟ سرکار نے فرمایا: انکے کفر کی وجہ سے، عرض کیا گیا: کیا اللہ تعالیٰ کا کفر کرتی ہیں؟ فرمایا: اپنے شوہروں کی ناشکری کرتی ہیں۔ اور احسان نہیں مانتیں۔ اگر تم ان میں سے کسی کے ساتھ ایک طویل زمانے تک بھلائی کرتے رہے پھر تمہاری طرف سے تھوڑی سی کوئی بات خلاف مزاج دیکھے تو کہے گی میں نے تجھ سے کبھی بھلائی نہیں دیکھی۔

فتاوی رضویہ ۵/۵۸۳

(۵) شوہروں کی اطاعت پر عظیم اجر

۱۵۷۸۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: جاء ت امرأۃ الی رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فقالت: انی رسولۃ النساء الیک ، واللہ ما

۱۵۷۷۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب کفران العشیر ، ۲/۷۸۳
الصحیح لمسلم ، باب الکسوف ، ۱/۲۹۸
فتح الباری للعسقلانی، ۹/۲۹۸ ☆ التمہید لابن عبد البر، ۳/۳۰۳
۱۵۷۸۔ کنز العمال للمتقی، ۱۴۵۶۹، ۵/۸۶۲ ☆ مجمع الزوائد للہیثمی، ۴/۳۰۶
المصنف لعبد الرزاق، ۱۵۹۱۴، ۸/۴۶۳ ☆ اتحاف السادۃ للزبیدی، ۹/۱۵۲

منهن امرأة علمت اولم تعلم الا وهى تهوى مخرجى اليك ، الله رب الرجال والنساء والٰهھن ، وانت رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم الى الرجال والنساء ، كتب الله تعالىٰ الجهاد على الرجال ، فان اصابوا اجروا، وان اسشهدوا كانوا احياء عند ربهم يرزقون ، فما يعدل ذلك من النساء ؟ قال: طَاعَتُهُنَّ لِأَزْوَاجِهِنَّ ، وَالْمَعْرِفَةُ بِحُقُوْقِهِمْ وَقَلِيْلٌ مِّنْكُنْ مَنْ يَّفْعَلُهٗ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوکر ایک بی بی نے عرض کیا؛ یارسول اللہ! میں عورتوں کی بھیجی ہوئی عورت ہوں۔ جن عورتوں کو میری اس حاضری کی خبر ہے وہ، اور جنہیں خبر نہیں ہے وہ سب اس بات کی خواہش مند ہیں کہ میں ایک بات آپ سے دریافت کروں۔ وہ بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ مردوں اور عورتوں سب کا پروردگار ہے۔ اور حضور سب کیلئے رسول بن کر مبعوث ہوئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے مردوں پر جہاد فرض کیا ہے کہ فتح پائیں تو دولت مند ہوجائیں۔ اور شہید ہوں تو اپنے رب تبارک وتعالیٰ کے پاس زندہ رہیں اور رزق پائیں۔ اور ہم عورتیں انکے کاموں کا انتظام کرتی ہیں۔ تو ہمارے لئے وہ کونسی اطاعت ہے جو ثواب میں جہاد کے برابر ہو؟ سرکار نے ارشاد فرمایا: شوہروں کی اطاعت اور انکے حق پہچاننا۔ لیکن وہ عورتیں بہت کم ہیں جو اپنے شوہروں کے ان حقوق کی کامل طور پر ادائیگی کرتی ہیں۔

فتاوی رضویہ ۵/۵۸۴

(۶) شوہروں کی فرمانبردار عورتیں جنتی ہیں

۱۵۷۹۔ **عن** أبى أُمامة الباهلى رضى الله تعالى عنه قال: اتت البنى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم امرأة معها صبيان لها ، قد حملت احدهماوهى تقود الآخر ، فقال رسول ا الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : حَامِلاَتٌ وَالِدَاتٌ مُرْضِعَاتٌ رَحِيْمَاتٌ بِأَوْلاَدِهِنَّ لَوْلاَ مَايَا تِيْنَ اِلىٰ أَزْوَاجِهِنَّ دَخَلَ مُصَلِّيَا تُهُنَّ الْجَنَّةَ ۔

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ

۱۵۷۹۔ السنن لابن ماجه ، باب المرأة تؤدى حق زوجها ، ۱/۱٤٦

المسند لاحمد بن حنبل ، ۵/۲۵۲ ☆ المستدرك للحاكم ، ٤/۱۷۳

المعجم الكبير للطبرانى ، ۸/۳۰۲ ☆ الدر المنثور للسيوطى ، ۲/۱٥٤

المصنف لعبدالرزاق ، ۲۰٦۰۲ ، ۱۱/۳۰۳ ☆ المعجم الصغير للطبرانى ، ۲/٤۷

علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں ایک عورت حاضر آئیں۔ انکے ساتھ دو بچے تھے۔ ان میں سے ایک حمل میں تھا، اور دوسرا گود میں۔ سرکار نے ارشاد فرمایا: حمل کی سختیاں اٹھانے والیاں، ولادت کی تکلیف برداشت کرنے والیاں، دودھ پلانے والیاں، اور اولاد سے محبت وشفقت سے پیش آنے والیاں اگر اپنے شوہروں کی نافرمانیاں نہ کریں تو سیدھی جنت میں جائیں۔

(۷) شوہر کی نافرمانی سے بیوی نکاح سے خارج نہیں ہوتی

۱۵۸۰۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: جاء رجل الی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقال: ان امرأتی لاتمنع ید لامس، قال: غَرِّبْهَا، قال: اخاف ان تتبعها نفسی، قال: فَاسْتَمْتِعْ بِهَا۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ایک مرد حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: میری بیوی ہر کس وناکس سے خلوت گزیں ہو جاتی ہے۔ حضور نے فرمایا: طلاق دے ڈال۔ بولے: مجھے خوف ہے کہ میری خواہش اس سے کہیں وابستہ نہ رہے۔ فرمایا: تو تم اس سے فائدہ حاصل کرتے رہو۔ ۱۲م

۱۵۸۰۔ السنن لابی داؤد، باب فی تزویج الابکار، ۱/۲۸۰

السنن للنسائی، باب تزویج الزانیه، ۲/۵۹

۵۔ نسب ورضاعت

(۱) اچھے نسب والوں میں نکاح کرو

۱۵۸۱۔ **عن** أم المؤمنين عائشة الصديقه رضى الله تعالىٰ عنها قالت : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: تَخَيَّرُوْا لِنُطَفِكُمْ ، فَانْكِحُوْا لِاَكْفَآءِ وَاَنْكِحُوْا اِلَيْهِمْ ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنے نطفہ کیلئے اچھی جگہ تلاش کرو۔ کفو میں بیاہو اور کفو سے بیاہ کرلاؤ۔

۱۵۸۲۔ **عن** أنس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: تَخَيَّرُوْا لِنُطَفِكُمْ وَ اجْتَنِبُوْا هٰذَا السَّوَادَ فَاِنَّهٗ لَوْنٌ مُّشَوَّهٌ ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنے نطفہ کیلئے اچھی جگہ تلاش کرو کہ اور اس سیاہی سے بچو کہ یہ بدصورت رنگ ہے۔

۱۵۸۳۔ **عن** أم المؤمنين عائشة الصديقة رضى الله تعالىٰ عنها قالت: قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : تَخَيَّرُوْا لِنُطَفِكُمْ فَاِنَّ النِّسَآءَ يَلِدْنَ اَشْبَاهَ اِخْوَانِهِنَّ وَاَخَوَاتِهِنَّ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی

۱۵۸۱۔ السنن لابن ماجل، باب الاكفاء، ۱۴۲/۱
السنن الكبرى للبيهقى، ۱۳۳/۷ ☆ نصب الراية للزيلعى، ۱۹۳
فتح البارى للعسقلانى، ۱۲۵/۹ ☆ اتحاف السادة للزبيدى، ۳۴۸/۵
كنز العمال للمتقى، ۴۵۵۹۳، ۳۰۱/۱۶ ☆ تاريخ دمشق لابن عساكر، ۴۱۵/۴
المغنى للعراقى، ۱۲۰/۴ ☆ الجامع الصغير للسيوطى، ۱۹۶/۱
المستدرك للحاكم، ۱۷۷/۲ ☆
۱۵۸۲۔ كنز العمال للمتقى، ۴۴۵۵۷، ۲۹۵/۱۶ ☆
۱۵۸۳۔ كنز العمال للمتقى، ۴۴۵۵۶، ۲۹۵/۱۶ ☆ الكامل لابن عدى، ۲۴۲/۵
الجامع الصغير للسيوطى، ۱۹۶/۱ ☆

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنے نطفہ کے لئے اچھی جگہ تلاش کرو، کہ عورتیں اپنے ہی کنبہ کے مشابہ جنتی ہیں۔

۱۵۸۴۔ **عن** أنس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: تَزَوَّجُوا فِي الْحِجْرِ الصَّالِحِ، فَإِنَّ الْعُرُوْقَ دَسَّاسٌ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اچھی نسل میں شادی کرو رگ خفیہ اپنا کام کرتی ہے۔

۱۵۸۵۔ **عن** أبى سعيد الخدرى رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: إِيَّاكُمْ وَخَضْرَآءَ الدِّمَنِ، اَلْمَرْأَةُ الْحَسْنَآءُ فِي الْمَنْبَتِ السُّوْءِ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: گھوڑے کی ہریالی سے بچو۔ بری نسل میں خوبصورت عورت۔

اراءۃ الادب ۳۳

(۲) شریف ورذیل کا ثبوت

۱۵۸۶۔ **عن** عبدالله بن عباس رضى الله تعالىٰ عنهما قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: اَلنَّاسُ مَعَادِنُ كَمَعَادِنِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ، وَالْعِرْقُ دَسَّاسٌ، وَأَدَبُ السُّوْءِ كَعِرْقِ السُّوْءِ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جیسے سونے چاندی کی مختلف کانیں ہوتی ہیں یونہی آدمیوں کی ہیں، اور رگ خفیہ اپنا کام کرتی ہے، اور برا ادب بری رگ کی طرح ہے۔

اراءۃ الادب ۳۲

۱۵۸۴۔ اتحاف لاسادة للزبيدى، ۳۴/۱ ☆ كنز العمال للمتقى، ۴۴۵۵۹، ۲۹۶/۱۶
الكامل لابن عدى، ۷۳/۷ ☆ الجامع الصغير للسيوطى، ۱۹۷/۱

۱۵۸۵۔ كنز العمال للمتقى، ۴۴۵۸۷، ۳۰۰/۱۶ ☆ اتحاف السادة للزبيدى، ۳۴۸/۵

۱۵۸۶۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۵۳۹/۲ ☆ اتحاف السادة للزبيدى، ۷۴/۱

(۳) بغیر عمل نسبی شرافت کام نہیں دیتی

۱۵۸۷۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالیٰ عليه وسلم: مَنْ أَبْطَأَ بِهِ عَمَلُهُ لَمْ يُسْرِعْ بِهِ نَسَبُهُ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جسکا عمل کوتاہ ہو اسکو اسکی شرافت نسبی کام نہیں دیتی۔

(۱) امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اس حدیث میں نفی نفع مطلق ہے، نہ نفی مطلق۔ ورنہ معاذ اللہ کریمہ الحقنا بهم ذريتهم، کے صریح معارض ہوگی۔ ہاں آیت کریمہ " فاذا نفخ فی الصور فلا انساب بينهم يومئذ ولا يتساء لون " کے معارض نہیں کہ ایک وقت مخصوص کیلئے ہے۔ الاترى الى قوله تعالیٰ، ولايتساء لون مع قوله عز وجل " واقبل بعضهم على بعض يتسائلون۔

اراءۃ الادب ۵۴۔

۱۵۸۸۔ **عن** أبی نضرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: حدثنی من سمع خطبة رسول الله صلى الله تعالیٰ عليه وسلم فی وسط أيام التشريق فقال: يَا أَيُّهَاالنَّاسُ! اَلَا اِنَّ رَبَّكُمْ وَاحِدٌ، اِنَّ أَبَاكُمْ وَاحِدٌ، اَلَا لَافَضْلَ لِعَرَبِيٍّ عَلىٰ أَعْجَمِيٍّ وَلَا لِعَجَمِيٍّ عَلىٰ عَرَبِيٍّ، وَلَا لِاَحْمَرَ عَلىٰ أَسْوَدَ، وَلَا أَسْوَدَ علىٰ أَحْمَرَ اِلَّا بِالتَّقْوىٰ۔ أَبَلَّغْتُ؟ قالوا بلغ رسول الله صلى الله تعالیٰ عليه وسلم، ثم قال: أَيُّ يَوْمٍ هٰذَا؟ قالوا: يوم حرام، ثم قال: أَيُّ شَهْرٍ هٰذَا؟ قالوا: شهر حرام، قال: ثم قال: أَيُّ بَلَدٍ هٰذَا؟ فالوا بلد حرام، قال: فَاِنَّ اللّٰهَ قَدْ حَرَّمَ بَيْنَكُمْ دِمَائَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ، كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هٰذَا، فِي شَهْرِكُمْ هٰذَا، فِي بَلَدِكُمْ هٰذَا، أَبَلَّغْتُ؟ قالوا: بلغ رسول الله صلى الله تعالیٰ عليه

۱۵۸۷۔ الصحيح لمسلم،	كتاب الذكر،			٣٤٥/٢
الجامع للترمذی	ابواب القرآن،			١١٨/٢
السنن لابی داؤد،	باب فضل العلم،			٥١٣/٢
السنن لابن ماجه	باب فضل العلماء،			٢٠/١
المسند لاحمد بن حنبل،	٢٥٢/٢	☆	التفسير للقرطبی،	٨/١
موارد الظمئان للهيثمی،	٧٨			
۱۵۸۸۔ المسند لاحمد بن حنبل،	٤١١/٥	☆	مشكوة المصابيح للتبريزی،	٥١٩٨

وسلم، قال: يُبَلِّغُ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ۔

حضرت ابونضرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مجھ سے یہ حدیث ان صحابی نے روایت کی جنہوں نے ایام تشریق میں حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے حجۃ الوداع کے موقعہ پر خطبہ سنا تھا۔ حضور نے فرمایا: اے لوگو! سنتے ہو، بیشک تمہارا رب ایک ہے۔ اور بیشک تمہارے باپ ایک ہیں۔ خبردار کسی عربی کو عجمی پر فضیلت نہیں، نہ عجمی کو عربی پر، اور نہ گورے کو کالے پر، اور نہ کالے کو گورے پر مگر تقوی کی بنا پر، کیا میں نے اللہ تعالیٰ کا پیغام تم تک پہونچا دیا؟ سب نے عرض کیا: اللہ کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہم تک پیغام خداوندی پہونچا دیا۔ پھر فرمایا: یہ کونسا دن ہے؟ سب نے عرض کیا: حرمت والا دن، پھر فرمایا: یہ کونسا مہینہ ہے؟ سب نے بارگاہ رسالت میں عرض کیا: حرمت والا مہینہ، فرمایا: یہ کونسا شہر ہے؟ عرض کیا: حرمت والا شہر، فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ نے تمہارے درمیان تمہارے جان و مال اسی طرح حرام فرمادئے ہیں جس طرح یہ حرمت والا دن تمہارے اس مہینہ اور شہر میں۔ فرمایا: کیا میں نے پیغام خداوند قدوس کو تم تک پہونچا دیا؟ عرض کیا: اللہ کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہم تک پہونچا دیا۔ فرمایا: تو چاہئے کہ حاضرین غائبین تک میرا یہ پیغام پہونچا دیں۔ ۱۲

۱۵۸۹۔ **عن** أبی ذر الغفاری رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم لی: اُنْظُرْ! فَإِنَّكَ لَسْتَ بِخَيْرٍ مِّنْ أَحْمَرَ وَلَا أَسْوَدَ، أَلَا أَنْ تَفْضُلَهُ بِتَقْوٰى۔

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دیکھو! تم کسی گورے اور کالے سے بہتر نہیں ہوسکتے۔ ہاں فضیلت تقوی کی بنا پر ہوتی ہے۔ ۱۲م

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ان دونوں احادیث میں آیت کریمہ اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰكُمْ کی طرح سلب فضل کلی ہے نہ سلب کلی فضل۔

اراءۃ الادب ۵۴

۲۵۸۹۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۱۵۸/۵ ☆ مشکوۃ المصابیح للتبریزی، ۵۱۹۵
التفسیر لابن کثیر ۳۶۵/۷ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۹۹/۶

(۴)نسب بدلنا حرام ہے

١٥٩٠۔ **عن** ابی بکرة رضی الله تعالیٰ عنه قال:قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : مَنِ ادَّعٰی اِلیٰ غَیْرِ اَبِیْهِ وَهُوَ یَعْلَمُ اَنَّهٗ غَیْرُ اَبِیْهِ فَالْجَنَّةُ عَلَیْهِ حَرَامٌ ۔

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو اپنے باپ کے سوا دوسرے کو دانستہ اپنا باپ بتائے اس پر جنت حرام ہے۔

اراءة الادب ٦٣

١٥٩١۔ **عن** أمیر المؤمنین علی المرتضی کرم الله تعالیٰ وجهه الکریم قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : مَنِ ادَّعٰی اِلیٰ غَیْرِ اَبِیْهِ اَوِ انْتَمٰی اِلیٰ غَیْرِ مَوَالِیْهِ فَعَلَیْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلاَئِکَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ، لاَ یَقْبَلُ اللّٰهُ مِنْهُ یَوْمَ الْقِیَامِ

١٥٩٠۔ الجامع الصحیح للبخاری، کتاب الفرائض ، ١٠٠١/٢
الصحیح لمسلم ، کتا ب الحج ، ٤٤٢/١
السنن لابی داؤد ، ادب ١٢٠ ، باب فی الارجل یتمی الی غیر موالیه ١٩٧/٦
السنن لابن ماجه ، باب من ادعی الی غیر ابیه ١٩١/٢
السنن الکبری للبیهقی، ٤٠٣/٧ ☆ المسند لاحمد بن حنبل ، ١٧٤/١
السنن للدارمی، ٢٤٣/٢ ☆ المصنف لابن ابی شیبة ، ٥٣٧/٨
الترغیب و الترهیب للمنذری، ٧٣/٣ ☆ مشکوة المصابیح للتبریزی، ٣٣١٤
الصحیح لابی عوانة ، ٢٩/١ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ٥٤/١٢
شرح السنة للبغوی، ٢٧٢/٩ ☆

١٥٩١۔ الصحیح لمسلم ، باب تحریم تولی العتیق الی غیر موالیه ، ٤٩٥
الجامع للترمذی، ٢١٢٠، باب الوصة الوارث ، ٣٣/٢
السنن لابن ماجه ، باب لوصیة الوارث ، ١٩٩/٢
المسند لاحمد بن حنبل ، ٨١/١ ☆ السنن للدارمی، ٢٤٤/٢
السنن للدار قطنی، ٤١/٣ ☆ المصنف لابن ابی شیبة ، ٥٣٧/٨
الترغیب و الترهیب للمنذری، ٧٣/٣ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ٩٨/١
نصب الرایة للزیلعی، ٥٧/٤ ☆ المطالب العالیة لابن حجر، ٢٥٢٣
کنز العمال للمتقی، ١٢٩١٦، ٢٩٢/٥ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ٣٤/١٧
البدایة و النهایة لابن کثیر ، ٣٤٨/٤ ☆ التاریخ الکبیر للبخاری، ١٦٦/٧
تاریخ بغداد للخطیب، ٣٤٧/٢ ☆ جامع مسانید ابی حنیفه ، ٥٨/٢
الاسرار المرفوعة لعلیٰ القاری، ٢٧١ ☆ الادب المفرد للبخاری، ٤٣٣

صَرُفًا وَلَا عَدُلًا۔

فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/ ۱۰۷

امیر المؤمنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے اپنے باپ کے علاوہ کسی دوسرے کی طرف نسبت کی، یا اپنے آزاد کرنے والے آقا کے علاوے کسی دوسرے مولی کی طرف خود کو منسوب کیا تو اس پر اللہ تعالیٰ کی، فرشتوں کی اور تمام لوگوں کی لعنت، قیامت کے دن اللہ تعالیٰ نہ اسکا فرض قبول فرمائے اور نہ نفل۔ ۱۲م

﴿۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

شرع مطہر میں نسب باپ سے لیا جاتا ہے۔ جس کے باپ دادا پٹھان یا مغل یا شیخ ہوں وہ انہیں قوموں سے ہوگا۔ اگرچہ اسکی ماں اور دادی سب سیدانیاں ہوں۔ ہاں اللہ تعالیٰ نے یہ فضیلت خاص امام حسن اور امام حسین اور انکے حقیقی بھائی بہنوں کو عطا فرمائی۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔ کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بیٹے ٹھہرے پھر انکی جو خاص اولاد ہے، ان میں بھی وہی قاعدہ عام جاری ہوا۔ کہ اپنے باپ کی طرف منسوب ہوں۔ اسی لئے سبطین کریمین کی اولاد سید ہیں۔ نہ بنات فاطمہ زہراء کی اولاد کہ وہ اپنے والدوں ہی کی طرف نسبت کی جائیگی۔

فتاوی رضویہ ۵/ ۸۶۵

(۵) ولد الزنا پر کوئی گناہ نہیں

١٥٩٢۔ **عن** أم المؤمنين عائشة الصديقة رضي الله تعالىٰ عنها قالت: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: لَيُسَ عَلىٰ وَلَدِ الزِّنَا مِنُ وِزُرِ أَبَوَيُهِ شَیُءٌ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: والدین کا گناہ ولد الزنا پر کچھ نہیں۔

فتاوی رضویہ ۵/ ۴۵۷

١٥٩٢۔ المستدرك للحاكم ١١٢/٤ ☆ الدر المنثور للسيوطی، ٦٧/٣
كنز العمال للمتقی، ١٣٠٩١، ٣٣٢/٥ ☆

(۶) حرامی بچہ عموماً بدخصلت ہوتا ہے

۱۰۹۳۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : وَلَدُ الزِّنَا شَرُّ الثَّلاَثَةِ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: زنا کا بچہ ماں باپ سے بھی بدتر ہوتا ہے۔

۱۰۹۴۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم: وَلَدُ الزِّنَا شَرُّ الثَّلاَثَةِ اِذَا عَمِلَ بِعَمَلِ أَبَوَيْهِ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ وعلیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: زنا کا بچہ ماں باپ سے بھی بدتر ہوتا ہے اگر ان جیسے کام کرے۔ ۱۲م

۱۰۹۵۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : فَرْخُ الزِّنَا لاَيَدْخُلُ الْجَنَّةَ ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: زنا کا بچہ جنت میں داخل نہیں ہوگا۔

۱۰۹۶۔ **عن** أبی موسی الأشعری رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : لاَ يَبْغِی عَلَی النَّاسِ اِلَّا وَلَدُ بَغِیٍّ وَالْاِبْنُ فِيهِ عِرْقٌ مِنْهُ۔

فتاوی رضویہ ۱۲۳/۴

حضرت ابوموسی اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

۱۰۹۳۔ المستدرك للحاكم ۱۰۰/٤ ☆ السنن الكبری للبيهقی، ۹۱/۳
مجمع الزوائد للهيثمی، ۲۵۷/٦ ☆ العلل المتناهية ، ۲۸۳/۲
المسند لاحمد بن حنبل، ۲۱۱/۲ ☆ السلسلة الصحيحة للالبانی، ٦۷۲
الكامل لابن عدی، ، ۹۱/۳ ☆

۱۰۹٤۔ المعجم الكبری للطبرانی، ۳٤٦/۱۰ ☆ السنن الكبری للبيهقی، ۵۸/۱۰

۱۰۹۵۔ كنز العمال للمتقی، ۱۳۰۸۹، ۳۳۲/۵ ☆

۱۰۹٦۔ مجمع الزوائد للهيثمی، ۳۳۳/۵ ☆ الدر المنثور للسيوطی، ۳۰٤/۳
كنز العمال للمتقی، ۱۳۰۹۳، ۲۳۳/۵ ☆ التاريخ الكبير للبخاری، ۱۰۲/٤
كشف الخفاء للعجلونی، ۵۱٦/۲ ☆

علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لوگوں پر ظلم نہ کرے مگر زنا کی اولاد، اور وہ جس میں اسکی کوئی رگ ہو۔

۱۵۹۷۔ **عن** عبد الله بن عمرو رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: لَا یَدْخُلُ الْجَنَّةَ وَلَدُ زَنْیَةٍ۔

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: زنا کا بچہ جنت میں داخل نہیں ہوگا۔ ۱۲م

(۴) امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ان احادیث کا مطلب یہ ہے کہ جب حرامی بچہ بھی وہی حرکات اختیار کرے۔ یا یہ مطلب ہے کہ یہ عادتوں اور خصلتوں میں غالبا ان سے بھی بدتر ہوتا ہے جبکہ علم و عمل اسکی اصلاح نہ کریں۔ کہ برے تخم سے بری ہی کھیتی ہی غلط پیدا ہوتی ہے۔

ع　شمشیر نیک ز آہن بد چوں کند کسے۔

یا یہ مطلب ہے کہ غالبا اس سے وہ افعال صادر ہونگے جو سابقین کے ساتھ دخول جنت سے روکیں گے۔　فتاوی رضویہ ۵/۴۵۸

(۷) بچہ بستر والے کا اور زانی کے لئے پتھر

۱۵۹۸۔ **عن** أم المؤمنین عائشة الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنهاقالت: اختصم سعد بن أبی وقاص وعبد بن زمعة فی غلام، فقال سعد: هذا یا رسول الله ابن أخی عتبة بن أبی وقاص، عهد الی انه ابنه، انظر الی شبهه، وقال عبد بن زمعة: هذا أخی یا رسول الله! ولد علی فراش ابی من ولیدته، فنظر رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم الی شبهه فرأی شبها بینا بعتبة، فقال: هو لك یا عبد! اَلْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرِ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت سعد بن ابی وقاص اور عبد بن زمعہ کے درمیان ایک بچے کے بارے میں اختلاف ہوگیا۔ حضرت

۱۵۹۷۔ کنز العمال للمتقی، ۱۳۰۹۶، ۵/۳۳۳ ☆ حلیة الاولیاء لابی نعیم، ۳/۳۰۷

مشکل الآثار للطحاوی، ۱/۹۳ ☆ کشف الخفاء للعجلونی، ۲/٤٧٠

۱۵۹۸۔ الصحیح لمسلم، باب الولد للفراش، ۱/٤٧٠

سعد نے عرض کیا: یارسول اللہ! یہ میرا بھتیجا عتبہ بن ابی وقاص کا لڑکا ہے۔ انہوں نے مجھ سے یہ عہد لیا تھا کہ وہ میرا بیٹا ہے (تم اسکی پرورش کرنا) سرکار دیکھئے! یہ بچہ میرے بھائی سے کتنا مشابہ ہے۔ عبد بن زمعہ نے کہا یارسول اللہ! یہ میرا بھائی ہے۔ میرے والد کے بستر پر انکی باندی سے پیدا ہوا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جب بچے کو دیکھا تو کامل طور پر عتبہ بن ابی وقاص سے مشابہ تھا۔ لیکن پھر بھی وہ بچہ عبد بن زمعہ کو دیتے ہوئے فرمایا: بچہ اسکا ہے جسکے بستر پر پیدا ہوا اور زانی کیلئے پتھر ہیں۔

﴿۵﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

جو عورتیں شوہر والی ہیں انکا حمل شوہر ہی کا قرار پائے گا۔ خواہ اس عورت کا حمل زنا سے ہو۔

فتاوی رضویہ ۵/ ۱۹۹

(۸) رشتۂ ولا نسبی رشتہ کی طرح ہے

۱۵۹۹۔ **عن** عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنهما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: اَلْوِلَاءُ لُحْمَةٌ كَلُحْمَةِ النَّسَبِ لَا يُبَاعُ وَلَا يُوْهَبُ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ولاء ایک رشتہ ہے جو نسب کے رشتہ کی طرح ہوتا ہے۔ نہ اسکو بیچا جا سکتا ہے۔ نہ ہبہ کیا جا سکتا ہے۔

﴿۵﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ہمارے امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے استاذ امام عطاء بن رباح رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مذہب یہ تھا کہ جو شخص جس کے ہاتھ پر مسلمان ہوا اسکی ولاء اسی کیلئے ہے۔

۱۵۹۹۔ السنن الکبری للبیهقی، ۶/۲۴۰ ☆ المستدرک للحاکم، ۴/۳۷۹
المصنف لعبد الرزاق، ۱۶۱۴۹، ۹/۵ ☆ التمهید لابن عبد البر، ۳/۶۹
مجمع الزوائد للهیثمی، ۵/۲۳۱ ☆ کنز العمال للمتقی، ۲۹۶۲۴، ۱۰/۳۲۴
ارواء الغلیل للالبانی، ۶/۱۰۹ ☆ الکامل لابن عدی، ۵/۳۰۰
علل الحدیث لابن ابی حاتم، ۱۶۴۵، ☆ کشف الخفاء للعجلونی، ۲/۴۸۱
تلخیص الحبیر لابن حجر، ۴/۲۱۳ ☆ جامع مسانید ابی حنیفة، ۲/۱۷۳

۱۶۰۰۔ **عن** أنس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: مَوْلَی الْقَوْمِ مِنْ أَنْفُسِهِمْ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کی ولاء جس قوم کیلئے ہو وہ اسی میں گنا جاتا ہے۔

۱۶۰۱۔ **عن** أبی أُمامة الباهلی رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: مَنْ أَسْلَمَ عَلیٰ یَدَیْ رَجُلٍ فَلَهُ وِلاَئُهُ۔

حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کے ہاتھ پر کوئی شخص ایمان لائے تو اسکا رشتۂ ولاء اسی سے قرار پائیگا۔

۱۶۰۲۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: مَنْ أَسْلَمَ مِنْ أَهْلِ فَارِسٍ فَهُوَ قُرَشِیٌّ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اہل فارس کا جو شخص بھی ایمان لائے وہ قرشی ہے۔

فتاوی رضویہ ۵/ ۴۵۷

(۹) رضاعت سے حرمت ثابت ہو جاتی ہے

۱۶۰۳۔ **عن** أم المؤمنین عائشة الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنها قالت: قال

۱۶۰۰۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب مولی القوم من انفسهم ۱۰۰۰/۲
السنن لابی داؤد، باب الصدقة علی بن هاشم، ۲۳۳/۱
السنن الکبری للبیهقی، ۱۵۱/۲ ☆ شرح السنة للبغوی، ۳۵۲/۸
مشکوة المصابیح للتبریزی، ۳۰۴۴ ☆ نصب الرایة للزیلعی، ۴۰۴/۲
فتح الباری للعسقلانی، ۴۸/۱۲ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۱۳۶/۴
کنز العمال للمتقی، ۱۶۵۱۷، ۴۵۶/۶ ☆ الکامل لابن عدی، ۳۲۸/۱
۱۶۰۱۔ الکامل لابن عدی، ۱۳۵/۲ ☆ کنز العمال للمتقی، ۲۹۶۲۶، ۳۲۴/۱۰
السنن للدار قطنی، ۱۸۱/۴ ☆
۱۶۰۲۔ کنز العمال للمتقی، ۱۱۰۲۱، ۲۸۳/۴ ☆
۱۶۰۳۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء یحرم من الرضاعة الخ، ۱۳۷/۱
کنز العمال للمتقی، ۱۵۶۶۱، ۳۷۱/۶ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۴۵۲/۷
جمع الجوامع للسیوطی، ۴۷۹۵، ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۳۳۶/۵

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: اِنَّ اللّٰہَ حَرَّمَ مِنَ الرَّضَاعَةِ مَا حَرَّمَ مِنَ الْوِلَادَةِ

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ نے رضاعت کے رشتہ سے ان عورتوں کو حرام فرمادیا جن کو نسب سے حرام فرمایا۔

فتاوی رضویہ ۳۴۲/۵

◆

۱۵۰۳۔ ارواء الغلیل للالبانی،	۲۸۵/۶	☆	الطبقات الکبری لابن سعد،	۶/۳
المسند لاحمد بن حنبل،	۱۳۲/۱	☆	المعجم الکبیر للطبرانی،	۲۵۳/۱۰
السنن لسعید بن منصور،	۹۴۸	☆	المعجم الکبیر للطبرانی،	۲۵۳/۱۰

۶۔ اعلان نکاح

(۱) اعلان نکاح اور مساجد میں انعقاد مسنون ہے

۱۶۰۴۔ **عن** أم المؤمنین عائشة الصدیقة رضی اللہ تعالیٰ عنہاقالت : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: أَعْلِنُوا ھٰذَا النِّکَاحَ ، وَاجْعَلُوْہُ فِي الْمَسَاجِدِ، وَاضْرِبُو ا عَلَیْہِ بِالدُّفُوْفِ۔ فتاوی رضویہ ۱۰/۱۹۱

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: نکاح کا اعلان کرو، اور انعقاد مسجدوں میں کیا کرو، اور اعلان کیلئے دف بجاؤ۔ ۱۲م

(۲) نکاح میں لوگوں کواطلاع ضروری ہے

۱۶۰۵۔ **عن** محمدبن حاطب الجمحی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال:قال رسول اللہ

۱۵۰۴۔ الجامع للترمذی ، باب ما جاء فی اعلان النکاح ، ۱/۱۲۹
السنن لابن ماجہ ، باب اعلان النکاح، ۱/۵۶
الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/۷۷ ☆ مجمع الزوائد للھیثمی، ۴/۲۸۹
حلیة الاولیاء لابی نعیم ، ۸/۳۲۷ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۵/۲۳۲
السنن الکبری للبیھقی، ۷/۲۸۸ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۹/۲۲۶
کشف الخفاء للعجلونی، ۱/۱۶۲ ☆ کنز العمال للمتقی، ۴۴۵۳۴، ۱۶/۲۹۱
میزان الاعتدال ، ۶۶۱۷ ☆ المسند لاحمدبن حنبل ، ۴/۵
المستدرك للحاکم ۲/۱۸۳ ☆ شرح السنة للبغوی، ۹/۴۷
المغنی للعراقی، ۲/۴۲ ☆ تاریخ اصفھان لابی نعیم ، ۱/۱۷۴

۱۶۰۵۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء فی اعلانك النکاح، ۱/۱۲۹
السنن للنسائی، کتاب النکاح ، اعلان النکاح بالصوت و ضرب الدف ، ۲/۷۵
السنن لابن ماجہ ، باب اعلان النکاح، ۱/۱۳۸
المسند لاحمد بن حنبل ، ۳/۴۱۸ ☆ السنن الکبری للبیھقی، ۷/۲۸۹
المستدرك للحاکم ۲/۱۸۴ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۹/۲۴۲
السنن لسعید بن منصور ، ۶۲۹ ☆ مشکوة المصابیح للتبریزی، ۳۱۲۳
کنز العمال للمتقی، ۴۴۵۵۲، ۱۶/۲۹۵ ☆ شرح السنہ للبغوی، ۴/۲۶۳
فتح الباری للعسقلانی، ۹/۲۲۶ ☆ ارواء الغلیل للالبانی، ۷/۵۰
آداب الزفاف للالبانی، ۹۶ ☆ المغنی للعراقی، ۲/۴۳
اتحاف السادة للزبیدی، ۵/۳۵۰ ☆ تذکرة الموضوعات لابن القیسرانی ۵۳۰

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: فَصۡلُ مَابَیۡنَ الۡحَلَالِ وَالۡحَرامِ الدَّفُّ وَالصَّوۡتُ فِی النِّکَاحِ۔ ھادی الناس ۹

حضرت محمد بن حاطب جمحی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حلال وحرام (نکاح وزنا) کے درمیان فرق اعلان ودف کے ذریعہ ہے۔ ۱۲م

(۳) شادی میں گانے کی محفل کا حکم

۱۶۰۶۔ **عن** أم المؤمنين عائشة الصديقة رضى الله تعالىٰ عنهاقالت: كانت عندى جارية من الانصار زوجتها، فقال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: اَلَا تُغَنِّيۡنَ، فَاِنَّ هٰذَا الۡحَيَّ مِنَ الۡاَنۡصَارِ يُحِبُّوۡنَ الۡغِنَآءَ۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میرے پاس ایک انصاری لڑکی تھی جسکی میں نے شادی کی۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا عورتوں نے گانا نہیں گایا۔ کیونکہ اس قبیلہ انصار کے لوگ تو گانا پسند کرتے ہیں۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ گانے باجے کہ ان بلاد میں معمول ورائج ہیں بلاشبہ ممنوع وناجائز ہیں۔ خصوصا وہ ناپاک ملعون رسم کہ بہت خزاں بے تمیز احمق جاہلوں نے شیاطین ہنود ملاعین بے بہبود سے سیکھی، یعنی فحش گالیوں کے گیت گوانا، مجلس کے حاضرین وحاضرات کو لچھے دار سنانا، سمدھیانہ کی عفیف پاک دامن عورتوں کو الفاظ زنا سے تعبیر کرنا کرانا، خصوصا اس ملعون رسم کا مجمع زناں میں ہونا، ان کا اس ناپاک فاحشہ حرکت پر ہنسنا، قہقہے اڑانا، اپنی کنواری لڑکیوں کو یہ سب کچھ سنا کر بدلحاظ بنانا، بے حیا بے غیرت خبیث بے حمیت مردوں کا اس شہدپن کو جائز رکھنا، کبھی برائے نام لوگوں کے دکھاوے کو جھوٹ سچا ایک آدھ بار جھڑک دینا، مگر بندوبست قطعی نہ کرنا، یہ شنیع گندی مردود رسم ہے جس پر صدہا لعنتیں اللہ عزوجل کی اترتی ہیں۔ اسکے کرنے والے، اس پر راضی ہونے والے، اپنے یہاں اسکا کافی انسداد نہ کرنے والے سب فاسق وفاجر مرتکب کبائر مستحق غضب جبار وعذاب نار ہیں۔ والعیاذ باللہ تبارک وتعالیٰ، اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو ہدایت

۱۶۰۶۔ السنن لابن ماجه، باب الغناء و الدف، ۱/۱۳۸

بخشے۔ آمین۔

جس شادی میں یہ حرکتیں ہوں مسلمانوں پر لازم ہے کہ اس میں ہرگز شریک نہ ہوں۔ اگر نادانستہ شریک ہو گئے تو جس وقت اس قسم کی باتیں شروع ہوں فورا فورا اسی وقت اٹھ جائیں اور اپنی جورو، بیٹی، ماں، بہن کو گالیاں نہ دلوائیں، فحش نہ سنوائیں، ورنہ یہ بھی ان ناپاکیوں میں شریک ہونگے اور غضب الٰہی سے حصہ لیں گے۔ والعیاذ باللہ رب العالمین۔

زنہار زنہار اس معاملہ میں حقیقی بہن بھائی بلکہ ماں باپ کی بھی رعایت و مروت روا نہ رکھیں، کہ لاطاعة لاحد فی معصية الله ،

ہاں شرع مطہر نے شادی میں بغرض اعلان نکاح صرف دف کی اجازت دی ہے۔ جبکہ مقصود سے تجاوز کر کے لہو مکروہ و تحصیل لذت شیطانی کی حدود تک نہ پہونچے۔ ولہذا عطاء شرط لگاتے ہیں کہ قواعد موسیقی پر نہ بجایا جائے، تال و سم کی رعایت نہ ہو، نہ اس میں جھانجھ ہوں، کہ وہ خواہی نخواہی مطرب و ناجائز ہیں، پھر اسکا بجانا بھی مردوں کو ہر طرح مکروہ ہے، نہ شرف والی بیبیوں کے مناسب، بلکہ نابالغہ چھوٹی بچیاں یا لونڈیاں باندیاں بجائیں اور اسکے ساتھ کچھ سیدھے سادھے اشعار، یا سہرے سہاگ ہوں جن میں اصلا نہ فحش ہو، نہ کوئی بے حیائی کا ذکر، نہ فسق و فجور کی باتیں، نہ مجمع زناں یا فاسقاں میں عشقیات کے چرچے، نہ نامحرم مردوں کو نغمۂ عورات کی آواز پہونچے۔ غرض ہر طرح منکرات شرعیہ و مظان فتنہ سے پاک ہوں تو اس میں بھی مضائقہ نہیں۔ جیسے انصار کرام کی شادیوں میں سمدھیانے جا کر یہ شعر پڑھا جاتا تھا۔

اتیناکم اتیناکم ☆ فحیانا وحیاکم

ہم تمہارے پاس آئے۔ ہم تمہارے پاس آئے۔ اللہ ہمیں بھی زندہ رکھے تمہیں بھی جلائے۔ بس اس قسم کے پاک صاف مضمون ہوں تو اصل حکم میں اس قدر کی رخصت ہے مگر حال زمانہ کے مناسب یہ ہے کہ مطلق بندش کی جائے۔ کہ جہال حال خصوصا زنان زماں سے کسی طرح امید نہیں کہ انہیں جو حد باندھ کر اجازت دی جائیگی۔ اسکے پابند رہیں گی۔ اور حد مکروہ تک تجاوز نہ کریں گے۔ لہذا سرے سے فتنہ کا دروازہ ہی بند کیا جائے۔ نہ انگلی نکلنے کی جگہ پائیں گے نہ آگے پاؤں پھیلائیں گے۔ خصوصا بازاری فاجرہ فاحشہ عورتیں رنڈیوں

ڈومنیوں کو ہرگز ہرگز قدم نہ رکھنے دیں، کہ ان سے حد شرعی کی پابندیاں محال عادی ہے، وہ بے حیائیوں فحش سرائیوں کی خوگر ہیں۔ منع کرتے کرتے اپنا کام کرگزریں گی۔ بلکہ شریف زادیوں کا ان آوارہ بدوضعوں کے سامنے آنا ہی سخت بے ہودہ وبیجا ہے۔ صحبت بد زہر قاتل ہے اور عورتیں نازک شیشیاں جنکے ٹوٹنے کی ادنی ٹھیس بہت ہوتی ہے۔

فتاوی رضویہ ۷۸/۹

۱۶۰۷۔ **عن** الربیع بنت معوذ بن عفراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت: جاء النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فدخل حین بنی علی ، فجلس علی فراشی کمجلسك منی ، فجعلت جویریات لنا یضربن بالدف ، ویندبن من قتل من آبائی یوم بدر۔

حضرت ربیع بنت معوذ بن عفراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ جب میری رخصتی ہوئی تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے۔ اور اس طرح میرے بستر پر آکر جلوہ افروز ہوئے۔ جیسے آپ (خالد بن ذکوان راوی حدیث) بیٹھے ہیں پس کچھ لڑکیاں دف بجا کر اپنے ان بزرگوں کے کارنامے بیان کررہی تھیں جو غزوۂ بدر میں جام شہادت نوش فرماگئے تھے۔

۱۶۰۸۔ **عن** أم المؤمنین عائشۃ الصدیقۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا انہا زفّت امرأۃ الی رجل من الانصار ، فقال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : یَا عَائِشَۃُ ! مَا کَانَ مَعَکُمْ لَہْوٌ ، فَاِنَّ الْاَنْصَارَ یُعْجِبُہُمُ اللَّہْوُ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ایک عورت کا نکاح کسی انصاری مرد کے ساتھ کردیا: حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عائشہ! تمہارے پاس بچیوں کیلئے کوئی گانے بجانے کی چیز نہیں کہ انصار کو یہ پسند ہے۔

۱۶۰۷۔ الجامع الصحیح للبخاری ، باب ضرب الدف فی النکاح، ۷۷۳/۲
السنن لابی داؤد ، الادب، باب فی الغناء ، ۶۷۴/۲
السنن الکبری لبیهقی، ۲۸۹/۷ ☆ اتحاف السادۃ للزبیدی، ۵۵۸/۶
فتح الباری للعسقلانی، ۲۰۲/۹ ☆ شرح السنۃ للبغوی، ۴۷/۹
مشکوۃ المصابیح للبریزی، ۳۱۴۰ ☆
۱۶۰۸۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب النسوۃ اللاتی یهدین الخ، ۷۷۵/۲
آداب الزفاف للالبانی، ۹۴ ☆ تلبیس ابلیس لابن الجوزی، ۲۳۱

۱۶۰۹۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال: انکحت عائشة رضی الله تعالیٰ عنها ذات قرابة لها من الأنصا ر ، فجاء رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فقال: أَهَدَيْتُمُ الْفَتَاةَ ؟قالوا : نعم، قال: أَرْسَلْتُمْ مَعَهَا مَنْ تُغَنِّي؟ قالت: لا، فقال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم:اِنَّ الْاَنْصَارَ قَوْمٌ فِيهِمْ غَزَلٌ، فَلَوْبَعَثْتُمْ مَعَهَا مَنْ يَّقُوْلُ: اَتَيْنَاكُمْ اَتَيْنَاكُمْ،فَحَيَّانَا وَحَيَّاكُمْ۔ هادی الناس ۹

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اپنی کسی رشتہ دار لڑکی کا نکاح ایک انصاری سے کردیا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم نے لڑکی کو رخصت کردیا؟ صحابہ کرام نے عرض کیا: ہاں، فرمایا: کیا تم نے اسکے ساتھ کوئی گانے والی بچی بھی بھیجی ہے۔ ام المؤمنین نے عرض کیا: نہیں، اس پر حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر تم اسکے ساتھ کسی کو بھیج دیتے تو اچھا تھا جو یہ کہتی جاتیں۔ ہم تمہارے پاس آئے، ہم تمہارے پاس آئے۔ اللہ ہمیں بھی زندہ رکھے تمہیں بھی جلائے۔۱۲م

۱۶۱۰۔ **عن** السائب بن یزید رضی الله تعالیٰ عنه قال: لقی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم جواری یتغنین یقلن:تحیونا نحییکم : فوقف رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم، ثم دعاهن فقال: لَاتَقُوْلُوا هٰكَذَا ، وَلٰكِنْ قُوْلُوْا: حَيَّانَا وَاِيَّاكُمْ ، فقال رجل: یارسول الله ! اترخص للناس فی هذا؟ قال: نَعَمْ، اِنَّهٗ نِكَاحٌ لَاسَفَاحٌ، اَشِيْدُوْا بِالنِّكَاحِ۔

حضرت سائب بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ملاقات چند بچیوں سے ہوئی جو گارہی تھیں۔ تم ہمیں سلام کرو ہم تمہیں سلام کریں۔ حضور سید عالم یہ سنکر تشریف فرما ہوئے۔ اور انکو بلا کر فرمایا: اس طرح نہ کہو! بلکہ یوں کہو! اللہ تعالیٰ ہمیں اور تمہیں زندہ سلامت رکھے۔ ایک مرد بولے یارسول اللہ! کیا لوگوں کو اس طرح کے گانے کی اجازت ہے؟ فرمایا: ہاں، یہ نکاح ہے زنا نہیں، نکاح کا خوب چرچا اور اعلان کرو۔

۱۶۰۹۔ السنن لابن ماجه ، باب الغناء و الدف ، ۱۳۸/۱
المسند لاحمد بن حنبل، ۲۹۱/۳ ☆
۱۶۱۰۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۵۲/۷ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۱۸/۳

۱۶۱۱۔ **عن** عامر بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: دخلت علی قرظة بن کعب وأبی مسعود الأنصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہما فی عرس واذا جواری یغنین فقلت : أی صاحبی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم واھل بدر ! یفعل ھذا عند کم فقال: اِجلس اِن شئت ، فاسمع معنا ، وان شئت فاذھب ، فانہ قد رخص لنا فی اللھو عند العرس ۔ فتاوی رضویہ حصہ اول ۲۳۳/۹

حضرت عامر بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں حضرت قرظہ بن کعب اور حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس ایک شادی میں پہونچا، تو وہاں کچھ بچیاں گارہی تھیں۔ میں نے کہا: اے رسول اللہ کے بدری صحابہ! یہ تمہارے سامنے کیا ہورہا ہے؟ بولے: بیٹھ جاؤ! چاہو تو سنو ورنہ چلے جاؤ کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے شادیوں کے موقعہ پر اس طرح کی خوشی ومسرت والی چیزوں کی اجازت عطا فرمائی ہے۔ ۱۲م

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

امام عینی عمدۃ القاری میں فرماتے ہیں ولیمۂ نکاح میں دف بجانے اور اس جیسے کھیل کرنے کے جواز پر علماء کا اتفاق ہے۔

مرقات میں ہے۔ کہا گیا ہے کہ وہ لڑکیاں نہ حد شہوت کو پہونچی تھیں اور نہ انکے دف میں جھانجھ تھے۔

اکمل الدین بابرتی نے کہا: اس حدیث میں بغرض اعلان نکاح اور زفاف کے وقت دف بجانے کی دلیل ہے۔ بعض لوگوں نے ختنہ، عیدین، سفر سے آمد اور احباب کے اجتماع مسرت کو بھی اسی سے لاحق کیا ہے۔ نیز اس سے مراد وہ دف ہے جو اگلوں کے زمانے میں ہوتا تھا۔ لیکن اب ایسا دف جس میں جھانجھ ہوں وہ تو بالاتفاق مکروہ ہونا چاہیے۔

علامہ جامی نے فتاوی سراجیہ سے نقل کی کہ شادی میں دف بجانے کا جواز اسی وقت ہے کہ اس میں گھنگھرو نہ ہوں۔ اور طرب کے طور پر نہ بجایا جائے۔ زمانۂ حدیث اور عہد رسالت میں دف کے اندر گھنگھرو ہونے کا ثبوت نہیں۔ یہ تو ایک نیا تماشا ہے جسے بعد کے لوگوں میں بیکاروں اور تماشائیوں نے ایجاد کیا۔

۱۶۱۱۔ السنن للنسائی، باب اللهو و الغناء عند العرس، ۷۷/۲

خیال رہے کہ ہر لہو حرام ہے چھوٹا ہو یا بڑا۔ رہا وہ جو شادی وغیرہ میں جائز اور مباح فرمایا گیا۔ یعنی دف بجانا اور شعر پڑھنا مباح اور مندوب ارادے سے، نہ کہ تماشہ اور معیوب کھیل کے طور پر۔ تو اسے صورۃ لہو کہا گیا ہے۔ جیسے تینوں سنتوں کو، یعنی گھوڑے، عورت اور تیر اندازی سے کھیل کرنے کو اسی بنا پر لہو کہا گیا ہے۔

رہا اعلان نکاح کیلئے بندوق کی گولی چھوڑنا تو اس میں شک نہیں کہ نکاح میں اعلان مطلوب ومندوب ہے تاکہ نکاح اور سفاح میں فرق ہو جائے۔ حدیث میں دف کے ساتھ یہ بھی فرمایا کہ نکاح اور سفاح میں آواز و اعلان کے ذریعہ فرق کرو۔ اور بندوق بھی ایک آواز ہی ہے جس سے اعلان ہوتا ہے بلکہ اس مقصد میں اسے زیادہ دخل ہے۔

مختصر یہ کہ نہی مفقود ہے اور یہ عمل مفید مقصود ہے۔ تو اسکا جواز بلاشبہ حاصل وموجود ہے۔ اور ممانعت کی بات مردود ہے۔ کیا کسی کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ اس چیز سے روکے جس سے اللہ ورسول نے نہیں روکا۔ جل جلالہ، وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ لیکن بعض جہال وہابیہ نے اسکو اسراف کہا اور اس بنیاد پر حرام کہدیا حالانکہ یہ اسراف کے معنی سے جہالت پر مبنی ہے۔ اسراف کا معنی ہے۔ نامحمود غرض میں خرچ کرنا۔ میانہ روی سے آگے بڑھنا۔ حد سے تجاوز کرنا۔ اور بس۔ ھادی الناس ۱۹ تا ۵۳ ملخصا۔

(۴) شادی سے قبل عورت کو دیکھ لینا جائز ہے

١٦١٢۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: كنت عند النبی صلی الله تعالیٰ عليه و سلم فاتاه رجل فاخبره انه تزوج امرأة من الانصار ، فقال له رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم: أَنَظَرْتَ اِلَيْهَا ؟ قال: لا ، قال: فَاذْهَبْ ، فَانْظُرْ اِلَيْهَا فَاِنَّ فِی أَعْيُنِ الْاَنْصَارِ شَيْئًا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر تھا۔ ایک شخص حاضر ہوئے۔ اور عرض کیا: میں ایک انصاری عورت سے نکاح کرنا چاہتا ہوں۔ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تم نے اس عورت کو دیکھ لیا ہے؟ عرض کیا: نہیں، آپ نے فرمایا: جاؤ دیکھ لو! کیونکہ انصار کی آنکھ میں کچھ

١٦١٢۔ الصحيح لمسلم، باب النظر الی وجهها قبل خطبتها، ١/٤٥٦

ہے۔

﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

کسی کے عیب کو دوسروں پر خالص خیر خواہی کی نیت سے بیان کرنا جائز ہے۔ جیسا کہ اس حدیث سے ثابت ہے۔ کہ اسمیں مصلحت دینیہ ہے اور معاذ اللہ اعتراض کے پہلو سے پاک ہے۔ جیسے کچھ لوگ کسی طرف عازم سفر ہیں انکو بتانا کہ فلاں راستہ بہت خراب ہے۔ اس راستہ سے نہ جاؤ۔

فتاوی رضویہ جدید ۱/۶۱۷

۷۔ مباشرت

(۱) بغیر غسل چند بیبیوں کے پاس جاسکتا ہے

۱۶۱۳۔ **عن** أنس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال: كان النبی صلی الله تعالی علیه وسلم یطوف علی النساء بغسل واحد۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم ایک ہی غسل سے اپنی ازواج مطہرات پر طواف فرماتے۔

فتاوی رضویہ حصہ دوم ۸۰/۹

(۲) وقت جماع برہنگی صحیح نہیں

۱۶۱۴۔ **عن** عتبة بن عبد السلمی رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه سلم: اِذَا اَتٰی اَحَدُکُمْ اَھْلَهٗ فَلْیَسْتَتِرْ، وَلَا یَتَجَرَّدُ تَجَرُّدَ الْعِیْرَیْنِ۔

حضرت عتبہ بن عبد سلمی رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی اپنی بیوی کے پاس آئے تو پردہ کرے۔ اور جنگلی گدھوں کی طرح برہنہ نہ ہو۔ ۱۲م

۱۶۱۳۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب من طاف علی نسائه بغسل واحد، ۷۸۵/۲

الصحیح لمسلم، باب الحیض، ۱۴۴/۱

الجامع للترمذی، باب ما جاء فی الرجل یطوف علی نسائه، الخ، ۲۰/۱

السنن للنسائی، باب اتیان النساء قبل احداث الغسل، ۳۰/۱

السنن لابن ماجه، باب ما جاء فیمن یغتسل من جمیع نسائه، ۴۴/۱

السنن للدارمی، ۴۴/۱ ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ۲۲۵/۳

الجامع الصغیر للسیوطی، ۴۳۶/۲ ☆ الصحیح لابی عوانة، ۲۸۰/۱

اتحاف السادة للزبیدی، ۳۶۹/۵ ☆ شرح السنة للبغوی، ۳۷/۲

حلیة الاولیاء لابی نعیم، ۱۰۰/۷ ☆

۱۶۱۴۔ السنن لابن ماجه، باب التستر عند الجماع، ۱۳۸/۱

٨۔ نکاح پر قدرت نہ ہو تو کیا کرے

(١) صاحب استطاعت نکاح کرے ورنہ روزہ رکھے

١٦١٥۔ **عن** عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: يَا مَعْشَرَ الشَّبَابِ ! مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمُ الْبَاءَةَ فَلْيَتَزَوَّجْ ، وَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَعَلَيْهِ بِالصَّوْمِ، فَإِنَّهُ لَهُ وِجَاءٌ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اے جوانوں کے گروہ تم میں سے جو بھی نکاح کی قدرت رکھتا ہے تو وہ نکاح کرے، اور جسکو یہ قدرت نہیں اسکو روزہ رکھنا چاہئے کہ روزہ خواہشات نفسانی کو توڑتا ہے۔

فتاوی رضویہ ٦/ ٣١٥

١٦١٦۔ **عن** أم المؤمنين عائشة الصديقة رضی اللہ تعالیٰ عنہاقالت :قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم :اَلنِّكَاحُ مِنْ سُنَّتِي فَمَنْ لَمْ يَفْعَلْ بِسُنَّتِي فَلَيْسَ مِنِّي وَتَزَوَّجُوا فَإِنِّي مُكَاثِرٌ بِكُمُ الْأُمَمَ ، وَمَنْ كَانَ ذَا طَوْلٍ فَلْيَنْكِحْ وَمَنْ لَمْ يَجِدْ فَعَلَيْهِ بِالصِّيَامِ ، فَإِنَّ الصَّوْمَ لَهُ وِجَاءٌ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نکاح میری سنت ہے تو جس شخص نے میری سنت پر عمل نہیں کیا وہ مجھ سے نہیں۔ اور تم لوگ شادیاں کرو کہ میں تمہارے سبب باقی امتوں پر کثرت کا اظہار کرونگا۔ اور جو شادی کی طاقت رکھتا ہے وہ شادی کرے۔ اور جس میں اتنی وسعت نہیں وہ روزہ رکھے۔ کہ اس سے شہوت ختم ہوتی ہے۔

١٦١٥۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب من استطاع امنکم الباءة ٧٥٨/٢
کنز العمال للمتقی، ٤٤٤٠٨، ٢٧٢/١٦ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ٢٨٦/٥
المغنی للعراقی، ٢٣/٢ ☆ السلسلة الصحیحة للالبانی، ١٨٣٠
تاریخ اصفہان لابی نعیم ٢٤٤/١ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ٢٥٢/٤
١٦١٦۔ السنن لابن ماجه ، باب ما جاء فی فضل النکاح، ١٣٤/١
المغنی للعراقی، ٤١/٣ ☆

١٦١٧ ـ **عن** عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: يَا مَعۡشَرَ الشَّبَابِ ! مَنِ اسۡتَطَاعَ مِنۡكُمُ الۡبَاءَةَ فَلۡيَتَزَوَّجۡ ، فَإِنَّهُ أَغَضُّ لِلۡبَصَرِ وَأَحۡصَنُ لِلۡفَرۡجِ وَمَنۡ لَمۡ يَسۡتَطِعۡ فَعَلَيۡهِ بِالصَّوۡمِ ، فَإِنَّهُ لَهُ وِجَاءٌ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اے گروہ جواناں تم میں سے جسے نکاح کی طاقت ہو وہ نکاح کرے، کہ نکاح پریشان نظری و بدکاری سے روکنے کا سب سے بہتر طریقہ ہے، اور جسے ناممکن ہو اس پر روزے لازم ہیں۔ کہ کسر شہوت نفسانی کردیں گے۔

١٥١٧۔ الصحیح لمسلم، کتاب النکاح، ١/٤٤٩
السنن الکبری للبیهقی، ٤/٢٩٦ ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ١/٣٨٧
الترغیب و الترهیب للمنذری، ٣/٤٠ ☆ شرح السنة للبغوی، ٩/٣
فتح الباری للعسقلانی، ٩/١٠٦ ☆ المعجم الکبری للطبرانی، ١٠/١٤٩

۱۰

کتاب الطلاق

ابواب

طلاق کی شرعی حیثیت ۳۶۳

اللہ

ا۔ طلاق کی شرعی حیثیت

(۱) مباح چیزوں میں مبغوض تر طلاق ہے

۱۶۱۸۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: اَبغَضُ الْحَلَالِ اِلَی اللّٰهِ تَعَالیٰ الطَّلَاقُ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کے نزدیک حلال چیزوں میں زیادہ ناپسند طلاق ہے۔

(۱) امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

بلا وجہ شرعی طلاق دینا اللہ تعالیٰ کو سخت ناپسند و مبغوض و مکروہ ہے۔ مگر شوہر اسکا اختیار ضرور رکھتا ہے۔ اگر دیگا تو ہو جائیگی۔ پھر اگر زوجہ سے ابھی خلوت یعنی بغیر کسی مانع کے تنہا یکجائی نہ کی۔ یا زوجہ کہ دس سالہ ہے قابلیت جماع اصلا نہ رکھتی ہو جب تو نصف مہر دینا ہوگا اگر بندھا ہو۔ اور اگر کچھ نہ بندھا تھا تو ایک پورا جوڑا جس میں دوپٹہ پاجامہ اور عورتوں کے چھوٹے کپڑے اور جوتا سب کچھ ہو۔ اور مرد و عورت دونوں کے لحاظ سے عمدہ نفیس یا کم درجہ، یا متوسط ہو، دینا آویگا۔ جسکی قیمت نہ پانچ درہم سے کم ہو نہ عورت کے نصف مہر سے زیادہ ہو۔ اگر مرد و عورت دونوں غنی ہیں تو نفیس۔

اور دونوں فقیر تو ادنی۔ اور ایک فقیر دوسرا غنی تو متوسط اور اگر دس سالہ لڑکی قابل جماع ہے اور خلوت ہو چکی تو پورا مہر لازم ہوگا۔

فتاوی رضویہ ۶۰۲/۵

فتاوی رضویہ ۷/۵

۱۶۱۸۔ السنن لابی داؤد، باب کراهیة الطلاق، ۲۹۶/۱

السنن لابن ماجه، باب الطلاق، ۱۴۶/۱

الجامع الصغیر للسیوطی، ۱۰/۱ ☆ التفسیر للبغوی، ۶۵/۲

شرح السنة للبغوی، ۱۹۵/۹ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۳۹۱/۵

الکامل لابن عدی، ۴۶۱/۶ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۲۸۸/۱

التفسیر لابن کثیر، ۳۸۲/۲ ☆ تاریخ دمشق، لابن عساکر، ۷۲/۲

علل الحدیث لابن ابی حاتم، ۹۷۱۲،

(۲) کثرت نکاح وطلاق ممنوع ہے

۱۶۱۹۔ **عن** أبی موسی الأشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: تَزَوَّجُوْا وَلَا تُطَلِّقُوْا ! فَاِنَّ اللّٰہَ تَعَالیٰ لَایُحِبُّ الذَّوَّاقِیْنَ وَالذَّوَّاقَاتِ۔

حضرت ابوموسی اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نکاح کرو، اور جب تک عورت کی طرف سے کوئی شک پیدا نہ ہو طلاق نہ دو! کہ اللہ تعالیٰ بہت چکھنے والے مردوں اور بہت چکھنے والی عورتوں کو دوست نہیں رکھتا۔

جدالممتار ۴۶۳/۲

(۳) طلاق کی قسم کھانا اور کھلانا صفت نفاق ہے

۱۶۲۰۔ **عن** أنس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: مَاحَلَفَ بِالطَّلَاقِ مُؤْمِنٌ ، وَمَااسْتَحْلَفَ بِہٖ اِلَّا مُنَافِقٌ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مومن طلاق کی قسم نہ کھاتا ہے اور نہ کھلاتا ہے، ہاں جو منافق صفت انسان ہو وہ ایسا کرتا ہے۔

فتاوی رضویہ ۷۸۶/۵

(۴) زمانہ جاہلیت میں ایک مجلس کی چند طلاقوں کی حیثیت نہ تھی

۱۶۲۱۔ **عن** أم المؤمنین عائشۃ الصدیقۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت: کان الناس او الرجل یطلق امرأتہ ماشاء ان یطلقھا وھی امرأتہ اذا ارتجعھا وھی فی العدۃ ان طلقھا مأۃ مرۃ أو أکثر حتی قال رجل لامرأتہ: واللہ لا اطلقک فتبینین منی ولا

۱۶۱۹۔ کنز العمال للمتقی، ۲۷۸۷۳، ۶۶۱/۹ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱۹۷/۲
تاریخ بغداد للخطیب، ۱۹۱/۱۲ ☆ تنزیہ الشریعۃ للابن عراق، ۲۰۲/۲
کشف الخفاء للعجلونی، ۳۶۱/۱ ☆ الکامل لابن عدی،

۱۶۲۰۔ الجامع الصغیر للسیوطی، ۴۸۲/۲ ☆ کشف الخفاء للعجلونی، ۵۲/۲
المعجم الکبیر للطبرانی، ۲۴۹/۱۸ ☆

۱۶۲۱۔ الجامع للترمذی، ابواب الطلاق و اللعان، ۱۴۳/۱
السنن الکبری للبیہقی، ۳۳۳/۷ ☆

/اودیك أبدا قالت:و كیف ذاك ؟قال: أطلقك فكلما همت عدتك ان تنقضی راجعتك فذهبت المرأة حتی دخلت علی عائشة فأخبرتها ، فسكتت عائشة حتی جاء النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فاخبرته فسكت النبی صلی الله تعالیٰ علیه سلم حتی نزل القرآن ، اَلطَّلَاقُ مَرَّتَانِ فَاِمْسَاكٌ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ تَسْرِيْحٌ بِاِحْسَانٍ ، قالت عائشة رضی الله تعالیٰ عنها : فاستانف الناس الطلاق من كان طلق ومن لم یكن طلق ۔

فتاوی رضویہ ۷۸۲/۵

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ زمانۂ جاہلیت میں لوگ اپنی بیویوں کو جتنی چاہتے طلاق دیتے لیکن وہ انکی بیوی بدستور رہتی، اس طرح کے عدت میں اس سے رجعت کر لیتے۔ خواہ انہوں نے ایک سو یا اس سے بھی زائد طلاقیں دی ہوں۔ یہاں تک کہ ایک مرتبہ زمانۂ اسلام میں ایک شخص نے اپنی بیوی سے کہا: خدا کی قسم نہ تو میں تجھے طلاق دونگا کہ تو مجھ سے جدا ہو جائے ، اور نہ ہی تجھے کبھی پناہ دونگا۔ عورت نے پوچھا وہ کیسے؟ اس نے کہا: تجھے طلاق دونگا اور جب عدت پوری ہونے لگے گی تو رجعت کر لونگا۔ وہ عورت ام المؤمنین حضرت عائشہ کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ اور واقعہ سنایا، ام المؤمنین خاموش رہیں۔ پھر حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائے۔ تو آپ سے واقعہ عرض کیا گیا: آپ نے بھی سکوت فرمایا: یہاں تک کہ قرآن کریم کی یہ آیات نازل ہوئیں۔ طلاق دو مرتبہ ہے، اسکے بعد یا تو اچھے طریقے سے روک لینا ہے یا احسان کے ساتھ چھوڑ دینا ہے۔ ام المؤمنین فرماتی ہیں: تو لوگوں نے اس طریقے سے طلاق دینا شروع کی جس نے پہلے طلاق دے دی تھی اور جس نے نہیں دی تھی اس نے بھی یہی طریقہ اختیار کیا۔ ۱۲م

۱۶۲۲۔ **عن** أُم المؤمنین عائشة الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنها قالت:لم یكن للطلاق وقت یطلق اِمرأته ثم یراجعها مالم تنقضی العدة ، و كان بین رجل وبین اهله بعض مایكون بین الناس ،فقال: والله ! لا تركنك لا ایما ولا ذات زوج ، فجعل یطلقها حتی اذا كادت الغدة ان تنقضی لرجعها ، ففعل ذالك مرارا ، فانزل الله فیه ، اَلطَّلَاقُ مَرَّتَانِ فَاِمْسَاكٌ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ تَسْرِيْحٌ بِاِحْسَانٍ، فوقت لهم الطلاق ثلاثا ،یراجعها فی الواحدة والثنتین،ولیس فی الثلاثة رجعة حتی تنكح

۱۶۲۲۔ السنن الکبری للبیهقی، ۳۳۳/۷

زوجا غیرہ۔ **فتاوی رضویہ ۷۸۲/۵**

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ پہلے طلاق کی کوئی تعداد یا اسکا کوئی وقت مقرر نہیں تھا۔ کوئی شخص اپنی بیوی کو طلاق دیتا پھر اس سے جب تک عدت نہ گزری ہوتی رجعت کر لیتا ایک شخص اور اسکی بیوی کے درمیان کوئی نہ خوش گوار واقعہ رونما ہوا شوہر نے قسم کھا کر کہا: میں تجھے ضرور چھوڑ دوں گا۔ لیکن اس طرح کہ نہ تو مطلقہ ہوگی اور نہ شوہر والی، پھر اس شخص نے اسکو طلاق دیدی اور جب عدت گزرنے کے قریب ہوئی تو رجعت کر لی اور اس طرح بار ہا کرتا رہا چنانچہ اس بارے میں اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی، الطلاق مرتا ن الآیۃ، لہذا تین طلاقیں متعین ہوگئیں۔ ایک یا دو تک رجعت کا اختیار ہے لیکن تیسری کے بعد نہیں جب تک دوسرے شوہر سے نکاح، صحبت اور طلاق کے بعد عدت نہ گزر جائے۔ ۱۲م

(۵) طلاق مغلظہ اور حلالہ کا حکم

۱۶۲۳۔ **عن** أم المؤمنین عائشة الصدیقة رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت: جاء ت امرأة رفاعة القرظی الی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: فقالت: انی کنت عند رفاعة فطلقنی فبت طلاقی، فتزوج بعدہ عبد الرحمن بن الزبیر ومامعہ الامثل ہدبة الثوب، فقال: أَتُرِیْدِیْنَ أَنْ تَرْجِعِی اِلیٰ رِفَاعَةَ؟ قالت: نعم، قال: لَا، حَتّٰی تَذُوْقِی عُسَیْلَتَہٗ وَیَذُوْقَ عُسَیْلَتَكِ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت رفاعہ قرظی کی بیوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا: یارسول اللہ! میں رفاعہ کی بیوی تھی تو انہوں نے مجھے تین طلاقیں دیدیں میں نے انکے بعد عبد الرحمٰن بن زبیر سے

۱۶۲۳۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب من قال الامرأته انت علی، ۷۹۲/۲
السنن لابن ماجه　باب الرجل یطلق امرأته ثلثا، ۱۴۰/۱
السنن لابی داؤد، الطلاق　باب البینونة لا یرجع الیها زوجها حتی تنکح الخ، ۳۱۶/۱
المسند لاحمد بن حنبل، ۲۱۴/۱ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۲۸۴/۱
السنن الکبری للبیهقی، ۳۳۳/۷ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۵۰۳/۱۰
اتحاف السادة للزبیدی، ۱۱۴/۷ ☆ المصنف لابن ابی شیبة، ۲۷۴/۴

شادی کرلی۔ لیکن وہ نامرد ہیں۔ سرکار نے فرمایا: تو کیا تم رفاعہ کی طرف پھر واپس پلٹنا چاہتی ہو؟ انہوں نے کہا: ہاں، سرکار نے ارشاد فرمایا: نہیں، جب تک کہ تم ان سے اور وہ تم سے نہ چکھ لیں۔ یعنی جب تک جماع نہ ہو جائے۔

فتاوی رضویہ ۵/ ۶۴۰

(۶) حلالہ کرنے والا ملعون ہے

۱۶۲۴۔ **عن** أمیر المؤمنین علی المرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجهه الکریم قال: لعن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه سلم: المحلل والمحلل له۔

امیر المؤمنین علی مرتضی کرم اللہ تعالی وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے حلالہ کرنے والے، اور جسکے لئے حلالہ کیا جائے ان دونوں پر لعنت فرمائی۔

﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

شرائط وقصد میں فرق ہے۔ شرط تو یہ ہے کہ عقد نکاح میں لگائی جائے کہ اس صورت میں نکاح ہو رہا ہے۔ ایسا حلالہ کرنے والے پر لعنت آئی۔ اور قصد یہ کہ دل میں ارادہ تو ہو مگر شرط نہ کی جائے تو جائز بلکہ اس پر اجر کی امید ہے۔

فتاوی رضویہ ۵/ ۶۴۵

(۷) طلاق مغلظہ کا حکم

۱۶۲۵۔ **عن** مجاهد رضی اللہ تعالی عنه قال: کنت عند ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنهما فجاءه رجل فقال: انه طلق امرأته ثلاثا، قال: فسکت حتی ظننت انه رادها الیه، ثم قال: ایطلق احدکم فیرکب الحموقة، ثم یقول: یا ابن عباس! یا ابن عباس! وان اللہ قال: ومن یتق اللہ یجعل له مخرجا، وانك لم تتق اللہ فلا اجد لك مخرجا، عصیت ربك و بانت منك امرأتك، وان اللہ تعالیٰ قال: یا أَیُّهَا النَّبِیُّ اِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَطَلِّقُوْهُنَّ لعدتهن۔

حضرت مجاہد رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ میں حضرت عبد اللہ بن عباس رضی

۱۶۲۴۔ السنن لابن ماجه، باب المحلل و المحلل له، ۱/ ۱۴۰

الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/ ۴۴۶

۱۶۲۵۔ السنن لابن داؤد، باب بقیة نسخ المراجعة، ۱/ ۲۹۸

اللہ تعالیٰ عنہما کی خدمت میں حاضر تھا۔ ایک شخص آیا اور اسنے کہا: میں نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دیدی ہیں۔ حضرت مجاہد کہتے ہیں: میں حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی خاموشی سے یہ سمجھا کہ آپ بیوی سے رجعت کا حکم دیدیں گے۔ پھر آپ نے فرمایا: کیا تم میں سے کوئی شخص طلاق دیکر پھر بیوی کو رکھ سکتا ہے۔ پھر اپنے آپ کو مخاطب کر کے فرمانے لگے۔ اے ابن عباس! اے ابن عباس! بیشک جو اللہ تعالیٰ سے خوف رکھتا ہے اللہ تعالیٰ اسکے لئے راہ متعین فرماتا ہے۔ اور تو اللہ تعالیٰ سے نہیں ڈرا۔ میرے نزدیک تیرے لئے کوئی راستہ نہیں۔ تو نے اپنے رب کی نافرمانی کی اور تیری بیوی جدا ہوگئی۔ اور اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔ اے نبی، صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، جب تم عورتوں کو طلاق دو تو حیض سے قبل حالت طہر میں طلاق دو۔

فتاوی رضویہ ۵/ ۴۴۶

(۸) ایک وقت میں تین طلاق دینے سے تین ہی ہونگی

۱۶۲۶۔ **عن** مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بلغه ان رجلا قال لعبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما: اِنی طلقت امرأتی مائة تطليقة ، فما ذا تری علی؟ فقال: ابن عباس : طلقت منك بثلث، وسبع وتسعون اتخذت بها آيات الله هزوا۔

حضرت امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انکو یہ روایت پہونچی کہ ایک مرد نے حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہا: کہ میں نے اپنی بیوی کو ایک سو طلاقیں دی ہیں۔ تو میرے بارے میں آپ کا کیا فیصلہ ہے؟ حضرت ابن عباس نے فرمایا: تین طلاقوں کے ذریعہ تمہاری بیوی نکاح سے خارج ہوگئی۔ اور باقی ستانوے کے ذریعہ تم نے اللہ تعالیٰ کی آیات سے مذاق کیا۔

۱۶۲۷۔ **عن** مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ انه بلغه ان رجلا جاء الی عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فقال: انی طلقت امرأتی بمائتی تطليقات فقال: ما قيل لك ؟فقال: قيل لی :بانت منك ، قال: صدقوا هو مثل مايقولون۔

حضرت امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انکو روایت پہونچی کہ ایک

۱۶۲۶۔ مشکوۃ المصابیح للتبریزی، ۲۸۴/۲

۱۶۲۷۔ المؤطا لمالک ۱۹۹

شخص حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اور کہا: میں نے اپنی بیوی کو دو سو طلاقیں دی ہیں۔ آپ نے فرمایا: پھر تمکو کیا فتوی ملا؟ بولے مجھے یہ حکم سنایا گیا کہ تمہاری بیوی تم سے جدا ہوگئی۔ آپ نے فرمایا: اس کو سچ جانو اور یہ ایسا ہی ہے جیسے کہ تم نے سنا۔

۱۶۲۸۔ **عن** محمد بن أياس رضی الله تعالیٰ عنه قال: ان ابن عباس واباهريرة وعبد الله بن عمروبن العاص رضی الله تعالیٰ عنهم سئلوا عن البكر يطلقها زوجها ثلاثا، فكلهم قال: لا تحل له حتى تنكح زوجا غيره۔

حضرت محمد بن ایاس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عباس، حضرت ابو ہریرہ اور حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے اس عورت کے بارے میں پوچھا گیا جس سے ابھی اسکے شوہر نے خلوت یا جماع نہیں کیا ہے اور اسکو تین طلاقیں دے دیں تو ان سب حضرات نے فرمایا: اب وہ عورت اسکے لئے حلال نہیں جب تک دوسرے شوہر سے نکاح ہو کر صحبت نہ ہو جائے۔ اور عدت نہ گزر جائے۔

۱۶۲۹۔ **عن** علقمة رضی الله تعالیٰ عنه قال: جاء رجل الى عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه فقال: انی طلقت امرأتی تسعا وتسعين فقال له ابن مسعود: ثلاث، تبنها وسائرهن عدوان۔

حضرت علقمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں ایک شخص حاضر آئے۔ اور کہا: میں نے اپنی بیوی کو ننانوے طلاقیں دی ہیں۔ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: تین طلاقوں کے ذریعہ تمہاری بیوی بائنہ ہوگئی۔ اور باقی سب ظلم اور حد سے تجاوز ہے۔

۱۶۳۰۔ **عن** حبيب بن ثابت رضی الله تعالیٰ عنه قال: جاء رجل الى علی بن ابی طالب رضی الله تعالیٰ عنه فقال: انی طلقت امرأتی الفا فقال له علی: بانت منك بثلاث، وقسم سائرهن على نسائك۔

۱۶۲۸۔ السنن لابی داؤد، باب نسخ المراجعه، ۲۹۹/۲

۱۶۲۹۔ المصنف لعبد الرزاق، باب المطلق ثلاثا، ۳۹۵/۶

۱۶۳۰۔ کنز العمال للمتقی، ۲۷۹۳۲، ۶۷۳/۹

حضرت حبیب بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کی خدمت میں حاضر ہوکر کہا: میں نے اپنی بیوی کو ایک ہزار طلاقیں دی ہیں۔ اس پر حضرت امیر المؤمنین نے ارشاد فرمایا: تین طلاقوں کے ذریعہ ہی بیوی نکاح سے نکل گئی باقی کو اپنی دوسری بیویوں پر اگر ہیں تو تقسیم کردے۔

۱۶۳۱۔ **عن** معاویة بن ابی یحیی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: جاء رجل الی عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فقال: طلقت امرأتی الفا فقال: بانت منك بثلاث۔

حضرت معاویہ ابن ابی یحییٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص امیر المؤمنین حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا: میں نے اپنی بیوی کو ایک ہزار طلاقیں دی ہیں۔ تو آپ نے ارشاد فرمایا: تمہاری بیوی تین طلاقوں کے ذریعہ ہی نکاح سے نکل گئی۔

۱۶۳۲۔ **عن** عبادة بن الصامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان اباہ طلق امرأتہ الف تطلیقة ، فانطلق عبادة فسألہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقال: بانت بثلاث فی معصیة اللہ تعالیٰ، وبقی تسعمائة وسبع و تسعون عدوانا وظلما، ان شاء عذبہ اللہ ان شاء غفر لہ۔

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انکے والد حضرت صامت نے اپنی بیوی کو ایک ہزار طلاقیں دیں۔ حضرت عبادہ نے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس بارے میں دریافت کیا: سرکار نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کے باوجود تین طلاقوں سے بائنہ ہوگئی۔ باقی نوسوستانوے ظلم اور حد سے تجاوز ہے۔ اللہ تعالیٰ چاہے گا تو عذاب فرمائیگا اور چاہیگا تو مغفرت فرمادیگا۔

﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ایک بار تین طلاقیں دینے سے نہ صرف نزد حنفیہ بلکہ باجماع مذاہب اربعہ تین طلاقیں

۱۶۳۱۔ المسند لوکیع ، ۳۹۳/۶

۱۶۳۲۔ المصنف لعبد الرزاق، باب المطلق ثلاثا، ۲۳۲/۶ ☆ تاریخ بغداد للخطیب، ۲۲۸/۱۴

الدر المنثور للسیوطی،

مغلظہ ہو جاتی ہیں۔ امام مالک، امام شافعی اور امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہم ائمہ متبوعین میں سے کوئی امام اس بات میں اصلا مخالف نہیں، لیکن ایک ساتھ تین طلاقیں دینا گناہ ہے۔ ہاں دیں تو عورت اسکے نکاح سے ایسی نکل گئی کہ اب بے حلالہ ہرگز اسکے نکاح میں نہیں آسکتی۔ اگر یونہی کرلیا۔ یا بلا حلالہ نکاح جدید کرلیا تو دونوں مبتلائے حرام کاری ہونگے۔ اور عمر بھر حرام کاری کریں گے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ومن یتق اللہ یجعل لہ مخرجا، اس نے تقوی نہ کیا بلکہ خلاف حکم خدا و رسول تین طلاقیں لگا تار دینے کا مرتکب ہوا۔ اللہ عز وجل نے اسکے لئے مخرج نہ رکھا۔ اب حلالہ کے سخت تازیانہ سے اسے ہرگز مفر نہیں۔ یہاں تک کہ ائمہ دین نے فرمایا: اگر قاضی شرع حاکم اسلام ایسے مسئلہ میں ایک طلاق پڑنے کا حکم دے تو وہ حکم باطل و مردود ہے۔ وہابیہ غیر مقلدین کہ اب اس مسئلہ میں خلاف اٹھا رہے ہیں گمراہ بددین ہیں۔ انکی تقلید حلال نہیں۔

فتاوی رضویہ ۵/ ۶۴۶

(۹) تین طلاقوں کے بعد رجعت منسوخ ہوگئی

۱۶۳۳۔ **عن** عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: ان الرجل کان اذا طلق امرأتہ فھو احق برجعتھا، وان طلقھا ثلاثا فنسخ ذلک، فقال: الطلاق مرتان الآیۃ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ آدمی جب اپنی بیوی کو طلاق دیتا تو اسے رجعت کا حق حاصل رہتا تھا۔ خواہ اس نے تین طلاقیں ہی دی ہوں۔ لیکن بعد میں یہ حکم منسوخ ہوگیا اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: طلاق دو مرتبہ ہے، اسکے بعد یا تو بھلائی سے روک لو۔ یا پھر احسان کرتے ہوئے چھوڑ دو۔

۱۶۳۴۔ **عن** عروۃ بن الزبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: کان الرجل اذا طلق امرأتہ ثم ارتجعھا قبل أن تنقض عدتھا کان ذلک لہ وان طلقھا الف مرۃ، فعمد رجل الی اِمرأتہ فطلقھا حتی اذا جاء وقت انقضاء عدتھا ارتجعھا ثم طلقھا ثم قال: واللہ! لا اویک لی ولا تحلین أبدا، فانزل اللہ تعالیٰ: اَلطَّلَاقُ مَرَّتَانِ، فَاِمۡسَاکٌۢ بِمَعۡرُوۡفٍ اَوۡتَسۡرِیۡحٌۢ بِاِحۡسَانٍ۔

۱۶۳۳۔ السنن لابی داؤد، الطلاق، باب فی نسخ المراجعۃ بعد التطلیقات الثلث، ۱/ ۲۹۷

السنن للنسائی، باب نسخ المراجعۃ بعد التطلیقات الثلث، ۲/ ۱۰۳

۱۶۳۴۔ السنن الکبری للبیھقی، ۷/ ۶۰۲

حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ مرد جب اپنی بیوی کو طلاق دیتا تھا تو عدت گزرنے سے قبل رجعت کر لیتا تھا۔ یہ اختیار اسکو حاصل تھا خواہ ایک ہزار مرتبہ اس نے طلاق دی ہو۔ چنانچہ ایک شخص نے اپنی بیوی کو طلاق دینا چاہی اور دیدی۔ یہاں تک کہ جب عدت کے پورا ہونے کا وقت آیا تو رجعت کر لی۔ پھر اسکو طلاق دیدی اور کہا: قسم خدا کی! میں تجھے اپنے پاس ٹھکانا نہیں دونگا اور تو کبھی میرے لئے حلال بھی نہ ہوگی۔ تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت کریمہ نازل فرمائی۔ طلاق دو مرتبہ ہے۔ اسکے بعد یا تو بھلائی سے روک لو، یا پھر احسان کرتے ہوئے چھوڑ دو۔ ۱۲م فتاوی رضویہ ۷۸۳/۵

(۱۰) حالت حیض میں طلاق واقع ہو جاتی ہے

۱۶۳۵۔ **عن** أنس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال: سمعت عبد الله بن عمر رضى الله تعالىٰ عنهما قال: طلق ابن عمر امرأته وهى حائض، فذكر عمر رضى الله تعالىٰ عنه للنبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فقال: لِيُرَاجِعَهَا! قلت: أيحتسب، قال: فَمَهْ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا کہ ابن عمر نے اپنی بیوی کو حالت حیض میں طلاق دے دی حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالی عنہ نے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں یہ واقعہ بیان کیا۔ حضور نے ارشاد فرمایا: چاہئے کہ وہ رجعت کر لے! فاروق اعظم فرماتے ہیں: میں نے عرض کیا: کیا یہ طلاق شمار ہوگی؟ فرمایا: کیوں نہیں۔ ۱۲م

۱۶۳۶۔ **عن** عبداللہ بن عمر رضى الله تعالىٰ عنهما قال: قال رسول الله تعالىٰ عليه وسلم: مُرْهُ فَلْيُرَاجِعَهَا، قلت: تحتسب؟ قال: أَرَأَيْتَهُ اِنْ عَجَزَ وَاسْتَحْمَقَ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حکم دیا: انہیں حکم دو کہ رجعت کریں! حضرت فاروق اعظم فرماتے ہیں: میں نے

۱۶۳۵۔ الجامع الصحيح للبخارى، باب اذا طلق الحائض يعتد، ۷۹۰/۲
فتح البارى للعسقلانى، ۳۴۸/۹ ☆ ارواء الغليل للالبانى، ۱۲۶/۷
۱۶۳۶۔ الجامع الصحيح للبخارى، باب اذا طلق الحائض يعتد، ۷۹۰/۲

عرض کیا: کیا یہ طلاق شمار ہوگی؟ فرمایا: بھلا بتاؤ تو کہ اگر وہ عاجز ہو گئے۔ اور حماقت کر بیٹھے تو کیا طلاق ساقط ہو جائیگی۔ ۱۲م

۱۶۳۷۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: حسبت علی تطلیقۃ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ وہ طلاق میرے حق میں شمار کی گئی۔ ۱۲م

۱۶۳۸۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: طلقت امرأتی علی عہد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وھی حائض، فذکر ذلک عمر لرسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقال: مُرْہُ فَلْیُرَاجِعْھَا، ثُمَّ لِیَدَعْھَا حَتّٰی تَطْھُرَ، ثُمَّ تَحِیْضَ حَیْضَۃً اُخْرٰی، فَاِذَا طَھُرَتْ فَلْیُطَلِّقْھَا قَبْلَ اَنْ یُجَامِعَھَا اَوْیُمْسِکْھَا، فَاِنَّھَا الْعِدَّۃُ الَّتِیْ اَمَرَ اللّٰہُ اَنْ یُّطَلَّقَ بِھَا النِّسَآءَ، قال عبیداللہ: قلت: لنافع، ما صنعت التطلیقۃ؟ قال: واحدۃ اعتدبھا۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانۂ اقدس میں اپنی بیوی کو حالت حیض میں طلاق دی۔ حضور کی خدمت میں یہ واقعہ حضرت عمر نے عرض کیا: حضور نے فرمایا: انکو حکم دو کہ رجعت کریں۔ پھر اس سے علیحدہ رہیں یہاں تک کہ پاک ہو جائے۔ پھر دوبارہ حیض آکر جب پاک ہو جائے تو مجامعت سے پہلے یا تو طلاق دے دیں یا بیوی بنا کر رکھیں۔ یہی وہ عدت ہے جسکا حکم اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ حضرت عبیداللہ بن عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم فرماتے ہیں۔ میں نے حضرت نافع سے پوچھا کہ اس طلاق کا کیا حکم رہا جو حالت حیض میں دی گئی تھی۔ فرمایا: اسکو ایک طلاق شمار کیا گیا۔ ۱۲م

۱۶۳۹۔ **عن** سالم بن عبدا للہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما ان عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: طلقت امرأتی وھی حائض، فذکر ذلک عمر للنبی صلی

۱۶۳۷۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب اذا طلق الحائض یعتد، ۷۹۰/۲
المسند لاحمد بن حنبل، ۲۶/۲ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۳۴۶/۱۲
۱۶۳۸۔ الصحیح لمسلم، باب تحریم طلاق الحائض، ۴۷۶/۱
۱۶۳۹۔ الصحیح لمسلم، باب تحریم طلاق الحائض، ۴۷۶/۱

الله تعالیٰ علیه سلم فتغیظ رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ثم قال: مُرْهُ فَلْیُراجِعُهَا حَتّٰی تَحِیْضَ حَیْضَةً مُّسْتَقْبِلَةً سِوٰی حَیْضَتِهَا الَّتِی طَلَّقَهَا فِیْهَا، فَاِنْ بَدَالَهُ اَنْ یُّطَلِّقَهَافَلْیُطَلِّقْهَا طَاهِرًا مِنْ حَیْضَتِهَا قَبْلَ اَنْ یَّمُسَّهَا، قال: فَذٰلِكَ الطَّلَاقُ لِلْعِدَّةِ کَمَا اَمَرَ اللّٰهُ ، وکان عبد الله طلقها تطلیقة فحسبت من طلاقها، وراجعها عبد الله کماامره رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم۔

حضرت سالم بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہمانے فرمایا: میں نے اپنی بیوی کوحالت حیض میں طلاق دیدی۔ حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے واقعہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا: حضور یہ سنکر غضبناک ہوگئے اور فرمایا: انہیں حکم دو کہ رجعت کرلیں۔ پھر اسکے بعد ایک حیض اور آجائے اور پھر طہر آئے تو بیوی کے پاس جانے سے پہلے طلاق دے سکتے ہیں۔ پھر فرمایا: یہ ہی تو وہ طلاق ہے جو عدت شمار کرنے کیلئے موزوں ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا: چنانچہ حضرت عبداللہ بن عمر نے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حکم پر عمل کرتے ہوئے رجعت کرلی اور حالت حیض کی طلاق بھی شمار کی گئی۔ فتاوی رضویہ ۸۳/۵/۷

۱۶۴۰۔ **عن** الزهری رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال عبد الله بن عمررضی الله تعالیٰ عنهما: فراجعتها وحسبت لها التطلیقة التی طلقتها۔

حضرت امام زہری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہمانے فرمایا: میں نے رجعت کرلی اور وہ طلاق شمار کی گئی جو حالت حیض میں دی تھی۔ ۱۲م

۱۶۴۱۔ **عن** ابن سیرین رضی الله تعالیٰ عنه قال: مکثت عشرین سنة یحدثنی من لا اتهم ان ابن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما طلق امرأته ثلاثا وهی حائض، فامر ان یراجعها، فجعلت لا اتهمهم ولا اعرف الحدیث حتی لقیت ابا خلاب یونس بن جبیر الباهلی وکان ذاثبت، فحدثنی انه سأل ابن عمر فحدثه انه طلق امرأته تطلیقة وهی حائض، فامر ان یراجعها، قال: قلت: افحسب علیه ؟قال: فمه، او ان عجز واستحمق۔

۱۶۴۰۔ الصحیح لمسلم، باب تحریم طلاق الحائض، ۴۷۶/۱

۱۶۴۱۔ الصحیح لمسلم، باب تحریم طلاق الحائض، ۴۷۷/۱

حضرت انس بن سیرین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں بیس سال تک ٹھہرا، مجھ سے ایسے محدث نے حدیث بیان فرمائی جنکو میں جھوٹ سے متہم نہیں جانتا۔ کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اپنی بیوی کو حالت حیض میں تین طلاقیں دے ڈالیں۔ حضور کی طرف سے حکم ملا کہ وہ رجعت کریں۔ اب میں اس حال میں تھا کہ نہ تو انکو جھوٹ سے متہم جانتا تھا اور نہ ہی کسی دوسرے محدث سے اس کا سراغ پاتا تھا۔ یہاں تک کہ میری ملاقات ابوخلاب یونس بن جبیر باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہوگئی جو نہایت ثقہ راوی تھے۔ چنانچہ انہوں نے مجھ سے یہ حدیث بیان کی کہ انہوں نے خود حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے یہ واقعہ معلوم کیا تو انہوں نے بتایا: میں نے اپنی بیوی کو صرف ایک طلاق دی تھی جبکہ وہ حالت حیض میں تھیں۔ حضور نے حکم فرمایا کہ رجعت کریں۔ ابن سیرین کہتے ہیں کہ میں نے کہا: کیا حضرت ابن عمر کے حق میں وہ طلاق شمار کی گئی؟ بولے: حضور نے یہ سنکر فرمایا تھا: کیوں نہیں۔ کیا وہ عاجز ہوگئے اور حماقت کر بیٹھے تو معذور سمجھے جائیں گے۔ ۱۲م

۱۶۴۲۔ **عن** أنس بن سيرين رضى الله تعالىٰ عنه قال: سألت ابن عمر رضى الله تعالىٰ عنهما عن امرأته التى طلق، قال: طلقتها وهى حائض، فذكرت ذلك لعمر، فذكر للنبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فقال: مره فليراجعها، فاذا طهرت فليطلقها لطهرها، قال: فراجعتها ثم طلقتها لطهرها ، قلت: فاعتددت بتلك التطليقة التى طلقت وهى حائض ، قال: مالى لاعتدبها وان كنت عجزت واستحمقت۔

حضرت انس بن سیرین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے انکی بیوی کے بارے میں پوچھا جن کو انہوں نے حالت حیض میں طلاق دے دی تھی۔ تو فرمایا: میں نے حالت حیض میں طلاق دی تھی۔ میں نے یہ واقعہ حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیان کیا انہوں نے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں یہ واقعہ عرض کیا: حضور نے فرمایا: حکم دو کہ رجعت کریں۔ پھر جب وہ پاک ہو جائیں تو حالت طہر میں طلاق دیں۔ بولے میں نے رجعت کرلی۔ پھر حالت طہر میں طلاق

۱۶۴۲۔ الصحیح لمسلم، باب تحریم طلاق الحائض، ۱/۴۷۷

السنن للدار قطنی، ۶/۴

دیدی میں نے کہا: کیا وہ طلاق شمار کی گئی؟ فرمایا: کیوں نہیں شمار کی جاتی اگرچہ میں نے حماقت کی۔ اور جلد بازی میں حکم الٰہی بجالانے سے عاجز ہوگیا۔ ۱۲ م

۱۶۴۳۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنهما انه طلق امرأته وهی حائض، فاتی عمر رضی اللہ تعالیٰ عنه النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم فذکر ذلك له فجعلها واحدۃ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنی بیوی کو حالت حیض میں طلاق دیدی حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں یہ واقعہ ذکر کیا تو حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس طلاق کو آئندہ طلاقوں میں شمار کرایا۔ ۱۲ م　فتاوی رضویہ ۵/۸۴۷

(۱۱) بیوی کو بہن کہنے کا حکم

۱۶۴۴۔ **عن** أبی تمیمة الهجمی رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: ان رجلا قال لامرأته یا اخیة! فقال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم: اُخْتُكَ هِیَ، فکره ذلك ونهی عنه۔

حضرت ابو تمیمہ ہجمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرد نے اپنی بیوی کو بہن کہہ دیا سرکار نے ارشاد فرمایا: تیری یہ بہن ہے پھر سرکار نے اسکو ناپسند فرمایا: اور ممانعت فرمائی۔

﴿۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ یہ ظہار نہیں کہ صرف ناپسندیدگی و ممانعت فرمادی۔ اور ظہار کے قبیل سے کوئی بات نہ فرمائی ہاں صرف اتنی قباحت ہوگی کہ اسنے بے کسی مصلحت و ضرورت کے ایک جائز و حلال شی کو حرام نام سے تعبیر کیا۔ پھر اگر مصلحت ہو تو قباحت بھی نہیں۔ جیسے حضرت سیدنا ابراہیم علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والتسلیم نے سیدتنا حضرت سارہ

۱۶۴۳۔ السنن الکبری للبیهقی، ۳۲۶/۷

۱۶۴۴۔ السنن لابی داؤد، باب فی الرجل یقول لا مراته یا اختی، ۳۰۱/۱

السنن الکبری للبیهقی، ۳۶۶/۷ ☆ شرح السنة للبغوی، ۷۵/۹

التفسیر لابن کثیر، ۶۵/۸ ☆

کو اپنی بہن فرمایا۔

فتاوی رضویہ ۷/ ۸۷

(۱۲) مفقود الخبر شوہر کا حکم

۱۶۴۵۔ **عن** مغيرة بن شعبة رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: اِمْرَأَةُ الْمَفْقُوْدِ اِمْرَأَتُهُ حَتّٰى يَاتِيَهَا الْخَبَرُ۔

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مفقود الخبر کی عورت اسکی عورت ہے یہاں تک کہ اس کی موت کا حال ظاہر ہو۔

﴿۵﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

زوجۂ مفقود کیلئے چار برس کی مہلت کہ حضرت امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مذہب ہے جمہور ائمہ کرام اسکے خلاف پر ہیں ادھر قرآن عظیم صاف صاف ارشاد فرما رہا ہے: والمحصنات من النساء تم پر حرام ہیں وہ عورتیں جو دوسروں کے نکاح میں ہیں۔ اس عورت کا نکاح مفقود میں ہونا تو یقیناً معلوم ہے اور چار برس کے بعد اسکی موت مشکوک وموہوم۔ کیا آدمی اتنی مدت میں خواہ مخواہ مر ہی جاتا ہے یا اسکی مرگ پر ظن غلبہ کرتا ہے۔ یہاں تک کہ خود علمائے مالکیہ رحمہم اللہ تعالیٰ اقرار فرماتے ہیں اس چار سال کی تقدیر پر سوائے تقلید امیر المؤمنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہمارے پاس کوئی دلیل نہیں نہ ہرگز نظر فقہی اسکی مساعد۔ كما نقل العلامة الزرقانى فى شرح المؤطا عن الكافى انها مسئلة قلدنا فيها عمر ليست مسئلة النظر۔ تمام ائمہ کا اجماع کہ شک سے یقین زائل نہیں ہوتا تو نص قطعی وقضیہ یقینی کے خلاف ایک موہوم بات پر کیوں کر زن زید نکاح عمر میں آسکتی ہے امیر المؤمنین مولی المسلمین حضرت سیدنا علی مرتضی، وکنیف العلم سید الفقہاء سند الائمہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما کہ پہلے قائل چار سال کے تھے۔ بلکہ وہی پہلے قائل چار سال کے ہوئے۔ بعدہ قول حضرت مولی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کی طرف رجوع فرمایا۔ کما فی الفتح۔ تو وہ دلیل کہ مالکیہ کو اس قول پر حاصل تھی یعنی تقلید فاروقی وہ بھی نہ رہی۔ اسی طرح امام شافعی رضی

۱۶۴۵۔ السنن للدار قطنی، ۴۲۱/۲ ☆ کنز العمال للمتقی، ۴۴۷۶، ۴۵۱/۲
جمع الجوامع للسیوطی، ۴۴۰۳، ☆ نصب الرایۃ للزیلعی، ۴۷۳/۳

اللہ تعالیٰ عنہ کہ ارشد تلامذہ امام مالک ہیں پہلے قول امام مالک کے قائل تھے پھر ہمارے ہی قول کی طرف رجوع لائے۔ اور وہی انکے مذہب میں راجح قرار پایا۔

بلکہ جمہور ائمہ شافعیہ رحمہم اللہ تعالیٰ تو یہاں تک اس سے اختلاف رکھتے ہیں کہ قاضی مہلت چار سالہ کے بعد تفریق کردے تو اسکی قضا توڑ دی جائے۔ کہ اس نے دلیل صریح کے خلاف حکم کیا۔ پھر معاملہ بھی کونسا معاملۂ فروج۔ جسمیں شریعت مطہرہ کو سخت احتیاط ملحوظ۔ یہاں تک کہ اصل اشیاء میں اباحت وحلت ہے۔ فروج میں اصل حرمت ٹھہری۔ تو ایسے امر میں ایسے قول کی طرف اپنا ایسا قوی ومدلل مذہب چھوڑ کر جانا کیسی کھلی بے احتیاطی ہے۔

فتاوی رضویہ ۶/ ۳۱۵

۱۱

کتاب البیوع

ابواب

کسب حلال وحرام ۳۸۱
خرید وفروخت ۳۹۰
غبن وغصب ۳۹۴
اجرت ومزارعت ۳۹۶
قرض وسود ۴۰۱

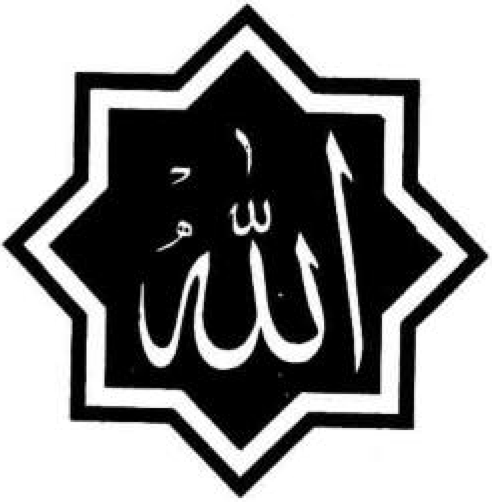
اللّٰہ

۱۔ کسب حلال وحرام

(۱) کسب حلال کی فضیلت

۱٦٤٦۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم: طَلَبُ كَسْبِ الْحَلاَ لِ فَرِيْضَةٌ بَعْدَ الْفَرِيْضَةِ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آدمی پر فرض کے بعد دوسرا فرض یہ ہے کہ کسب حلال کی تلاش کرے۔

۱٦٤٧۔ **عن** أنس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: طَلَبُ الْحَلاَ لِ وَاجِبٌ عَلیٰ كُلِّ مُسْلِمٍ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: طلب حلال ہر مسلمان پر واجب ہے۔

۱٦٤٨۔ **عن** المقداد بن معدی کرب رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: مَا أَكَلَ أَحَدٌ طَعَامًا قَطُّ خَيْرًا مِنْ أَنْ يَّأْكُلَ مِنْ عَمَلِ يَدِهٖ، وَإِنَّ نَبِیَّ اللّٰهِ دَاوٗدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ يَأْكُلُ مِنْ عَمَلِ يَدِهٖ۔

حضرت مقداد بن معدی کرب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کبھی کسی شخص نے کوئی کھانا اپنے ہاتھ کی کمائی سے بہتر نہ کھایا۔ اور بیشک نبی اللہ حضرت داؤد علیہ السلام اپنی دستکاری کی اجرت سے کھاتے۔

۱٦٤٦۔ المعجم الکبر للطبرانی، ۱۰/۹۰ ☆ کنز العمال للمتقی، ۹۲۳۱ ۴/۹
اتحاف السادۃ للزبیدی، ۴/۱۳۸ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۳۲۵
۱٦٤٧۔ مجمع الزوائد للهیثمی، ۱۰/۲۹۱ ☆ الترغیب و الترهیب للمنذری، ۲/٥٤٦
کشف الخفاء للعجلونی، ۲/۱٦٤ ☆ الکامل لابن عدی، ٦/۲٦۳
الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۳۲۵ ☆
۱٦٤٨۔ المسند لاحمد بن حنبل، ٤/۱۳۱ ☆ الترغیب و الترهیب للمنذری، ۱/٥۹۲
فتح الباری للعسقلانی، ٤/۳۰۳ ☆ التاریخ الکبیر للبخاری، ۷/٤۲۹
کنز العمال للمتقی، ۹۲۲۳، ٤/۸ ☆ شرح السنة للبغوی، ۸/٦
التفسیر للبغوی، ۳/۲۸۸ ☆

١٦٤٩۔ **عن** أم المؤمنين عائشة الصديقة رضى الله تعالىٰ عنها قالت: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: إِنَّ أَطْيَبَ مَا أَكَلْتُمْ مِنْ كَسْبِكُمْ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سب سے زیادہ پاکیزہ کھانا وہ ہے جو اپنی کمائی سے کھاؤ۔

فتاوی رضویہ ١١/١٧٩

١٦٥٠۔ **عن** عبد الله بن عمر رضى الله تعالىٰ عنهما قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: الدُّنْيَا حُلْوَةٌ خُضْرَةٌ ، مَنِ اكْتَسَبَ مِنْهَا مَالاً فِي حِلِّهِ وَأَنْفَقَهُ فِي حَقِّهِ أَثَابَهُ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَأَوْرَدَهُ جَنَّتَهُ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دنیا دیکھنے میں ہری، چکھنے میں میٹھی، جو اسے حلال وجہ سے کمائے اور حق جگہ پر اٹھائے اللہ تعالیٰ اسے ثواب دے اور اپنی جنت میں لیجائے۔

١٦٥١۔ **عن** خولة بنت قيس امرأة سيدنا حمزة بن عبدالمطلب رضى الله تعالىٰ عنهم قالت: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: إِنَّ هٰذَا الْمَالَ خُضْرَةٌ حُلْوَةٌ ، فَمَنْ أَصَابَهُ بِحَقِّهِ بُورِكَ لَهُ فِيهِ۔

١٦٤٩۔ السنن لابن ماجه ، باب الحث على المكاسب ، ١٥٥/١
المسند لاحمد بن حنبل ، ١٧٨/٢ ☆ التاريخ الكبير للطبرانى ، ٤٠٧/١
اتحاف السادة للزبيدى ، ٣٠٨/٩ ☆ كنز العمال للمتقى ، ٩٢٢٥ ، ٨/٤
السنن الكبرى للبيهقى ، ٤٨٠/٧ ☆ الدر المنثور للسيوطى ، ٣٤٧/١
الجامع الصغير للسيوطى ، ١٣٤/١ ☆ جمع الجوامع للسيوطى ، ٦٢٠٩
١٦٥٠۔ الترغيب و الترهيب للمنذرى ، ٥٥٢/٢ ☆ التاريخ الكبير للبخارى ، ١٩٠/١
الدر المنثور للسيوطى ، ٢٠٤/٤ ☆ فتح البارى للعسقلانى ، ٢٤٦/١١
كنز العمال للمتقى ، ٦٠٧٦ ، ١٨٤/٣ ☆ المصنف لعبد الرزاق ، ٦٩٦٢
اتحاف السادة للزبيدى ، ، ١٢/٦ ☆ الجامع الصغير للسيوطى ، ٢٦٠/٢
١٦٥١۔ الجامع الصحيح للبخارى ، باب ما يحذر من زهرة الدنيا ، ٩٥١/٢
الصحيح لمسلم ، باب التحذير من الاغترار بزينة الدنياء ٣٣٦/٣
الجامع للترمذى ، باب ما جاء فى اخذ المال ، ٦٠/٢
الجامع الصغير للسيوطى ، ١٥١/٢ ☆ المسند لاحمد بن حنبل ٢١/٣
جمع الجوامع للسيوطى ، ٧٣٧٨ ☆

حضرت خولہ بنت قیس زوجہ حضرت سیدنا حمزہ بن عبد المطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: بیشک یہ دنیوی مال ومتاع ہرا بھرا اور میٹھا ہے۔ تو جس نے اسکو جائز طور پر حاصل کیا اسکے لئے اس میں برکت ہے۔ ۱۲م

(۲) طلب معاش میں اچھا طریقہ اپناؤ

١٦٥٢۔ **عن** أبی حمید الساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم: إِجۡمَلُوۡا فِی طَلَبِ الدُّنۡیَا، فَإِنَّ کُلًّ مُیَسَّرٌ لِمَا کُتِبَ لَهٗ مِنۡهَا۔

حضرت ابو حمید ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دنیا کی طلب میں اچھی روش سے عدول نہ کرو کہ جسکے مقدر میں جتنی لکھی ہے ضرور اسکے سامان مہیا پائیگا۔

١٦٥٣۔ **عن** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنهما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم: یَا أَیُّهَا النَّاسُ! اِتَّقُوا اللّٰهَ وَاجۡمَلُوۡا فِی الطَّلَبِ، فَإِنَّ نَفۡسًا لَنۡ تَمُوۡتَ حَتّٰی تَسۡتَوۡفِیَ رِزۡقَهَا، فَإِنۡ أَبۡطَأَ مِنۡهَا فَاتَّقُوا اللّٰهَ، وَاجۡمَلُوۡا فِی الطَّلَبِ، خُذُوۡا مَا حَلَّ وَ دَعُوۡا مَا حَرُمَ۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے لوگو! اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور طلب رزق نیک طور پر کرو۔ کہ کوئی جان دنیا سے نہ جائیگی جب تک اپنا رزق پورا نہ کرلے۔ تو اگر روزی میں دیر دیکھو تو خدا سے ڈرو اور روش محمود پر تلاش کرو حلال کو لو اور حرام کو چھوڑ دو۔

١٦٥٤۔ **عن** أبی أُمامة الباهلی رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: قال رسول اللہ صلی

١٦٥٢۔ السنن لابن ماجه ، باب الاقفصاد فی طلب المعیشة ، ١٥٦/١
المستدرك للحاکم ٣/٢ ☆ الترغیب و الترهیب لمنذری، ٥٣٤/٢
السنن الکبری للبیهقی، ٢٦٤/٥ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ١٨/١
کنز العمال للمتقی، ٩٢٩١، ٢٠/٤ ☆
١٦٥٣۔ السنن لابن ماجه ، باب الاقتصاد فی طلب المعیشة ، ٢٥٦/١
المصنف لعبد الرزاق، ٢٠١٠٠ ☆ الترغیب والترهیب للمنذری، ٥٣٤/٢
١٦٥٤۔ الجامع الصغیر للسیوطی، ١٣٨/١ ☆ شرح السنة للبغوی، ٣٠٤/١٤
المتهید لابن عبد البر ، ٢٨٤/١ ☆ مسند الشهاب ١١٥١

الله تعالیٰ علیه وسلم: اِنَّ رُوْحَ الْقُدُسَ نَفَثَ فِي رَوْعِی ، اِنَّ نَفْسًا لَنْ تَمُوْتَ حَتّٰی تَسْتَکْمِلَ اَجَلَهَا وَتَسْتَوْعِبَ رِزْقَهَا ، فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاجْمَلُوا فِي الطَّلَبِ، وَلَا يَحْمِلَنَّ اَحَدُکُمْ اِسْتِبْطَآءَ الرِّزْقِ اَنْ يَّطْلُبَ بِمَعْصِيَةِ اللّٰهِ فَاِنَّ اللّٰهَ تَعَالیٰ لَا يَنَالُ مَا عِنْدَهٗ اِلَّا بِطَاعَتِهٖ۔

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک روح القدس حضرت جبرئیل علیہ السلام نے میرے دل میں ڈالا کہ کوئی جان نہ مریگی جب تک کہ اپنی عمر اور اپنا رزق پورا نہ کرلے۔ تو خدا سے ڈرو اور نیک طریقے سے تلاش کرو۔ اور خبردار رزق کی درنگی تم میں کسی کو اس پر نہ لائے کہ نافرمانی خدا سے اسے طلب کرے۔ کہ اللہ تعالیٰ کا فضل تو اسکی طاعت ہی سے ملتا ہے۔

فتاوی رضویہ ۱۱/۱۸۴

(۳) تلاش معاش کی فضیلت

١٦٥٥ـ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: اِنَّ مِنَ الذُّنُوْبِ ذُنُوْبًا لَا يُکَفِّرُهَا الصَّلٰوةُ وَلَا الصِّيَامُ وَلَا الْحَجُّ وَلَا الْعُمْرَةُ يُکَفِّرُهَا الْهُمُوْمُ فِي طَلَبِ الْمَعِيْشَةِ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کچھ گناہ ایسے ہوتے ہیں جنکا کفارہ نہ نماز ہو، نہ روزہ ہو، نہ حج ہو، اور نہ عمرہ ہو، ان کا کفارہ وہ پریشانیاں ہوتی ہیں۔ جو آدمی کو تلاش معاش حلال میں پہونچتی ہیں۔

١٦٥٦ـ **عن** کعب بن عجرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: مر علی النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم رجل فرأی اصحاب رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم من

١٦٥٥ـ مجمع الزوائد للهيثمی، ٦٣/٤ ☆ اتحاف السادة للزبيدی، ٣١٥/٥
کنز العمال للمتقی، ١٦٦٠٠، ٤٧١/٦ ☆ کشف الخفاء للعجلونی، ٢٩٧/١
تاريخ اصفهان لابی نعيم، ١٨٧/١ ☆ الجامع الصغير للسيوطی، ١٤٨/١
السلسلة الضعيفة للالبانی ٩٢٤ ☆
١٦٥٦ـ المعجم الکبير للطبرانی، ١٢٩/١٩ ☆ اتحاف السادة لزبيدی، ٤١٥
مجمع الزوائد لهيثمی، ٣٢٥/٤ ☆ الدر المنثور للسيوطی، ٣٣٧/١
الترغيب و الترهيب لمنذری، ٥٢٤/٢ ☆

جلده ونشطه ، فقالوا: يا رسول الله ! لو كان هذا في سبيل الله ، فقال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: إِنْ كَانَ خَرَجَ يَسْعٰى عَلٰى نَفْسِهٖ يَعُفُّهَا فَهُوَ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ، وَاِنْ كَانَ خَرَجَ يَسْعٰى عَلٰى اَبَوَيْنِ شَيْخَيْنِ كَبِيْرَيْنِ فَهُوَ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ ، وَاِنْ كَانَ خَرَجَ يَسْعٰى رِيَآءً وَّمُفَاخِرَةً فَهُوَ فِي سَبِيْلِ الشَّيْطَانِ۔

حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس سے ایک شخص کا گزر ہوا تو صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے دیکھا کہ تیز وچست کسی کام کو جارہا۔ عرض کی: یارسول اللہ! کیا خوب ہوتا کہ اگر اسکی یہ تیزی وچستی خدا کی راہ میں ہوتی۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر یہ شخص اپنے لئے کمائی کو نکلا ہے کہ سوال وغیرہ کی ذلت سے بچے تو اسکی یہ کوشش اللہ کی راہ میں ہی ہے۔ اور اگر اپنے بوڑھے ماں باپ کیلئے نکلا ہے جب بھی خدا کی راہ میں ہے۔ ہاں اگر ریا وتفاخر کیلئے نکلا ہے تو شیطان کی راہ میں ہے۔ فتاوی رضویہ ۱۸۱/۱۱

(۴) تلاش معاش میں دنیا وآخرت دونوں کو پیش نظر رکھے

۱۶۵۷۔ **عن** أنس بن مالك رضي الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: لَيْسَ بِخَيْرِكُمْ مَنْ تَرَكَ دُنْيَاهُ لِاٰخِرَتِهٖ وَلَاآخِرَتَهٗ لِدُنْيَاهُ حَتّٰى يُصِيْبَ مِنْهُمَا جَمِيْعًا، فَاِنَّ الدُّنْيَا بَلَاغٌ اِلَى الْاٰخِرَةِ ، وَلَا تَكُوْنُوْا كَلًّا عَلَى النَّاسِ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہارا بہتر وہ نہیں جو اپنی دنیا آخرت کیلئے چھوڑ دے۔ اور نہ جو اپنی آخرت دنیا کیلئے چھوڑ دے، بہتر وہ ہے جو دونوں سے حصہ لے، کہ دنیا آخرت کا وسیلہ ہے۔ اپنا بوجھ دوسروں پر ڈال کر نہ بیٹھے رہو۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ان احادیث سے ثابت ہوا تلاش حلال اور فکر معاش اور تعاطی اسباب ہرگز منافی توکل نہیں بلکہ عین مرضی الٰہی ہے کہ آدمی تدبیر کرے اور بھروسہ تقدیر پر رکھے۔

فتاوی رضویہ ۱۸۱/۱۱

۱۶۵۷۔ کنز العمال للمتقی، ٦٣٣٤، ٢٣٨/٣ ☆ کشف الخفاء للعجلونی، ٢٣٨/٢
الجامع الصغیر للسیوطی، ٤٦٥/٢ ☆ السلسلة الضعیفة للالبانی، ٥٠٠

(۵) قوت بازو کی کمائی افضل ہے

۱۶۵۸۔ **عن** عبد الله بن عمر رضى الله تعالىٰ عنهما قال: قال رجل من اصحابه: يا رسول الله ! اى الكسب افضل ؟ فقال: عَمَلُ الرَّجُلِ بِيَدِهِ وَكُلُّ بَيْعٍ مَبْرُوْرٍ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین میں سے ایک مرد نے عرض کیا: یا رسول اللہ! علیک الصلوۃ والسلام، سب سے بہتر کسب کونسا ہے؟ فرمایا: اپنے ہاتھ کی مزدوری اور ہر مقبول تجارت کہ مفاسد شرعیہ سے خالی ہو۔

۱۶۵۹۔ **عن** عبد الله بن عمر رضى الله تعالىٰ عنهما قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: اِنَّ اللّٰهَ تَعَالىٰ يُحِبُّ الْعَبْدَ الْمُؤمِنَ الْمُحْتَرِفَ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ مسلمان پیشہ ور کو دوست رکھتا ہے۔

۱۶۶۰۔ **عن** أم المؤمنين عائشة الصديقة رضى الله تعالىٰ عنها قالت: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: مَنْ أَمْسٰى كَالًّا مِنْ عَمَلِ يَدِهِ أَمْسٰى مَغْفُوْرًا لَهُ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جسے مزدوری سے تھک کر شام ہو جائے۔ اسکی وہ شام مغفرت

۱۶۵۸۔ المعجم الكبير للطبرانى، ۴/۳۳۰ ☆ مجمع الزوائد للهيثمى، ۴/۶۰
المسند لاحمد بن حنبل، ۴/۱۴۱ ☆ تلخيص الحبير لابن حجر، ۳/۳
اتحاف السادة للزبيدى، ۵/۴۱۵ ☆ الترغيب و الترهيب للمنذرى، ۲/۵۲۳
تاريخ دمشق لابن عساكر، ۲/۲۰ ☆ المغنى للعراقى، ۲/۶۲
الدر المنثور للسيوطى، ۱/۳۴۷ ☆ كنز العمال للمتقى، ، ۹۲۵۳، ۴/۱۳
علل الحديث لابن ابى حاتم، ۱۱۷۲ ☆ الجامع الصغير لسليوطى، ۱/۸۱
۱۶۵۹۔ مجع الزوائد للهيثمى، ۱۰/۲۰۰ ☆ مجمع الجوامع للسيوطى، ۵۲۱۶
الدر المنثور للسيوطى، ۶/۲۴۹ ☆ اتحاف السادة للزبيدى، ۸/۵۰۶
كشف الخفا للعجلونى، ۱/۲۹۱ ☆ الجامع الصغير للسيوطى، ۱/۱۱۶
علل الحديث لابن ابى حاتم، ۱۸۷۷
۱۶۶۰۔ الترغيب و الترهيب للمنذرى، ۲/۵۲۴ ☆ مجمع الزوائد للهيثمى، ۴/۶۲
اتحاف السادةللزبيدى، ۶/۹ ☆ كنز العمال للمتقى، ۹۲۱۴، ۴/۷
المغنى للعراقى، ۲/۹۱ ☆ الجامع الصغير للسيوطى، ۲/۵۱۹

ہوگی۔

١٦٦١۔ **عن** رکب المصری رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: طُوبیٰ لِمَنْ طَابَ کَسْبُهٗ۔

حضرت رکب مصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پاک کمائی والے کیلئے جنت ہے۔

فتاوی رضویہ ۱۱/۱۸۰

(۸) کسب حلال ضروری ہے

١٦٦٢۔ **عن** صفوان بن امیة رضی الله تعالیٰ عنه قال: کنا عند رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فجاءه عمروبن قرة فقال: یا رسول الله ! ان الله قد کتب علی الشقوة، وما ارانی ارزق الامن دفی یلفی، فأذن لی فی الغناء من غیر فاحشة ! فقال: لَا اِذْنَ لَکَ وَلَا کَرَامَةَ وَلَا نِعْمَةَ، اِبْتَغِ عَلیٰ نَفْسِکَ وَعِیَالِکَ حَلَالًا، فَاِنَّ ذٰلِکَ جِهَادٌ فِی سَبِیْلِ اللّٰهِ، وَاعْلَمْ اَنَّ عَوْنَ اللّٰهِ تَعَالیٰ مَعَ صَالِحِی التِّجَارَةِ۔

حضرت صفوان بن امیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے۔ کہ عمرو بن قرہ آئے۔ اور عرض کیا: یارسول اللہ! بیشک اللہ تعالیٰ نے مجھ پر بے روزگاری مسلط کردی ہے۔ تو میں اب یہ سمجھتا ہوں کہ بغیر دف بجائے کوئی دوسری چیز میرا ذریعہ معاش نہیں بن سکتی۔ لہذا مجھے مکروہ گانوں کے علاوہ دوسرے گانوں کی اجازت عطا فرمادیں۔ فرمایا: میں تمہیں گانے کی اجازت نہیں دیتا۔ یہ تمہارے لئے نہ تو اچھا ہے اور نہ بزرگی کا کام۔ تم اپنے لئے اور اپنے گھر والوں کیلئے حلال روزی حاصل کرو کہ یہ اللہ تعالیٰ کے راستہ میں جہاد ہے۔ جان لو۔ کہ اللہ تعالیٰ کی مدد نیک تاجروں کے ساتھ ہے۔ ۱۲م

١٦٦٣۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ

١٦٦١۔ الترغیب و الترهیب للمنذری، ٥٤٧/٢

١٦٦٢۔ الاصابه فی معرفة الصحابة لابن حرم ٥٥٦/٤

١٦٦٣۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب بیع الحطب و الکلاء، ٣١٩/١

الصحیح لمسلم، زکوٰة، باب النهی عن المسئلة، ٣٣٣/١

الجامع للترمذی، باب ما جاء فی النهی عن المسئلة، ٨٦/١

علیہ وسلم: وَالَّذِی نَفْسِی بِیَدِہٖ لَاَنْ یَّاْخُذَ اَحَدُکُمْ حَبْلَہٗ فَیَذْھَبَ بِہٖ اِلَی الْجَبَلِ فَیَحْتَطِبَ ثُمَّ یَاْتِی بِہٖ فَیَحْمِلَہٗ عَلٰی ظَھْرِہٖ فَیَاْکُلَہٗ خَیْرٌ لَّہٗ مِنْ اَنْ یَّسْاَلَ النَّاسَ ، وَلَاَنْ یَّاْخُذَ تُرَابًا فَیَجْعَلَہٗ فِی فِیْہِ خَیْرٌ لَّہٗ مِنْ اَنْ یَّجْعَلَ فِی فِیْہِ مَاحَرَّمَ اللّٰہُ عَلَیْہِ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: خدا کی قسم! آدمی رسی لیکر پہاڑ کو جائے لکڑیاں چنے، انکا گٹھا اپنی پیٹھ پر لادکر لائے۔ اسے بیچ کر کھائے۔ تو یہ اس سے بہتر ہے کہ لوگوں سے سوال کرے۔ اور منہ میں خاک بھر لینا حرام نوالہ سے بہتر ہے۔ فتاوی رضویہ ۱۰/۷۳

(۷) ناجائز کمائی

۱۶۶۴۔ **عن** رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ثَمَنُ الْکَلْبِ خَبِیْثٌ ، وَمَھْرُ الْبَغِیِّ خَبِیْثٌ ، وَکَسْبُ الْحَجَّامِ خَبِیْثٌ۔

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: کتے کی قیمت لینا ناجائز، زنا کی خرچی حرام اور پچھنہ لگانے والے کی کمائی ناجائز ہے۔ فتاوی رضویہ ۱۰/۴۵

فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/۱۷۷

۱۶۶۳۔ السنن للنسائی، زکاۃ ، الاستحفاف عن المسئلۃ ، ۱/۲۷۸
المسند لاحمد بن حنبل، ۲/۲۵۷ ☆ مجمع الزوائد للھیثمی، ۱۰/۲۹۳
شرح السنۃ للبغوی، ۶/۱۱۱ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۶۷۰۰، ۶/۴۹۷
اتحاف السادۃ للزبیدی، ۵/۴۱۷ ☆ المؤطا لمالک، ۹۹۸
۱۶۶۴۔ الصحیح لمسلم ، مساقاۃ ، ۹ باب تحریم ثمن الکلب ، ۲/۱۹
السنن لابی داؤد ، البیوع، باب فی کسب الحجام ، ۲/۴۸۶
الجامع للترمذی باب ما جاء فی ثمن الکلن، ۱/۱۵۳
السنن لابن ماجہ ، باب النھی عن ثمن الکلب ، ۱/۱۵۷
شرح معانی الآثار للطحاوی، ۴/۵۲ ☆ السنن الکبری للبیھقی، ۹/۳۳۷
المسند لاحمد بن حنبل ، ۳/۴۶۴ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/۲۱۷
تلخیص الحبیر لابن حجر، ۲/۱۹۳ ☆ المصنف لابن ابی شیبۃ ، ۴/۳۷۵
التمھید لابن عبد البر، ۲/۲۲۶ ☆ اتحاف السادۃ للزبیدی، ۶/۶۲
التفسیر لابن کثیر ، ۶/۵۹ ☆

(۸) جس کسب سے رزق ملے اسی کو اختیار کرے

١٦٦٥۔ **عن** أنس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: مَنْ رُزِقَ فِي شَيْءٍ فَلْيَلْزَمْهُ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کسب سے روزی ملے اسے اختیار کرے۔

فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/۱۱۱

١٦٦٥۔ کنز العمال للمتقی، ٩٢٨٦، ١٩/٤ ☆ الاسرار المرفوعة للقاری، ٢٣٨
تنزیه الشریعة لابن عراق، ٢/٩٧٦ ☆ المغنی للعراقی، ١/٢٤٥

۲۔ خرید وفروخت

(۱) مسلمان کے عقد پر عقد نہ کرو

١٦٦٦ ـ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: ان رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم نهی أن يستام الرجل علیٰ سوم أخيه ـ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کسی مرد کو اسکے بھائی کے بھاؤ پر بھاؤ کرنے سے منع فرمایا۔ ۱۲م

(۲) معدوم کی بیع جائز نہیں

١٦٦٧ ـ **عن** حكيم بن حرام رضی الله تعالیٰ عنه قال: ان النبی صلی الله تعالیٰ عليه وسلم نهی عن بيع ما ليس عنده ـ

حضرت حکیم بن حرام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس چیز کی بیع سے منع فرمایا جو تمہارے پاس نہیں۔ ۱۲م

(۳) آدمی اپنی کمائی برباد نہ کرے

١٦٦٨ ـ **عن** عبد الله بن عمرو رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم: كَفٰى بِالْمَرْءِ اِثْمًا اَنْ يُّضِيْعَ مَنْ يَّقُوْتُ ـ

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آدمی کیلئے یہی گناہ کافی ہے کہ وہ اپنا رزق برباد کردے۔ ۱۲م

فتاوی رضویہ ۱/۶

١٦٦٦ ـ الصحيح لمسلم ، باب تحريم بيع الرجل علی بيع اخيه ٣/٢

١٦٦٧ ـ المسند لاحمد بن حنبل ، ٢٥٢/٥ ☆ الجامع الصغير للسيوطی ، ٥٦٤/٢

١٦٦٨ ـ السنن لابی داؤد ، باب فی صلة الرحم ، ٢٣٨/١

المستدرك للحاكم ٤١٥/١ ☆ المسند لاحمد بن حنبل ، ١٦٠/٢

السنن الكبری للبيهقی ، ٤٦٧/٧ ☆ مجمع الزوائد للهيثمی ، ٣٢٥/٤

المعجم الكبير للطبرانی ، ٣٨٢/١٢ ☆ الدر المنثور للسيوطی ، ٢٥٤/١

شرح السنة للبغوی ، ٣٤٢/٩ ☆ ارواء الغليل للالبانی ، ١٦٧/٤

التفسير للقرطبی ، ١٤٩/٤ ☆ كشف الخفاء للعجلونی ، ١٦٥/٢

(۴) بلاضرورت جائداد نہ بیچو

١٦٦٩۔ **عن** عمران بن حصين رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: مَامِنْ عَبْدٍ يَّبِيْعُ تَالِدًا اِلَّا سَلَّطَ اللّٰهُ عَلَيْهِ تَالِفًا۔

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: موروثی جائداد کو بیچ کر حاصل شدہ رقم تلف ہوکر ہی رہتی ہے۔ ١٢م

١٦٧٠۔ **عن** معقل بن يسار رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: مَنْ بَاعَ عِقْرَدَارٍ مِنْ غَيْرِ ضَرُوْرَةٍ سَلَّطَ اللّٰهُ تَعَالىٰ عَلىٰ ثَمَنِهَا تَالِفًا يَتْلِفُهٗ۔ فتاوی رضویہ ٥٠٥/٤

حضرت معقل بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے گھر کا ساز وسامان بے ضرورت فروخت کیا اسکا روپیہ پیسہ ضائع ہی ہوجاتا ہے۔ ١٢م

(۵) بیع کو قرض کی شرط سے مشروط نہ کرو

١٦٧١۔ **عن** عبد الله بن عمر رضى الله تعالىٰ عنهما قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: لَا يَحِلُّ سَلَفٌ وَّبَيْعٌ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قرض کی شرط پر کسی چیز کی بیع حلال نہیں۔ ١٢م

﴿١﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

قرض لینے والا بضرورت قرض، قرض کے ساتھ کم مالیت کی شئی زیادہ قیمت کو اگر اس طرح خریدے کہ وہ بیع اس قرض پر مشروط ہو تو بالاتفاق حرام ہے۔ اور اگر عقد قرض پہلے ہوا اور یہ بیع اس میں نصا یا دلالۃ مشروط نہ ہو تو اس میں اختلاف ہے۔ **بعض** علماء اجازت دیتے ہیں

١٦٦٩۔ المعجم الكبير للطبراني، ٢٢٢/١٨ ☆ مجمع الزوائد للهيثمي، ١١٠/٤
كنز العمال للمتقي، ٥٤٤٣، ٥٣/٣ ☆ الجامع الصغير للسيوطي، ٤٩٣/٢

١٦٧٠۔ كنز العمال للمتقي، ٥٤٤٢، ٥١/٢ ☆ الجامع الصغير للسيوطي، ٥٢٠/٢
كشف الخفاء للعجلوني، ٣٢٧/٢ ☆

١٦٧١۔ السنن لابى داؤد، باب فى الرجل بيع ماليس عنده، ٤٩٥/٢

کہ یہ بیع بشرط قرض نہیں۔ بلکہ قرض بشرط بیع ہے۔ اور قرض شروط فاسدہ سے فاسد نہیں ہوتا۔ اور راجح یہ ہے کہ یہ بھی ممنوع ہے کہ اگر چہ شرط مفسد قرض نہیں مگر یہ وہ قرض ہے جس کے ذریعہ سے ایک منفعت قرض دینے والے نے حاصل کی اور یہ ناجائز ہے۔ لہذا ان صورتوں کو ترک کیا جائے۔ اور قرض کا نام ہی نہ لیا جائے۔ بلکہ خالص بیع ایک وعدہ معینہ پر ہو۔ اب نوٹ کی بیع روپے کے عوض جائز ہوگی اگر چہ دس کا نوٹ سو کو بیچے۔ اور دونوں صورتوں میں فرق وہی ہے جو قرآن عظیم نے فرمایا: واحل اللہ البیع وحرم الربوا ہ مگر چاندی سونے کی بیع اب بھی جائز نہ ہوگی اور نوٹ کی جائز ہوگی۔ قال البنی صلی اللہ تعالیٰ علہ وسلم اذا اختلف النوعان فبیعوا کیف شئتم۔ اور یہ زیادہ قیمت دینا اگر چہ بحالت قرض ہے لیکن بوجہ بیع جائز ہے۔ اگر چہ اولی نہیں۔ درمختار میں ہے شراء شئ بثمن غال لحاجۃ القرض، یجوز و یکرہ واللہ تعالیٰ اعلم۔

فتاوی رضویہ ۷۴/۷

(۶) روپے کی بیع تفاضل کے ساتھ جائز ہے

۱۶۷۲۔ **عن** أبی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: اِذَا اخْتَلَفَ النَّوْعَانِ فَبِیْعُوا کَیْفَ شِئْتُمْ بَعْدَ اَنْ یَّکُوْنَ یَدًا بِیَدٍ۔

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب دو چیزیں اپنی نوع کے اعتبار سے مختلف ہوں تو جس طرح چاہو بیچو اس کے بعد کہ وہ دست بدست ہوں۔ ۱۲م

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

روپے کا نوٹ پندرہ آنے کو بیچنا، خریدنا مطلقاً جائز ہے جبکہ باہم رضا مندی سے ہو اور کوئی مانع شرعی عارض نہ ہو۔ اسے سود سے کوئی علاقہ نہیں۔

فتاوی رضویہ ۱۸۹/۹

(قرض میں ایک صورت جواز کی یہ بھی ہے کہ) قرض دینے والا لینے والے کے ہاتھ کوئی متاع ادھار بیچے اور متاع اسکے قبضہ میں دیدے، پھر قرض لینے والا اس متاع کو کسی اور کے ہاتھ اتنے سے کم کو بیچے جتنے کو خود خریدی تا کہ وہ متاع بعینہا اسے پہونچ جائے اور اس سے

۱۶۷۲۔ نصب الرایۃ للزیلعی، ۴/۴

قیمت لیکر قرض لینے والے کو دیدے تو قرض لینے والے کو قرض مل جائیگا اور دینے والے کو نفع حاصل ہو جائیگا۔

امام قاضی خاں نے فرمایا: اس حیلہ کا نام بیع عینہ ہے جسکو امام محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ذکر فرمایا اور مشائخ بلخ نے فرمایا: بیع عینہ ان بیعوں میں سے ہے۔ کہ ہمارے بازاروں میں آج کل رائج ہیں۔ امام ابو یوسف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا: عینہ جائز ہے اور اس پر ثواب ملیگا۔ اور فرمایا: کہ ثواب کی وجہ یہ ہے کہ اس میں حرام یعنی سود سے بھاگنا ہے۔

فتح القدیر میں فرمایا کہ عینہ میں کوئی کراہت نہیں سوا خلاف اولیٰ کے۔ اس لئے کہ اسمیں قرض دینے کے اچھے سلوک سے روگردانی ہے انتہی، اور اسے بحر الرائق اور نہر الفائق اور در مختار وشرنبلالیہ وغیرہا نے برقرار رکھا۔ نیز فتح القدیر میں امام ابو یوسف نے فرمایا: یہ بیع مکروہ نہیں۔ اس لئے کہ بہت سے صحابہ کرام نے اسے کیا۔ اسکی تعریف کی اور اسے سود نہ ٹھہرایا۔

تو جب بکثرت صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین سے اسکا کرنا اور اسکی تعریف ثابت ہوئی تو اس سے عدول نہ ہوگا۔ اس لئے کہ ہمارے امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مذہب صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کی تقلید ہے۔ اور بیشک رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں انکی تقلید وپیروی کا حکم دیا۔ فتاوی رضویہ ۷/۱۷۴

۳۔ غبن وغصب وعاریت

(۱) غبن مذموم ہے

۱۶۷۳۔ **عن** الحسین بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: أَلْمَغْبُوْنُ لَا مَحْمُوْدٌ وَلَا مَاجُوْرٌ۔

حضرت امام حسین بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: غبن کھانے میں نہ ناموری ہے اور نہ ثواب۔

فتاوی رضویہ ۷/۱۷۶

(۲) غصب کا وبال

۱۶۷۴۔ **عن** یعلی بن مرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: أَيُّمَا رَجُلٍ ظَلَمَ شِبْرًا مِنَ الْأَرْضِ كَلَّفَهُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ أَنْ يَّحْفِرَهٗ حَتّٰى يَبْلُغَ آخِرَ سَبْعِ أَرْضِيْنَ ثُمَّ يُطَوَّقَهٗ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتّٰى يَقْضِيَ بَيْنَ النَّاسِ۔

حضرت یعلی بن مرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص ایک بالشت زمین ناحق لے لے اللہ تعالیٰ اسے تکلیف دے کہ اس زمین کو کھودے یہاں تک کہ ساتویں طبقے کے ختم تک پہونچے۔ پھر قیامت کے دن اس کا طوق بنا کر اسکے گلے میں ڈالے یہاں تک کہ تمام مخلوق کا حساب ختم ہو کر فیصلہ فرمادیا جائے۔

۱۶۷۵۔ **عن** سعد بن مالك رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: مَنْ أَخَذَ شَيْأً مِنَ الْأَرْضِ بِغَيْرِ حِلِّهٖ طَوَّقَهُ اللّٰهُ مِنْ سَبْعِ أَرْضِيْنَ، لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ مِنْهُ صَرْفًا وَّلَا عَدْلًا۔

حضرت سعد بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

۱۶۷۳۔ مجمع الزوائد للهيثمى، ۷۵/٤ ☆ كنز العمال للمتقى، ۹۲۸۷، ۱۹/٤
الجامع الصغير للسيوطى، ۵۵۲/۲ ☆ المغنى للعراقى، ۸۲/۲
۱۶۷٤۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۱۷۳/٤ ☆ فتح البارى للعسقلانى ۱۰٤/۵
الترغيب و الترهيب للمنذرى، ۱۵/۳ ☆ جمع الجوامع للسيوطى، ۹۵۳۳
موارد الظمئان للهيثمى، ۱۱۶۷ ☆ السلسلة الصحيحة للالبانى، ۲٤۰

علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کسی قدر زمین ناجائز طور پر لے اللہ تعالیٰ ساتوں زمینوں سے اسکے گلے میں طوق ڈالے، نہ اسکا فرض قبول ہو نہ نفل۔

فتاوی رضویہ ۱۴۰/۸

(۳) عاریت کا مال واپس کرے

۱۶۷۶۔ **عن** سمرة بن جندب رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: عَلَى الْيَدِ مَا أَخَذَتْ حَتّٰى تُؤَدِّيَهُ۔

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس ہاتھ سے مال لیا اسی ہاتھ سے واپس کردے۔

فتاوی رضویہ ۱۳/۴

◆

١٦٧٥۔	الجامع الصحيح للبخارى،	باب ما جاء فى سبع ارضين ،			٤٥٤/١
	المسند لاحمد بن حنبل ،	١٨٧/١	☆	السنن الكبرى للبيهقى،	٩٨/٦
	مجمع الزوائد للهيثمى،	١٧٦/٤	☆	المعجم الصغير للطبرانى،	٩٩/١
	حلية الاولياء لابى نعيم ،	١٨١/٢	☆	كنز العمال للمتقى، ٣٠٣٤٩،	٦٣٩/١٠
	تاريخ بغداد للخطيب،	٢٧١/١	☆	الترغيب و الترهيب للمنذرى،	١٦/٣
	المصنف لابن ابى شيبة ،	٥٦٥/٦	☆	البداية و النهاية لابن كثير ،	١٩/١
١٦٧٦۔	السنن لابن ماجه ، العارية ،	١٧٥/٢	☆		
	المسند لاحمد بن حنبل ،	٨/٥	☆	الجامع الصغير للسيوطى،	٣٣٨/٢
	السنن الكبرى للبيهقى،	٩٠/٦	☆	فتح البارى للعسقلانى،	٢٤١/٥
	شرح السنة للبغوى،	٢٢٦/٨	☆	تلخيص الحبير لابن حجر ،	٥٣/٣
	المعجم الكبير للطبرانى،	٢٥٢/٧	☆	نصب الراية للزيلعى،	٣٧٦/٣
	المصنف لابن ابى شيبة ،	١٤٦/٦	☆	التفسير لابن كثير ،	٥٠٠/١
	كشف الخفاء للعجلونى،	٩٠/٢	☆		

۴۔ اجرت و مزارعت

(۱) اجرت ادا کرو

١٦٧٧۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: قال الله تعالیٰ: ثَلٰثَةٌ أنَا خَصمُهُم یَومَ القِیَامَةِ، رَجُلٌ أعْطٰی بِی ثُمَّ غَدَرَ، وَرَجُلٌ بَاعَ حُرًّا فَاَكَلَ ثَمَنَهٗ، وَرَجُلٌ اِستَاجَرَ اَجِیرًا فَاستَوفٰی مِنهُ وَلَم یُعطِ اَجرَهٗ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: قیامت کے دن تین شخصوں کا میں مدعی ہونگا۔ ایک وہ جس نے میرا عہد دیا پھر عہد شکنی کی، دوسرا وہ جس نے کسی آزاد کو غلام بنا کر بیچ ڈالا اور اسکی قیمت کھائی، تیسرا وہ جس نے کسی شخص کو مزدوری میں لیکر اپنا کام تو اس سے پورا کرالیا اور مزدوری پوری نہ دی۔ فتاوی رضویہ ۸/۱۴۷

(۲) تعویذ پر اجرت جائز ہے

١٦٧٨۔ **عن** عبدالله بن عباس رضی الله تعالی عنهما قال: ان نفرا من اصحاب رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم مرو ابماء فیهم لدیغ او سلیم، فعرض لهم رجل من اهل الماء فقال: هل فیکم من راق؟ إن فی الماء رجلا لدیغا اوسلیما، فانطلق رجل منهم فقرأ بفاتحة الکتاب علی شاة فبرأ فجاء بالشاة الی اصحابه فکرهوا ذاك وقالوا: أخذت علی کتاب الله اجرا، حتی قدموا الی المدینةفقالوا: یا رسول الله! اخذ علی کتاب الله اجرا، فقال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه

١٦٧٧۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب اثم من باع حرام، ٢٩٧/١
السنن لابن ماجه، باب اجر الاجرا، ١٧٨/٢
المسند لاحمد بن حنبل، ٣٥٨/٢ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ٢١١/١
السنن الکبری للبیهقی، ١٤/٦ ☆ مشکل الآثار للطحاوی، ٣٥٩/٢
نصب الرایة للزیلعی، ١٣٢/٤ ☆

١٦٧٨۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب الشرط فی الرقیة الخ، ٨٥٤/٢
السنن الکبری للبیهقی، ٤٣٠/١ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ١٩٨/١٠
التفسیر للقرطبی، ٣٣٥/١ ☆ جمع الجوامع للسیوطی، ٦١٣١،
کنز العمال للمتقی، ٩٣٣٩، ٣٠/٤ ☆ شرح السنة للبغوی، ٤٥١/٤

وسلم: اِنَّ اَحَقَّ مَا اَخَذْتُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا كِتَابُ اللّٰهِ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی ایک جماعت کا گذر چشمے والوں کے پاس سے ہوا جن میں سے ایک آدمی کو سانپ یا بچھو نے کاٹ لیا تھا۔ ان میں سے ایک آدمی صحابہ کرام کے پاس آیا اور کہا: کیا آپ حضرات میں کوئی سانپ یا بچھو کے کاٹے کا دم جانتا ہے؟ کیونکہ چشمے والوں میں سے ایک شخص کو سانپ یا بچھو نے کاٹ لیا ہے۔ ان میں ایک صاحب گئے اور کچھ بکریوں کے بدلے سورۂ فاتحہ پڑھکر دم کردیا۔ وہ ٹھیک ہوگیا۔ اور یہ بکریاں لیکر اپنے ساتھیوں کے پاس آگئے۔ ساتھیوں نے اس بات کو ناپسند کیا اور کہا آپ نے اللہ کی کتاب پر اجرت لی ہے۔ چنانچہ یہ تمام حضرات مدینہ شریف پہونچے تو بارگاہ رسالت میں واقعہ عرض کیا: حضور نے اراشاد فرمایا: جن باتوں کی تم مزدوری لیتے ہو ان میں اللہ تعالیٰ کی کتاب سب سے زیادہ اجرت کی مستحق ہے۔ ۱۲م

١٦٧٩۔ **عن** أبى سعيد الخدرى رضى الله تعالى عنه قال: ان ناسا من اصحاب النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم أتوا على حى من أحياء العرب فلم يقروهم، فبينما هم كذلك اِذ لدغ سيد اولئك فقالوا: هل معكم من دواء أوراق؟ فقالوا انكم لم تقرو نا ولا نفعل حتى تجعلو ا لنا جعلا، فجعلو لهم قطيعا من الشاة، فجعل يقرء بأم القرآن ويجمع بزاقه وتيفل فبرأ، فأتوا بالشاء فقالوا: لا نأخذه حتى نسأل النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فسأله فضحك وقال: وَمَا اِدْرَاكَ أَنَّهَا رُقْيَةٌ، خُذُوْهَا وَاضْرِبُوا لِى بِسَهْمٍ ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین میں سے کچھ حضرات عرب کے ایک قبیلہ

١٦٧٨۔ اتحاف السادة للزبيدى، ٧٧/٣ ☆ مشكوة المصابيح للتبريزى، ٧٩٨٥
السنن للدار قطنى، ٩٥/٣ ☆ لسان الميزان لابن حجر، ٣١٨/٢
تنزيه الشريعة لابن عراق، ٢٦١/١ ☆ تذكرة الموضوعات للفتنى، ٨١
موارد الظمئان للهيثمى، ١١٣١ ☆ الدر المنثور للسيوطى، ٤٨
١٦٧٩۔ الجامع الصحيح للبخارى، باب الرقى بالقرآن و المعوذات، ٨٥٤/٢
الصحيح لمسلم، باب جواز الاجرة على الرقية، ٢٢٤/٢
المسند لاحمد بن حنبل، ٤٤/٣ ☆ فتح البارى للعسقلانى، ١٩٨/١٠
التفسير للقرطبى، ١١٣/١ ☆

کے پاس گئے تو انہوں نے انکی مہمان نوازی نہ کی۔ اسی اثنا میں انکے سردار کو بچھو نے کاٹ لیا۔ تو انہوں نے کہا: کیا آپ لوگوں کے درمیان کوئی دوا یا دم کرنے والا ہے؟ صحابہ کرام نے فرمایا: چونکہ تم نے ہماری ضیافت نہ کی لہذا ہم بغیر اجرت تمہارے ساتھ کچھ نہیں کریں گے۔ انہوں نے بکریاں دینا منظور کیا۔ چنانچہ ایک صحابی نے سورۂ فاتحہ پڑھی اور لعاب جمع کرکے اس جگہ پر تھوک دیا۔ اسکی تکلیف دور ہوگئی۔ وہ بکریاں لیکر آئے تو صحابہ کرام نے فرمایا: ہم جب تک اس سلسلہ میں حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے معلومات نہیں حاصل کرلیں گے بکریاں نہیں لیں گے۔ حضور نے یہ سنکر تبسم فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا: خیر بکریاں لے لو اور ان میں میرا حصہ بھی ہے۔ فتاوی رضویہ ۸/۱۸۲

(۱) امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اس حدیث سے محض تعویذ اور دم کرنے کیلئے قرآن پڑھنے پر اجرت لینے کا جواز معلوم ہوا مطلق تلاوت اور تعلیم قرآن پر اجرت کا جواز ثابت نہیں ہوتا۔ لہذا یہ حدیث امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مسلک کے خلاف ہرگز نہیں کہ امام اعظم تلاوت وتعلیم قرآن پر اجرت کو ناجائز قرار دیتے ہیں جیسا کہ حدیث میں وارد ہے۔

تعلمو االقرآن ولا تاکلوا به ، یعنی تعلیم قرآن کی کمائی نہ کھاؤ۔ عمدة القاری۔

(۳) کام ختم ہوتے ہی مزدور کی اجرت ادا کرو

۱۶۸۰۔ **عن** جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہماقال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: أَلَمْ تَرَیٰ اِلَی الْعُمَّالِ یَعْمَلُوْنَ فَاِذَا فَرَغُوْا مِنْ أَعْمَالِهِمْ وَفَوْا أُجُوْرَهُمْ۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تو نے نہ دیکھا کہ مزدور کام کرتے ہیں جب اپنے عمل سے فارغ ہوتے ہیں۔ اس وقت پوری مزدوری پاتے ہیں۔

۱۶۸۱۔ **عن** أبی هریرة رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی

۱۶۷۰۔ الدر المنثور للسیوطی، ۱/۱۸۴

۱۶۸۱۔ الدر المنثور للسیوطی، ۱/۱۸۴

علیه وسلم: اَلْعَامِلُ اِنَّمَا یُوَفّٰی اُجْرَهٗ اِذَا قَضٰی عَمَلَهٗ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عامل کو اسی وقت اجر کامل دیا جاتا ہے جب عمل تمام کرلیتا ہے۔

فتاوی رضویہ ۲/۸۷۷

(۴) تعلیم قرآن پر اجرت کا حکم

۱۶۸۲۔ **عن** عبادة بن الصامت رضى الله تعالىٰ عنه قال: علمت ناسا من اهل الصفة القرآن والكتابة فاهدى الى رجل منهم قوسا ، فقلت : ليست بمال وارمى عنها فى سبيل الله ، فسألت رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم عنهافقال: اِنْ سَرَّكَ اَنْ تُطَوَّقَ بِهَا طَوْقًا مِنْ نَارٍ فَاقْبِلْهَا۔ فتاوی رضویہ ۸/۲۱۲

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے اصحاب صفہ میں سے چند حضرات کو قرآن کی تعلیم دی اور لکھنا سکھایا۔ تو ان میں سے ایک صاحب میرے پاس بطور ہدیہ ایک کمان لائے۔ میں نے سوچا یہ کوئی مال نہیں اور مجھے جہاد میں کام آئیگی۔ پھر میں نے حضور سے اسکے بارے میں پوچھا تو فرمایا: اگر تم جہنم کا طوق گلے میں ڈالنا چاہتے ہو تو قبول کرلو۔ ۱۲م

(۵) بٹائی پر زراعت کا حکم

۱۶۸۳۔ **عن** جابر بن عبدالله رضى الله تعالىٰ عنهماقال: سمعت رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم يقول: مَنْ لَمْ يَذَرِ الْمُخَابَرَةَ فَلْيُؤْذَنْ بِحَرْبٍ مِنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جو بٹائی نہ چھوڑے وہ اللہ ورسول سے لڑائی کا اعلان کرے۔

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

لہذا ہمارے امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ باتباع جماعت صحابہ وتابعین محرمین مانعین

۱۶۸۲۔ السنن لابن ماجه ، باب الاجر على تعليم القرآن، ۱/۱۵۷

۱۶۸۳۔ السنن لابى داؤد، البيوع ، باب فى المخابرة ، ۲/۴۸۳

الجامع الصغير للسيوطى، ۲/۵۴۳

حرام وفاسد جانتے ہیں۔ بایں ہمہ صاحبین نے بوجہ تعامل اجازت دی اور اسی پر فتوی قرار پایا۔

فتاوی رضویہ ۸/۲۱۳

۵۔ قرض وسود

(۱) ہر قرض جس سے منفعت مقصود ہو سود ہے

١٦٨٤۔ **عن** أمير المؤمنين على المرتضى كرم الله تعالىٰ وجهه الكريم قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: كُلُّ قَرْضٍ جَرَّ مَنْفَعَةً فَهُوَ رِبٰوا۔

حضرت امیر المؤمنین علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر قرض جو منفعت کمائے سود ہے۔

فتاوی رضویہ ۷/ ۵

(۲) سود کی لعنت

١٦٨٥۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضى الله تعالىٰ عنه قال: لعن رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم آكل الربوا و مأكله و شاهديه و كاتبه۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ سلم نے سود کھانے والے، کھلانے والے، اور اسکے گواہ وکاتب پر لعنت فرمائی۔

فتاوی رضویہ ۷/ ۷۵

١٦٨٦۔ **عن** جابر بن عبدالله رضى الله تعالىٰ عنهما قال: لعن رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم آكل الربوا ومؤكله و كاتبه وشاهديه وقال: هم سواء۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

١٦٨٤۔ الدر المنثور للسيوطى، ٣٥٠/٥ ☆ كنز العمال للمتقى، ١٥٥١٦، ٢٣٨/٦
ارواء الغليل للالبانى، ٢٣٥/٥ ☆ المطالب العالية لابن حجر، ١٣٧٣
١٦٨٥۔ الجامع للترمذى، باب ما جاء فى اكل الربوا ١٤٥/١
السنن لابن ماجه، باب التغليظ فى الربا، ١٦٥/١
الجامع الصغير للسيوطى، ٤٤٦/٢
السنن لابى داؤد، باب فى اكل الربوا، ٤٧٣/٢
١٦٨٦۔ الصحيح لمسلم، باب الربوا، ٢٧/٢
مجمع الزوائد للهيثمى، ١١٨/٤ ☆ اتحاف السادة للزبيدى، ٤٤٦/٥
الترغيب و الترهيب للمنذرى، ٥٣٩/١ ☆ الدر المنثور للسيوطى، ٣٦٧/١

علیہ وسلم نے سود کھانے والے، کھلانے والے، اور اسکے کاتب وگواہ سب پر لعنت فرمائی۔ اور فرمایا: وہ سب برابر گنہگار ہیں۔ فتاوی رضویہ ۷۵/۷

(۳) سود کی مذمت

١٦٨٧۔ **عن** کعب الأحبار رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: لان ازنی ثلث وثلثین زنیۃ احب الی من ان آکل درھما ربا یعلم اللہ انی اکلتہ من ربا۔

حضرت کعب احبار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ بے شک مجھے اپنا تینتیس بار زنا کرنا اس سے زیادہ پسند ہے کہ سود کا ایک درم کھاؤں۔ جسے اللہ عزوجل جانے کہ میں نے سود کھایا ہے۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

سود جس طرح لینا حرام ہے دینا بھی حرام ہے۔ مگر شریعت مطہرہ کا قاعدہ مقرر ہے کہ الضرورۃ تبیح المحظورات ، اسی لئے علماء فرماتے ہیں کہ محتاج کو سودی قرض لینا جائز ہے۔ محتاج کے یہ معنی جو واقعی حقیقی ضرورت قابل قبول شرع رکھتا ہو کہ اسکے بغیر چارہ ہو، نہ کسی طرح بے سودی روپیہ ملنے کا یارا۔ ورنہ ہرگز جائز نہ ہوگا۔ جیسے لوگوں میں رائج ہے کہ اولاد کی شادی کرنی چاہی۔ سو روپے پاس ہیں ہزار روپے لگانے کو جی چاہا تو سودی نکلوائے، یا مکان رہنے کو موجود ہے دل پکے محل کو ہوا۔ سودی قرض لیکر بنایا یا دو سو کی تجارت کرتے ہیں۔ قوت اہل وعیال بقدر کفایت ملتا ہے۔ نفس نے بڑا سوداگر بننا چاہا۔ پانچ چھ سو سودی نکلوا کر لگوادئے یا گھر میں زیور وغیرہ موجود ہے جسے بیچ کر روپیہ حاصل کر سکتے ہیں۔ نہ بیچا بلکہ سودی قرض لیا وعلی ھذا القیاس۔ صدہا صورتیں ہیں کہ یہ ضرورت نہیں۔ تو ان میں حکم جواز نہیں ہوسکتا اگرچہ لوگ اپنے زعم میں ضرورت سمجھیں۔ ولہذا قوت اہل وعیال کیلئے سودی قرض لینے کی اجازت اسی وقت ہو سکتی ہے جب اسکے بغیر کوئی طریقہ بسر اوقات کا نہ ہو، نہ کوئی پیشہ جانتا ہو، نہ نوکری ملی ہے۔ جس کے ذریعہ سے دال روٹی اور موٹا کپڑا محتاج آدمی کی بسر اوقات کے لائق مل سکے۔ ورنہ اس قدر پا سکتا ہے تو سودی روپے سے تجارت پھر وہی تونگری کی ہوس ہوگی نہ ضرورت قوت۔ رہا ادائے قرض کی نیت سے سودی قرض لینا اگر جانتا ہے کہ اب ادا

١٦٨٧۔ المسند الحمد بن حنبل، ٢٢٥/٥

نہ ہوا تو قرض خواہ قید کرائے گا۔ جس کے باعث بال بچوں کو نفقہ نہ پہونچ سکے گا۔ اور ذلت وخواری علاوہ اور فی الحال اسکے سوا کوئی شکل ادا کی نہیں تو رخصت دی جائیگی کہ ضرورت متحقق ہولی۔ حفظ اور تحصیل قوت کی ضرورت ہو تو خود ظاہر۔ اور ذلت ومطعونی سے بچنا بھی ایسا امر ہے کہ جسے شرع نے بہت مہم سمجھا اور اسکے لئے بعض محظورات کو جائز فرمایا۔

مثلاً شریر شاعر جو امراء کے پاس قصائد مدح لکھ کرلے جاتے ہیں کہ خاطر خواہ انعام نہ پائیں تو ہجو سنائیں۔ انہیں اگر چہ وہ انعام لینا حرام ہے اور جس چیز کا لینا جائز نہیں دینا بھی روا نہیں۔ پھر یہ لوگ کہ اپنی آبرو بچانے کو دیتے ہیں خاص رشوت دیتے ہیں اور رشوت دینا صریح حرام ہے۔ بایں ہمہ شرع نے حفظ آبرو کیلئے انہیں دینا دینے والے کے حق میں روا فرمایا اگر چہ لینے والے کو بدستور حرام محض ہے۔ فتاوی رضویہ ۷/۸۳

(۴) سود کھانا زنا سے بدتر کام ہے

۱۶۸۸۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: مَنْ أَكَلَ دِرْهَمًا مِنَ رِّبٰوا فَهُوَ مِثْلُ ثَلٰثٍ وَّثَلٰثِيْنَ زَنْيَةٍ ، وَمَنْ نَبَتَ لَحْمُهٗ مِنْ سُحْتٍ فَالنَّارُ أَوْلٰى بِهٖ ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک درہم سود کھانا تینتیس بار زنا کے برابر ہے، اور جسکا گوشت حرام سے بڑھے تو نار جہنم اسکی زیادہ مستحق ہے۔

۱۶۸۹۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : لَدِرْهَمٌ يُصِيْبُهُ الرَّجُلُ مِنَ الرِّبٰوا أَعْظَمُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ ثَلٰثٍ وَّثَلٰثِيْنَ زَنْيَةً يَزْنِيْهَا فِي الْإِسْلَامِ۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک ایک درہم کہ آدمی سود سے پائے اللہ عزوجل کے نزدیک سخت تر ہے تینتیس بار زنا سے کہ آدمی اسلام میں کرے۔

۱۶۸۸۔ المعجم الاوسط للطبرانی، ۳/۲۱۱ ☆ تذکرة الموضوعات لابن القیسرانی، ۷۲٤

۱۶۸۹۔ الدر المنثور للسیوطی، ۱/۳٦٦ ☆ الترغیب والترهیب للمنذری، ٦۳

١٦٩٠۔ **عن** عبد الله بن حنظلة غسیل الملائکة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: دِرْهَمُ رِبًا یَأْکُلُهُ الرَّجُلُ وَهُوَ یَعْلَمُ أَشَدُّ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ سِتٍّ وَّثَلٰثِیْنَ زَنْیَةً۔

حضرت عبداللہ بن حنظلہ غسیل الملائکہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سود کا ایک درہم کہ آدمی دانستہ کھائے اللہ تعالیٰ کے نزدیک چھتیس زنا سے سخت تر ہے۔

١٦٩١۔ **عن** أنس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: إِنَّ الدِّرْهَمَ یُصِیْبُهُ الرَّجُلُ مِنَ الرِّبَا أَعْظَمُ عِنْدَ اللّٰهِ فِی الْخَطِیْئَةِ مِنْ سِتٍّ وَّ ثَلٰثِیْنَ زَنْیَةً یَزْنِیْهَا الرَّجُلُ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک درہم کہ آدمی سود سے پائے اللہ تعالیٰ کے نزدیک مرد کے چھتیس بار زنا کرنے سے گناہ میں زیادہ ہے۔

١٦٩٢۔ **عن** أم المومنین عائشة الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنها قالت: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: لَدِرْهَمُ رِبًا أَشَدُّ جُرْمًا عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ سَبْعٍ وَّثَلٰثِیْنَ زَنْیَةً۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی

١٦٩٠۔ الترغیب والترهیب للمنذری، ٧/٣ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ٤٤٦/٥
کنز العمال للمتقی، ٩٧٦١، ١٠٦/٤ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ١١٧/٤
مشکوة المصابیح للتبریزی، ٢٨٢٥ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ٣٦٧/١
الجامع الصغیر للسیوطی، ٢٥٦/١ ☆ السلسلة الصحیحة للالبانی، ١٠٣٣
المسند لاحمد بن حنبل، ٢٢٥/٥ ☆ السنن للدار قطنی، ١٦/٣
تاریخ دمشق لابن عساکر، ٣٧٣/٧ ☆ المغنی للعراقی، ٩١/٢
١٦٩١۔ اتحاف السادة للزبیدی، ٧٣٥/٧ ☆ جمع الجوامع للسیوطی، ٥٤٧٥
الترغیب و الترهیب للمنذری، ٧/٣ ☆ الدر المنثور لسیوطی، ٣٦٤/١
المغنی للعراقی، ١٣٩/٣ ☆ الکامل لابن عدی،
اللآلی المصنوعة للسیوطی، ٨٣/٢ ☆
١٦٩٢۔ کنز العمال للمتقی، ٩٧٨٠، ١٠٩/٤ ☆

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک سود کا ایک درہم اللہ عزوجل کے یہاں سینتیس زنا سے بڑھ کر ہے۔

۱۶۹۳۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: أَلرِّبَا سَبْعُوْنَ حُوْبًا أَيْسَرُ هَا كَالَّذِی يَنْكِحُ أُمَّهٗ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سود کا گناہ ستر درجہ ہے۔ جس میں سب سے آسان تر اس شخص کی طرح ہے جو اپنی ماں پر پڑے۔

۱۶۹۴۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالی عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم: أَلرِّبَا سَبْعُوْن بَابًا أَدْنَا هَا كَالَّذِی يَقَعُ عَلیٰ أُمِّهٖ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سود کا گناہ ستر درجہ ہے۔ جس میں سب سے آسان تر اس شخص کی طرح ہے جو اپنی ماں پر پڑے۔

۱۶۹۵۔ **عن** الأسود بن وهب بن عبد مناف بن زهرة الزهری القرشی خال النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ورضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: إِنَّ الرِّبَا أَبْوَابٌ، أَلْبَابُ مِنْهُ عَدْلٌ بِسَبْعِيْنَ حُوْبًا، أَدْنَاهُ فَجْرَةٌ كَاِضْطِجَاعِ الرَّجُلِ مَعَ أُمِّهٖ۔

حضرت اسود بن وہب رضی اللہ تعالیٰ عنہما حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ماموں سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک سود کے کئی دروازے ہیں، ان میں سے ایک دروازہ برابر ستر گناہ کے ہے جن میں سب سے ہلکا گناہ ایسا

۱۶۹۳۔ السنن لابن ماجه، باب التعليظ فی الربا، ۱۶۵/۲
الجامع الصغير للسيوطی، ۲۷۶/۲ ☆ اتحاف السادة للزبيدی، ۵۳۷/۷
الترغيب والترهيب للمنذری، ۸/۳ ☆ كشف الخفاء للعجلونی، ۵۰۸/۱
كنز العمال للمتقی، ۹۷۵۵، ۱۰۵/۴ ☆ المغنی للعراقی، ۳۲۳/۳
۱۶۹۴۔ السنن لابن ماجه، باب التعليظ فی الربا، ۱۶۵/۲
الترغيب والترهيب للمنذری، ۶/۳ ☆
۱۶۹۵۔ الجامع الكبير للطبرانی ۲۵۴/۲ ☆

ہے جیسے اپنی ماں کے ساتھ ہم بستر ہونا۔

۱۶۹۶۔ **عن** رجل من الأنصار رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: اَلرِّبَا أَحَدٌ وَسَبْعُوْنَ بَابًا، او قال: ثَلٰثَةٌ وَسَبْعُوْنَ حُوْبًا، أَهْوَنُهَا مِثْلَ اِتْيَانِ الرَّجُلِ أُمَّهٗ۔

ایک انصاری صحابی رسول رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سود اکہتر دروازے ہیں۔ یا فرمایا: تہتر گناہ جن میں سب سے ہلکا ایسا جیسے آدمی کا اپنی ماں سے جماع کرنا۔

۱۶۹۷۔ **عن** البراء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: اَلرِّبَا اِثْنَانِ وَسَبْعُوْنَ بَابًا، أَدْنَاهُنَّ مِثْلَ اِتْيَانِ الرَّجُلِ أُمَّهٗ۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سود کے بہتر دروازے ہیں۔ ان میں سب سے کم ایسا ہے جیسے اپنی ماں سے صحبت کرنا۔

۱۶۹۸۔ **عن** عبد اللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: اِنَّ أَبْوَابَ الرِّبَا اِثْنَانِ وَسَبْعُوْنَ حُوْبًا، أَدْنَاهَا كَالَّذِیْ يَأْتِیْ أُمَّهٗ فِی الْاِسْلَامِ۔

حضرت عبد اللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک سود کے دروازے بہتر گناہ ہیں۔ سب میں کمتر ایسا ہے جیسے اسلام میں اپنی ماں سے زنا کرنا۔

۱۶۹۶۔ المصنف لعبد الرزاق، ۸/۳۱۴ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۸/۳۲۷
۱۶۹۷۔ مجمع الزوائد للهیثمی، ۴/۱۱۷ ☆ السلسلة الصحیحة للالبانی، ۱۸۷۱
الکامل لابن عدی، ۶/۳۹۱ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/۲۶۷
علل الحدیث لابن ابی حاتم، ۱۱۳۶ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۱/۳۶۷
الترغیب والترهیب للمنذری، ۳/۸ ☆ اللآلی المصنوعة للسیوطی، ۲/۸۴
کنز العمال للمتقی، ۹۷۵۹، ۴/۱۰۵ ☆ المطالب العالیة لابن حج، ۲۷۰۵
۱۶۹۸۔ جمع الجوامع للسیوطی، ۶۰۷۶ ☆ کنز العمال للمتقی، ۹۷۵۶، ۴/۱۰۵

۱۶۹۹۔ **عن** عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: اَلرِّبَا ثَلٰثَةٌ وَسَبْعُوْنَ بَابًا، اَیْسَرُهَا مِثْلُ اَنْ یَّنْکِحَ الرَّجُلُ اُمَّهٗ۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سود کے تہتر دروازے ہیں، سب میں ہلکا اپنی ماں سے زنا کے مثل ہے۔

۱۷۰۰۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: اِنَّ الرِّبَا نَیِّفٌ وَسَبْعُوْنَ بَابًا، اَهْوَنُهُنَّ مِثْلُ مَنْ اَتٰی اُمَّهٗ فِی الْاِسْلَامِ، وَدِرْهَمٌ مِنْ رِبَا اَشَدُّ مِنْ خَمْسٍ وَّثَلٰثِیْنَ زِنْیَةً۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سود کے کچھ اوپر ستر دروازے ہیں۔ ان میں سب سے ہلکا ایسا ہے کہ مسلمان ہوکر اپنی ماں سے زنا کرے۔ اور سود کا درہم پینتیس زنا سے سخت تر ہے۔

۱۷۰۱۔ **عن** امیر المؤمنین عثمان غنی ذی النورین رضی اللہ تعالیٰ عنہم قال: الربا سبعون بابا۔ أھونها مثل نکاح الرجل امه۔

امیر المؤمنین حضرت عثمان غنی ذو النورین رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا: سود کے ستر دروازے ہیں، ان میں آسان تر اپنی ماں سے زنا کے مثل ہے۔

۱۷۰۲۔ **عن** عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: الربا اثنان وسبعو نحوبا، أصغر ھا کمن أتی أمه فی الاسلام ودرھم من الربا اشد من بضع وثلثین زنیة۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا: سود بہتر گناہ ہے، سب میں چھوٹا بحالت اسلام اپنی ماں سے زنا کی طرح ہے۔ اور سود کا ایک درم کئی

۱۶۹۹۔ المستدرک للحاکم، ۳۷/۲ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲۶۶/۱
اتحاف السادۃ للزبیدی، ۳۲۷/۸ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲۷۶/۱

۱۷۰۰۔ الترغیب والترهیب للمنذری، ۸/۳ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۹۶/۶

۱۷۰۱۔ کنز العمال للمتقی، ۱۰۱۰۳، ۱۹۰/٤

۱۷۰۲۔ کنز العمال للمتقی، ۹۷۵۹، ۱۰۵/٤

اوپر تیس زنا سے سخت تر ہے۔

۱۷۰۳۔ **عن** عبد الله بن سلام رضی الله تعالیٰ عنه قال : الربا ثلثة وسبعون حوبا، ادناها كمن اتی امه فی الاسلام ، ودرهم من الربا كبضع وثلثين زنية ۔

حضرت عبد اللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سود میں تہتر گناہ ہیں، سب میں کم ایسا ہے جیسے اسلام میں اپنی ماں سے جماع کرنا، اور سود کا ایک درم چند اور تیس زنا کے مانند ہے۔ فتاوی رضویہ ۸۲/۷

(۵) سود اور اس سے بچنے کی صورت

۱۷۰۴۔ **عن** أبی سعيد الخدری رضی الله تعالیٰ عنه قال: جاء بلال بتمر برنی فقال له رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم: مِنْ أَيْنَ هٰذَا ؟فقال بلال: تمر كان عندنا ردئ فبعت منه صاعين، بصاع لمطعم النبی صلی الله تعالیٰ عليه وسلم ، فقال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم عند ذلك:أَوَّهْ عَيْنُ الرِّبَا، لَاتَفْعَلُ ، وَلٰكِنْ إِذَا أَرَدْتَ انْ تَشْتَرِیَ التَّمَرَ فَبِعْهُ بِبَيْعِ آخرَ ثُمَّ اشْتَرِبِهٖ۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں خرمائے برنی لیکر حاضر ہوئے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: یہ تم کہاں سے لائے؟ حضرت بلال نے عرض کیا: ہمارے پاس خراب چھوارے تھے ہم نے انکے دو صاع کے بدلے ان کا ایک صاع خریدا تاکہ حضور کی خدمت میں پیش کروں۔ حضور نے یہ سنکر ارشاد فرمایا: اف یہ تو خاص ربا ہے۔ ایسا نہ کر مگر جب انکو خریدنا چاہو تو اپنے چھواروں کو کسی اور چیز سے بیچ کر اس شئ کے بدلے انکو خریدو۔

۱۷۰۵۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: ان رسول الله صلی الله تعالیٰ

۱۷۰۳۔ كنز العمال للمتقی، ۱۰۱۱٤، ۱۹۳/٤

۱۷۰٤۔ الصحيح لمسلم، باب الربوا، ۲٦/۲

الجامع الصحيح للبخاری، باب اذا اراد بيع تمر الخ، ۲۹۳/۱

۱۷۰۵۔ الصحيح لمسلم باب الربوا، ۲٦/۲ ☆ المؤطا لمالك، ۲۲۳

الجامع الصحيح للبخاری، باب اذا اراد البيع تمر الخ، ۲۹۳/۱

السنن الكبرى لبيهقی، ۲۹۱/۵ ☆ مشكل الآثار للطحاوی، ۱۲۲/۲

فتح الباری للعسقلانی، ۳۹۹/٤ ☆ التمهيد لابن عبد البر، ۱۲٦/۵

عليه وسلم استعمل رجلا على خيبر فجاءه بتمر جنيب فقال له رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: اكل تمر خيبر هكذا ؟ قال: لا، والله! يارسول الله انا لناخذ الصاع من هذا بالصاعين والصاعين بالثلث ، فقال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: فَلَا تَفعَلْ! بِعِ الْجَمْعَ بِالدَّرَاهِمِ ثُمَّ ابْتَعْ بِالدَّرَاهِمِ جَنِيْبًا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک صاحب کو خیبر پر صوبہ دار بنا کر بھیجا۔ وہ خدمت اقدس میں خرمائے جنیب لیکر حاضر ہوئے۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: خیبر کے سب چھوارے ایسے ہی ہیں؟ عرض کی: نہیں، خدا کی قسم یارسول اللہ! ہم اس میں کا ایک صاع دو صاع کو اور دو صاع تین صاع کو لیتے ہیں۔ فرمایا: ایسا نہ کرو۔ اپنے چھوارے روپیوں سے بیچ کر ان روپیوں سے یہ چھوارے خرید لو۔ فتاوی رضویہ ۷/۱۹۵

(۶) قرض ادا کی نیت سے لو تا کہ اللہ کی مدد شامل حال رہے

۱۷۰۶۔ **عن** أبی هريرة رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: مَنْ أَخَذَ أَمْوَالَ النَّاسِ يُرِيْدُ أَدَاءَ هَا أَدَّى اللّٰهُ عَنْهُ، وَمَنْ أَخَذَ يُرِيْدُ اِتْلَافَهَا أَتْلَفَهُ اللّٰهُ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو لوگوں کے مال بہ نیت ادا لے اللہ تعالیٰ اسکی طرف سے ادا فرما دیتا ہے۔ اور جو تلف کر دینے کے ارادے سے لے اللہ تعالیٰ اسے ہلاک کر دیتا ہے۔

۱۷۰۶۔ الجامع الصحيح للبخاری، باب من اخذ اموال الناس ، ۳۲۱/۱
السنن لابن ماجه ، باب من ادان دينا الخ، ۱۷۵/۲
المسند لاحمد بن حنبل، ۳۶۱/۲ ☆ السنن الكبرى للبيهقى، ۳۵۴/۵
كنز العمال للمتقى، ۱۵۴۲۹، ۲۲۱/۶ ☆ فتح البارى للعسقلانى، ۵۴/۵
اتحاف السادة للزبيدى، ۵۰۲/۵ ☆ شرح السنة للبغوى، ۲۹۲/۸
الترغيب و الترهيب للمنذرى، ۵۹۷/۱ ☆ مشكوة المصابيح للتبريزى، ۲۹۱۰
التفسير للقرطبى، ۴۱۶/۳ ☆ التاريخ الكبير للبخارى، ۳۸۳/۱
الجامع الصغير للسيوطى، ۵۰۹/۲ ☆

١٧٠٧۔ **عن** ميمون الكروى رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: مَنْ أَدَانَ دَيْنًا يَنْوِىْ قَضَآءَهٗ أَدَّاهُ اللّٰهُ عَنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

حضرت میمون کروی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جوکوئی دین لیکر ادا کی نیت رکھتا ہو اللہ تعالیٰ روز قیامت اسکی طرف سے ادا فرمادیگا۔

١٧٠٨۔ **عن** أم المؤمنين عائشة الصديقة رضى الله تعالىٰ عنها قالت: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: مَنْ حَمَلَ مِنْ أُمَّتِى دَيْنًا ثُمَّ جَهَدَ فِى قَضَآءِهٖ ثُمَّ مَاتَ قَبْلَ أَنْ يَّقْضِيَهٗ فَأَنَا وَلِيُّهٗ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو میرا امتی دین کا بار اٹھائے پھر اسکے ادا میں کوشش کرے پھر بے ادا کئے مرجائے تو میں اسکا ولی وکفیل ہوں۔

١٧٠٩۔ **عن** أبى أمامة الباهلى رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: مَنْ تَدَايَنَ بِدَيْنٍ وَفِى نَفْسِهٖ وَفَآءَهٗ ثُمَّ مَاتَ تَجَاوَزَ اللّٰهُ عَنْهُ وَأَرْضَى غَرِيمَهٗ بِمَاشَآءَ۔

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جوکسی دین کا معاملہ کرے اور دل میں اسکے ادا کا ارادہ رکھے پھر مرجائے تو اللہ تعالیٰ اس سے درگزر فرمائیگا اور اسکے قرض خواہ کو جیسے چاہے گا راضی کردیگا۔

فتاوی رضویہ ۷/۸۴

١٧٠٧۔ السنن الكبرى للبيهقى، ٣٥٤/٥ ☆ اتحاف السادة للزبيدى، ٥٠٢/٥
كنز العمال للمتقى، ١٥٤٢٧، ٢٢١/٦ ☆ المغنى للعراقى، ٨٣/٢
الجامع الصغير للسيوطى، ٥١٠/٢ ☆

١٧٠٨۔ المسند لاحمد بن حنبل، ٧٤/٦ ☆ السنن الكبرى للبيهقى، ٢٢/٧
الترغيب و الترهيب للمنذرى، ٥٩٨/٢ ☆ مجمع الزوائد للهيثمى، ١٣٢/٤

١٧٠٩۔ المستدرك للحاكم ٢٣/٢ ☆ الترغيب و الترهيب للمنذرى، ٥٩٧/٢
كنز العمال للمتقى، ١٥٤٤٥، ٢٢٥/٦ ☆

(۷) قرض ادا کرتے وقت زیادہ دینا جائز ہے

۱۷۱۰۔ **عن** جابربن عبدالله رضی الله تعالیٰ عنهما قال: اتیت النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم وهو فی المسجد ، قال مسعر اراه قال: ضحی ، فقال: صل رکعتین، وکان لی علیه دین فقضانی وزادنی۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا جبکہ آپ مسجد نبوی شریف میں تشریف فرما تھے۔ حضرت مسعر بن کدام رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے یاد پڑتا ہے کہ حضرت جابر نے یہ بھی کہا کہ چاشت کا وقت تھا سرکار نے فرمایا: دو رکعت نماز پڑھو۔ حضرت جابر کہتے ہیں کہ میرا سرکار کی طرف کچھ قرض تھا تو آپ نے ادا فرمایا اور کچھ زیادہ بھی عطا فرمایا۔۱۲م

۱۷۱۱۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: کان لرجل علی النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم سن من الابل فجاء ه یتقاضاه فقال: اعطوه فطلبوا سنه فلم یجدوا له الاسنا فوقها فقال: اعطواه فقال: او فیتنی اوفی الله لك ، قال النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: اِنَّ خِیَارَکُمْ اَحْسَنُکُمْ قَضَآءً۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جانب ایک شخص کا اونٹ قرض میں آرہا تھا۔ تو وہ تقاضا کرنے آگیا۔ سرکار نے فرمایا: ادا کردو۔ صحابہ کرام نے تلاش کیا لیکن اس عمر کا اونٹ نہیں ملا بلکہ اس سے زیادہ عمر والا ملا۔ سرکار نے فرمایا: وہی دیدو۔ وہ قرض خواہ کہنے لگا۔ آپ اگر مجھے پورا عطا فرمائیں گے تو اللہ تعالیٰ آپکو بھی ایسا ہی کامل عطا فرمائیگا۔ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک تم میں بہتر وہ ہے جو قرض کی ادائیگی اچھے طور پر کرتا ہے۔

۱۷۱۰۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب حسن القضاء، ۳۲۲/۱
الصحیح لمسلم ، باب جواز افتراض الحیوان ، ۳۰/۲
۱۷۱۱۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب حسن القضاء ۳۲۲/۱
الصحیخ لمسلم ، باب جواز اقتاض الحیوان ، ۳۰/۲
السنن للنسائی، الترغیب فی حسن القضاء، ۲۰۳/۲
التفسیر للبغوی، ۳۰۳/۱ ☆ المسند لاحمد بن حنبل ، ۳۹۳/۲
فتح الباری للعسقلانی، ٤۸۲/٤ ☆ تاریخ اصفهان لابی نعیم ، ۱۸۸/۱

۱۷۱۲۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: ان رجلا تقاضا رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فأغلظ له فهم به أصحابه فقال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: دَعُوْهُ فَاِنَّ لِصَاحِبِ الْحَقِّ مَقَالًا، وقال: اِشْتَرُوْا لَهٗ بَعِيْرًا فَاَعْطُوْهُ اِيَّاهُ، فطلبوه فلم یجدوا الا سنا أفضل من سنه فقال: اِشْتَرُوْهُ فَاَعْطُوْهُ اِيَّاهُ، فَاِنَّ خَيْرَكُمْ اَحْسَنُكُمْ قَضَاءً۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ایک شخص نے اپنے قرض کا تقاضا کیا جس میں وہ سختی سے پیش آیا۔ تو صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے اسکی اس سخت گفتگو کا جواب دینا چاہا جس سے سرکار نے روک دیا اور فرمایا: حقدار کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ کچھ کہے۔ پھر سرکار نے ارشاد فرمایا: اسکے لئے اونٹ خریدو اور اس کو دیدو۔ صحابہ کرام نے تلاش کیا لیکن اس عمر کا نہ ملا بلکہ اس سے عمر وقیمت میں زیادہ مل رہا تھا۔ فرمایا: اسی کو خرید کر اسے دیدو۔ پھر فرمایا: تم میں سب سے بہتر وہ ہے جو قرض کی ادائگی بہتر طریقے پر کرے۔

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

جبکہ قرض پر زیادہ دینا لفظا موعود، نہ عادۃ معہود، تو معنی ربا یقیناً مفقود خصوصاً جبکہ خود لفظوں میں نفی ربا کا ذکر موجود، بلکہ یہ صرف ایک نوع احسان وکرم ومروت ہے۔ اور بیشک مستحب وثابت بہ سنت، کما فی الاحادیث المذکورۃ۔

مگر محل اسکا وہاں ہے کہ یا تو وہ زیادت قابل تقسیم نہ ہو۔ مثلا ساڑھے نو روپے آتے تھے دس پورے دئے کہ اب بقدر نصف روپے کی زیادتی ہے اور ایک روپیہ دو پارہ کرنے کے

۱۷۱۲۔ الجامع للترمذی ، باب ما جاء فی استقراض البعیر ، ۱۵۸/۱
السنن لابن ماجه ، باب حسن القضاء، ۱۷۶/۲
المسند لاحمد بن حنبل، ۴۱۶/۲ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۳۵۱/۵
مجمع الزوائد للهیثمی، ۱۳۹/۴ ☆ التمهید لابن عبد البر، ۶۸/۴
مشکوة المصابیح للتبریزی، ۲۹۰۶ ☆ تلخیص الحبیر لابن حجر ، ۳۴/۲
اتحاف السادة المزبیدی، ۵۰۳/۵ ☆ شرح السنة للبغوی، ۱۹۴/۸
المغنی للعراقی، ۸۳/۲ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۵۰۴۷، ۱۰۵/۰
فتح الباری لعسقلانی، ۴۸۳/۴ ☆ المطالب العالیة لابن حجر ، ۱۳۸۹

لائق نہیں۔ یا قابل تقسیم ہو تو جدا کر کے دے۔ مثلاً دس آتے تھے وہ دیکر ایک روپیہ احساناً الگ دیا۔ تو ان صورتوں میں یہ زیادتی حلال ہو جائیگی۔ اور اگر قابل تقسیم تھی اور یونہی مخلوط و مشاع دی۔ مثلاً دس آتے تھے گیارہ یکمشت دئے۔ دس آتے ہیں اور ایک احساناً۔ تو نہ ہبہ صحیح ہوگا اور نہ لینے والا اس زیادت کا مالک۔ فتاوی رضویہ ۷/۹۰

(۸) قرضدار کو مہلت دینے پر اجر

۱۷۱۳۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم :مَنْ نَفَّسَ عَنْ غَرِيمِهٖ أَوْ مَحٰی عَنْهُ كَانَ فِی ظِلَلِ الْعَرْشِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو اپنے قرض دار کو مہلت دے یا قرض معاف کردے وہ قیامت کے دن عرش کے سایہ کے نیچے ہوگا۔

(۹) قرض معاف کرنے والا اجر عظیم کا مستحق

۱۷۱۴۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم: كَانَ فِی الْاُمَمِ السَّابِقَةِ رَجُلٌ عَاصٍ يَمْحُو عَنِ الْمُسْتَقْرِضِيْنَ ، اِذَا مَاتَ عَفَا اللّٰهُ عَنْهُ وَقَالَ تَبَارَكَ وَتَعَالیٰ : اِذَا كَانَ يَعْفُوْ فَاَنَا اَحَقُّ بِذٰلِكَ مِنْهُ۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگلی امتوں میں ایک گنہگار شخص تھا جو لوگوں کے قرض معاف کر دیا کرتا تھا۔ جب اسکا انتقال ہوا تو اللہ تعالیٰ نے اسکو بخش دیا۔ اور پروردگار عالم نے فرمایا: جب وہ معاف کر دیا کرتا تھا تو میں اس سے زیادہ حقدار ہوں۔

۱۷۱۳۔ الصحيح لمسلم ، باب انظار المعسر و التجاوز الخ، ۱۸/۲

المسند لاحمدبن حنبل ، ۳۰۰/۵ ☆ السنن للدارمی، ۲۶۲/۲

الدر المنثور للسيوطی، ۳۶۹/۱ ☆ كنز العمال للمتقی، ۱۵۳۷۹، ۲۱۱/۶

شرح السنة للبغوی، ۱۹۹/۸ ☆ التفسير لابن كثير ، ۴۹۱/۱

۱۷۱۴۔ الصحيح لمسلم ، باب فضل انظار المعسر و التجاوز ،الخ، ۱۸/۲

الجامع الصحيح للبخاری، باب حسن التقاضی، ۳۲۲/۱

﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

عورت اپنا مہر معاف کردے تو بیشک یہ نیک کام ہے اور اس پر بڑے ثواب کی امید ہے۔
فتاوی رضویہ ۵/ ۴۸۸

۱۲

کتاب الأیمان والنذور

ابواب

قسم وکفارہ ۴۱۷

۱۔ قسم وکفارہ

(۱) اچھی چیز کی قسم کھالے تو اسکو توڑنا ضروری ہے

۱۷۱۵۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : مَنْ حَلَفَ عَلیٰ يَمِيْنٍ فَرَاٰی غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا فَلْيَاْتِ الَّذِیْ هُوَ خَيْرٌ وَ لْيُكَفِّرْ عَنْ يَمِيْنِهٖ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کسی شخص نے قسم کھائی پھر خیال آیا کہ اسکا خلاف بہتر ہے تو اس بہتر پر ہی عمل کرے اور قسم کا کفارہ ادا کردے۔

۱۷۱۶۔ **عن** أبی موسی الأشعری رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم اِنِّی وَاللّٰهُ ! اِنْ شَآءَ اللّٰهُ لَا أَحْلَفُ عَلیٰ يَمِيْنٍ فَأرٰی غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا اِلَّا كَفَّرْتُ عَنْ يَمِيْنِیْ وَأتَيْتُ الَّذِیْ هُوَ خَيْرٌ۔

حضرت ابوموسی اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: خدا کی قسم! ان شاء اللہ میں کسی چیز پر قسم نہیں کھاؤں گا کہ اسکے غیر میں بھلائی نظر آئی تو قسم کا کفارہ دیکر اس اچھے کام پر عمل کرونگا۔

فتاوی رضویہ ۹۵۰/۵

۱۷۱۵۔ الصحیح لمسلم ، كتاب الايمان و النذور ، ۴۸/۲
المعجم الكبير للطبرانی ۹۷/۱۷ ☆ المسند لابی داؤدالطيالسی، ۱۳۸/۴
تلخيص الحبير لابن حجر ، ۱۷۰/۴ ☆ الجامع الصغير للسيوطی، ۵۲۴/۲
۱۷۱۶۔ الجامع الصحيح للبخاری ، كتاب الايمان و النذور ، ۹۸۰/۲
السنن لابن ماجه ، باب من حلف علی يمين ، ۱۵۳/۱
السنن الكبری للبيهقی، ۱۰ / ۲۲ ☆ التفسير لابن كثير، ۵۱۷/۴
فتح الباری للعسقلانی ، ، ۶۴۵/۹ ☆ الدر المنثور للسيوطی ۔ ۲۶۸/۱
مشكوة المصابيح للتبريزی، ۳۴۱۱ ☆ كنز العمال للمتقی، ۴۶۴۰۱، ۶۹۹/۱۶
البداية و النهاية لابن كثير ، ۶/۵ ☆

(۲) قسم صرف خدا کے نام کی کھاؤ

۱۷۱۷۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: مَنْ کَانَ حَالِفًا فَلَا یَحْلِفْ اِلَّا بِاللّٰہِ، کَانَتْ قُرَیْشٌ تَحْلِفُ بِآبَائِہَا فقال: لَا تَحْلِفُوْا بِآبَائِکُمْ۔　حاشیۂ ہدایہ ۱۲۲

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو قسم کھانا چاہے وہ اللہ عزوجل کے نام کی ہی قسم کھائے۔ قریش کا طریقہ تھا کہ وہ اپنے آباء واجداد کی قسمیں کھاتے۔ لہذا فرمایا: تم اپنے آباء کی قسمیں نہ کھاؤ۔ ۱۲م

(۳) ماں باپ کی قسم نہ کھاؤ

۱۷۱۸۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: اِنَّ اللّٰہَ یَنْہَاکُمْ اَنْ تَحْلِفُوْا بِآبَائِکُمْ۔　حاشیۂ ہدایہ ۱۲۲

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ تمکو آباء واجداد کی قسمیں کھانے سے منع فرماتا ہے۔ ۱۲م

۱۷۱۷۔	الجامع الصحیح للبخاری،	باب لا تحلفو بآبائکم			۹۸۳/۲
	الصحیح لمسلم،	کتاب الایمان،			۴۶/۲
	المسند لاحمد بن حنبل،	التشیدی فی الحلف بغیر اللہ تعالیٰ،			۱۲۳/۲
	المسند لاحمد بن حنبل،	۹۸/۲	☆	السنن الکبریٰ للبیہقی،	۳۰/۱۰
	مجمع الزوائد للہیثمی،	۱۷۷/۴	☆	نصب الرایۃ للزیلعی،	۳۵۹/۳
	تلخیص الحبیر لابن حجر،	۱۶۸/۴	☆	کنز العمال للمتقی،	۴۶۳۳۱
۱۷۱۸۔	الجامع الصحیح للبخاری،	باب لا تحلفوا بآبائکم،			۹۸۳/۲
	الصحیح لمسلم،	کتاب الایمان،			۴۶/۲
	الجامع للترمذی،	باب فی کراھیۃ الحلف بغیر اللہ،			۱۸۵/۱
	السنن للنسائی،	التشدید فی الحلف بغیر اللہ،			۱۲۴/۲
	السنن لابی داؤد،	الایمان والنذور، باب کراھیۃ الحلف بالآباء،			۴۶۳/۲
	السنن لابن ماجہ،	باب النہی ان یحلف بغیر اللہ،			۱۵۲/۱
	المسند لاحمد بن حنبل،	۱۸/۱	☆	السنن الکبریٰ، للبیہقی،	۲۸/۱۰
	المستدرک للحاکم،	۵۲/۱	☆	السنن للدارمی،	۱۸۵/۲
	فتح الباری، للعسقلانی،	۵۳۰/۱۱	☆	منحۃ المعبود للساعاتی،	۱۲۱۰
	مناقب الشافعی، للبیہقی،	۴۰۳/۱	☆	جمع الجوامع للسیوطی،	۵۳۵۰

(۴) نذر طاعت، صحیح اور نذر معصیت، گناہ

١٧١٩۔ **عن** أم المؤمنين عائشة الصديقة رضى الله تعالىٰ عنها قالت: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: مَنْ نَذَرَ أَنْ يُّطِيْعَ اللّٰهَ فَلْيُطِعْهُ ، وَمَنْ نَذَرَأَنْ يَّعْصِيَهٗ فَلَا يَعْصِيْهِ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کسی طاعت الٰہی (مثلا نماز و روزہ وغیرہما) کی منت مانے وہ بجالائے۔ اور جو کسی گناہ کی منت مانے وہ باز رہے۔

فتاوی رضویہ ۵/ ۹۶۶

١٧٢٠۔ **عن** أم المؤمنين عائشة الصديقة رضى الله تعالىٰ عنها قالت: قال

١٧١٨۔ مشکوۃ المصابیح للتبریزی، ٣٤٠٧ ☆ کنز العمال ، ٤٦٣٣٣، ٦٧٨/١٦
تاریخ دمشق لابن عساکر، ٣٧١/٧ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی ، ٢٦/١
اتحاف السادۃ للزبیدی ، ٥٧٥/٧ ☆ شرح السنۃ للبغوی ، ٣/١٠
المغنی للعراقی ، ١٥٨/٣ ☆ حلیۃ الاولیاء لابی نعیم ، ١٦٠/٩
البدایۃ والنہایۃ لابن کثیر ، ١٣٩/٦ ☆ مشکل الآثار للطحاوی ، ٣٥٤/١
نصب الرایۃ للزیلعی ، ٢٩٥/٣ ☆ المؤطا لمالک ، ٤٨٠

١٧١٩۔ الجامع الصحیح للبخاری ، باب النذور فی الطاعۃ ، ٩٩١/٢
السنن للنسائی ، النذر فی المعصیۃ ، ١٢٧/٢
المؤطا لمالک ، ٧٤٦ ☆ کنز العمال للمتقی، ٤٦٤٦٢، ٧١٠/١٦
التفسیر لابن کثیر ، ٣١٣/٨ ☆ المسند للعقیلی ، ١٤٠/٤
حلیۃ الاولیاء لابی نعیم ، ٣٤٦/٦ ☆ تلخیص الحبیر لابن حجر ، ١٧٥/٤
مشکل الآثار للطحاوی ، ٤٧٠/١ ☆ شرح معانی الآثار للطحاوی ، ١٣٣/٣
فتح الباری للعسقلانی ، ٥٧٩/١١ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی ، ٥٤٤/٢

١٧٢٠۔ الصحیح لمسلم ، کتاب النذر ٤٥/٢
الجامع للترمذی ، باب ما جاء ان لا نذر فی معصیۃ ، ١٨٤/١
السنن لابی داؤد ، ایمان باب من رای علیہ کفارہ اذا کان فی لعقیہ ، ٤٦٧/٢
السنن لابن ماجہ ، باب النذر المعصیۃ ، ١٥٥/١
مشکوۃ المصابیح للتبریزی ، ٣٤٣٥ ☆ تنخیص الحبیر لابن حجر ، ١٧٥/٤
المسند لاحمد بن حنبل ، ١٢٩/١ ☆ مجمع الزوائد للہیثمی ، ١٨٧/٤
المطالب العالیۃ لابن حجر، ٧٤٥ ☆ التمہید لابن عبد البر، ٢٦٧/١٠
الدر المنثور للسیوطی، ٢٨٨/١ ☆ کنز العمال للمتقی، ٤٦٧٩، ٧١٣/١٦

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: لَانَذْرَ فِی مَعْصِیَۃٍ، وَكَفَّارَتُہٗ كَفَّارَۃُ یَمِیْنٍ ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: معصیت کی نذر جائز نہیں ۔ اور اسکا کفارہ قسم کا کفارہ ہے ۔

فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/۳۶

(۵) نذر سے تقدیر کا لکھا نہیں ٹلتا

۱۷۲۱۔ **عن** أبی هریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: لَا تَنْذِرُوْا ، فَاِنَّ النَّذْرَ لَایُغْنِی مِنَ الْقَدَرِ شَیْأً، وَاِنَّمَا یُسْتَخْرَجُ بِہٖ مِنَ الْبَخِیْلِ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نذر مت مانو کہ نذر تقدیر الٰہی کو نہیں ٹالتی ۔ ہاں البتہ اسکے ذریعہ فقط اتنا ہوتا ہے کہ بخیل سے مال نکال لیا جاتا ہے

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

مسلمانوں پر لازم کہ اپنی نذریں پوری کریں ۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نذر ماننے سے منع نہیں فرمایا بلکہ اسکی وفا کا حکم دیا ۔ ہاں یہ سمجھنا کہ نذر ماننے سے تقدیر الٰہی بدل جائیگی ۔ جو نعمت نصیب میں نہیں مل جائیگی ۔ جو بلا مقدر میں ہے وہ ٹل جائیگی ۔ یہ اعتقاد فاسد ہے ۔ ایسی ہی نذر سے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے ۔

فتاوی رضویہ ۵/۹۶۶ ☆ جد الممتار ۲/۲۱۵

(۶) احباب کو ایذاء دینے کی قسم نہ کھاؤ

۱۷۲۲۔ **عن** أبی هریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

۱۷۲۱۔ الصحیح لمسلم ، کتاب النذر والایمان ، ۲/ ٤٤

الدر المنثور ، للسیوطی ، ۱/ ۳۵۱ ☆ حلیۃ الاولیاء لابی نعیم ، ۹/ ۳٤

شرح السنۃ للبغوی ، ۱۰/ ۲۲ ☆ مشکوۃ المصابیح للتبریزی ، ۳٤۲٦

۱۷۲۲۔ الجامع الصحیح للبخاری ، کتاب الایمان النذر ، ۲/ ۹۸۰

الصحیح لمسلم ، باب النہی عن الاصرار علی الیمین ، ۲/ ۵۰

المسند لاحمد بن حنبل ، ۲/ ۳۱۷ ☆ شرح السنۃ ، للبغوی ، ۱۰/ ۱٦

فتح الباری ، للعسقلانی ، ۱۱/ ۵۱۷ ☆ کنز العمال للمتقی ، ٤٦٤۳٦ ، ۱٦/ ۷۰۵

علیہ وسلم: لَاَنْ يَّلِجَّ اَحَدُكُمْ بِيَمِيْنِهٖ فِيْ اَهْلِهٖ اٰثَمُ لَهٗ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ اَنْ يُّعْطِيَ كَفَّارَتَهٗ الَّتِيْ افْتَرَضَ اللّٰهُ عَلَيْهِ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قسم خدا کی! اگر کوئی شخص اپنے اھل کو ایذاء اور نقصان پہونچانے کیلئے قسم کھائیگا تو اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس قسم پر اصرار کفارہ کے مقابلہ میں جو اللہ تعالیٰ نے فرض فرمایا ہے زیادہ گناہ کا باعث ہوگا۔

فتاوی رضویہ ۵/۹۵۰

۱۳

کتاب الحدود والدیات

ابواب

شراب ۴۲۵
نشہ آور اشیاء ۴۳۰
حد شرعی ۴۵۵

۱۔ شراب

(۱) شراب کی حرمت

۱۷۲۳۔ عن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: لَعَنَ اللّٰهُ الْخَمَرَ وَشَارِبَهَا وَسَاقِيَهَا وَبائِعَهَا وَمُبْتَاعَهَا وَعَاصِرَهَا وَمُعْتَصِرَهَا وَحَامِلَهَا وَالْمَحْمُوْلَةَ اِلَيْهِ وَآكِلَ ثَمَنِهَا۔

فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/ ۱۲۸

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے شراب پر، پینے والے اور پلانے والے پر، بیچنے والے اور خریدنے والے پر، نچوڑنے والے پر، اور بنوانے والے پر، اور اسکو لیجانے والے اور جسکے لئے لیجائی جائے اس پر، اور اسکی قیمت استعمال کرنے والے پر۔ ۱۲م

(۲) شراب اور شرابی کی مذمت

۱۷۲۴۔ عن أبی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: لَايَشْرَبُ الْخَمَرَ حِيْنَ يَشْرَبُهَا وَهُوَ مُؤمِنٌ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: شراب پیتے وقت شرابی کا ایمان ٹھیک نہیں رہتا۔

۱۷۲۳۔ السنن لابی داؤد باب العصیر للخمر، ۲/ ۵۱۷
المستدرک للحاکم، ۴/ ۱۵۴ ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ۱/ ۳۱۶
السنن الکبری، للبیہقی، ۵/ ۳۲۷ ☆ مجمع الزوائد، للہیثمی، ۴/ ۸۹
اتحاف السادۃ للزبیدی، ۶/ ۱۵۰ ☆ المعجم الصغیر للطبرانی، ۱/ ۲۶۶
کنز العمال للمتقی، ۱۳۱۷۷، ۵/ ۳۴۸ ☆ تلخیص الحبیر لابن حجر، ۴/ ۷۳
الترغیب والترھیب للمنذری، ۳/ ۲۳۹ ☆ مشکوۃ المصابیح للتبریزی، ۲۷۷۷
الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/ ۴۴۵ ☆

۱۷۲۴۔ الجامع الصحیح للبخاری، کتاب الاشربۃ، ۲/ ۸۳۶
المسند لاحمد بن حنبل، ۲/ ۳۸۶ ☆ السنن الکبری للبیہقی، ۱۰/ ۱۸۶
المصنف لابن ابی شیبۃ، ۵/ ۹۶ ☆ مجمع الزوائد للہیثمی، ۱/ ۱۰۰
المصنف لعبد الرزاق، ۱۳۶۸۲ ☆ التمہید لابن عبد البر، ۴/ ۲۲۱

۱۷۲۵۔ **عن** أنس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال: لعن رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فی الخمر عشرة، عاصرها ومعتصرها وشاربها وحاملها والمحمولة الیه وساقیها وبائعها وآكل ثمنها والمشتری والمشتری له۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی ان دس اشخاص پر، جو شراب کیلئے شیرہ نکالے، اور جو نکلوائے، جو پیئے، اور جو اٹھا کر لائے، جس کے پاس لائی جائے اور جو پلائے، جو بیچے اور جو اسکے دام کھائے، جو خریدے اور جس کیلئے خریدی جائے۔

۱۷۲۶۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: مَنْ زَنٰی أَوْ شَرِبَ الْخَمْرَ نَزَعَ اللّٰهُ مِنْهُ الْإِیْمَانَ کَمَا یَخْلَعُ الْإِنْسَانُ الْقَمِیْصَ مِنْ رَأْسِهٖ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو زنا کرے یا شراب پیے اللہ تعالیٰ اس سے ایمان کھینچ لیتا ہے جیسے آدمی اپنے سر سے کرتا کھینچ لے۔

فتاوی رضویہ ۱۰/ ۴۷

۱۷۲۷۔ **عن** أبی موسی الأشعری رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله

۱۷۲۵۔ الجامع للترمذی۔ باب ما جاء بیع الخمر والنهی عن ذلك، ۱/ ۱۵۵
السنن لابن ماجه، باب لعنة الخمر علی عشرة اوجه، ۲/ ۲۵۰
الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/ ٤٤٥ ☆

۱۷۲۶۔ الترغیب والترهیب للمنذری، ۳/ ۲۵۲ ☆ كنز العمال للمتقی، ۱۲۹۹۳، ۵/ ۳۱٤
فتح الباری، للعسقلانی، ۱۲/ ٦۱ ☆ السلسلة الصحیحة للالبانی، ۵۰۹
الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/ ۵۲۸ ☆

۱۷۲۷۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۱/ ۲۷۲ ☆ السنن للنسائی، ۲/ ۲۸۲
السنن الكبری، للنسائی، ۱۰/ ۲۳٦ ☆ الترغیب والترهیب للمنذری، ۳/ ۱۰٦
كنز العمال للمتقی، ٤۳۸۰٦، ۱٦/ ۳۱ ☆ التفسیر لابن كثیر، ٦/ ۹
التفسیر للقرطبی ۳/ ۳۰۸ ☆ المستدرك للحاكم ۱/ ۷۲
مجمع الزوائد للهیثمی، ٤/ ۳۲۷ ☆ الدر المنثور، للسیوطی، ۱/ ۳۳۹
الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/ ۲۱٤ ☆ المسند لابی یعلی، ٦/ ۳۸۹

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ثَلٰثَةٌ لَایَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ ، مُدْمِنُ الْخَمَرِ ، وَقَاطِعُ الرَّحِمِ، وَمُصَدِّقٌ بِالسِّحْرِ، وَمَنْ مَاتَ مُدْمِنُ الْخَمَرِ سَقَاهُ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا مِنْ نَهْرِ الْغُوْطَةِ ، قیل: وما نهر الغوطة؟ قال: نَهْرٌ يَجْرِیْ مِنْ فُرُوْجِ الْمُوْمِسَاتِ تُوْذِیْ اَهْلَ النَّارِ رِيْحُ فُرُوْجِهِنَّ۔

حضرت ابو موسی اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تین شخص جنت میں نہ جائیں گے، شرابی اور اپنے قریبی رشتہ داروں سے بدسلوکی کرنے والا۔ اور جادو کی تصدیق کرنے والا۔ اور جو شرابی بے توبہ مرجائے اللہ اسے وہ خون اور پیپ پلائیگا جو دوزخ میں فاحشہ عورتوں کی بری جگہ سے اس قدر بہیگا کہ ایک نہر ہو جائیگی۔ دوزخیوں کو انکی فرج کی بدبو عذاب پر عذاب ہوگی۔ وہ سخت بدبو گندی پیپ جو بدکار عورتوں کی فرج سے بہیگی اس شرابی کو پینی پڑیگی۔

(۲) امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

مسلمان ذرا آنکھ بند کر کے غور کرے کہ شراب چھوڑنا قبول ہے یا اس پیپ کے گھونٹ نگلنا۔

فتاوی رضویہ ۱۰/ ۴۷

(۳) شرابی کے سوئے خاتمہ کا اندیشہ ہے

۱۷۲۸۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: مُدْمِنُ الْخَمَرِ اِنْ مَاتَ لَقِیَ اللّٰهَ كَعَابِدِ وَثَنٍ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: شرابی اگر بے توبہ مرے تو اللہ تعالیٰ کے حضور اس طرح حاضر ہوگا جیسے کوئی بت پوجنے والا۔

(۴) شرابی کی نماز چالیس دن تک قبول نہیں

۱۷۲۹۔ **عن** أبی أمامة الباهلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی

۱۷۲۸۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۱/ ۲۷۲ ☆ الترغیب والترهیب للمنذری، ۳/ ۲۵۵
۱۷۲۹۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۲/ ۱۲۷ ☆ الترغیب و الترهیب للمنذری، ۳/ ۲۵۸
المستدرك للحاكم، ۴/ ۱۴۷ ☆ مجمع الزوائد للهيثمی، ۵/ ۶۸

الله تعالیٰ علیه وسلم: مَامِنْ أَحَدٍ يَشْرَبُهَا فَتُقْبَلُ لَهٗ صَلٰوةٌ أَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً، وَلَايَمُوْتُ وَفِي مَثَانَتِهٖ مِنْهُ شَيْءٌ إِلَّا حُرِّمَتْ بِهَا عَلَيْهِ الْجَنَّةُ ، فَإِنْ مَاتَ فِي أَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً مَاتَ مَيْتَةً جَاهِلِيَّةً۔

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص شراب کی ایک بوند پئے چالیس روز تک اسکی نماز قبول نہ ہو۔ اور جو مر جائے اور اسکے پیٹ میں شراب کا ایک ذرہ بھی ہو تو جنت اس پر حرام کردی جائیگی۔ اور جو شراب پینے سے چالیس دن کے اندر مریگا وہ زمانۂ کفر کی موت مریگا۔

(۵) شرابی کو جہنم کا کھولتا پانی ملیگا

١٧٣٠۔ **عن** أبی أُمامة الباهلی رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: أَقْسَمَ رَبِّي بِعِزَّتِهٖ! لَا يَشْرَبُ عَبْدٌ مِنْ عَبِيْدِي جُرْعَةً مِّنَ الْخَمْرِ إِلَّا سَقَيْتُهٗ مَكَانَهَا مِنْ حَمِيْمِ جَهَنَّمَ مُعَذَّبًا أَوْ مَغْفُوْرًا لَهٗ ، وَلَا يَسْقِيْهَا صَبِيًّا صَغِيْرًا إِلَّا سَقَيْتُهٗ مَكَانَهَا مِنْ حَمِيْمِ جَهَنَّمَ مُعَذَّبًا أَوْ مَغْفُوْرًا لَهٗ، وَلَا يَدَعُهَا عَبْدٌ مِّنْ عَبِيْدِي مِنْ مَخَافَتِي إِلَّا سَقَيْتُهٗ إِيَّاهُ مِنْ حَظِيْرَةِ الْقُدُسِ۔

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرے رب نے اپنی عزت کی قسم یاد فرمائی ہے! کہ میرا جو بندہ شراب کا ایک گھونٹ پیئے گا میں اسے اسکے عوض جہنم کا کھولتا ہوا پانی پلاؤنگا اگرچہ وہ بخشا ہی گیا ہو۔ اور جو کسی چھوٹے کو پلائے گا جب بھی اسکی سزا میں وہ پانی پلاؤنگا اگرچہ وہ بخشا ہی گیا ہو۔ اور میرا جو بندہ میرے خوف سے شراب چھوڑیگا اسے میں اپنے پاک دربار میں پلاؤنگا۔

(۶) شرابی دخول جنت سے محروم رہیگا

١٧٣١۔ **عن** عمار بن یاسر رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: ثَلٰثَةٌ لَا يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ أَبَدًا، اَلدَّيُّوْثُ وَالرَّجُلَةُ مِنَ النِّسَآءِ وَمُدْمِنُ الْخَمْرِ۔

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ

١٧٣٠۔ المسند لاحمد بن حنبل، ٢٥٧/٥ ☆ الترغيب والترهيب للمنذرى، ٣/ ٢٦٢
١٧٣١۔ مجمع الزوائد للهيثمى، ٣٣٧/٤ ☆ الجامع الصغير للسيوطى، ١/ ٢١٤

وسلم نے ارشاد فرمایا: تین شخص کبھی جنت میں نہیں جائیں گے دیوث، مردانی وضع بنانے والی عورت، اور شرابی۔ فتاوی رضویہ ۵/ ۸۱۱

(۷) شراب وجوا حرام ہے

۱۷۳۲۔ **عن** عبد الله بن عمر وبن العاص رضی الله تعالیٰ عنهما قال: ان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم نهی عن الخمر والمیسر والکوبة والغبیراء وقال: کل مسکر حرام۔

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے شراب، جوا، شطرنج اور چینا کی شراب سے منع فرمایا۔ نیز فرمایا: ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔ حاشیہ ہدایہ، ۱۲۷

۱۷۳۲۔ السنن لابی داؤد ، کتاب الاشربة ، ۲/ ۵۱۹
المسند لاحمد بن حنبل ، ۲/ ۱۵۸ ☆

۲۰۔ نشہ آور اشیاء

(۱) ہر نشہ والی رقیق چیز حرام

۱۷۳۳۔ عن جابر بن عبد الله رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: مَا أَسْكَرَ كَثِيرُهُ فَقَلِيلُهُ حَرَامٌ۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر وہ چیز جسکی کثرت نشہ لائے اسکی قلیل بھی حرام ہے۔ ۱۲م

۱۷۳۴۔ عن أم المؤمنین أم سلمةرضی الله تعالیٰ عنها قالت: نهی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم عن کل مسکر و مفتر۔

ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی

۱۷۳۳۔ السنن لابی داؤد، کتاب الاشربة، ۲/ ۵۱۸
الجامع للترمذی، باب ماجاء اسکر کثیرة فضیلة حرام، ۲/ ۹
السنن للنسائی، تحریم کل شرب اسکر کثیرة، ۲/ ۲۷۷
السنن لابن ماجه، باب ما اسکر کثیرة فقلیلة حرام، ۱/ ۲۴۲
المسند لاحمد بن حنبل، ۲/ ۹۲ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۸/ ۲۹۶
المستدرك للحاکم ۳/ ۴۱۳ ☆ المعجم الکبیر، للطبرانی، ۴/ ۲۴۴
مجمع الزوائد للهیثمی، ۵/ ۵۷ ☆ نصب الرایة، للزیلعی، ۴/ ۳۰۱
اتحاف السادة للزبیدی، ۶/ ۱۶ ☆ شرح السنة للبغوی، ۱۱/ ۳۵۱
کنز العمال للمتقی، ۱۳۱۵۴، ۵/ ۳۴۴ ☆ التمهید لابن عبد البر، ۱/ ۲۵۲
فتح الباری للعسقلانی، ۱۰/ ۴۳ ☆ شرح معانی الآثار، ۴/ ۲۱۷
ارواء الغلیل للالبانی، ۸/ ۴۲ ☆ مشکوة المصابیح للتبریزی، ۳۶۴۵
تاریخ بغداد للخطیب، ۹/ ۹۴ ☆ تاریخ جرجان للهیثمی، ۳۲۷
المجروحین لابن حبان، ۱/ ۳۵۸ ☆ المسند للعقیلی، ۲/ ۲۳۳
میزان الاعتدال للذهبی، ۲۶۳۹ ☆ لسان المیزان لابن حجر، ۲/ ۱۹۷
الاشربه لابن حمد بن حنبل، ۶/ ۱۸ ☆ الکامل لابن عدی، ۱/ ۳۹۷
تذکرة الموضوعات لابن قیسرانی، ☆ ۶۷۷

۱۷۳۴۔ السنن لابی داؤد، الاشربة باب ماجاء فی السکر، ۲/ ۵۱۹
المسند لاحمد بن حنبل، ۴/ ۲۷۳ ☆ المصنف لابن ابی شیبة، ۵/ ۶۶
السنن الکبری للبیهقی، ۸/ ۲۹۶ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/ ۵۶۵

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہر نشلی چیز اور حواس میں خلل پیدا کرنے والی چیز سے منع فرمایا۔

فتاوی رضویہ ۴/۶۵۱

(۲) طلا، تاڑی سیندھی اور نبیذ کے احکام

۱۷۳۵۔ **عن** محمود بن لبید الأنصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: ان عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالی عنہ حین قدم الشام شکی الیہ اھل الشام وباء الارض او ثقلھا وقالوا: لا یصلح لنا الا ھذا الشراب، قال: اشربوا العسل! قالوا: لا یصلحنا العسل، قال لہ رجل من أھل الأرض: ھل لک ان اجعل لک من ھذا الشراب شیأ لا یسکر، قال: نعم، فطبخوہ حتی ذھبت ثلثا ہ وبقی ثلثہ، فاتو ا بہ الی عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فأدخل اصبعہ فیہ ثم رفع یدہ تبعہ یتمطط فقال: ھذا الطلاء مثل طلاء الإبل فامرھم ان یشر بوہ، فقال عبادۃ بن الصامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ: احللتھا واللہ! قال: کلا واللہ! ما حللتھا، اللھم إنی لا أُحل لھم شیأ حرمتہ علیھم، ولا أُحرم علیھم شیأ حللتہ لھم، قال محمد: وبھذا نا خذ لا باس بشرب الطلاء، الذی قد ذھب ثلثا ہ وبقی ثلثہ وھو لا یسکر، فاما کل معتق لیسکر فلا خیر فیہ۔

فتاوی رضویہ ۱۰/ ۵۷

حضرت محمود بن لبید انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین سیدنا حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب ملک شام تشریف لائے تو شام کے باشندوں نے وہاں کی وباؤں اور ناموافق آب وہوا کی شکایت کی اور کہا: اس شراب سے ہی ہماری اصلاح ہوسکتی ہے۔ فرمایا: شہد پیا کرو! بولے شہد ہمیں موافق نہیں آتا۔ پھر ایک صاحب ملک شام کے باشندہ ہی بولے: کیا میں تمہارے لئے ایسی شراب نہ بنادوں جو نشہ نہ لائے۔ بولے: ہاں، تو انہوں نے خوب پکایا یہاں تک کہ دو تہائی ختم ہوگیا اور اک تہائی باقی رہا۔ پھر سیدنا حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں لیکر حاضر ہوئے۔ آپ نے اس میں انگلی ڈال کر نکالی تو اس میں چپک محسوس کی۔ فرمایا: یہ تو ایسی لیسدار چیز ہے جو اونٹوں کے لیپ کی جاتی ہے۔ پھر حکم دیا کہ پیو! حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ بولے: قسم بخدا! آپ نے اسکو حلال کردیا۔ فرمایا: ہرگز نہیں خدا کی قسم، میں نے حلال نہیں کیا، اے اللہ! میں کسی ایسی چیز کو

۱۷۳۵۔ المؤطا لامام محمد　کتاب الاشربہ،　۳۵۸

حلال نہیں کر رہا ہوں جسکو تو نے حرام کیا۔ اور نہ میں کسی ایسی چیز کو حرام کر رہا ہوں جسکو تو نے حلال کیا۔ امام محمد علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: اس حدیث کے مطابق ہمارا فتوی ہے کہ انگور کا وہ رس پینا جائز ہے جسکو پکا کر دو تہائی ختم کر دیا گیا ہو اور ایک تہائی باقی ہو اور وہ نشہ پیدا نہ کرتا ہو۔ اور رکھا ہوا شیرۂ انگور جس سے نشہ ہو اس میں بھلائی نہیں۔

۱۷۳۶۔ **عن** زید بن علی بن الحسین رضی اللہ تعالیٰ عنہم انہ شرب ہو وأصحابہ نبیذا شدیدا فی ولیمۃ، فقیل لہ: یاابن رسول اللہ! حدثنابحدیث سمعتہ من آبائك عن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی النبیذ فقال: حدثنی أبی عن جدی علی بن أبی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہم عن البنی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انہ قال: ینزل امتی علی منازل بنی إسرائیل حذو القذۃ بالقذۃ والنعل بالنعل ، ان اللہ تعالیٰ ابتلی بنی اسرائیل بنہر طالوت وأُحل لہم منہ الغرفۃوحرم منہ الری، وان اللہ ابتلاکم بہذہ النبیذ واحل منہ الری و حرم منہ السکر۔ فتاوی رضویہ ۱۰/۵۵

حضرت زید بن علی امام زین العابدین بن الحسین امام عالی مقام بن امیر المومنین علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے اور انکے ساتھیوں نے ایک ولیمہ میں تیز وشدید نبیذ استعمال فرمایا۔ ان سے عرض کیا گیا: اے ابن رسول ! اپنے آباء کرام کی سند سے کوئی حدیث رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نبیذ کے سلسلہ میں بیان فرمائیں۔ فرمایا: مجھ سے میرے والد گرامی حضرت امام زین العابدین نے اور انہوں نے اپنے جد مکرم حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت کی کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری امت بالکل بنی اسرائیل کے طریقے پر گامزن ہوگی جیسے تنکا تنکے کے مشابہ ہوتا ہے اور جوتا جوتے کی ہم شکل۔ بیشک اللہ تعالیٰ نے بنو اسرائیل کو نہر طالوت سے آزاد فرمایا تھا تو انکے لئے ایک چلو حلال وجائز فرمایا۔ اور مکمل طور پر چشمہ سے سیرابی کو حرام کیا۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ تمکو اس نبیذ سے آزاد فرمائیگا کہ تمہارے لئے پینا پلانا تو جائز ہوگا لیکن زیادہ پی کر نشہ کرنا حرام۔ ۱۲م

۱۷۳۶۔ غایۃ البیان للاتقانی،

۱۷۳۷۔ **عن** عبد الله بن زیاد رضی الله تعالیٰ عنه انه افطر عند عبد الله ابن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما فسقاه شرابا له ، فکانه اخذه فیه ، فلما اصبح قال: ماهذا الشراب ؟ماکدت اهتدی الی منزل ، فقال عبد الله :ما زدناك علی عجوة وزبیب ، قال محمد :وبه ناخذو هو قول ابی حنیفة رضی الله تعالیٰ عنهما ۔

فتاوی رضویہ ۱۰/ ۵۸

حضرت عبداللہ بن زیاد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے یہاں افطار کیا۔ آپ نے انکو نبیذ پلایا۔ انہوں نے پیا تو خمار سا معلوم ہوا۔ جب حواس درست ہوئے تو بولے: یہ کیسی نبیذ تھی کہ مجھے صحیح طریقہ سے اپنا راستہ معلوم نہیں ہو پا رہا تھا۔ حضرت عبداللہ بن عمر نے فرمایا: میں نے تو اسکو صرف عجوہ کھجور اور کشمش ہی سے بنایا تھا۔ امام محمد فرماتے ہیں: یہ ہی ہمارا مسلک اور امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا فرمان ہے۔ ۱۲م

۱۷۳۸۔ **عن** حماد رضی الله تعالیٰ عنه قال: کنت اتقی النبیذ فدخلت علی اِبراهیم النخعی رضی الله تعالیٰ عنه وهو یطعم، فطعمت معه، فاوتی قدحا من نبیذ، فلما رأی ابطای عنه قال: حدثنی علقمة عن عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه انه کان ربما طعم عنده ثم دعا نبیذا له نبذته سیر بن ام ولد عبد الله فشرب وسقانی۔

فتاوی رضویہ ۱۰/ ۵۸

حضرت حماد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نبیذ سے پرہیز رکھتا تھا۔ ایک مرتبہ میں حضرت ابراہیم نخعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے یہاں گیا تو وہ کھانا کھا رہے تھے۔ میں نے بھی آپ کے ساتھ کھایا۔ آخر میں انکے لئے ایک پیالہ نبیذ لایا گیا۔ جب انہوں نے دیکھا کہ میں اس کی طرف راغب نہیں ہوں تو فرمایا: مجھ سے حضرت علقمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت بیان کی کہ بسا اوقات مجھے انکے یہاں کھانے کا اتفاق ہوا۔ انہوں نے اپنی ام ولد سیرین کا بنایا ہوا نبیذ منگا کر پیا اور مجھے بھی پلایا۔ ۱۲م

۱۷۳۷۔ کتاب الآثار لمحمد، ۱۸۲

۱۷۳۸۔ کتاب الآثار لمحمد، ۱۸۳

١٧٣٩- **عن** أمير المؤمنين عمر بن الخطاب رضى الله تعالىٰ عنه قال: ان المسلمين جزور الطعامهم، وإن العتق لآل عمر ، وانه لا يقطع هذه الابل فى بطوننا الا النبيذ الشديد۔

امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ بیشک مسلمانوں کا کھانا اونٹ کا گوشت ہے۔ اور بیشک میری اولاد کیلئے قدیم دستور چلا آرہا ہے کہ تیز نبیذ کے ذریعہ ہی اونٹ کے گوشت کے مضر اثرات کو ختم کیا جاتا ہے۔ ۱۲م

١٧٤٠- **عن** ابراهيم النخعى رضى الله تعالىٰ عنه ان عمر بن الخطاب رضى الله تعالىٰ عنه اتى باعرابى قد سكر ، فطلب له عذرا ، فلما اعياه (الا ذهاب عقل) قال: احبسوه ، فاذا صح جلدوه ، ودعا فضلة فضلت فى اداوته فذاقها فاذا نبيذ شديد ممتنع بماء فكسره ، وكان عمر رضى الله تعالىٰ عنه يحب الشراب الشديد فشرب وسقا جلسائه ثم قال : هكذا اكسروه بالماء اذا غلبكم شيطانه۔

حضرت ابراہیم نخعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں ایک اعرابی لایا گیا۔ جسکو نشہ تھا۔ اسکے اس نشہ کی وجہ دریافت فرمائی، جب وہ عقل میں فتور کی وجہ سے نہ بتا سکا تو فرمایا: اس کو قید کردو! جب نشہ اتر جائے تو کوڑے لگاؤ۔ پھر اسکے مشکیزہ میں جو بقیہ نبیذ تھی اسکو منگا کر چکھا تو معلوم ہوا کہ وہ نہایت تیز ہے۔ آپ نے پانی منگا کر اسکی تیزی کو ختم کیا۔ آپ تیز نبیذ کو پسند فرماتے تھے خود بھی پی اور ساتھیوں کو بھی پلائی۔ پھر فرمایا: اس طرح پانی سے اسکی تیزی کو زائل کرلیا کرو جب تم پر شیطان کا حصہ غالب آجایا کرے۔ ۱۲م

١٧٤١- **عن** إبراهيم النخعى رضى الله تعالىٰ عنه انه كان يشرب الطلاء قد ذهب ثلثاه وبقى ثلثه، ويجعل له نبيذ فيتركه حتى اذا اشتد شربه، ولم ير بذلك بأسا ، قال محمد وهو قول ابى حنيفة رضى الله تعالىٰ عنهما۔

فتاوی رضویہ ۱۰/ ۵۸

١٧٣٩- كتاب الآثار لمحمد ، ١٨٣

١٧٤٠- كتاب الآثار لمحمد ، ١٨٣

١٧٤١- كتاب الآثار لمحمد ، ١٨٤

حضرت ابراہیم نخعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ وہ انگور کا ایسا رس استعمال فرماتے جسکو پکا کر دو حصہ ختم کر دیا جاتا اور ایک تہائی باقی رہ جاتا۔ اور آپکے لئے نبیذ بنائی جاتی تو وہ اسکو رکھا چھوڑ دیتے یہاں تک کہ جب تیزی آجاتی تو پی لیتے اور اس میں کچھ حرج نہیں سمجھتے۔ امام محمد فرماتے ہیں: امام اعظم ابو حنیفہ کا یہی فرمان ہے۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔ ۱۲م

۱۷۴۲۔ **عن** أنس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه أنه كان يشرب الطلاء على النصف، قال محمد ولسنا ناخذ بهذا، ولا ينبغي له أن يشرب من الطلاء الا ماذهب ثلثاه وبقي ثلثه وهو قول أبي حنيفة رضی الله تعالیٰ عنه۔

فتاوی رضویہ ۱۰/۵۸

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ انگور کا وہ رس استعمال فرماتے جس کو پکا کر آدھا رہ جاتا۔ امام محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: ہم حضرت انس کے اس طریقہ پر عامل نہیں۔ انگور کا وہی رس پینا جائز ہے جسکا تہائی حصہ باقی رہ جائے اور دو تہائی جل جائے۔ یہی امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فرمان ہے۔

۱۷۴۳۔ **عن** إبراهيم النخعي رضی الله تعالیٰ عنه قال: ما اسكر كثيره فقليله حرام خطاء من الناس، إنما أرادوا السكر حرام من كل شراب۔

فتاوی رضویہ ۱۰/۵۹

حضرت ابراہیم نخعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ لوگوں کا یہ کہنا خطا ہے کہ جس چیز کی کثیر مقدار نشہ لائے اسکی تھوڑی مقدار بھی حرام ہے صحیح یہ ہے کہ ہر چیز کا نشہ حرام ہے۔ ۱۲م

۱۷۴۴۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال: حرمت الخمر بعينها، والسكر من كل شراب۔

فتاوی رضویہ ۱۰/۵۹

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ خمر تو بالکلیہ حرام ہے

۱۷۴۲۔ كتاب الآثار لمحمد، ۱۸٤

۱۷۴۳۔ كتاب الآثار لمحمد، ۱۸٥

۱۷٤٤۔ شرح معاني الآثار للطحاوي، ۲/۳۲٤

قلیل ہو کثیر۔ ہاں باقی چیزوں کا نشہ حرام ہے۔ ۱۲م

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خمر کی حرمت بعینہ ہے۔ اور باقی رس شیرۂ انگور وغیرہ اگر نشہ لائیں تو حرام۔ لہذا خمر کے علاوہ باقی کو تھوڑا پینا مباح ہے۔ کہ شراب کی حرمت سے قبل جو اباحت تھی وہ اس پر تا ہنوز باقی ہے یہ حرمت تو صرف خمر کے لئے لازم ہے باقی دوسری چیزوں میں علت حرمت نشہ ہے۔ فتاوی رضویہ ۱۰/۵۹

۱۷۴۵۔ **عن** عمر وبن میمون رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ أنا أشرب الشراب الشدید لنقطع بہ لحوم الابل فی بطوننا ان توذینا، فمن رابہ من شرابہ شئ فلیمزجہ بالماء۔ فتاوی رضویہ ۱۰/۶۰

حضرت عمرو بن میمون رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ہم یہ تیز نبیذ اس لئے پیتے ہیں کہ اونٹ کے گوشت کی اصلاح ہو جائے۔ اور مضر اثرات ختم ہو جائیں۔ تو اگر کوئی چیز اسکے پینے میں خدشہ پیدا کرے تو اس میں پانی ملائے ۱۲م

۱۷۴۶۔ **عن** عتبۃ بن فرقد رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قدمت علی عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فدعا لشربہ نبیذا قد کاد أن یصیر خلا، فقال: اِشرب! فأخذتہ شربتہ ثم کدت أن أُسیغہ ثم أخذہ فشربہ ثم قال: یاعتبۃ! اِنا نشرب ھذا النبیذ الشدید لنقطع بہ لحوم الاِبل فی بطوننا أن توذینا۔ فتاوی رضویہ ۱۰/۶۰

حضرت عتبہ بن فرقد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس گیا تو آپ نے پینے کیلئے نبیذ منگائی جو سرکہ ہو جانے کے قریب تھی فرمایا: پیو، میں نے آپکی بچی ہوئی نبیذ لیکر پینا چاہی لیکن وہ مجھے خوشگوار معلوم نہ ہوئی۔ پھر آپنے وہ مجھ سے لی اور پی کر فرمایا: اے عتبہ! ہم یہ تیز نبیذ اس لئے پیتے ہیں کہ اونٹ کے گوشت کے مضر اثرات زائل ہو جائیں۔ اور ہمیں نقصان نہ دے۔ ۱۲م

۱۷۴۵۔ المصنف لا بن ابی شیبۃ، ۵/ ۷۸

۱۷۴۶۔ المصنف لا بن ابی شیبۃ، ۵/ ۷۸

۱۷۴۷۔ عن سعید بن ذی خدان أوسعید بن ذی لعوہ رضی الله تعالی عنهما قال: جاء رجل قد ظمئ الی خازن عمر فاستسقاه فلم یسقه فاتی بسطیحة لعمر فشرب منها فسکر فأتی به عمر فاعتذر الیه وقال: انما شربت من سطیحتك، فقال عمر: إنما أضربك علی السکر، فضربه عمر رضی الله تعالیٰ عنه۔

فتاوی رضویہ ۱۰/۶۰

حضرت سعید بن ذی خدان یا سعید بن ذی لعوہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ایک پیاسا شخص حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خازن کے پاس آیا اور نبیذ مانگا۔ اس نے نہیں دیا لہٰذا اس نے خود حضرت عمر کے توشہ دان سے پی لیا پیتے ہی نشہ ہوگیا۔ اسکو حضرت عمر کے پاس لایا گیا۔ اس نے عذر بیان کیا کہ میں نے تو آپ ہی کے توشہ دان سے پیا تھا۔ آپ نے فرمایا: میں تجھ پر نشہ کی وجہ سے حد جاری کرونگا۔ لہذا حد جاری فرمائی۔ ۱۲م

۱۷۴۸۔ عن سیعد بن ذی لعوہ رضی الله تعالیٰ عنه قال: ان اعرابیا شرب من اداوۃ عمر نبیذا فسکر به فضربه الحد، فقال الاعرابی: انما شربته من اداوتك، فقال عمر رضی الله تعالیٰ عنه: انما جلدناك بالسکر۔ فتاوی رضویہ ۱۰/۶۰

حضرت سعید بن ذی لعوہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک اعرابی نے حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مشکیزہ سے نبیذ پیا تو اسکو نشہ ہوگیا آپ نے اس پر حد جاری فرمائی۔ اس نے کہا: میں نے تو آپ ہی کے مشکیزہ سے پیا تھا۔ فرمایا: میں نے تجھ پر نشہ کی وجہ سے حد جاری کی۔ ۱۲م

۱۷۴۹۔ عن حسان بن مخارق رضی الله تعالیٰ عنه قال بلغنی ان عمر بن الخطاب رضی الله تعالیٰ عنه سایر رجلا فی سفر وکان صائما فلما افطر اهوی الی قربة لعمر معلقة فیها نبیذ فشربه فسکر، فضربه عمر الحد فقال: انما شربته من قربتك فقال له عمر: انما جلدناك لسکرك۔ فتاوی رضویہ ۱۰/۶۰

حضرت حسان بن مخارق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے یہ روایت پہونچی

۱۷۴۷۔ شرح معانی الآثار، للطحاوی، ۲/۳۲۶

۱۷۴۸۔ السنن للدارقطنی،

۱۷۴۹۔ المصنف لابن ابی شیبة، ۵/۴۹۹

کہ حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ ایک شخص سفر میں تھا اور روزہ دار جب افطار کیا تو آپکے مشکیزہ سے نبیذ بھی پی۔ نبیذ پیتے ہی نشہ طاری ہوگیا۔ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس پر حد جاری فرمائی وہ بولا میں نے تو آپ ہی کے مشکیزہ سے پی تھی۔ آپنے فرمایا: میں نے نشہ کی بنا پر تجھے حد لگائی۔ ۱۲م

۱۷۵۰۔ **عن** اِسمٰعیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رجلا عب فی شراب نبیذ لعمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بطریقۃ مدینۃ فسکر فترکہ عمر حتی افاق فحدہ۔

فتاوی رضویہ ۱۰/۶۰

حضرت اسماعیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مدینہ کے راستہ میں ایک مرد نے حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نبیذ تمر کو منہ لگا کر پی لیا۔ پیتے ہی نشہ ہوگیا۔ حضرت فاروق اعظم نے اس کو یونہی چھوڑے رکھا جب نشہ جاتا رہا تو حد جاری فرمائی۔ ۱۲م

۱۷۵۱۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: اتی (یعنی امیر المومنین) بنبیذ قد احلف واشتد فشرب منہ ثم قال: ان ھذا لشدید، ثم امر بماء فصب علیہ ثم شرب ھو واصحابہ۔

فتاوی رضویہ ۱۰/۶۱

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کیلئے نبیذ، لایا گیا۔ جس میں تیزی پیدا ہوگئی تھی۔ آپ نے پیا اور فرمایا: اس میں کچھ تیزی ہے پھر پانی منگا کر اسمیں ملایا اور آپ نے تمام ساتھیوں کے ساتھ پیا۔ ۱۲م

۱۷۵۲۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ان عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ انتبذ لہ فی مزادۃ فیہا خمسۃ عشر او ستۃ عشر، فاتاہ فذاقہ فوجدہ حلوا، فقال: کأنکم أقللتم عکرہ۔

فتاوی رضویہ ۱۰/۶۱

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عمر فاروق اعظم

۱۷۵۰۔ المصنف لعبد الرزاق، ۹/۲۲۴

۱۷۵۱۔ شرح معانی الآثار، للطحاوی، ۲/۳۲۶

۱۷۵۲۔ شرح معانی الآثار، للطحاوی، ۲/۳۲۶

رضی اللہ تعالیٰ عنہ کیلئے ایک چھوٹے مشکیزہ میں نبیذ بنایا گیا۔ اس میں پندرہ یا سولہ دن رکھا۔ آپ تشریف لائے۔ تو اسے چکھ کر دیکھا کہ میٹھا ہے فرمایا: شاید تم نے اسکی تیزی کم کردی۔

۱۷۵۳۔ **عن** عبد الرحمن بن عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: صحبت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ الی مکة، فاهدی له رکب من ثقیف سطحتین من نبیذ فشرب عمر احدٰهما ولم یشرب الاخری حتی اشتد مافیه، فذهب عمر فشرب منه فوجده قد اشتد فقال: اکسروه بالماء۔ فتاوی رضویہ ۱۰/۶۱

حضرت عبد الرحمٰن بن عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ مکہ مکرمہ گیا۔ بنو ثقیف کے ایک قافلہ نے نبیذ کے دو توشہ دان آپکی خدمت میں ہدیہ کے طور پر پیش کئے آپ نے ایک کو نوش فرمایا اور دوسرے کو رکھ چھوڑا حتی کہ اس میں تیزی آگئی، حضرت عمر نے اس میں سے کچھ پیا تو اس میں تیزی پائی، فرمایا: پانی سے اسکی تیزی ختم کردو۔ ۱۲م

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

امام طحاوی فرماتے ہیں: جب ہماری اس روایت سے ثابت ہوگیا کہ امیر المؤمنین سیدنا حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نزدیک نبیذ شدید اگر قلیل ہو تو مباح ہے۔ اور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے آپ نے حدیث بھی سنی تھی کہ کل مسکر حرام، ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔ تو واضح ہوگیا کہ حضور نے نبیذ شدید کے صرف نشہ کو حرام فرمایا: نیز اس سے قطع نظر اگر آپ نے اپنی رائے سے ہی نبیذ شدید کو مباح فرمایا تو وہ بھی ہمارے یہاں حجت ہے اور بالخصوص اس وقت جبکہ انکا یہ فعل صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی موجودگی میں تھا لیکن کسی نے انکار نہیں کیا بلکہ انکی متابعت کی۔

دیکھئے! یہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ہیں جنہوں نے کل مسکر حرام، کی روایت خود حضور سے کی۔

۱۷۵۴۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: شهدت رسول اللہ

۱۷۵۳۔ شرح معانی الآثار، للطحاوی، ۲/ ۳۲۶

۱۷۵۴۔ شرح معانی الآثار، للطحاوی، ۲/ ۳۲۷

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اتی بشراب فدناہ الی فیہ فقطب فردہ ، فقال رجل : یارسول اللہ ! أ حرام ھو ؟ فرد الشراب ثم دعا بماء فصبہ علیہ ذکر مرتین او ثلثا ثم قال: اذا اغتلمت ھذہ الاسقیۃ علیکم فاکسروا متونھا بالماء۔

فتاوی رضویہ ۱۰/۶۱

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھا کہ نبیذ پیش ہوا آپنے اسکو منہ کے قریب کیا تو ناگواری ظاہر فرمائی اور اسے واپس فرمادیا۔ ایک صاحب بولے یارسول اللہ ! کیا حرام ہے کہ واپس فرمادی؟ حضور نے اسکو واپس منگایا اور اس میں دوبارہ پانی ملایا۔ یہ عمل دو مرتبہ یا تین مرتبہ کیا۔ پھر فرمایا: جب مشکیزوں کی نبیذ میں جوش پیدا ہو تو پانی سے زائل کرلو۔ ۱۲م

۱۷۵۵۔ **عن** أبی مسعود الأنصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: عطش النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حول الکعبۃ فاستسقی فاتی نبیذ من نبیذ السقایۃ فشمہ فقطب فصب علیہ من ماء زمزم ثم شرب فقال رجل : احرام ھو ؟ قال: لا ،۔

فتاوی رضویہ ۱۰/ ۱۷

حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کعبہ مقدسہ کے پاس پیاس محسوس ہوئی تو پانی طلب فرمایا۔ آپکی خدمت میں نبیذ پیش کی گئی۔ حضور نے اسکو سونگھ کر ناگواری ظاہر فرمائی پھر اس میں زمزم شریف کا پانی ملاکر پیا۔ ایک صاحب نے عرض کیا: یارسول اللہ! کیا خالص نبیذ حرام ہے؟ فرمایا: نہیں۔ ۱۲م

۱۷۵۶۔ **عن** مجاھد رضی اللہ تعالیٰ عنہ مرسلا قال: عمد البنی صلی اللہ تعالیٰ وعلیہ وسلم الی السقایۃ سقایۃ زمزم فشرب من النبیذ فشد وجھہ ثم امر بہ الثالثۃ فکسر بالماء ثم شرب ۔ فتاوی رضویہ ۱۰/۶۲

حضرت مجاہد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرسلا روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے زمزم کے مشکیزوں سے نبیذ استعمال فرمایا۔ تو آپکے روئے انور پر گرانی کے آثار ظاہر ہوئے ، دوسری مرتبہ نبیذ منگا کر پانی سے اسکی تیزی کم کی۔ اسکے بعد آپنے تھوڑی سی نوش

۱۷۵۵۔ شرح معانی الآثار ، للطحاوی ، ۲/ ۳۲۷

۱۷۵۶۔ المصنف لعبد الرزاق، ۹/ ۲۲۶

فرمائی تب بھی آپکے روئے انور سے ناگواری ظاہر ہوئی، پھر تیسری مرتبہ اسکو منگا کر آپ نے اسکی تیزی کو ختم کیا اور نوش فرمایا۔ ۱۲م

۱۷۵۷۔ **عن** أبی موسی الأشعری رضی الله تعالیٰ عنه قال: بعثنی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم انا ومعاذا الی الیمن فقلنا: یا رسول الله! ان بها شرابین یصنعان من البر والشعیر، احدهما یقال له المزر، والآخر یقال له البتع فمانشرب؟ فقال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: اِشْرِبَا وَلَا تَسْكُرَا۔

فتاوی رضویہ ۶۲/۱۰

حضرت ابوموسی اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے اور حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حضور نے یمن بھیجا۔ ہم نے عرض کی: یارسول اللہ! وہاں دو قسم کی شرابیں ہیں۔ جنکو گندم اور جو سے بنایا جاتا ہے۔ ایک مزد، دوسری تبع، تو ہم کونسی استعمال کریں؟ فرمایا: دونوں پیو لیکن خیال رکھنا نشہ آور نہ ہوں۔ ۱۲م

۱۷۵۸۔ **عن** شماس رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه: اِن القوم یجلسون علی الشراب وهو یحل لهم، فما یزالون حتی یحرمعلیهم۔

فتاوی رضویہ ۶۳/۱۰

حضرت شماس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: لوگوں کیلئے کچھ مشروبات جائز ہونگے لیکن وہ انہی حالات پر باقی رہیں گے کہ ان پر انکو حرام کردیا جائیگا۔ ۱۲م

۱۷۵۹۔ **عن** علقمة بن قیس رضی الله تعالیٰ عنه انه اکل مع عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه خبزا ولحما، قال: فاتینا نبیذ نبذته سیرین فی جرة خضراء فشربوا منه۔

فتاوی رضویہ ۶۳/۱۰

حضرت علقمہ بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت عبد اللہ

۱۷۵۷۔ شرح معانی الآثار للطحاوی، ۳۲۷/۲

۱۷۵۸۔ شرح معانی الآثار للطحاوی، ۳۲۸/۲

۱۷۵۹۔ شرح معانی الآثار للطحاوی، ۳۲۸/۲

بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ روٹی گوشت کھایا۔ کہتے ہیں: پھر ہمارے پاس نبیذ شدید لایا گیا جسکو انکی باندی سیرین نے ہرے مٹکے میں بنایا تھا۔ آپ نے اپنے ساتھیوں کے ساتھ اسکو پیا۔ ۱۲م

۱۷۶۰۔ **عن** علقمة رضی الله تعالیٰ عنه قال: سألت عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه عن قول رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فی المسکر ، قال: الشربة له الاخیرۃ۔

حضرت علقمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نشہ آور چیز کے بارے میں حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمان پوچھا۔ فرمایا: یہ حکم اس آخری گھونٹ کے بارے میں ہے جس سے نشہ پیدا ہو۔ ۱۲م

۱۷۶۱۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: کُلُّ مُسْکِرٍ حَرَامٌ ، وَکُلُّ مُسْکِرٍ خَمَرٌ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر نشہ آور خمر کے حکم میں ہے۔ ۱۲م

۱۷۶۲۔ **عن** قیس بن حبتر رضی الله تعالیٰ عنه قال: سألت عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما عن الجر الاخضر والجر الاحمر فقال: ان اول من سأل النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم عن ذلك وفد عبد القیس فقال: لَا تَشْرِبُوا فِي الدُّبَّآءِ وَفِي الْمُزَفَّتِ وَفِي النَّقِيْرِ ، وَاشْرِبُوا فِي الْأَسْقِيَةِ ، فقالوا: یا رسول الله! فان اشتد فی الاسقیة ، قال: صُبُّوا عَلَيْهِ مِنَ الْمَآءِ وقال بهم فی الثالثة او الرابعة: فَاهْرِيْقُوْهُ۔ فتاوی رضویہ ۱۰/۶۳

حضرت قیس بن حبتر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہرے اور سرخ مٹکوں کے نبیذ کے بارے میں پوچھا، فرمایا: سب سے پہلے یہ سوال وفد عبد القیس نے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کیا تھا۔ تو حضور نے

۱۷۶۰۔ شرح معانی الآثار ، للطحاوی ، ۲/۳۲۸ ☆

۱۷۶۱۔ المصنف لعبد الرزاق، ۹/۲۲۱ ☆ السنن للنسائی ، ۲/۲۸٤

۱۷۶۲۔ شرح معانی الآثار ، للطحاوی ، ۲/۳۲۸ ☆

فرمایا: ہرے مٹکوں، تونبوں اور لکڑی کے شراب والے برتنوں میں نبیذ استعمال نہ کرو، ہاں مشکیزوں میں نبیذ بنا کر پی سکتے ہو۔ تو انہوں نے کہا تھا: یا رسول اللہ! اگر مشکیزوں میں رکھے رہنے کیوجہ سے نبیذ میں تیزی آجائے تو کیا کریں؟ فرمایا: اس میں پانی شامل کرلو۔ تیسری یا چوتھی مرتبہ میں ان سے فرمایا: کہ اسکو بہادو۔ ۱۲م

۱۷٦۳۔ **عن** أبی القموص زید بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن احد وفد عبد القیس او قیس بن النعمان رضی اللہ تعالیٰ عنہما انہم سالوہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عن الاشربۃ فقال: لَا تَشْرِبُوْا فِی الدُّبَّآءِ وَلَا فِی النَّقِیْرِ، وَاشْرَبُوْا فِی السِّقَآءِ الْحَلَالِ الْمُوْکَا عَلَیْہَا، فَاِنِ اشْتَدَّ مِنْہُ فَاکْسِرُوْہُ بِالْمَآءِ، فَاِنْ أَعْیَاکُمْ فَاھْرِیْقُوْہُ۔

فتاوی رضویہ ۱۰/٦۳

حضرت ابوقموص زید بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ وفد عبد القیس کے صاحب یا قیس بن نعمان رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ وفد عبد القیس نے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے نبیذ وغیرہ رقیق اشیاء کے پینے کے سلسلے میں پوچھا تو فرمایا: تونبے اور لکڑی کے برتن میں مت پیو۔ اور صاف ستھرے مشکیزہ سے پیو جسکا منہ باندھ کر رکھا جاتا ہے۔ اگر اس میں رکھنے کی وجہ سے تیزی پیدا ہوجائے تو پانی کے اس کے ذریعہ اس کے جوش کو ختم کرو پھر اگر پانی کے ذریعہ بھی تیزی ختم نہ ہو تو اسکو بہادو۔ ۱۲م

۱۷٦٤۔ **عن** أبی رافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: ان عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: اذا خشیتم من نبیذ شدتہ فاکسروہ بالماء۔

حضرت ابورافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے روایت ہے کہ امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: جب تمہیں نبیذ کی تیزی سے خطرہ ہو تو پانی سے اسکی تیزی ختم کرلو۔ ۱۲م

۱۷٦۵۔ **عن** سعید بن المسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ یقول: تلقّت ثقیف عمر بن

۱۷٦۳۔ شرح معانی الآثار، للطحاوی، ۲/۳۲۸

۱۷٦٤۔ السنن للنسائی، باب ذکر الاخبار التی اعتل بہا من اباح شراب، ۲/۲۸۵

۱۷٦۵۔ السنن للنسائی، باب ذکر الاخبار التی اعتل بہا من اباح شراب، ۲/۲۸۵

الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ شرابا فدعابہ فلما قربہ الی فیہ کرھہ فدعا بہ فکسرہ بالماء فقال: ھکذا فافعلوا۔ فتاوی رضویہ ۱۰/ ۱۷

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ قبیلۂ بنو ثقیف کے لوگوں نے حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں نبیذ پیش کی آپ نے اسکو طلب فرمایا جب پیالہ منہ کے قریب کیا تو آپکو ناگوار محسوس ہوئی۔ لہذا آپنے پانی منگا کر اسکی تیزی کو ختم کیا۔ اور فرمایا اسی طرح کیا کرو۔ ۱۲م

۱۷۶۶۔ **عن** اِبن سیربن رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: بعہ عصیرا ممن یتخذہ طلاء ولایتخذہ خمرا۔ فتاوی رضویہ ۱۰/ ۶۵

حضرت سعید بن سیرین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا: رس اسکے ہاتھ فروخت کر سکتے ہو جو طلاء بنائے لیکن اسکے ہاتھ نہ بیچو جو شراب بنائے۔ ۱۲م

۱۷۶۷۔ **عن** سویدبن غفلۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: کتب عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ الی بعض عمالہ ان رزق المسلمین من طلاء ما ذھب ثلثاہ وبقی ثلثہ۔ فتاوی رضویہ ۱۰/ ۶۵

حضرت سوید بن غفلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے بعض عاملوں کو لکھا مسلمانوں کو ایسا طلاء پینے دو جسکا دو تہائی پکا کر ختم کر دیا جائے اور ایک حصہ باقی رہے۔ ۱۲م

۱۷۶۸۔ **عن** عامر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قرأت کتاب عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ الی أبی موسی الأشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ اما بعد! فانھا قدمت علی عیر من الشام تحمل شرابا غلیظا أسود کالطلاء الابل، وانی سألتھم علی کم یطبخونہ فأخبرونی أنھم یطبخونہ علی الثلثین، ذھب ثلثاہ الاخبثان، ثلثہ ببغیہ وثلث بریحہ ذکر الأخبار التی اِعتل بھا من أباح شراب فمر من قبلک یشربونہ۔ فتاوی رضویہ ۱۰/ ۶۵

۱۷۶۶۔ السنن للنسائی، باب الکراھیۃ فی بیع العصیر، ۲/ ۲۸۵

۱۷۶۷۔ السنن للنسائی، باب ذکر ما یجوز شربہ من الطلاء، ۲/ ۲۸۵

۱۷۶۸۔ السنن للنسائی، باب ذکر مایجوز شربہ الخ ۲/۲۸۵

حضرت عامر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا خط حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نام پڑھا۔ اس میں حمد وصلاۃ کے بعد لکھا تھا کہ میرے پاس ملک شام سے ایک قافلہ آیا جسکے ساتھ نہایت سیاہ اور گاڑھا مشروب تھا۔ جیسے اونٹ کے لیپ کرنے کا طلاء، میں نے ان سے پوچھا کتنا پکاتے ہو؟ بولے: دوتہائی پکا کر جلا دیتے ہیں۔ یعنی دوثلث ناپاک حصے ختم ہو جاتے ہیں۔ ایک ثلث ناپاکی کا اور دوسرا اسکی بدبو کا۔ لہذا تم اپنے ملک کے باشندوں کو اسکے پینے کی اجازت دو۔ ۱۲م

١٧٦٩۔ **عن** عبد الله بن يزيد الخطمى رضى الله تعالىٰ عنه قال: كتب الينا عمر بن الخطاب رضى الله تعالىٰ عنه ، أما بعد ! فاطبخوا شرابكم حتى يذهب منه نصيب الشيطان ، فإن له اثنين ولكم واحد۔ فتاوی رضویہ ۱۰/ ۶۵

حضرت یزید بن خطمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہمیں مکتوب روانہ فرمایا۔ جس میں تحریر تھا۔ تم اپنے شیرۂ انگور کو اتنا پکاؤ کہ اس سے شیطان کا حصہ ختم ہو جائے۔ کہ اسکے لئے دو حصے ہیں اور تمہارے لئے ایک۔ ۱۲م

١٧٧٠۔ **عن** عامر الشعبى رضى الله تعالىٰ عنه قال: كان على رضى الله تعالىٰ عنه يرزق الناس الطلاء شعبى يقع فيه الذباب ولا يستطيع ان يخرج منه۔

فتاوی رضویہ ۱۰/ ۶۵

حضرت امام عامر شعبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم لوگوں کو وہ شیرۂ انگور پلاتے جو پکا کر اتنا گاڑھا کرلیا جاتا کہ اس میں مکھی گر جاتی تو نکل نہ پاتی۔ ۱۲م

١٧٧١۔ **عن** داؤد رضى الله تعالىٰ عنه قال: سألت سعيد بن المسيب رضى الله تعالىٰ عنه ما الشراب الذى احله عمر رضى الله تعالىٰ عنه ؟ قال: الذى يطبخ

١٧٦٩۔ السنن للنسائی ، باب ذكريا مايجوز شربه الخ ٢٨٥/٢

١٧٧٠۔ السنن للنسائی ، باب ذكريا مايجوز شربه الخ ٢٨٦/٢

١٧٧١۔ السنن للنسائی ، باب ذكريا مايجوز شربه الخ ٢٨٦/٢

حتی یذهب ثلثاه ویبقی ثلثه۔ فتاوی رضویہ ۱۰/ ۶۵

حضرت داؤد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت سعید بن میتب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کہ امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کونسی شراب حلال قرار دیا تھا؟ آپ نے فرمایا: وہ مشروب جسکو پکا کر دو حصے جلا دئے جائیں اور ایک حصہ باقی رہ جائے۔ ۱۲م

۱۷۷۲۔ **عن** سعید بن المسیب رضی الله تعالیٰ عنه قال: ان ابا الدرداء رضی الله تعالیٰ عنه کان یشرب ما ذهب ثلثاه وبقی ثلثه۔ فتاوی رضویہ ۱۰/ ۶۵

حضرت سعید بن میتب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس مشروب کو استعمال فرماتے جسکا دو تہائی پکا کر ختم کر دیا جاتا اور ایک تہائی باقی رہتا۔ ۱۲م

۱۷۷۳۔ **عن** أبی موسی الأشعری رضی الله تعالیٰ عنه انه کان یشرب من الطلاء ذهب ثلثاه وبقی ثلثه۔ فتاوی رضویہ ۱۰/ ۶۵

حضرت ابو موسی اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ وہ شیرۂ انگور استعمال فرماتے جسکا دو تہائی پکا کر ختم کر دیا جاتا' ور ایک تہائی باقی رہتا۔ ۱۲م

۱۷۷۴۔ **عن** یعلی بن عطاء رضی الله تعالیٰ عنه قال: سمعت سعید بن المسیب رضی الله تعالیٰ عنه وسأله أعرابی عن شراب یطبخ علی النصف قال: لا، حتی یذهب ثلثاه وبقی الثلث۔ فتاوی رضویہ ۱۰/ ۶۵

حضرت یعلی بن عطاء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت سعید بن میتب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے سنا کہ ایک اعرابی نے ان سے اس شیرۂ انگور کے بارے میں پوچھا جو پکانے سے آدھا جل جائے۔ تو فرمایا: نہیں جب تک دو ثلث جل کر ختم نہ ہو جائے اور ایک تہائی باقی رہے۔ ۱۲م

۱۷۷۲۔ السنن للنسائی، باب ذکر یا مایجوز شربه الخ ۲/ ۲۸۶

۱۷۷۳۔ السنن للنسائی، باب ذکر یا مایجوز شربه الخ ۲/ ۲۸۶

۱۷۷۴۔ السنن للنسائی، باب ذکر مایجوز شربه الخ ۲/ ۲۸۶

۱۷۷۵۔ **عن** سعید بن المسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: اذا طبخ الطلاء علی الثلث فلا بأس بہ۔ فتاوی رضویہ ۱۰/۶۵

حضرت سعید بن میتب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب شیرۂ انگور اتنا پکایا جائے کہ ثلث باقی رہ جائے تو اسکے استعمال میں حرج نہیں۔ ۱۲م

۱۷۷۶۔ **عن** بشیر بن المھاجر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: سألت الحسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ عما یطبخ من العصیر قال: تطبخہ حتی ذھب الثلثان ویبقی الثلث۔

فتاوی رضویہ ۱۰/۶۵

حضرت بشیر بن مہاجر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کہ انگور کا رس کتنا پکایا جائے؟ فرمایا: اتنا پکاؤ کہ دو تہائی ختم ہو جائے اور ایک تہائی باقی رہے۔ ۱۲م

۱۷۷۷۔ **عن** أنس بن سیرین رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: سمعت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ یقول: ان نوحا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نازعہ الشیطان فی عود الکرم فقال: ھذا لی، وقال: ھذا لی، فاصطلحا علی ان لنوح ثلثھا وللشیطان ثلثیھا۔

حضرت انس بن سیرین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے سنا کہ حضرت نوح علی نبینا علیہ الصلوۃ والسلام اور شیطان مردود کے درمیان انگور کے درخت کے بارے میں نزاع ہوا۔ حضرت نوح نے فرمایا: میرے لئے ہے اور شیطان بولا میرے لئے۔ آخر کار یہ طے پایا کہ حضرت نوح کا ایک حصہ ہے اور شیطان کے دو حصے۔ ۱۲م

۱۷۷۸۔ **عن** عبد الملک بن الطفیل الجزری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: کتب الینا عمر بن عبد العزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان لا تشربوا من الطلاء حتی یذھب

۱۷۷۵۔ السنن للنسائی،	باب ذکر مایجوز شربہ الخ	۲/۲۸۶
۱۷۷۶۔ السنن للنسائی،	باب ذکر مایجوز شربہ الخ	۲/۲۸۶
۱۷۷۷۔ السنن للنسائی،	باب ذکر مایجوز شربہ من الطلاء وما لا یجوز،	۲/۲۸۶
۱۷۷۸۔ السنن للنسائی،	ذکر ما یجوز شربہ من الطلاء وما لا یجوز،	۲/۲۸۶

ثلثاه ويبقى ثلثه ، و كل مسكر حرام۔

حضرت عبدالملک بن طفیل جزری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہمیں ایک مکتوب ارسال فرمایا: اس میں تحریر تھا۔ جب تک طلاء کے دو حصہ جل نہ جائیں اسے نہ پیو یہاں تک کہ اسکا ایک حصہ باقی رہے۔ اور ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔ ۱۲م

۱۷۷۹۔ **عن** عبد الله بن عباس رضى الله تعالىٰ عنهما قال: حرمت الخمر بعينها ، قليلها و كثيرها والسكر من كل شراب۔ فتاوی رضویہ ۱۰/۶۶

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ خمر (شراب انگور) مطلقا حرام ہے خواہ قلیل ہو یا کثیر اور ہر پینے والی چیز کا نشہ حرام ہے۔

۱۷۸۰۔ **عن** علقمة رضى الله تعالىٰ عنه قال: رأيت عبد الله بن مسعود رضى الله تعالىٰ عنه وهو يأكل طعاما ثم دعا بنبيذ فشرب ، فقلت : رحمك الله ، تشرب النبيذ والأمة تقتدى بك ، فقال ابن مسعود : رأيت رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم يشرب النبيذ ، ولولاانى رأيته يشربه ما شربته۔

فتاوی رضویہ ۱۰/۶۶

حضرت علقمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کھانا کھاتے دیکھا۔ پھر آپ نے نبیذ منگایا اور پیا۔ میں نے کہا: اللہ تعالیٰ آپ پر رحم فرمائے۔ آپ نبیذ استعمال فرماتے ہیں حالانکہ امت آپکی پیروی کریگی۔ فرمایا: میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نبیذ استعمال کرتے ہوئے دیکھا ہے۔ اگر میں حضور کو استعمال فرماتے نہ دیکھتا تو ہرگز نہ پیتا۔ ۱۲م

۱۷۸۱۔ **عن** إبراهيم النخعى رضى الله تعالىٰ عنه قال: قول الناس كل مسكر حرام خطأ من الناس ، انما ارادوا ان يقول : السكر حرام من كل شراب۔

فتاوی رضویہ ۱۰/۶۶

۱۷۷۹۔ المسند لابی حنیفة ، ۲۰۲

۱۷۸۰۔ المسند لابی حنیفة ، ۲۰۱

۱۷۸۱۔ المسند لابی حنیفة ،

حضرت ابراہیم نخعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ لوگوں کا یہ کہنا کہ ہر نشہ آور چیز حرام ہے غلط ہے۔ بلکہ مطلب یہ ہے کہ ہر رقیق چیز کا نشہ حرام ہے۔ ۱۲م

۱۷۸۲۔ **عن** أنس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه انه كان ينزل علی ابی بكر بن ابی موسی الأشعری رضی الله تعالیٰ عنهما بواسط فيبعث برسول الی السوق ليشتری له النبيذ من الخوابی۔ فتاوی رضويه ۱۰/۶۶

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ وہ حضرت ابوبکر بن ابی موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس واسط میں مہمان ہوتے تو وہ بازار بھیج کر اپنے قاصد کے ذریعہ نبیذ منگاتے۔ ۱۲م

۱۷۸۳۔ **عن** حماد رضی الله تعالیٰ عنه قال: كنت اتقی النبيذ فدخلت علی ابراهيم النخعی رضی الله تعالیٰ عنه فطعمت معه فناولنی قدحا فيه نبيذ ، فلما رأی اتقائی منه قال حدثنی عامر عن عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنهما انه كان ربما طعم عنده ثم دعا بنبيذ له تنبذه له سيرين ام ولده فشرب وسقانی۔

فتاوی رضويه ۱۰/۶۷

حضرت حماد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نبیذ سے پرہیز رکھتا تھا۔ ایک دن میں حضرت ابراہیم نخعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے یہاں گیا۔ آپ کے ساتھ کھانا کھایا۔ آپ نے مجھے نبیذ کا پیالہ دیا۔ جب مجھے اس سے پرہیز کرتے دیکھا تو فرمایا: مجھ سے حضرت عامر نے اور انہوں نے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت بیان کی کہ میں نے اکثر و بیشتر حضرت عبد اللہ کے ساتھ کھانا کھایا۔ پھر آپ نے نبیذ منگا کر پیا اور پلایا جو انکے لئے انکی ام ولد سیرین نے تیار کیا تھا۔ ۱۲م

۱۷۸۴۔ **عن** إبراهيم النخعی رضی الله تعالیٰ عنه انه قال: كتب عمر بن الخطاب رضی الله تعالیٰ عنه الی عمار بن ياسر رضی الله تعالیٰ عنهما وهو عامل له علی الكوفة ، اما بعد! فانه انتهی الی شراب من الشام من عصير العنب وقد طبخ

۱۷۸۲۔ المسند لابی حنيفة ،

۱۷۸۳۔ المسند لابی حنيفة ،

۱۷۸۴۔ المسند لابی حنيفة ،

وهو عصير قبل أن يغلى حتى ذهب ثلثاه وبقى ثلثه ، فذهب شيطانه وبقى حلوه وحلاله فهو شبيه بطلاء الإبل، فمر به من قبلك فيتوسعوا به شرابهم۔
فتاوی رضویہ ۱۰/ ٦٧

حضرت ابراہیم نخعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ امیر المومنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہما عامل کوفہ کو یہ خط ارسال کیا۔ میرے پاس ملک شام سے شیرۂ انگور کا مشروب پہونچا یہ پہلے شیرہ تھا لیکن اس میں جوش پیدا ہونے سے پہلے اسکو پکالیا گیا اور دو ثلث جلا کر ایک ثلث باقی رکھا گیا ہے۔ لہذا شیطان کا حصہ ختم ہو چکا اور اب یہ میٹھا اور حلال باقی رہ گیا ہے۔ لہذا یہ اونٹ کے طلاء کے مثل ہے۔ لہذا تم اپنی طرف سے یہ حکم جاری کر سکتے ہو کہ لوگوں کو انکے پینے کی چیزوں میں اسکے اضافہ کی بھی گنجائش ہے۔

۱۷۸۵۔ **عن** عامر الشعبی رضی الله تعالیٰ عنه قال: كتب عمر ابن الخطاب رضی الله تعالیٰ عنه الی عمار بن یاسر رضی الله تعالیٰ عنهما اما بعد! فانها جاء تنا اشربة من قبل الشام كانها طلاء الابل قد طبخ حتى ذهب ثلثا ها الذی فیه خبث الشيطان او قال: خبيث الشيطان وريح جنونه وبقی ثلثه، فاصطنعه ومر من قبلك ان يصطنعوه۔
فتاوی رضویہ ۱۰/ ٦٧

حضرت عامر شعبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ امیر المومنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس ایک مکتوب ارسال کیا۔ حمد وصلوۃ کے بعد۔ ہمارے پاس ملک شام سے کچھ مشروبات آئے ہیں۔ جو طلاء ابل کی طرح ہیں۔ کہ انگور کا رس پکا کر انکا دو تہائی ختم کر دیا گیا ہے۔ جس میں شیطانی خباثت اور برائیاں تھیں۔ اب ایک تہائی باقی ہے۔ تو اس طرح کا طلاء بنانے کی تمہیں اجازت ہے اور دوسروں کو بھی بنانے کی اجازت دے سکتے ہو۔ ۱۲م

۱۷۸٦۔ **عن** ابراهيم النخعی رضی الله تعالیٰ عنه انه قال فی الرجل يشرب النبيذ حتى يسكر ، قال: القدح الاخير الذی سكر منه هو الحرام۔ فتاوی رضویہ ۱۰/ ٦٧

۱۷۸۵۔ المصنف لعبد الرزاق، ۹/ ۲۵۵

۱۷۸٦۔ المسند لابی حنیفة،

حضرت ابراہیم نخعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ نے اس شخص کے بارے میں فرمایا جسکو نبیذ پی کر نشہ ہوگیا کہ وہ آخری پیالہ پینا اسکے لئے حرام تھا جس سے اسکو نشہ ہوا۔ ۱۲م

۱۷۸۷۔ **عن** أنس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال: ان ابا عبيدة ومعاذ بن جبل وابا طلحة رضى الله تعالىٰ عنهم كانو ا يشربون من الطلاء ما ذهب ثلثاه وبقى ثلثه۔

فتاوی رضویہ ۱۰/ ۶۷

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوعبیدہ، حضرت معاذ بن جبل اور حضرت ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم وہ شیرۂ انگور استعمال فرماتے تھے جسکے دو حصے پکا کر ختم کردیئے گئے ہوں اور ایک باقی ہو۔ ۱۲م

۱۷۸۸۔ **عن** أبى هريرة رضى الله تعالىٰ عنه قال: اذا اطعمك اخوك المسلم طعاما فكل ! واذا سقاك شرابا فاشرب ولا تسئل فان رابك فاشججه بالماء۔

فتاوی رضویہ ۱۰/ ۶۷

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ تمہارا مسلمان بھائی جب تمہیں کچھ کھلائے تو کھالو، اور جب کچھ پلائے تو پی لو اور اسکی کچھ چھان بین نہ کرو۔ اگر تمہیں پینے کی چیز نبیذ وغیرہ میں کچھ شبہ ہو تو پانی سے اسکا اثر زائل کرلو۔ ۱۲م

۱۷۸۹۔ **عن** أم الدرداء رضى الله تعالىٰ عنها قالت: كنت اطبخ لابى الدرداء رضى الله تعالىٰ عنه الطلاء ما ذهب ثلثاه وبقى ثلثه۔

حضرت ام درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ کیلئے انگور کا رس پکاتی یہاں تک کہ دو حصہ ختم ہوجاتا اور ایک حصہ باقی رہتا۔ ۱۲م

۱۷۹۰۔ **عن** عبد الرحمن بن ابى ليلى رضى الله تعالىٰ عنه قال: كان على رضى

۱۷۸۷۔ المصنف لا بن ابی شیبۃ ،	۵/ ۸۹
۱۷۸۸۔ المصنف لعبد الرزاق ،	۹/ ۲۲۷
۱۷۸۹۔ المصنف لا بن ابی شیبۃ ،	۵/ ۸۹
۱۷۹۰۔ المصنف لا بن ابی شیبۃ ،	۵/ ۸۹

الله تعالیٰ عنه یرزقناالطلاء، فقلت له : کیف کان؟ قال: کنا نا کله بالخبز و نحتاسه بالماء۔

حضرت عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم ہمیں طلاء کھلاتے۔ میں نے کہا: کس طرح استعمال ہوتا؟ فرمایا: ہم روٹی کے ساتھ کھاتے اور اسکو پانی میں ملالیا کرتے تھے۔

۱۷۹۱۔ **عن** أنس بن سیرین رضی الله تعالیٰ عنه قال: کان انس ابن مالك رضی الله تعالیٰ عنه سقیم البطن فامر نی ان اطبخ له طلاء حتی ذهب ثلثاه وبقی ثلثه ، فکان یشرب منه الشربة علی اثر الطعام۔ فتاوی رضویه ۲۸۱۰

حضرت انس بن سیرین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ پیٹ کے مریض تھے۔ مجھے حکم دیا کہ میں انکے لئے انگور کا رس پکاؤں یہاں تک کہ دو تہائی جل جائے۔ اور ایک حصہ باقی رہے۔ تو آپ اسکو کھانے کے بعد استعمال فرماتے۔ ۱۲م

۱۷۹۲۔ **عن** شریح رضی الله تعالیٰ عنه قال: ان خالد بن الولید کان یشرب الطلاء بالشام۔

حضرت شریح رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سیف اللہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ ملک شام میں قیام کے دوران طلاء نوش فرماتے تھے۔ ۱۲م

۱۷۹۳۔ **عن** أبی عبد الرحمن رضی الله تعالیٰ عنه قال: کان علی رضی الله تعالیٰ عنه یرزقنا الطلاء ، فقلت له : ما هیأته؟ قال: اسود یا خذه احدنا باصبعه ۔

حضرت ابوعبدالرحمٰن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم ہمیں طلاء استعمال کراتے۔ راوی حضرت عطا کہتے ہیں: میں نے پوچھا اسکی ہیئت وشکل کیا ہوتی تھی؟ فرمایا: سیاہ رنگ اور اتنا گاڑھا کہ ہم میں سے ہر ایک انگلی سے استعمال کرتا۔ ۱۲م

۱۷۹۱۔ المصنف لا بن ابی شیبة ، ۵/ ۸۹

۱۷۹۲۔ المصنف لا بن ابی شیبة ، ۵/ ۹۰

۱۷۹۳۔ المصنف لا بن ابی شیبة ، ۵/ ۹۱

١٧٩٤۔ عن عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهماقال: مر رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم علی قوم بالمدینة،قالوا: یا رسول الله إعندنا شراب لنا، افلا نسقیك منه، قال: بلی؟ فاتی بقعب او قدح غلظ فیه نبیذ ، فلما اخذه النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم وقربه الی فیه قطب، قال: فدعا الذی جاء به فقال: خذه فاهرقه، فلماذهب به قالوا : یا رسول الله! هذا شرابنا ان کان حراما لم نشربه ، فدعا به فاخذه ثم دعا بماء فصبه علیه ثم شرب وسقی وقال: اذا کان هکذا فاصنعوا هکذا۔ فتاوی رضویہ ۱۰/ ۶۸

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا گزر مدینہ شریف کی ایک قوم کے پاس سے ہوا۔ انہوں نے عرض کیا: یارسول اللہ ! بیشک ہمارے پاس ایک طرح کا مشروب ہے، کیا ہم آپکو نہ پلائیں؟ فرمایا: کیوں نہیں، تو ایک بڑا پیالہ پیش ہوا جس میں نبیذ تھی۔ جب حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسکولیا اور منہ کے قریب کیا تو ناگوار گزرا۔ جو صاحب لیکر آئے تھے انکو بلایا اور فرمایا: اسکولو اور بہادو۔ جب وہ لیکر چلے گئے تو لوگوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! یہ ہم پیتے ہیں۔ اگر حرام ہو تو ہم نہ پئیں۔ حضور نے اسکو منگایا اور اس میں پانی ملایا پھر نوش فرمایا اور دوسروں کو بھی پلایا۔ پھر فرمایا: جب اس میں اس طرح کی تیزی آجائے تو اس طرح پانی ملالیا کرو۔ ۱۲م

١٧٩٥۔ عن عامر الشعبی رضی الله تعالیٰ عنه قال: ان رجلا شرب من اداوة علی المرتضی کرم الله تعالیٰ وجهه الکریم بصفین فسکر، فضربه الحد،و فی روایة فضربه ثمانین۔

حضرت امام عامر شعبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے مقام صفین میں امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کے مشکیزہ سے نبیذ پی تو اسے نشہ ہو گیا۔ آپ نے اس پر حد جاری فرمائی ایک روایت میں ہے کہ اسی کوڑے لگائے۔ ۱۲م

فتاوی رضویہ ۱۰/ ۶۸

١٧٩٤۔ السنن للدراقطنی ، ☆ مجمع الزوائد للهيثمی ، ٧/ ٣٠١

١٧٩٥۔ السنن للدارقطنی ، ☆

(۳) نشہ حرام ہے

۱۷۹۶۔ **عن** السائب بن یزید رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : مَنْ شَرِبَ مُسْكِرًا مَا كَانَ لَمْ تُقْبَلْ لَهُ صَلٰوةُ أَرْبَعِيْنَ يَوْمًا۔

حضرت سائب بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جوکوئی نشہ کی چیز پیئے چالیس دن اسکی نماز قبول نہ ہو۔

فتاوی رضویہ ۲/۲۳۶

(۴) نشہ باز کے پاس ملائکہ رحمت نہیں آتے

۱۷۹۷۔ **عن** عبدالله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : ثَلٰثَةٌ لَا تَقْرَبُهُمُ الْمَلَائِكَةُ بِخَيْرٍ، اَلْجُنُبُ، وَالسَّكْرَانُ وَالْمُتَضَمِّخُ بِالْخَلُوْقِ ۔ فتاوی رضویہ ۲/۷۹

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تین لوگوں کے پاس رحمت کے فرشتے نہیں جاتے، جنبی، شراب وغیرہ کے نشہ میں مدہوش، خلوق پیلے رنگ کی خوشبو جو عورتوں کیلئے کیلئے خاص تھی اسکو استعمال کرنے والا۔ ۱۲م

۱۷۹۶۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۷/ ۱۸۳ ☆ مجمع الزوائد، للهیثمی، ۱۷۱/۵

الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/ ۵۳۰ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۳۱۵۶، ۳۴۵/۵

الکامل لابن عدی، ۲۷/۲ ☆

۱۷۹۷۔ مجمع الزوائد للهیثمی، ۷۳/۵ ☆ السلسلة الصحیحه للالبانی، ۱۸۰۴

۳۔ حد شرعی

(۱) حدود قائم کرنے میں احتیاط

۱۷۹۸۔ **عن** أم المؤمنین عائشة الصدیقة رضی اللہ تعالیٰ عنها قالت: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم: اِدْرَؤُا الْحُدُوْدَ عَنِ الْمُسْلِمِیْنَ مَا اسْتَطَعْتُمْ، فَاِنْ وَجَدْتُمْ لِمُسْلِمٍ مَخْرَجًا فَخَلُّوْا سَبِیْلَهٗ، فَاِنَّ الْاِمَامَ اَنْ یُّخْطِیَ فِی الْعَفْوِ خَیْرٌ مِّنْ اَنْ یُّخْطِیَ فِی الْعُقُوْبَةِ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلمانوں سے جہاں تک بن پڑے حدود ٹالو۔ اگر کوئی خلاصی کی راہ دیکھو تو چھوڑ دو۔ کہ بیشک امام کا معافی میں خطا کرنا عقوبت میں خطا کرنے سے بہتر ہے۔　　فتاوی رضویہ ۱۱/۱۶۳

(۲) زنا کی حد میں رعایت

۱۷۹۹۔ **عن** أبی امامة بن سهل بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنه أنه أخبره بعض اصحاب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم من الأنصار انه اشتکی رجل منهم حتی أضنی فعاد جلدة علی عظم فدخلت علیه جاریة لبعضهم، فهش لها فوقع علیها، فلما دخل علیه رجال قومه یعودونه أخبرهم بذلك فقال: استفتوا الی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم فانی قد وقعت علی جاریة دخلت علیّ، فذکروا ذلك لرسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم و قالوا: ما رأینا باحد من الناس من الضر مثل الذی هو به لو حملنا الیك لتسفخت عظامه، ما هو الا جلد علی عظم فامر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم أن یا خذوا له مائة شمراخ فیضربوه بها ضربة واحدة۔

۱۷۹۸۔ الجامع للترمذی،	باب ما جاء فی در الحدود ،			١٧١/٢
الجامع الصغیر للسیوطی،	٢٥/١	☆	المستدرك للحاکم،	٤٢٦/٤
السنن الکبری للبیهقی،	٢٣٨/٨	☆	کنزالعمال للمتقی، ١٢٩٧١،	٣٠٩/٥
تاریخ بغداد للخطیب،	٣٣١/٥	☆	السنن للدار قطنی،	٨٤/٣
۱۷۹۹۔ السنن لابی داؤد ،	باب فی اقامة الحدود علی المریض،			٦١٤/٢

حضرت ابو امامہ بن سہل بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انکو ایک انصاری صحابی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بتایا کہ ایک انصاری ایسے سخت بیمار ہوئے کہ انکا چمڑا ہڈیوں سے چپک گیا۔ اسی درمیان ایک انصاری صحابی کی باندی کا گزر انکے پاس سے ہوا تو یہ اس سے زنا کر بیٹھے، جب کچھ لوگ انکے خاندانی انکی عیادت کے لئے آئے تو انہوں نے خود یہ واقعہ بتایا اور کہا: میرے لئے سرکار سے یہ مسئلہ معلوم کرو۔ لہذا سرکار سے تذکرہ کیا گیا اور یہ بھی کہا: اس جیسا کمزور شخص ہم نے نہیں دیکھا کہ آپکی خدمت میں انکو لایا جائے تو انکی ہڈیاں ٹوٹ جائیں، وہ تو ایک ہڈی کا ڈھانچہ ہیں۔ یہ سنکر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ سو شاخوں والی ایک ٹہنی لیکر ایک بار مارو۔

فتاوی رضویہ ۴/۴۴۶

۱۸۰۰۔ **عن** سعید بن سعد بن عبادة رضی الله تعالیٰ عنهم قال : کان بین ابیاتنا رجل مخدج ضعیف ،فلم یرع الا وهو علی امة من آماء الدار یخبث بها ،فرفع شانه سعد بن عبادة الی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فقال : اِجۡلِدُوۡهُ ضَرۡبَ مِاۃَ سَوۡطٍ! قالوا: یا نبی الله ! هوا ضعف من ذلك ، لو ضربناه مائة سوط مات ، قال : فَخُذُوۡا لَهٗ عِثۡکَالًا فِیۡهِ مِاۃُ شِمۡرَاخٍ فَاضۡرِبُوۡا ضَرۡبَةً وَّاحِدَةً۔

حضرت سعید بن سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت ہے کہ ہماری بستی میں نہایت کمزور شخص رہتے تھے۔ وہ اپنے خاندان کے کسی شخص کی باندی سے زنا کر بیٹھے۔ حضرت سعد نے یہ معاملہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں پیش کیا۔ سرکار نے فرمایا: سو کوڑے لگاؤ۔ صحابہ نے عرض کیا: یا نبی اللہ! وہ نہایت کمزور ہیں۔ اگر سو کوڑے مارے گئے تو مر جائیں گے۔ فرمایا: اچھا سو شاخوں والی ایک کھجور کی ٹہنی لو اور ایک مرتبہ مارو۔

۱۸۰۱۔ **عن** سهل بن سعد رضی الله تعالیٰ عنه قال : ان ولیدة فی عهد رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم حملت من الزنا فسئلت من احبلك فقالت : احبلنی المقعد ، فسئل فاعترف ، فقال النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اِنَّهٗ لَضَعِیۡفٌ عَنِ الۡجَلۡدِ ، فأمر بماۃ عثکول و ضربه بها ضربة واحد ۔

۱۸۰۰۔ السنن لابن ماجه ، باب الکبیر و المریض یجب علیه الحد ، ۲/۱۸۸

۱۸۰۱۔ کنز العمال للمتقی، ۱۳۵۰۴، ۵/۴۲۶

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ ایک باندی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں زنا سے حاملہ ہوگئی۔ اس سے جب پوچھا گیا تو اس نے مقعد نامی ایک شخص کے بارے میں بتایا۔ اس شخص نے اس فعل کا اعتراف کرلیا۔ تو سرکار نے اسکی کمزور حالت دیکھ کر فرمایا: سو شاخوں والا ایک گچھا لیکر ایک مرتبہ مارو۔

فتاوی رضویہ ۴/۴۴۶

۱۴

کتاب الہجرۃ والجہاد

ابواب

ہجرت ۴۶۱ ✿ جہاد ۴۶۴

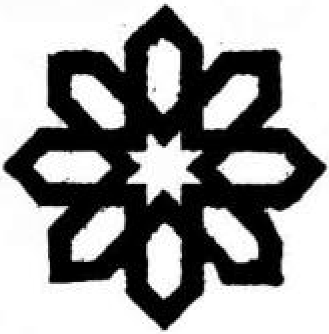

۱۔ ہجرت

(۱) بہتر ہجرت کیا ہے؟

۱۸۰۲۔ عن عمرو بن عبسة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قلت لرسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : ما الهجرة ؟ قال : أنْ تَهْجُرَ مَا كَرِهَ رَبُّكَ

حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا: بہتر ہجرت کیا ہے؟ اس پر حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ کہ جو تمہارے رب کو ناپسند ہے اس سے کنارہ کرلو۔

فتاوی افریقہ ص ۳۷

(۲) دار الاسلام سے ہجرت نہ کرے

۱۸۰۳۔ عن عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قا ل: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : لَا هِجْرَةَ بَعْدَ الْفَتْحِ ، وَ لٰكِنْ جِهَادٌ وَ نِيَّةٌ ، وَ اِنِ اسْتُنْفِرْتُمْ فَانْفِرُوْا۔

فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/۳۱۵

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

۱۸۰۲۔ السنن للنسائی، باب هجرة البادی، ١٦٢/٢
السنن الکبری للبیهقی، ٢٤٣/١٠ ☆ الترغیب و الترهیب للمنذری، ٣٧٩/٣
المسند لاحمد بن حنبل ، ٣٨٥/٤ ☆

۱۸۰۳۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب فضل الجهاد و السیر ، ٣٩٠/١
الصحیح لمسلم ، باب المبالغة بعد الفتح ، ١٣١/٢
الجامع للترمذی ، باب ما جاء فی الهجرة، ١٩٢/١
السنن لابی داؤد ، باب الهجرة هل انقطعت، ٢٣٦/١
السنن للنسائی، باب ذکر الاختلاف فی انقطاع الهجرة، ١٦٣/٢
المسند لاحمدبن حنبل ، ٢٢٦/١ ☆ السنن للدارمی، ٢٣٩/٢
المستدرك للحاکم ، ٢٥٧/٢ ☆ شرح السنة للبغوی، ٣٧١/١٠
المعجم الکبیر للطبرانی، ٤١٢/١٠ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ٢٨٨/١
اتحاف السادة للزبیدی، ٤٠٦/٦ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ٢٥٠/٥
کنز العمال للمتقی، ١٥٠٥٤، ١٠٩/٦ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ١٣٦/١٠
الجامع الصغیر للسیوطی، ٥٨٦/٢ ☆ التاریخ الکبیر للبخاری، ١٠٩/٧

علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: فتح مکہ کے بعد ہجرت نہیں۔ لیکن جہاد اور نیک نیتی کے ذریعہ ہجرت کا ثواب کسی جگہ بھی حاصل ہوسکتا ہے۔ اور جب تم سے جنگ کیلئے کہا جائے تو جنگ کرو۔ ١٢ ام

(١) امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

دار الاسلام سے ہجرت کا حکم نہیں۔ ہاں اگر کسی جگہ کسی عذر خاص کے سبب کوئی شخص اقامت فرائض سے مجبور ہوتو اسے جگہ کا بدلنا واجب ہے۔ مکان میں معذوری ہوتو مکان بدلے۔ محلہ میں معذوری ہوتو دوسرے محلہ میں چلا جائے۔ بستی میں معذوری ہوتو دوسری بستی میں جائے۔

فتاوی رضویہ ٢/١

(٣) ہجرت ونیت کا حکم

١٨٠٤۔ **عن** عمر بن الخطاب رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی

١٨٠٤۔ الجامع الصحیح للبخاری،	باب کیف کان بدء الوحی،			٢/١
الصحیح لمسلم ،	باب انما الاعمال بالنیات ،			١٤١/٢
السنن لابی داؤد ،	باب فی ما عنی به الطلاق و النیات،			٣٠٠/١
الجامع للترمذی ،	باب ما جاء من یقاتل ریا الناس ،			١٩٨/١
الجامع للترمذی،	باب النیة فی الوضوء			١٩٨/١
السنن للنسائی،	١١/١			
السنن لابن ماجه ،	ابواب الزهد ،			٣٢١/١
المسند لاحمد بن حنبل ،	٣٥/١	☆	السنن الکبری للبیهقی،	٤١/١
الترغیب و الترهیب للمنذری،	٥٦/١	☆	التفسیر لابن کثیر ،	٣٤٥/٢
التمهید لابن عبدالبر،	١٠٦/٧	☆	روح المعانی للحقی،	٩٦/٣
حلیة الاولیاء لابی نعیم ،	٣٤٢/٦	☆	التفسیر للبغوی،	٤٣١/١
المسند للحمیدی،	٢٨	☆	فتح الباری للعسقلانی،	٩/١
شرح السنة للبغوی،	٤٠١/١	☆	مشکوة المصابیح للتبریزی،	١١/١
اتحاف السادة للزبیدی،	٣٨٠/٢	☆	تلخیص الحبیر لابن حجر،	٥٥/١
المغنی للعراقی،	٣٥١/٤	☆	البدایة و النهایة لابن کثیر ،	١١٨/١٠
تاریخ بغداد للخطیب،	٢٤٤/٤	☆	تاریخ اصفهان لابن کثیر،	١٥/٢
علل الحدیث لابن ابی حاتم ،	٣٦٢	☆	الصحیح لابن خزیمة ،	١٤٢
تاریخ دمشق لابن عساکر ،	٤٠٣/١	☆	مسند الشهاب ،	١١٧١
الزهد لابن المبارك ،	٦٢	☆	امالی الشجری،	٩/١
جامع بیان العلم لابن عبد البر،	٩٦/٣	☆	منحة المعبود للساعاتی،	١٩٩٧
السنن للدار قطنی،	٥١/١	☆		

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتُ ، وَ اِنَّمَا لِامْرِءٍ مَا نَوٰی ، فَمَنْ کَانَتْ هِجْرَتُهٗ اِلَی اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ فَهِجْرَتُهٗ اِلَی اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ ،وَ مَنْ کَانَتْ هِجْرَتُهٗ اِلٰی دُنْیَا یُصِیْبُهَا اَوْ اِمْرَاَةٍ یَتَزَوَّجُهَا فَهِجْرَتُهٗ اِلٰی مَا هَاجَرَ اِلَیْهِ ۔

امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اعمال کا دارومدار نیت پر ہے، اور ہر شخص کو وہی چیز حاصل ہو گی جیسی اسکی نیت ہے۔ چنانچہ ہجرت سے جسکا مقصود اللہ و رسول کی خوشنودی ہے تو اسکو یہ حاصل ہوگی۔ اوور جس کا مطلوب دنیا ہے، وہ اسے ملے گی، یا عورت سے شادی کرنا مقصود ہوگی تو اسکی ہجرت ویسی ہی ہے جیسی اسکی نیت ہے۔

فتاوی رضویہ جدید ۷۴۳/۱

۲۔ جہاد

(۱) جہاد کی فضیلت

۱۸۰۵۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم: أُغْزُوْا تَغْنِمُوْا، وَ صُوْمُوْا تَصِحُّوا، وَ سَافِرُوْا تَسْتَغْنُوْا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جہاد کرو غنیمت پاؤ گے، اور روزہ رکھو تندرست ہو جاؤ گے، اور سیر کرو غنی ہو جاؤ گے۔ فتاوی رضویہ ۲/۲٦۰

(۲) جہاد کی اہمیت

۱۸۰٦۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال: سمعت رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم يقول: إِذَا تَبَايَعْتُمْ بِالْعِيْنَةِ وَأَخَذْتُمْ أَذْنَابَ الْبَقَرِ وَ رَضِيْتُمْ بِالزَّرْعِ وَ تَرَكْتُمُ الْجِهَادَ سَلَّطَ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ ذُلًّا لَا يَنْزِعُهُ حَتّٰى تَرْجِعُوْا إِلٰى دِيْنِكُمْ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: جب تم بطور عینہ خرید و فروخت کرو گے، اور بیلوں کی دموں کے پیچھے چلو گے، نیز جہاد چھوڑ کر کھیتی باڑی میں جاؤ گے تو اللہ تعالیٰ تم پر ذلت اتار دیگا جب تک کہ تم اپنے دین کی طرف نہ لوٹ آؤ۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

امام ابن حجر نے فرمایا: اسکی سند ضعیف ہے۔ اور امام احمد کے یہاں اسکی ایک سند اور

۱۸۰۵۔	الترغیب و الترهیب للمنذری،	۸۳/۲	☆	التفسیر لابن کثیر،	۳۰۱/٦
	الجامع الصغیر للسیوطی،	۲۸٤/۱	☆	الدر المنثور للسیوطی،	۱۸۲/۱
	المسند للعقیلی،	۹۲/۲	☆		
۱۸۰٦۔	السنن لابی داؤد،	باب فی النهی عن العینة،			٤۹۰/۱
	المسند لاحمد بن حنبل،	٤۲/۲	☆	حلیة الاولیاء لابی نعیم،	۲۰۹/۵
	الجامع الصغیر للسیوط،	۲۳۷/۱	☆	الترغیب و الترهیب للمنذری،	۳۲۹/۲
	الدر المنثور للسیوطی،	۲٤۸/۱	☆	السنن الکبری للبیهقی،	۳۱٦/۵
	نصب الرایة للزیعلی،	۱۷/٤	☆	الکامل لابن عدی،	

ہے اس سے بہتر۔ ابوداؤد کی اس سند میں ابوعبدالرحمن خراسانی، اسحاق بن اسید انصاری ہیں ابن ابی حاتم نے کہا: وہ کچھ ایسے مشہور نہیں۔ اور ابوحاتم نے کہا: وہ جائز الحدیث ہیں۔ پھر کنیتوں میں انہیں دوبارہ ذکر کیا اور اس حدیث کو انکی احادیث منکرہ سے گنا۔ اور تقریب میں فرمایا: ان میں ضعف ہے۔ انتھی۔

بالجملہ یہ حدیث درجہ حسن سے نازل نہیں۔ اور بیشک امام سیوطی نے جامع صغیر میں اسکے حسن ہونے کی رمز لکھی۔ اور یہ حدیث بہت سندوں سے آئی جسکے لئے امام بیہقی نے اپنی سنن میں ایک فصل خاص وضع کی اور انکی علتیں بیان کیں۔

اقول: کلام فتح القدیر سے ظاہر ہے کہ امام محمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اس حدیث کو حجت ٹھہرایا ہے۔ تو اس صوت میں وہ ضرور صحیح ہے۔ اس لئے مجتہد جب کسی حدیث سے استدلال کرے تو وہ اس حدیث کی صحت کا حکم ہے جیسا کہ محقق علی الاطلاق نے تحریر اور انکے غیر نے غیر میں افادہ فرمایا۔

بہر حال (اس تمام تفصیل کے باوجود) حدیث میں بیع عینہ کی ممانعت پر کوئی دلالت نہیں۔ کیا اسکے ساتھ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اس ارشاد کو نہیں دیکھتے کہ جب تم بیلوں کی دمیں پکڑو یعنی کھیتی کرو، زراعت میں پڑو۔ اور معلوم ہے کہ کھیتی منع نہیں بلکہ وہ جمہور کے نزدیک جہاد کے بعد سب پیشوں سے افضل ہے اور بعض نے کہا: جہاد کے بعد تجارت پھر زراعت پھر حرفت۔ جیسا کہ وجیز کردری میں ہے۔

لہذا جب کہ عنایہ میں اس حدیث سے بیع عینہ کی مذمت پر دلیل لائے تو علامہ سعدی آفندی نے فرمایا: میں کہتا ہوں کہ اگر یہ دلیل صحیح ہوجائے تو زراعت بھی مذموم ہوجائے گی۔

فتاوی رضویہ ۱۷۴/۷

(۳) غزوۂ بدر کا انجام

۱۸۰۷۔ **عن** أبی طلحة رضی الله تعالیٰ عنه قال: ان نبی الله صلی الله تعالیٰ

۱۸۰۷۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب قتل ابی جهل، ۵٦٦/۲

• الصحیح لمسلم، باب عرض مقعد المیت من الجنة و النار، ۲۸۷/۲

المسند لاحمد بن حنبل، ۱۴۵/۳ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۲۰۰/۷

علیه وسلم أمر یوم بدر بأربعة و عشرین رجلا من صنادید قریش فقذفوا فی طَوِیٍ من أطواء بدر خبیث بخبث ، و کان اذا ظهر علی قوم أقام بالعرصة ثلث لیال ، فلما کان ببدر الیوم الثالث أمر براحلته فشد علیها رحلها ثم مشی و اتبعه اصحابه و قالوا: ما نری ینطلق الالبعض حاجته حتی قام علی شقه الرکی فجعل ینادیهم بأسمائهم و أسماء آبائهم ، یَا فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ! یَا فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ ! أَیَسُرُّکُمْ أَنَّکُمْ أَطَعْتُمُ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ ؟ فَاِنَّا قَدْ وَجَدْنَا مَا وَعَدَنَا رَبُّنَا حَقًّا ، فَهَلْ وَجَدْتُّمْ مَا وَعَدَ رَبُّکُمْ حَقًّا ؟ قال : فقال عمر :یا رسول الله! ما تکلم من أجساد لا أرواح لها ؟ فقال النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: وَ الَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِیَدِهٖ ! مَا اَنْتُمْ بِاَسْمَعَ لِمَا اَقُوْلُ مِنْهُمْ ۔

حضرت ابوطلحہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بدر کے دن چوبیس سرداران کفار قریش کی لاشیں ایک ناپاک گندے کنویں میں پھکوادیں ۔ اور عادت کریمہ تھی جو مقام فتح فرماتے وہاں تین شب قیام فرماتے ۔ جب بدر میں تیسرا دن ہوا ناقہ شریف پر کجاوہ کسنے کا حکم دیا ۔ اور خود مع اصحاب کرام اس کنویں پر تشریف لے گئے ۔ اور ان کافروں کو نام بنام مع ولدیت پکار کر فرمایا: اے فلاں بن فلاں ! اے فلاں بن فلاں ! کیوں کیا اب تمہیں خوش آتا ہے کہ کاش اللہ و رسول کا حکم مانا ہوتا ؟ ہم نے تو پایا جو ہمارے رب نے ہمیں سچا وعدہ دیا ۔ کیا تمہیں بھی ملا جو تمہارے رب نے سچا وعدہ تم سے کیا ۔ راوی کہتے ہیں: کہ حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ ایسے جسموں سے گفتگو فرما رہے ہیں جن میں جان نہیں؟ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ سنکر فرمایا: قسم اس ذات جس کے قبضہ میں محمد کی جان ہے! تم میرے فرمان کو ان سے زیادہ نہیں سن رہے ۔

فتاوی افریقہ ۳۸

(۴) قومی حمیت کیلئے جنگ مذموم ہے

۱۸۰۸ ۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ

۱۸۰۸ ۔ الصحیح لمسلم ،	باب وجوب ملازمة المسلمین ،	۱۲۷/۲
السنن للنسائی ،	کتاب لمحاربة ،	۱۷۵/۲
السنن لابن ماجه ،	ابواب الفتن ،	۲۹۱/۲

علیه وسلم: مَنْ قَاتَلَ تَحْتَ رَايَةٍ عَمِيَّةٍ يَغْضِبُ لَعَصْبَةٍ أَوْ يَدْعُوْ إِلىٰ عَصْبَةٍ أَوْ يَنْصُرُ عَصْبَةً فَقُتِلَ فَقِتْلَةٌ جَاهِلِيَّةٌ ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کسی اندھے جھنڈے کے نیچے لڑے کہ قومی حمیت شیوہ جاہلیت کیلئے غضب کرے، یا عصبت کی طرف بلائے، یا عصبت کی مدد کرے اور مارا جائے تو ایسا ہے جیسے کوئی جاہلیت وزمانہ کفر غفلت میں قتل کیا جائے۔ دوام العیش ۸۵

۱۸۰۹۔ **عن** أبی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم: مَنْ قُتِلَ تَحْتَ رَايَةٍ عَمِيَّةٍ يَغْضِبُ لِلْعَصْبَةِ وَيُقَاتِلُ لِلْعَصْبَةِ فَلَيْسَ مِنْ أُمَّتِي ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کسی اندے جھنڈے کے نیچے لڑے اور قومی حمیت کیلئے غضبناک ہوجایا کرے، اور قومی حمیت کیلئے ہی جنگ کرے تو وہ میری امت سے نہیں۔

۱۸۱۰۔ **عن** جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم: لَيْسَ مِنَّا مَنْ دَعَا إِلىٰ عَصَبِيَّةٍ، وَلَيْسَ مِنَّا مَنْ قَاتَلَ عَصَبِيَّةً، وَلَيْسَ مِنَّا مَنْ مَاتَ عَلىٰ عَصَبِيَّةٍ ۔

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہمارے گروہ سے نہیں جو قومی حمیت کی طرف بلائے، ہم سے نہیں جو قومی حمیت کیلئے لڑے، اور ہم سے نہیں جو عصبت پر مرے۔ دوام العیش ۸۵

۱۸۰۹۔ الصحیح لمسلم، باب وجوب ملازمۃ جماعۃ المسلمین، ۲/۱۲۸
المسند لاحمد بن حنبل، ۲/۳۰۶

۱۸۱۰۔ السنن لابی داؤد، باب فی العصبیۃ، ۲/۶۹۸
شرح السنۃ للبغوی، ۱۳/۱۲۲ ☆ مشکوۃ المصابیح للتبریزی، ۴۹۰۷
الکامل لابن عدی، ☆

(۵) سفر جہاد پنجشنبہ کو بہتر ہے

۱۸۱۱۔ **عن** کعب بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال : ان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم خرج يوم الخميس فی غزوة تبوك ، وكان يحب ان يخرج يوم الخميس ۔

حضرت کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم غزوۂ تبوک کیلئے جمعرات کو تشریف لے گئے۔ اور جمعرات کو سفر کرنا آپکو پسند تھا۔ ۱۲م

فتاوی رضویہ ۱۹۴/۴

(۶) جنگ میں مثلہ نہ کرو

۱۸۱۲۔ **عن** اُم المؤمنين عائشة الصديقة رضی الله تعالیٰ عنها قالت : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : لَا اُمَثِّلُ بِهٖ فَيُمَثِّلُ اللّٰهُ بِىْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو یہاں مثلہ کریگا روز قیامت اللہ تعالیٰ مثلہ بنائے گا۔

۱۸۱۳۔ **عن** صالح بن كيسان رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال ابو بكر الصديق رضی الله تعالیٰ عنه ليزيد بن سفيان رضی الله تعالیٰ عنهما اذا ارسل لا مارة العسكر : لا تغدر ولا تمثل ولا تجبن ولا تغلل ۔

حضرت صالح بن کیسان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت یزید بن سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو لشکر کی سپہ سالاری کیلئے بھیجتے وقت وصیت فرمائی۔ نہ عہد توڑنا، نہ مثلہ کرنا، نہ بزدلی اور خیانت کرنا۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۱۳۲/۱۰

۱۸۱۱۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب من احب الخروج یوم الخمسین ، ۴۱۴/۱
المسند لاحمد بن حنبل ، ۳۸۷/۶ ☆ المصنف لعبد الرزاق ، ۹۷۴۴
تاریخ دمشق لابن عساکر ، ۱۰۹/۱ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۸۱۶۳، ۱۰۱/۷
۱۸۱۲۔ کنز العمال للمتقی، ۱۳۴۴۷، ۴۰۸/۵ ☆ البدایة و النهایة لابن کثیر، ۳۱۰/۳
۱۸۱۳۔ السنن الکبری للبیهقی،

۱۵

کتاب الخلافۃ

ابواب

خلافت ۴۷۱ ❁ قضاء ۴۸۲

۱۔ خلافت

(۱) امامت وخلافت

۱۸۱۴۔ **عن** عبد الله بن سبع رضی الله تعالیٰ عنه قال: قالوا لعلی کرم الله تعالیٰ وجهه الکریم: استخلف علینا، قال: لا، ولکن اترککم الی ما ترککم الیه رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم۔

حضرت عبد اللہ بن سبع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ لوگوں نے امیر المؤمنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے عرض کیا: آپ ہم پر کسی کو خلیفہ بنا دیجئے۔ فرمایا: نہیں، میں کسی کو خلیفہ نہ کرونگا بلکہ یونہی چھوڑ دونگا جیسے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم چھوڑ گئے تھے۔ فتاوی رضویہ ۱۴۲/۱۱

۱۸۱۵۔ **عن** صعصعة بن صوحان رضی الله تعالیٰ عنه قال: خطبنا علی رضی الله تعالیٰ عنه حین ضربه ابن ملجم فقلنا: یا امیر المؤمنین! استخلف علینا فقال: اترککم کما ترکنا رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم، قلنا: یا رسول الله! استخلف علینا! فقال: ان یعلم الله فیکم خیرا یول علیکم خیارکم، قال علی کرم الله تعالیٰ وجهه الکریم: فعلم الله فینا خیرا فولی علینا ابا بکر رضی الله تعالیٰ عنه۔

حضرت صعصعہ بن صوحان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ جہہ الکریم نے اپنے آخری وقت جب ابن ملجم نے آپ پر حملہ کیا تھا، خطبہ دیا۔ ہم نے عرض کیا: اے امیر المؤمنین! آپ ہم پر کسی کو خلیفہ نامزد فرمادیں۔ فرمایا: میں تم کو اسی طرح چھوڑوں گا جس طرح حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں چھوڑا تھا۔ ہم نے بھی حضور سے یہی عرض کیا تھا کہ یا رسول اللہ! ہم پر کسی کو خلیفہ نامزد فرمادیں۔ ارشاد فرمایا: نہ، اگر اللہ تعالیٰ تم میں بھلائی جانے گا تو جو تم میں سب سے بہتر ہے اسے تم پر والی فرمائے گا۔ حضرت مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم نے ارشاد فرمایا: رب العزت جل وعلا نے ہم میں

۱۸۱۴۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۳۰۹/۱ ☆ کنز العمال للمتقی، ۳۱۶۵۰، ۳۲۸/۱۱

۱۸۱۵۔ المستدرک للحاکم، ۱۵۶/۳ ☆

بھلائی جانی پس ابوبکر کو ہمارا والی فرمایا۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔

(۲) شیخین کی خلافت حضرت مولیٰ علی کے نزدیک حق تھی

١٨١٦۔ **عن** الحسن البصر ی رضی الله تعالیٰ عنه قال : سأل رجلان عن علی كرم الله تعالیٰ وجهه الكريم فی عهده ، اعهد عهده اليك النبی صلی الله تعالیٰ عليه وسلم أم رأی ر أيته ؟ قال : بل رأی رأيته ، أما أن يكون عندی عهد من النبی صلی الله تعالیٰ عليه وسلم عهده الی فی ذلك فلا و الله ! لئن كنت صدقت اول الناس فلا أفتری عليه كذلك ، و لو كان عندی منه عهد فی ذلك ما تركت اخا بنی تميم بن مرة و عمر بن الخطاب رضی الله تعالیٰ عنهما يثوبان علی منبره ، و لقاتلتهما ما بيدی و لو لم أجد الابر دتی هذه ، و لكن رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم لم يقتل قتلا و لم يمت فجاء ة ، مكث فی مرضه اياما و ليالی ، يا تيه المؤذن يؤذنه بالصلوة فيامر أبا بكر فيصلی بالناس و هو يری مكانی ، ثم ياتيه المؤذن فيؤذن بالصلوة فيا مر أبا بكر فيصلی بالناس و هو يری مكانی ، و لقد اراد ت امرأة من نسائه تصرفه عن أبی بكر فابی و غضب و قال : انتن صواحب يوسف ، مروا أبا بكر فليصل بالناس ! فلما قبض رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم نظرنا فی أُمورنا فأخترنا لدنيانا من رضيه رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم لديننا ، و كانت الصلوة عظم الإسلام و قوام الدين ، فبايعنا ابا بكرر ضی الله تعالیٰ عنه و كان لذلك أهلا لم يختلف عليه منا اثنان۔ قال : فاديت الی أبی بكر حقه و عرفت له طاعته و غزوت معه فی جنوده ، و كنت اخذ اذا أعطانی و أغزو اذا غزانی ، و أضرب بين يديه الحدود بسوطی ، ثم قال : لعمر و عثمان هكذا۔

حضرت امام حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ دو شخصوں نے امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے انکے زمانۂ خلافت میں دربارۂ خلافت سوال کیا کہ کیا یہ کوئی عہد و قرارداد حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف سے ہے یا آپ کی رائے ہے۔ فرمایا: بلکہ ہماری رائے ہے۔ رہا یہ کہ اس باب میں میرے لئے حضور پرنور صلی

١٨١٦۔ تاريخ دمشق لابن عساكر ،

الصواعق المحرق لابن حجر مكی ،

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کوئی عہد وقرارداد فرمایا ہوسوا ایسا نہیں۔ اگر سب سے پہلے میں نے حضور کی تصدیق کی تو میں سب سے پہلے حضور پر افترا کرنے والا نہ ہوں گا۔ اور اگر اس باب میں حضور والا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف سے میرے پاس کوئی عہد ہوتا تو میں ابوبکر وعمر کو منبر اطہر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر جست نہ کرنے دیتا۔ اور بیشک اپنے ہاتھ سے ان سے قتال کرتا اگرچہ میں اپنی اس چادر کے سوا کسی کو ساتھی نہ پاتا۔ بات یہ ہوئی کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم معاذ اللہ قتل نہ ہوئے، نہ یکا یک انتقال فرمایا۔ بلکہ کئی دن رات حضور کو مرض میں گذرے۔ مؤذن آتا اور نماز کی اطلاع دیتا۔ حضور ابوبکر کو امامت کا حکم فرماتے حالانکہ میں حضور کے پیش نظر موجود ہوتا۔ پھر مؤذن آتا اور اطلاع دیتا۔ حضور ابوبکر ہی کو امامت کا حکم دیتے حالانکہ میں کہیں غائب نہ تھا۔ اور خدا کی قسم! ازواج مطہرات میں سے ایک بی بی نے اس معاملہ کو ابوبکر سے پھیرنا چاہا تھا لیکن حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسکو نہ مانا اور غضب فرمایا۔ کہ تم وہی یوسف والیاں ہو۔ ابوبکر کو حکم دو کہ امامت کریں۔ پس جبکہ حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انتقال فرمایا۔ ہم نے اپنے کاموں میں نظر کی تو اپنی دنیا یعنی خلافت کیلئے اسے پسند کرلیا جسے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمارے دین یعنی نماز کیلئے پسند فرمایا تھا ۔ کہ نماز تو اسلام کی بزرگی اور دین کی درستی تھی۔ لہذا ہم نے ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیعت کرلی اور وہ اسکے لائق تھے۔ ہم میں کسی نے اس بارے میں اختلاف نہ کیا۔ یہ سب کچھ ارشاد فرماکر حضرت مولی علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم نے فرمایا: پس میں نے ابوبکر کو انکا حق دیا اور انکی اطاعت لازم جانی۔ اور انکے ساتھ ہوکر انکے لشکروں میں جہاد کیا۔ جب وہ مجھے بیت المال سے کچھ دیتے میں لے لیتا۔ اور جب مجھے لڑائی پر بھیجتے میں جاتا اور انکے سامنے تازیانے سے حد لگاتا۔ پھر بعینہ یہ ہی مضمون امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم اور امیر المؤمنین حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی نسبت ارشاد فرمایا۔ فتاوی رضویہ ۱۱/۱۴۳

(۳) خلیفہ قریشی ہی ہوگا

۱۸۱۷۔ **عن** أنس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : اَلْاَئِمَّةُ مِنْ قُرَيْشٍ ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمام خلیفہ قریشی ہونگے ۔

دوام العیش، ۶۱ اراءة الادب، ۷

۱۸۱۸۔ **عن** معاوية بن ابى سفيان رضى الله تعالىٰ عنهما قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: اِنَّ هٰذَا الْاَمْرَ فِى قُرَيْشٍ ، لَا يُعَادِىْ بِهِمْ اَحَدٌ اِلَّا اَكَبَّهُ اللّٰهُ عَلىٰ وَجْهِهٖ فِى النَّارِ ۔

حضرت امیر معاویہ بن ابو سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک خلافت قریش میں ہے ۔۔ جو ان سے بیر رکھے گا اللہ تعالیٰ اسے منہ کے بل جہنم میں اوندھا کردے گا ۔

۱۸۱۷۔	المسند لاحمد بن حبل ،	۱۸۳/۳	☆	السنن الكبرى للبيهقى ،	۱۲۱/۳
	الجامع الصغير للسيوطى ،	۱۸۶/۱	☆	المستدرك للحاكم ،	۷۶/٤
	المعجم الكبير للطبرانى ،	۲۲٤/۱	☆	فتح البارى للعسقلانى ،	۳۲/۷
	المعجم الصغير للطبرانى ،	۱۵۳/۱	☆	مجمع الزوائد للهيثمى ،	۱۹۲/۵
	كنز العمال للمتقى ، ٤۷۹۲ ،	٤۸/٦	☆	تاريخ دمشق لابن عساكر ،	٦۲/۱
	المغنى للعراقى ،	۱۱٤/۱	☆	تلخيص الحبير لابن حجر ،	٤۲/٤
	ارواء الغليل للالبانى ،	۲۹۸/۲	☆	حلية الاولياء لابى نعيم ،	۸/۵
	الترغيب و الترهيب للمنذرى ،	۱۷۰/۳	☆	المصنف لابن ابى شيبة ،	۱۷۰/۱۳
	منحة المعبود للساعاتى ،	۲۵۹٦	☆	جمع الجوامع للسيوطى ،	۱۰۲٦٤
	كشف الخفاء للعجلونى ،	۳۱۸/۱	☆	علل الحديث لابن ابى حاتم ،	۲۷۹۹
	لسان الميزان لابن حجر ،	۱۳۸٦/۵	☆	الكنى و الاسماء للدولابى	۱۰٦/۱
	السنة لابن ابى عاصم ،	۵۳۱/۲	☆	الدر المنثور للسيوطى ،	۳۹۹/٦
	الدر المنتثرة للسيوطى ،	۵٦	☆	تاريخ اوسط ،	۷۰
۱۸۱۸۔	الجامع الصحيح للبخارى ،	باب الامراء من قريش ،			۱۰۵۷/۲
	الصحيح لمسلم ،	باب الناس تبع لقريش ،			۱۱۹/۳
	المسند لاحمد بن حنبل ،	۹۲/۵	☆		

۱۸۱۹۔ **عن** أبی موسی الا شعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اِنَّ ھٰذَا الْاَ مْرَ فِی قُرَیْشٍ۔

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: بیشک خلافت کا معاملہ قریش ہی میں رہے گا۔۱۲م

۱۸۲۰۔ **عن** أمیر المؤمنین علی المرتضی کرم اللہ تعالیٰ و جھہ الکریم قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اَلَا اِنَّ الْاُمَرَآءَ مِنْ قُرَیْشٍ ۔

امیر المؤمنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: سن لو امراء وحکام اسلام قریشی ہیں۔

۱۸۲۱۔ **عن** أبی موسی الاشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: اَلْاُمَرَآءُ مِنْ قُرَیْشٍ ، اَلْاُمَرَآءُ مِنْ قُرَیْشٍ ۔

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: امراء قریشی ہیں، امراء قریشی ہیں۔

۱۸۲۲۔ **عن** أمیرالمؤمنین ابی بکر الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال :قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: قُرَیْشٌ وُلَا ۃُ ھٰذَا الْاَمْرِ۔

اراءۃ الادب ۸

امیر المؤمنین سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: اسلامی حکومت کے والی قریشی ہیں۔

۱۸۱۹۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۳۹۶/٤ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۱۱٤/۱۳
السنن الکبری للبیھقی، ۱٤۲/۸ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۳۳۸/۱۹
الترغیب و الترھیب للمنذری، ۱۷۱/۲ ☆ کنز العمال للمتقی، ۳۳۷۹۹، ۲۳/۱۲
۱۸۲۰۔ مجمع الزوائد للھیثمی، ۱۹۱/٥ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۱۱٤/۱۳
کنز العمال للمتقی، ۳۷۹۸۰، ۷٦/۱٤ ☆ المطالب العالیۃ، ۲۰٥٥
۱۸۲۱۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب الامراء حسن قریش، ۱۰٥۷/۲
المسند لاحمد بن جنبل، ٤۲۱/٤ ☆
۱۸۲۲۔ مجمع الزوائد للھیثمی، ۱۹۱/٥ ☆ کنز العمال للمتقی، ۳۳۷۹٥، ۲۳/۱۲
الجامع الصغیر للسیوطی، ۳۸۱/۲ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۳۱/۷

۱۸۲۳۔ **عن** عبد الله بن خطب رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: قَدِّمُوا قُرَيْشًا وَ لَا تَقَدَّمُوهَا۔

حضرت عبد اللہ بن خطب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قریش کو تقدیم دو اور قریش پر تقدیم نہ کرو۔ اراءۃ الادب ص ۸

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے اس پر اجماع کیا تو دلیل قطعی ہوگئی جس سے یقین حاصل ہوا کہ خلافت کے لئے قریشی ہونا بیشک شرط ہے۔ فتاوی رضویہ ۸/۲

۱۸۲۴۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: إِنَّ الْمُلْكَ فِي قُرَيْشٍ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک سلطنت قریش میں ہے۔ دوام العیش، ۶۱

۱۸۲۵۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: اَلنَّاسُ تَبَعٌ لِقُرَيْشٍ فِي هٰذَا الْأَمْرِ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سب لوگ خلافت کے مسئلہ میں قریش کے تابع ہیں۔

۱۸۲۶۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی

۱۸۲۳۔ مجمع الزوائد للهيثمی، ۲۵/۱۰ ☆ اتحاف السادة للزبيدی، ۲۲۱/۲

کنز العمال للمتقی، ۱۳۷۹۱، ۵۲۱/۵ ☆ تلخيص الحبير لابن حجر، ۳۶/۲

الجامع الصغير للسيوطی، ۳۸۰/۲ ☆ كشف الخفاء للعجلونی، ۱۴۰/۲

۱۸۲۴۔ علل الحديث لابن ابی حاتم، ۲۶۰۷ ☆

۱۸۲۵۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۲۶۱/۲ ☆ المصنف لابن ابی شيبة، ۱۶۹/۱۲

السنة لابن ابی عاصم، ۵۳۴/۲ ☆

۱۸۲۶۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۲۹/۲ ☆ شرح السنة للبغوی، ۶۰/۱۴

اتحاف السادة للزبيدی، ۱۳۱/۲ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۴۷۹۴، ۴۹/۶

مشکوة المصابيح للتبريزی، ۵۹۷۲ ☆ السنة لابن ابی عاصم، ۵۳۲/۲

البداية و النهاية لابن كثير، ۱۵۳/۱ ☆

یہ حدیث صحیح ہے۔ دوم العیش، ص ۶۵

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: لَا یَزَالُ ھٰذَا الْاَمْرُ فِی قُرَیْشٍ مَا بَقِیَ اِثْنَانِ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: خلافت ہمیشہ قریش کے لئے ہے جب تک دنیا میں دو آدمی بھی باقی رہیں۔

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اہل سنت کے مذہب میں خلافت شرعیہ کے لئے ضرور قرشیت شرط ہے۔ اس بارے میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے متواتر حدیثیں ہیں۔ اسی پر صحابہ کا اجماع، تابعین کا اجماع، اور اہل سنت کا اجماع ہے۔ اس میں مخالف نہیں مگر خارجی یا کچھ معتزلی۔ کتب عقائد و کتب حدیث و کتب فقہ اس سے مالا مال ہیں۔ بادشاہ غیر قرشی کو سلطان، امام، امیر، والی۔ اور ملک کہیں گے مگر شرعاً خلیفہ یا امیر المؤمنین کہ یہ بھی عرفاً اسی کا مرادف ہے ہر بادشاہ قرشی کو نہیں کہہ سکتے سوا اسکے جو ساتوں شرائط خلافت اسلام، عقل، بلوغ، حریت، ذکورت، قدرت، اور قرشیت کا جامع ہو کر تمام مسلمانوں کا فرماں روائے اعظم ہو۔ ائمہ کرام اس پر صحابہ و تابعین و سلف صالحین رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین سے اب تک تمام اہل سنت کا اجماع بتاتے ہیں اور اسی بنا پر کتب عقائد میں اسے مسئلہ قطعیہ یقینیہ فرماتے ہیں۔ اسکے مقابل اگر کسی صحابی سے کوئی اثر ملے تو اگر وہ انعقاد اجماع سے پہلے کی گفتگو ہے اس سے نقض اجماع جنون خالص ہے۔ یونہی اگر تاریخ معلوم نہ ہو۔ اور اگر بعد کی ہے اور سند صحیح نہیں تو آپ ہی مردود ہے اور صحیح و قابل تاویل ہے تو واجب التاویل۔ ورنہ شاذ روایت اجماع کے مقابل قطعاً مضمحل نہ کہ اس سے الٹا اجماع باطل۔

قریش میں حصر خلافت کی احادیث بیشک متواتر ہیں۔ بہت متکلمین کی نظر احادیث پر زیادہ وسیع نہ تھی کہ یہ فن دوسرا ہے۔ انہوں نے خبر واحد سمجھا تو ساتھ ہی قبول صحابہ سے قطعی یقینی بنا دیا۔ مگر مسامرہ میں ہے کہ حافظ الحدیث امام عسقلانی نے ایک حدیث ''الائمۃ من قریش'' کو چالیس کے قریب صحابۂ کرام سے مروی دکھایا اور اس میں مستقل رسالہ تصنیف فرمایا۔ جسکا نام امام سخاوی نے مقاصد حسنہ میں ''لذۃ العیش فی طرق حدیث الائمۃ من قریش'' بتایا۔ یہ عدد صحابۂ کرام میں یقیناً تواتر ہے۔ یہ ایک حدیث کا حال تھا اسی مدعا پر اور

احادیث علاوہ۔

دوام العیش ص ۷۷

(۴) اسلام میں بارہ خلفاء ہونگے

۱۸۲۷۔ **عن** جابر بن سمرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: لَا یَزَالُ اَمْرُ النَّاسِ مَاضِیًا مَا وَلِیَهُمْ اِثْنَا عَشَرَ رَجُلًا کُلُّهُمْ مِنْ قُرَیْشٍ۔

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لوگوں کا معاملہ اس وقت تک بحسن وخوبی چلتا رہے گا جب تک بارہ خلفاء کا زمانہ رہے گا اور وہ سب قرشی ہوں گے۔۱۲م

۱۸۲۸۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال: انه سئل کم یملك هذه الامة من خلیفة؟ فقال: سألنا عنها رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فقال: اِثْنَا عَشَرَ کَعِدَّةِ نُقَبَاءِ بَنِی اِسْرَائِیْلَ۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا گیا کہ اس امت میں کتنے خلفاء ہونگے۔ فرمایا: ہم نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس سلسلہ میں معلوم کیا تھا تو حضور نے فرمایا: بنو اسرائیل کے نقباء کی تعداد کے مطابق بارہ خلفاء ہونگے۔۱۲م

۱۸۲۹۔ **عن** جابر بن سمرة رضی الله تعالیٰ عنه یقول: سمعت رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یقول: لَا یَزَالُ الْاِسْلَامُ عَزِیْزًا اِلیٰ اِثْنَی عَشَرَ خَلِیْفَةً۔

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا اسلام بارہ خلفاء تک غالب رہے گا۔۱۲م

۱۸۳۰۔ **عن** أبی جحیفة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: لَایَزَالُ اَمْرُ اُمَّتِیْ صَالِحًا حَتّٰی یَمْضِیَ اِثْنَا عَشَرَ خَلِیْفَةً۔

۱۸۲۸۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۰/۳٤٦ ☆ کنز العمال للمتقی، ۳۳۸۵۷، ۱۲/۳۳

۱۸۲۹۔ الصحیح لمسلم، باب الناس، تبع لقریش، ۲/۱۸۹

المسند لاحمد بن حنبل، ۵/۹۰ ☆ مشکوة المصابیح للتبریزی، ۵۹۷٤

کنز العمال للمتقی، ۳۳۸۵۱، ۱۲/۳۲ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۱۳/۲۱۱

۱۸۳۰۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۲/۱۹۹ ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ۵/۸٦

دلائل النبوة للبیهقی، ٦/۳۲٤ ☆

حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری امت کا معاملہ بارہ خلفاء تک اچھا رہے گا۔ ۱۲م

۱۸۳۱۔ **عن** جابر بن سمرة رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: لَایَزَالُ الدِّیْنُ قَائِمًا حَتّٰی یَکُوْنَ اِثْنَا عَشَرَ خَلِیْفَةً مِّنْ قُرَیْشٍ۔

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دین اسلام اس وقت تک قائم و دائم رہے گا جب تک بارہ قرشی خلفاء ہونگے۔ ۱۲م

﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اصل یہ ہے کہ امور غیب میں اللہ و رسول جل وعلا و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جتنی بات بیان فرمائیں اتنی یقیناً حق ہے۔ اور جس قدر ذکر نہ فرمائیں اسکی طرف یقین کی راہ نہیں۔ کہ غیب بے خدا و رسول کے بتائے معلوم نہیں ہوسکتا۔ لہذا اس حدیث مسلم کے معنی میں زمانۂ تابعین سے اشتباہ رہا۔ مہلب نے فرمایا: لم الق احدا یقطع فی ہذا الحدیث بمعنی، میں نے کوئی ایسا نہ پایا کہ اس حدیث کی کوئی مراد قطعی بتاتا۔ امام قاضی عیاض مالکی نے شرح صحیح مسلم میں بہت احتمالات بتا کر فرمایا: و قد یحتمل وجوھا اخر و اللہ اعلم بمراد نبیہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یعنی اسکے سوا حدیث میں اور احتمالات بھی نکل سکتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ اپنے نبی کی مراد خوب جانتا ہے۔ جل وعلا و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

امام ابن الجوزی کشف المشکل میں لکھتے ہیں۔

قد اطلت البحث عن معنی ہذا الحدیث، و طلبت مظانہ وسألت عنہ فلم اقع علی المقصود بہ۔

میں نے مدتوں اس حدیث کے معنی کی تفتیش کی۔ اور جہاں جہاں گمان تھا وہ کتابیں دیکھیں۔ اپنے زمانہ کے ائمہ سے سوال کئے۔ مگر مراد متعین نہ ہوئی۔
اور ہو کیونکر، کہ جس غیب کی اللہ و رسول تفصیل نہ فرمائیں اسکی تفصیل قطعا کیونکر معلوم

۱۸۳۱۔ المسند للحاکم، ۶۱۸/۲ ☆ مجمع الزوائد للھیثمی، ۱۹۰/۵
کنز العمال للمتقی، ۳۳۸۴۹، ۳۲/۱۲ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۲۱۱/۱۳

ہو۔ ہاں لوگ تکّے لگاتے ہیں جن میں سے کسی پر یقین نہیں البتہ یہ معیار صحیح ہے کہ حدیث میں جو نشان ان بارہ خلفاء کے ارشاد ہوئے جس معنی میں وہ نہ پائے جائیں باطل ہے۔ اور جس میں پائے جائیں وہ احتمالی طور پر مسلم ہوگا نہ کہ یقینی۔

احادیث باب میں انکے نشان یہ ہیں۔ سب قرشی ہوں گے۔ وہ سب بادشاہ اور والیان ملک ہوں گے۔ ان کے زمانہ میں اسلام قوی ہوگا۔ ان کا زمانہ صلاح ہوگا۔ ان پر اجماع امت ہوگا، یعنی اہل حل وعقد انہیں والی ملک وخلیفہ اصدق مانیں نگے۔ وہ سب ہدایت ودین حق پر عمل کریں گے۔ ان میں سے دو اہل بیت رسالت سے ہوں گے۔

تکّے لگانے والوں میں جس نے سب طرق حدیث نہ دیکھے ایک آدھ طرق کو دیکھ کر کوئی احتمال نکال دیا۔ جیسے ابوالحسین بن منادی نے یہ معنی لئے کہ ایک وقت میں ۱۲ خلیفہ ہوں گے۔ یعنی اس قدر اختلاف یہ فقط اس لفظ مجمل بخاری پر بن سکتا تھا۔ اور دیگر الفاظ دیکھئے تو کہاں اس درجہ افتراق اور کہاں اجتماع۔ اور ایسی حالت میں اسلام کے قوی وغالب وقائم اور امر امت کے صالح ہونے کے کیا معنی؟

اسی قبیل سے علی قاری کا یہ زعم باتباع ابن حجر شافعی ہے کہ صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے آخر ولاۃ بنی امیہ تک ۱۲ ہوئے اور ان میں یزید پلید علیہ ما علیہ کو بھی گنا دیا۔

حالانکہ اس خبیث کے زمانہ کو قوت دین وصلاح سے کیا تعلق۔ یہ احادیث دیکھ کر اس قول کی گنجائش نہ ہوتی۔ مگر صرف ۱۲ سلطنتیں نگاہ میں تھیں۔ اور حق یہ کہ اس خبیث پر اجماع اہل حل وعقد کب ہوا۔ ریحانہ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ اسکے دست ناپاک پر بیعت نہ کرنے ہی کے باعث شہید ہوئے۔ اہل مدینہ نے اس پر خروج کیا۔ عبداللہ بن حنظلہ غسیل الملائکہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔

واللہ ! ما خرجنا علی یزید حتی خفنا ان نری بالحجارۃ من السماء ، ان رجلا ینکح امہات الاولاد و البنات و الاخوات یشرب الخمر و یدع الصلوۃ ،

خدا کی قسم! ہم نے یزید پر خروج نہ کیا جب تک یہ خوف نہوا کہ آسمان سے پتھر آئیں۔ ایسا شخص کہ بہن بیٹی کی آبروریزی کرے۔ شراب پیئے اور تارک صلوٰۃ ہو۔

غرض جمیع طرق حدیث سے یہ قول باطل ہے۔ حدیث میں کہیں نہیں کہ وہ سب

بلا فصل یکے بعد دیگرے ہوں گے۔ ان میں سے آٹھ گذر گئے۔ صدیق اکبر، فاروق اعظم، عثمان غنی، علی مرتضی، حسن مجتبیٰ، امیر معاویہ، عبد اللہ بن زبیر، عمر بن عبد العزیز۔ اور ایک یقیناً آنے والے ہیں۔ حضرت امام مہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔ باقی کی تعیین اللہ ورسول کے علم میں ہے۔

عجب عجب ہزار عجب، کہ ان میں حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ تعالی عنہما کو کہ صحابی بن صحابی ہیں، امام عادل ہیں، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بھتیجے ہیں۔ صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نواسہ ہیں، احد العشرۃ المبشرۃ کے صاحبزادے ہیں شمار نہ کئے جائیں۔ اور وہ خبیث ناپاک معدود ہو جسے امیر المؤمنین کہنے پر امیر المؤمنین حضرت عمر بن عبد العزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک شخص کو بیس تازیانے لگوائے۔ نسأل العفو والعافية۔ عبد اللہ بن زبیر بھی درکنار خود امام حسن مجتبیٰ کو نہ گنا کہ انکی خلافت کا زمانہ قلیل تھا۔ اور ولید کو گنا جس نے قرآن کریم کو دیوار میں لٹکا کر تیروں سے چھیدا۔ ایسے بے سروپا بے معنی اقوال کی سند نہیں ہوتی۔ بلکہ وہ ایک متاخر عالم کی خطا ہے، رائے ہے۔ عصمت انبیاء وملائکہ علیہم الصلوۃ والسلام کے سوا کسی کیلئے نہیں۔ نسأل العفو و العافية۔ و الله تعالیٰ اعلم۔

فتاوی رضویہ ۱۱/۵۹

۲۔ قضا

(۱) حاکم افضل شخص کو بنایا جائے

۱۸۳۲۔ عن عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: مَنِ اسۡتَعۡمَلَ رَجُلًا مِنۡ عِصَابَةٍ وَ فِیۡهِمۡ مَنۡ هُوَ اَرۡضٰی لِلّٰهِ مِنۡهُ فَقَدۡ خَانَ اللّٰهَ وَ رَسُوۡلَهٗ وَ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے کسی گروہ پر ایسے کو افسر بنایا کہ اس گروہ میں اس سے زیادہ اللہ کو پسندیدہ شخص موجود ہے اس نے اللہ ورسول اور مسلمانوں کی خیانت کی۔

فتاوی رضویہ ۱۹۴/۹

۱۸۳۳۔ عن حذیفة بن الیمان رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: اَیُّمَا رَجُلٍ اِسۡتَعۡمَلَ رَجُلًا عَلٰی عَشَرَةِ اَنۡفُسٍ وَ عَلِمَ اَنَّ فِی الۡعَشَرَةِ اَفۡضَلُ مِمَّنِ اسۡتَعۡمَلَ فَقَدۡ غَشَّ اللّٰهَ وَ غَشَّ رَسُوۡلَهٗ وَ غَشَّ جَمَاعَةَ الۡمُسۡلِمِیۡنَ۔

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے مسلمانوں کی جماعت کے دس افراد پر بھی کسی ایسے شخص کو حاکم بنایا کہ اسکے علم میں ان میں اس سے افضل بھی موجود تھا تو اس نے اللہ کی خیانت کی، اللہ کے رسول کی خیانت کی، اور تمام مسلمانوں کی خیانت کی۔ ۱۲م

فتاوی رضویہ حصہ اول ۲۵/۹

۱۸۳۲۔ المستدرك للحاكم، ٩٢/٤ ☆ الترغيب والترهيب للمنذرى، ١٧٩/٣
الجامع الصغير للسيوطى، ٥١٢/٢ ☆ المسند للعقيلى، ٢٤٧/١
نصب الراية للزيلعى، ٦٢/٤ ☆ المطالب العالية لابن حجر، ٢١٠٣
كنز العمال للمتقى، ١٤٦٨٧، ٢٥/٦ ☆
۱۸۳۳۔ نصب الراية للزيلعى، ٦٣/٤ ☆ المطالب العالية لابن حجر، ٢١٠٢
كنز العمال للمتقى، ١٤٦٥٣ ☆ جمع الجوامع للسيوطى، ٩٤٤٤

(۲) اللہ تعالیٰ کی نافرمانی میں کسی کی اطاعت نہیں

۱۸۳۴۔ **عن** امیر المؤمنین علی المرتضی کرم الله تعالیٰ وجهه الکریم قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: لَا طَاعَةَ لِاَحَدٍ فِی مَعْصِیَةِ اللّٰهِ تَعَالیٰ۔

امیر المؤمنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کی نافرمانی میں کسی کی اطاعت نہیں۔

فتاوی رضویہ ۲۹۳/۵

(۳) مدعی گواہ لائے

۱۸۳۵۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: اَلْبَیِّنَةُ عَلیٰ مَنِ ادَّعٰی وَ الْیَمِیْنُ عَلیٰ مَنْ اُنْکَرَ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: گواہ مدعی پر لازم ہے اور قسم انکار کرنے والے پر۔ ۱۲م

۱۸۳۴۔	المسند لاحمد بن حنبل	۶۶/۵	☆	المستدرک للحاکم،	۱۲۳/۳
	المعجم الکبیر للطبرانی،	۲۳۳/۳	☆	المصنف لعبد الرزاق،	۲۰۷۰۰
	کنز العمال للمتقی، ۱۴۸۷۳،	۶۷/۶	☆	مجمع الزوائد للهیثمی،	۲۲۶/۵
	السلسلة الصحیحة للالبانی،	۱۷۹	☆	کشف الخفاء للعجلونی،	۵۱۰/۲
	علل الحدیث لابن ابی حاتم،	۱۲۹۲	☆		
۱۸۳۵۔	الجامع الصحیح للبخاری،	باب اذا اختلف الراهین المرتهن			۳۴۲/۱
	الجامع للترمذی،	باب ما جاء فی ان البینة لعی المدعی،			۱۶۰/۱
	السنن لابن ماجه،	باب البینة علی المدعی،			۱۶۹/۲
	الجامع الصغیر للسیوطی،	۱۹۳/۱	☆	السنن الکبری للبیهقی،	۱۳۳/۸
	التفسیر للقرطبی،	۴۵۹/۱	☆	السنن للدارقطنی،	۲۱۸/۴
	شرح السنة للبغوی،	۱۰۱/۱۰	☆	تلخیص الحبیر لابن حجر،	۲۹/۴
	المطالب العالیة لابن حجر،	۱۲۳۰	☆	نصب الرایة للزیعلی،	۹۵/۵
	فتح الباری للعسقلانی،	۲۸۲/۵	☆	ارواء الغلیل للالبانی،	۳۵۷/۶
	مشکوة المصابیح للتبریزی،	۳۷۶۹	☆	تاریخ دمشق لابن عساکر،	۴۴۷/۲
	کنز العمال للمتقی، ۱۵۲۸۲،	۱۸۷/۶	☆	جمع الجوامع للسیوطی،	۱۰۳۷
	کشف الخفاء للعجلونی،	۳۴۲/۱	☆	جامع مسانید ابی حنیفة،	۱۷۰/۲
	دلائل النبوة للبیهقی،	۴۰۲/۵	☆	الکامل لابن عدی،	

۱۸۳۶۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : لَوْ یُعْطَی النَّاسُ بِدَعْوٰهُمْ لَادَّعَی النَّاسُ دِمَآءَ رِجَالٍ وَ اَمْوَالِهِمْ، وَ لٰكِنَّ الْيَمِيْنَ عَلَى الْمُدَّعٰى عَلَيْهِ ۔

نورعینی فی الانتصار للامام العینی ۔ ص ۱

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: اگرلوگ اپنے دعوی پردیدیئے جائیں تولوگوں کے خون اور مال کا دعوی کربیٹھیں، ہاں یوں ہے کہ مدعاعلیہ پرقسم ہے۔

فتاوی رضویہ ۷/ ۴۲۷ ☆ فتاوی رضویہ ۷/ ۴۴۳ ۔ ۸/ ۹۷

(۴) دعوی کوثابت کرنے میں حق گوئی اختیارکرو

۱۸۳۷۔ **عن** أم المؤمنین أم سلمة رضی الله تعالیٰ عنهما قالت : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: اِنَّكُمْ تَخْتَصِمُوْنَ اِلَيَّ ، فَلَعَلَّ بَعْضَكُمْ اَنْ يَّكُوْنَ الْحَقُّ بِحُجَّتِهٖ مِنْ بَعْضٍ فَاَقْضِيْ لَهٗ عَلٰى نَحْوِمِمَّا اَسْمَعُ ، فَمَنْ قَضَيْتُ لَهٗ بِحَقِّ مُسْلِمٍ فَاِنَّمَا هِيَ قِطْعَةٌ مِّنَ النَّارِ ، فَلْيَاْخُذْهَا اَوْ لِيَتْرُكْهَا۔

ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی

۱۸۳۶۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب قواله تعالی ان الذین یشترون الخ، ۲/۶۵۳
الصحیح لمسلم ، کتاب الاقضیة ، ۲/۷٤
السنن لابن ماجه ، باب البینة علی المدعی، ۲/۱٦۹
السنن الکبری للبیهقی، ۱/۲۵۲ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/٤۵۹
السنن للدارقطنی، ٤/۱۰۷ ☆ تلخیص الحبیر لابن حجر، ٤/۲۰۸
مشکوة المصابیح للتبریزی، ۳۷۵۸ ۱۸۳۷۔
الجامع الصحیح للبخاری، باب من اقام البینة یوم الیمین ، ۱/۳٦۸
الصحیح لمسلم ، باب بیان احکم الحاکمین لا یغیر الباطن ، ۲/۷٤
الجامع للترمذی، باب ما جاء فی التشدید علی ومن یقتضی نه، ۱/۱٦۰
السنن لابی داؤد ، باب فی قضاء القاضی اذا اخطاء ، ۲/۵۰٤
السنن لابن ماجه ، باب قضیة الحاکم لا تحل حراما، ۲/۱٦۸
السنن للنسائی، باب ما یقطع القضاء ۲/۲٦٤
المسند لاحمد بن حنبل، ٦/۲۰۳ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۱۰/۱٤۹
شرح السنة للبغوی، ۲/۳٦٤ ☆ التفسیر للبغوی، ٦/۱٤

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اپنے جھگڑے لیکر میرے پاس آتے ہو، تو اگر ایک شخص اپنی چرب زبانی کے باعث حجت میں بازی لیجائے اور ہم اسے ڈگری دیدیں اور واقع میں اسکا حق نہ ہو تو ہمارا ڈگری فرمانا اسے مفید نہ ہوگا، وہ مال نہیں اسکے حق میں، جہنم کی آگ کا گڑھا ہے۔ اب یہ اسکا فعل ہے کہ اسکو ہڑپ کرے یا واپس کردے۔

فتاوی رضویہ ۷/۵۱۱

۱۶

کتاب الرؤیا

ابواب

خواب ۴۸۹

۱۔ خواب

(۱) حضور لوگوں سے صبح کو خواب سماعت فرماتے

۱۸۳۸۔ **عن** سمرة بن جندب رضی الله تعالیٰ عنه قال: کان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم مما یکثر أن یقول لأ صحابه : هل رأی أحد منکم ؟ قال : فیقص علیه من شاء الله أن یقص۔ صفائح اللجین ص ۵

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اکثر و بیشتر صبح کو صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سے فرماتے: کیا آج تم میں سے کسی نے خواب دیکھا؟ تو جس کے بارے میں خدا چاہتا وہ اپنا خواب بیان کرتا۔ ۱۲م

۱۸۳۹۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : ان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم کان اذا انصرف من صلوة الغداة یقول : هَلْ رَأی أَحَدٌ مِنْکُمُ اللَّیْلَةَ رُؤْیَا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب نماز فجر سے فارغ ہوتے تو فرماتے: کیا آج رات تم میں سے کسی نے کوئی خواب دیکھا ہے؟ ۱۲م صفائح اللجین ص ۵

(۲) اچھے خواب کی فضیلت

۱۸۴۰۔ **عن** عبادة الصامت رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله

۱۸۲۸۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب تغیر الرؤیا بعد صلوة الصبح ، ۱۰۴۳/۲

الصحیح لمسلم ، کتاب الرؤیا ، ۲۴۵/۲

۱۸۳۹۔ السنن لابی داؤد ، با ب ففی الرؤا، ۶۸۴/۲

المؤطا لمالك ، ۹۵۷ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۲۷۵/۵

المعجم الکبیر للطبرانی، ۲۸۶/۷ ☆ الترغیب و الترهیب للمنذری، ۳۸۷/۱

۱۸۴۰۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب تغیر الرؤا بعد صلوة الصبح ، ۱۰۳۵/۲

الصحیح لمسلم ، کتاب الرؤا ، ۲۴۲/۲

السنن لابی داؤد ، با ب فی الرؤیا، ۶۸۵/۲

الجامع للترمذی، باب الرؤیا، ۵۱/۲

المسند لاحمد بن حنبل ، ۱۸/۲ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲۶۹/۲

تعالیٰ علیه وسلم : رُؤیَاالْمُؤمِنِ جُزْءٌ مِّنْ سِتَّةٍ وَّ أرْبَعِیْنَ جُزْءً مِّنَ النُّبُوَّةِ ۔

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مومن کا خواب نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہے۔ ۱۲م

۱۸۴۱۔ **عن** أبی سعید الخدری رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم رُؤیَا الْمُسْلِمِ الصَّالِحِ جُزْءٌ مِّنْ سَبْعِیْنَ جُزْءً مِّنَ النُّبُوَّةِ ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نیک مسلمان کا خواب نبوت کا سترواں حصہ ہے۔ ۱۲م

۱۸۴۲۔ **عن** العباس بن عبد المطلب رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : رُؤیَا الْمُسْلِمِ الصَّالِحِ بُشْرٰی مِنَ اللّٰهِ ، وَ هِیَ جُزْءٌ مِّنْ خَمْسِیْنَ جُزْءً مِّنَ النُّبُوَّةِ ۔

حضرت عباس بن عبد المطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نیک مسلمان کا خواب اللہ تعالیٰ کی جانب سے بشارت ہے، اور وہ نبوت کا پچاسواں حصہ ہے ۱۲م

۱۸۴۳۔ **عن** أبی رزین العقیلی رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : رُؤیَا الْمُؤمِنِ جُزْءٌ مِّنْ أرْبَعِیْنَ جُزْءً مِّنَ النُّبُوَّةِ ، وَهِیَ عَلٰی رِجْلِ طَائِرٍ مَا لَمْ یُحَدِّثْ بِهَا ، فَإذَا یُحَدِّثُ بِهَا سَقَطَتْ ، وَ لَا تُحَدِّثْ بِهَا إلَّا لَبِیْبًا أوْ حَبِیْبًا ۔

حضرت ابورزین عقیلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مومن کا خواب نبوت کا چالیسواں حصہ ہے، وہ اس شخص پر مثل پرندہ کے

۱۸۴۱۔ السنن لابن ماجه ، باب الرؤیا الصالحة ، ۲۸۶/۲

التمهید لابن عبد البر، ۲۸۲/۱ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۱۷۴/۷

الجامع الصغیر للسیوطی، ۲۶۹/۲ ☆ کنز العمال للمتقی، ۴۱۴۰۳، ۳۶۷/۱۵

۱۸۴۲۔ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲۶۹/۲ ☆ التمهید لابن عبدالبر، ۲۸۱/۱

فتح الباری للعسقلانی، ۳۹۳/۱۲ ☆ کنز العمال للمتقی، ۴۱۴۰۵، ۳۶۷/۱۵

۱۸۳۳۔ الجامع للترمذی، باب الرؤیا ، ۵۱/۲

المسند لاحمد بن حنبل ، ۱۱/۴ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲۶۹/۲

اڑتا رہتا ہے جب تک اسکو بیان نہ کرے، اور جب بیان کردیتا ہے تو گر جاتا ہے۔ لہذا تم اپنے خواب کسی ذی ہوش عقلمند ماہر تعبیر سے بیان کرو یا اپنے کسی خاص دوست سے۔ ۱۲م

۱۸۴۴۔ **عن** أنس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: رُؤيَا الْمُؤمِنِ جُزءٌ مِّنْ سِتَّةٍ وَ أَرْبَعِينَ جُزءً مِّنَ النُّبُوَّةِ ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: مومن کا خواب نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہے۔ ۱۲م

۱۸۴۵۔ **عن** أنس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: رُؤيَا الْمُسْلِمِ وَ هِيَ جُزءٌ مِّنْ أَجزَاءِ النُّبُوَّةِ ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: مسلمان کا خواب نبوت کے حصوں میں سے ایک حصہ ہے۔ ۱۲م

۱۸۴۶۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: رُؤيَا الرَّجُلِ الصَّالِحِ جُزءٌ مِّنْ سِتَّةٍ وَّ أَرْبَعِينَ جُزءً مِّنَ النُّبُوَّةِ ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: مردصالح کا خواب نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہے۔ ۱۲م

۱۸۴۷۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی

۱۸۴۴۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب من رای النبی فی المنام ، ۱۰۳۵/۲
الجامع للترمذی، باب الرؤیا ، ۵۱/۲
الجامع الصغیر للسیوطی، ۲۶۹/۲ ☆ المسند لاحمد بن حنبل ، ۱۱/۴
۱۸۴۵۔ الجامع للترمذی، باب ذهبت النبوة و بقیت المبشرات ، ۵۱/۲
الدر المنثور للسیوطی، ۳۱۲/۳ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۳۷۵/۱۲
ارواء الغلیل للالبانی، ۱۲۸/۸ ☆
۱۸۴۶۔ الصحیح لمسلم ، کتاب الرؤیا ، ۲۴۲/۲
المسند لاحمدبن حنبل، ۳۱۴/۲ ☆ کنز العمال للمتقی، ۴۱۴۱۲، ۳۶۸/۱۵
فتح الباری للعسقلانی، ۳۷۴/۱۲ ☆ المصنف لابن ابی شیبة ، ۵۵/۱۱
۱۸۴۷۔ الصحیح لمسلم ، کتاب الرؤیا ، ۲۴۲/۲
السنن لابن ماجه ، باب الرؤیا الصالحة ، ۲۸۶/۲
الجامع الصغیر للسیوطی، ۲۷۵/۲ ☆

الله تعالیٰ علیه وسلم: اَلرُّؤیَا الصَّالِحَةُ جُزْءٌ مِنْ سَبْعِیْنَ جُزْءً مِّنَ النُّبُوَّةِ۔

صفائح اللجین ص ۵

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اچھا خواب نبوت کا سترواں حصہ ہے ۱۲م

۱۸۴۸۔ **عن** حذیفة بن اسید رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: ذَهَبَتِ النُّبُوَّةُ فَلَا نُبُوَّةَ بَعْدِیْ اِلَّا الْمُبَشِّرَاتِ الرُّؤیَا الصَّالِحَةِ یَرَاهَا الرَّجُلُ اَوْ تُرٰی لَهٗ۔

حضرت حذیفہ بن اسید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نبوت گئی، اب میرے بعد نبوت نہ ہوگی مگر بشارتیں۔ وہ کیا ہیں؟ نیک خواب کہ آدمی خود دیکھے، یا اسکے لئے دیکھی جائے۔ صفائح اللجین ص ۶

۱۸۴۹۔ **عن** عبادة بن الصامت رضی الله تعالیٰ عنه قال: سألت رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم عن قول الله سبحانه: لهم البشری فی الحیاة الدنیا و الآخرة، قال: هِیَ الرُّؤیَا الصَّالِحَةُ یَرَاهَا الْمُسْلِمُ اَوْ تُرٰی لَهٗ۔

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس آیت کی تفسیر کے بارے میں پوچھا "مومنین کیلئے دنیا و آخرت میں بشارت ہے" تو فرمایا: اس سے مراد اچھے خواب ہیں۔ جن کو مسلم اپنے لئے دیکھے یا دوسرا شخص اسکے لئے دیکھے۔ ۱۲م

۱۸۵۰۔ **عن** عبدا لله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: اَلرُّؤیَا الصَّالِحَةُ جُزْءٌ مِّنْ خَمْسَةٍ وَّ عِشْرِیْنَ جُزْءً مِّنَ النُّبُوَّةِ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اچھا خواب نبوت کا پچیسواں حصہ ہے۔ ۱۲م

۱۸۴۸۔ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۲۶۵ صحیح

۱۸۴۹۔ السنن لابن ماجه، باب الرؤیا الصالحة، ۲/۳۸۶

الجامع للترمذی، باب ذهبت النبوة و بقیت المبشرات، ۲/۵۱

۱۸۵۰۔ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۲۷۵

۱۸۵۱۔ **عن** أم کرز الکعبیة رضی الله تعالیٰ عنها قالت : سمعت رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یقول : ذَهَبَتِ النُّبُوَّةُ وَ بَقِیَتُ الْمُبَشِّرَاتُ ۔

حضرت ام کرز کعبیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: نبوت کا سلسلہ ختم ہوا اور بشارتیں یعنی اچھے خواب باقی ہیں ۱۲م

۱۸۵۲۔ **عن** أنس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: اِنَّ الرِّسَالَةَ وَ النُّبُوَّةَ قَدْ اِنْقَطَعَتُ فَلاَ رَسُوْلَ بَعْدِیْ وَ لاَ نَبِیَّ ، قال فشق ذلك علی الناس فقال : لٰكِنَّ الْمُبَشِّرَاتِ ، فقالوا : یا رسول الله ! و ما المبشرات ؟ قال : رُؤْیَا الْمُسْلِمِ وَ هِیَ جُزْءٌ مِّنْ أَجْزَآءِ النُّبُوَّةَ ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: رسالت ونبوت تو ختم ہوئی لہذا میرے بعد نہ کوئی رسول ہوگا اور نہ نبی۔ یہ امر لوگوں پر نہایت شاق گذرا تو فرمایا: لیکن بشارتیں باقی ہیں، صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے عرض کیا: یارسول اللہ! بشارتیں کیا ہیں؟ فرمایا: مسلمان کا خواب کہ نبوت کا ایک حصہ ہے۔ ۱۲م

۱۸۵۳۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : سمعت رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یقول :لَمْ یَبْقَ مِنَ النُّبُوَّةِ اِلَّا الْمُبَشِّرَاتُ ، قالو: و ماالمبشرات؟ قال : اَلرُّؤْیَا الصَّالِحَةَ ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

۱۸۵۱۔ السنن لابن ماجه ، باب الرؤیا الصالحة ، ۲۸۶/۲

المسند لاحمد بن حنبل ٤٠٤/٥ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲٦٥/۲

۱۸۵۲۔ الجامع للترمذی، باب ذهبت النبوه و بقیت المبشرات ، ٥١/۲

الجامع الصغیر للسیوطی، ۱۲۳/۱

۱۸۵۳۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب المبشرات، ۱٠۳٥/۲

شرح السنة للبغوی، ۲٠۳/۱۳ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۳۱۲/۳

کنز العمال للمتقی، ٤١٤١٨، ۳۷٠/۱٥ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۳۷٥/۱۲

التفسیر للبغوی، ۱۹۸/۳ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ٤۳۸/۱٠

ارواء الغلیل للالبانی، ۱۲۹/۸ ☆ التفسیر للقرطبی، ۱۲۷/۲

کو میں نے فرماتے سنا، نبوت کے سلسلہ سے صرف بشارتیں باقی ہیں۔ صحابۂ کرام نے عرض کیا: بشارتیں کیا ہیں؟ فرمایا: اچھے خواب۔ ۱۲م

١٨٥٤ـ **عن** عبد الله بن عباس رضى الله تعالىٰ عنهما قال : كشف رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم الستارة فى مرضه و الصفوف خلف ابى بكر الصديق رضى الله تعالىٰ عنه فقال : أَيُّهَا النَّاسُ ! اِنَّهُ لَمْ يَبْقَ مِنْ مُبَشِّرَاتِ النُّبُوَّةِ اِلَّا الرُّؤيَا الصَّالِحَةَ يَرَاهَا الْمُسْلِمُ اَوْ تُرٰى لَهُ ـ

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے مرض وصال میں پردۂ اقدس ہٹایا تو ملاحظہ کیا کہ لوگ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پیچھے صف بستہ کھڑے ہیں۔ آپ نے فرمایا: اے لوگو! نبوت کی بشارتوں سے صرف اچھے خواب باقی ہیں جن کو مسلمان خود دیکھے یا اس کے لئے دوسرے لوگوں کو نظر آئیں۔ ۱۲م

١٨٥٥ـ **عن** أبى سعيد الخدرى رضى الله تعالىٰ عنه انه سمع النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم يقول : اِذَا رَاٰى اَحَدُكُمُ الرُّؤيَا يُحِبُّهَا فَاِنَّمَا هِىَ مِنَ اللّٰهِ ، فَلْيَحْمَدِ اللّٰهَ عَلَيْهَا وَ لْيُحَدِّثْ بِهَا ـ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ نے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: جب تم میں سے کوئی ایسا خواب دیکھے جو اسے پیارا معلوم ہو وہ اللہ کی طرف سے ہے۔ لہذا اس پر اللہ کی حمد بجالائے اور لوگوں کے سامنے بیان کرے۔ ۱۲م
صفائح اللجین ص ٦

١٨٥٦ـ **عن** أبى هريرة رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ

١٨٥٤ـ السنن لابن ماجه ، باب الرؤيا الصالحة ، ٢٨٦/٢
السنن الكبرى للبيهقى، ٨٨/٢ ☆ اتحاف السادة للزبيدى، ٤٢٨/١٠
كنز العمال للمتقى، ٤١٤٢٤، ٢٧١/١٥ ☆
١٨٥٥ـ الجامع الصحيح للبخارى، باب المبشرات ، ١٠٣٤/٢
المسند لاحمد بن حنبل ، ٣٥٠/٣ ☆ الجامع الصغير للسيوطى، ٤٤/١
١٨٥٦ـ الصحيح لمسلم ، كتاب الرؤيا ، ٢٤١/٢

علیه وسلم رُؤیَا الْمُسْلِمِ جُزْءٌ مِّنْ خَمْسٍ وَّ اَرْبَعِیْنَ جُزْءً مِّنَ النُّبُوَّةِ ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلمان کا خواب نبوت کا پینتالیسواں حصہ ہے۔ ۱۲م

(۳) برا خواب دیکھنے والا کیا کرے

۱۸۵۷۔ **عن** جابر بن عبد الله رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: اِذَا رَاٰی اَحَدُکُمُ الرُّؤیَا یَکْرَهُهَا فَلْیَبْصُقْ عَلیٰ یَسَارِہٖ ثَلاَثًا وَ لْیَسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطَانِ ثَلاَثًا، و لْیَتَحَوَّلْ عَنْ جَنْبِهِ الَّذِی کَانَ عَلَیْهِ ۔

فتاوی رضویہ ۳/۵۰

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب کوئی ناپسندیدہ خواب دیکھے تو اپنی بائیں جانب تین مرتبہ تھتکارے۔ اور تین مرتبہ اعوذ بالله من الشیطان الرجیم ۔ پڑھے۔ اور کروٹ بدل کر سو جائے۔ ۱۲م

۱۸۵۷۔ الصحیح لمسلم، کتاب الرؤیا، ۲/۲٤۱
السنن لابی داؤد، باب فی الرؤیا، ۲/٦۸٥
الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/٤٤ ☆ المستدرك للحاكم، ٤/۳۹۲
شرح السنة للبغوی، ۱۲/۲۰۷ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۱۲/۳۷۰
كنز العمال للمتقی، ٤۱۳۸٦، ۱٥/۳٦۳ ☆ تاریخ بغداد للخطیب، ۱/٤۸٤

۱۷

کتاب الاطعمۃ والاشربۃ

ابواب

مقدار طعام ۴۹۹
آداب طعام ۵۰۱
دعوت ۵۱۰
کھلانے کی فضیلت ۵۱۲

ا۔ مقدار طعام

(۱) کھانے کی مسنون مقدار

۱۸۵۸۔ **عن** المقداد بن معدی کرب رضی اللہ تعالیٰ عنه قال :قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : مَا مَلأَ آدَمِیٌّ وَ عَاءً شَرًّا مِّنْ بَطْنِہٖ ، بِحَسْبِ ابْنِ آدَمَ اُکُلَاتٌ یُقِمْنَ صُلْبَہٗ ، فَاِنْ کَانَ لَامُحَالَةَ فَثُلُثٌ لِطَعَامِہٖ ، وَ ثُلُثٌ لِشَرَابِہٖ، وَ ثُلُثٌ لِنَفَسِہٖ۔

حضرت مقداد بن معدی کرب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آدمی نے کوئی برتن پیٹ سے بدتر نہ بھرا۔ آدمی کو بہت ہیں چند لقمے جو اسکی پیٹھ سیدھی رکھیں، اور اگر یوں نہ گذرے تو تہائی پیٹ کھانے کیلئے، تہائی پانی کیلئے، اور تہائی سانس کیلئے رکھے۔ فتاوی رضویہ ۳/۳۳۱

ہادی الناس ص ۳۵

(۲) زیادہ کھانا مذموم ہے

۱۸۵۹۔ **عن** اُم المؤمنین عائشة الصدیقة رضی اللہ تعالیٰ عنها قالت : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : اِنَّ کَثْرَةَ الْاَکْلِ شُؤْمٌ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی

١٨٥٨۔	الجامع للترمذی،	باب ما جاء فی کراھیة کثر الاکل ،			٦٠/٢
	السنن لابن ماجه ،	باب الاکثار فی الاکل ، و کاھیة الشبع ،			٢٤٨/٢
	المستدرك للحاکم ،	٢٣١/٤	☆	مشکوة المصابیح للتبریزی،	٥١٩٢
	الترغیب و الترھیب للمنذری،	١٣٦/٣	☆	کنز العمال للمتقی،	٤٠٨٧٠، ٢٦١/١٥
	الجامع الصغیر للسیوطی،	٤٩٦/٢	☆	فتح الباری للعسقلانی،	٥٢٨/٩
	کشف الخفاء للعجلونی،	٣٦٧/١	☆	التفسیر لابن کثیر ،	٤٠٣/٣
	التفسیر للقرطبی،	١٩٢/٧	☆	اتحاف السادة للزبیدی،	٤٤٨/٤
	المغنی للعراقی،	٤/٢	☆	ارواء العلیل للالبانی،	٤١/٧
	الطبقات الکبری لابن سعد،	١٢٠/١	☆	الامالی للشجری،	٢٠٩/٢
	مناھل الصفا ،	١٣	☆	الاحکام النبویة للکحال ،	١١/٢
١٨٥٩۔	مشکوة المصابیح للبتریزی،	٤٢٣٨	☆	الکامل لابن عدی،	

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک بہت کھانا منحوس ہے۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

پیٹ بھر کر قیام لیل کا شوق رکھنا بانجھ سے بچہ مانگنا ہے۔ جو بہت کھائے گا بہت پئے گا۔ جو بہت پئے گا بہت سوئے گا۔ جو بہت سوئے گا آپ ہی خیرات و برکات کھوئے گا۔

فتاوی رضویہ ۲۳۱/۲

۲۔ آداب طعام

(۱) کھانے کے آداب

١٨٦٠ـ **عن** أنس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : إِذَا أَكَلْتُمُ الطَّعَامَ فَاخْلَعُوا نِعَالَكُمْ ، فَإِنَّهُ أَرْوَحُ لِأَقْدَامِكُمْ ، وَ إِنَّهَا سُنَّةٌ جَمِيْلَةٌ ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب کھانا کھانے بیٹھو تو جوتے اتار لو کہ اس میں تمہارے پاؤں کیلئے زیادہ راحت ہے اور یہ اچھی سنت ہے۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

جوتا پہنے کھانا اگر اس عذر سے ہو کہ زمین پر بیٹھا کھا رہا ہے اور فرش نہیں جب تو صرف ایک سنت مستحبہ کا ترک ہے۔ اس کیلئے بہتر یہی تھا کہ جوتا اتارے، اور اگر میز پر کھاتا ہے اور یہ کرسی پر جوتا پہنے ہے تو یہ وضع خاص نصاریٰ کی ہے۔ اس سے دور بھاگے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا وہ ارشاد یاد کرے۔ من تشبه بقوم وهو منهم ، جو کسی قوم سے مشابہت پیدا کرے وہ انہیں میں سے ہے۔

فتاوی افریقہ ۵۳

١٨٦١ـ **عن** الحسن البصرى رضى الله تعالىٰ عنه مرسلا قال : كان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم اذا اتى بطعام وضعه على الارض ۔

حضرت حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرسلا روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیلئے جب کھانا حاضر کیا جاتا تو زمین پر رکھ کر تناول فرماتے ۔۱۲م

١٨٦٢ـ **عن** أبى هريرة رضى الله تعالىٰ عنه قال : كان النبى صلى الله تعالىٰ عليه

١٨٦٠ـ المستدرك للحاكم،	١١٩/٤	☆	كنز العمال للمتقى،	٢٣٥/١٥، ٤٠٧٢٦
مجمع الزوائد للهيثمى،	٢٣/٥	☆	المطالب العالية لابن حجر،	٢٣٦٣
السنن للدارمى،	٢٦٦	☆	الجامع الصغير للسيوطى،	٣٦/١
المسند لابى يعلى،	١٨٧/٤	☆		
١٨٦١ـ كتاب الزهد لاحمد،		☆		
١٧٦٢ـ اتحاف السادة للزبيدى،	٢١٤/٥	☆	كنز العمال للمتقى،	٢٣٢/١٥، ٤٠٧٠٨

وسلم یضعها علی الحضیض و یقول: اِنَّمَا اَنَا عَبْدٌ اٰکُلُ کَمَا یَاْکُلُ الْعُبْدُ، وَ اَشْرَبُ کَمَا یَشْرَبُ الْعَبْدُ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کھانے کو فرش پر رکھتے اور فرماتے: میں اطاعت شعار بندوں کی طرح کھاتا پیتا ہوں۔

١٨٦٣۔ **عن** السائب بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: رأیت النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یأکل ثریدا متکئا علی سریر ثم یشرب من فخاره۔

حضرت سائب بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو تخت پر ٹیک لگائے ثرید تناول فرماتے دیکھا، پھر کوزہ سے پانی نوش فرمایا۔۱۲م فتاوی رضویہ حصہ اول ۱۰/ ۱۳۸

(۲) کھانے کے بعد انگلیاں اور برتن چاٹ لینا چاہیئے

١٨٦٤۔ **عن** جابر بن عبد الله رضی الله تعالیٰ عنهما قال: ان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم امر بلعق الاصابع و الصحفة و قال: اِنَّکُمْ لَا تَدْرُوْنَ فِیْ اٰیَّةِ الْبَرَکَةُ۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انگلیاں اور پلیٹ چاٹنے کا حکم فرمایا۔ اور ساتھ ہی ارشاد فرمایا: کہ تمہیں کیا معلوم کہ کھانے کے کس حصہ میں برکت ہے۔

١٨٦٥۔ **عن** أنس رضی الله تعالیٰ عنه قال: ان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم أمرنا أن نسلت القصعة و قال: فَاِنَّکُمْ لَا تَدْرُوْنَ فِیْ اَیِّ طَعَامِکُمُ الْبَرَکَةَ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں کھانا کھا کر پیالہ خوب صاف کرنے کا حکم فرمایا۔ اور فرمایا: تم کیا جانو کہ تمہارے کون سے

١٨٦٣۔ حلیة الاولیاء لابی نعیم، ☆

١٨٦٤۔ الصحیح لمسلم، باب استحباب لعق الاصابع، ١٧٥/٢

١٨٦٥۔ الصحیح لسملم، باب استحباب لعق الاصابع، ١٧٥/٢

الجامع للترمذی، باب ما جاء فی لعق الاصابع، ٢/٢

المسند لاحمد بن حنبل، ٢٩٠/٣ ☆

کھانے میں برکت ہے۔

۱۸۶۶۔ **عن** نبیشة الخیر الهذلی رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : مَنْ أَکَلَ فِی قَصْعَةٍ ثُمَّ لَحِسَهَا اِسْتَغْفَرَتْ لَهُ الْقَصْعَةُ ۔

حضرت نبیشہ خیر ہذلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے کسی پیالہ میں کھانا کھایا پھر اسکو چاٹا تو وہ پیالہ اسکے لئے استغفار کرے گا۔

۱۸۶۷۔ **عن** أنس رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : مَنْ أَکَلَ فِی قَصْعَةٍ ثُمَّ لَحِسَهَا اِسْتَغْفَرَتْ لَهُ الْقَصْعَةُ وَصَلَّتْ عَلَیْهِ ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے کسی پیالہ میں کھایا پھر اسکو چاٹا تو وہ پیالہ اسکے لئے استغفار اور دعا کریگا۔

۱۸۶۸۔ **عن** أنس رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: مَنْ أَکَلَ فِی قَصْعَةٍ ثُمَّ لَحِسَهَا اِسْتَغْفَرَتْ لَهُ الْقَصْعَةُ، فَتَقُوْلُ : اَللّٰهُمَّ! أَعْتِقْهُ مِنَ النَّارِ کَمَا أَعْتَقَنِی مِنَ الشَّیْطَانِ ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے کسی پیالہ میں کھایا پھر اسکو چاٹا تو وہ پیالہ اسکے لئے استغفار کرتے ہوئے کہتا ہے۔ اے اللہ! اس بندہ کو دوزخ سے آزاد کردے جس طرح اس نے مجھے شیطان سے چھٹکارا دلایا۔

۱۸۶۹۔**عن** جابر بن عبد الله رضی االله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: لَا تُرْفَعُ الْقَصْعَةُ حَتّٰی یَلْعَقَهَا ، فَاِنَّ فِی آخِرِ الطَّعَامِ الْبَرَکَةَ ۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

۱۸۶۶۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء فی اللقمة تقط، ۳/۲
السنن لابن ماجه ، باب تنقیة الصحفة ، ۲۳۵/۲
المسند لاحمدبن حنبل ، ۷۶/۵ ☆ کنز العما ل للمتقی، ۴۰۷۸۷، ۲۴۷/۱۵
شرح السنة للبغوی، ۳۱۶/۱۱ ☆ کشف الخفاء للعجلونی، ۳۱۸/۲
۱۸۶۷۔ کنز العمال للمتقی، ۲۵۳/۱۵ ☆
۱۸۶۸۔ کنز العما للمتقی، ۲۵۳/۱۵ ☆
۱۸۶۹۔ الصحیح لابن حبان، ۳۳۵/۸ ☆ المسند لاحمد بن حنبل ، ۲۹۳/۱

علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پیالے کو اس وقت تک نہ اٹھایا جائے جب تک اسکو چاٹ نہ لیا جائے۔ کیونکہ کھانے کے آخر میں برکت ہے۔

١٨٧٠ ـ **عن** رائطة عن أبيها رضى الله تعالىٰ عنهما عن النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم اِنَّ لُعُوقَ الْقَصْعَةِ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ اَنْ اَتَصَدَّقَ بِمِثْلِهَا طَعَامًا ـ

حضرت رائطہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنے والد ماجد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے نزدیک پیالے کو چاٹنا اسکو بھر کے کھانا صدقہ کرنے سے افضل ہے۔

١٨٧١ ـ **عن** العرباض بن سارية رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: مَنْ لَعِقَ الصَّحْفَةَ وَ لَعِقَ اَصَابِعَهٗ اَشْبَعَهُ اللّٰهُ تَعَالیٰ فِی الدُّنْیَا وَ الْاٰخِرَةِ ـ

حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے پلیٹ کو چاٹا اور انگلیوں کو چاٹا اللہ تعالیٰ اسکو دنیا و آخرت میں شکم سیر فرمائے گا۔ فتاوی رضویہ جدید ٢/ ٥٨

(٣) کھانے میں غیروں سے مشابہت نہ کرو

١٨٧٢ ـ **عن** قبيصة بن هلب عن ابيه رضى الله تعالىٰ عنهما قال: سمعت رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم و سأله رجل فقال: اِنَّ مِنَ الطَّعَامِ طَعَامًا اَتَحَرَّجُ مِنْهُ فقال: لَا يَتَخَلَّجَنَّ فِیْ نَفْسِكَ شَیْءٌ ضَارَعَتْ فِیْهِ النَّصْرَانِیَّةُ ـ

حضرت قبیصہ بن ہلب سے وہ اپنے والد ہلب رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: جبکہ کسی شخص نے سرکار سے معلوم کیا تھا۔ کچھ کھانے ایسے ہیں جن سے میں حرج محسوس کرتا ہوں۔ تو آپ نے فرمایا: ہرگز اس کھانے کی طرف رغبت نہ کرنا جس میں نصرانیت سے مشابہت ہو۔

١٨٧٠ ـ كنز العمال للمتقى، ٢٧/٥ ☆

١٨٧١ ـ مجمع الزوائد للهيثمى، ٢٧/٥ ☆ المعجم الكبير للطبرانى، ٢٦١/١٨
اتحاف السادة للزبيدى، ٢٢٥/٥ ☆ كنز العمال للمتقى، ٤٠٧٩٠، ٢٤٧/١٥

١٨٧٢ ـ السنن لابى داؤد، باب كراهية لاتقذر للطعام، ٥٣١/٢

(۴) غیر مسلموں کے برتنوں کا استعمال

۱۸۷۳ ۔ **عن** أبی ثعلبة الخشنی رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قلت یا رسول اللہ ! صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم ، انا نغزو ارض العدو فتحاج الی آنیتھم فقال: اِسْتَغْنُوْا عَنْهَامَا اسْتَطَعْتُمْ ، فَاِنْ لَمْ تَجِدُوْا غَیْرَهَا فَاغْسِلُوْهَا وَ کُلُوْا مِنْهَا وَاشْرَبُوْا ۔

حضرت ثعلبہ خشنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کہ میں نے بارگاہ رسالت میں عرض کیا یارسول اللہ! ہم دشمن کے ملک میں جہاد کیلئے جاتے ہیں تو وہاں انکے برتنوں کی بھی حاجت پیش آتی ہے۔ سرکار نے فرمایا: جہاں تک بن پڑے ان برتنوں سے دور رہو۔ اور اگر دوسرے برتن نہ میں تو انہیں دھوکر پاک کرلو اسکے بعد ان میں کھاؤ، پیو۔

۱۸۷۴ ۔ **عن** أبی ثعلبة رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : سئل رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم عن قدور المجوس ؟ قال: اِنْقُوْهَا غَسْلًا وَ اطْبَخُوْا فِیْهَا ، وَنَهٰی عَنْ أَكْلِ ذِیْ نَابٍ ۔

حضرت ابوثعلبہ خشنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مجوسیوں کے برتنوں کے بارے میں پوچھا گیا کہ ہم کس طرح استعمال کریں۔ فرمایا: خوب دھوکر پاک کرلیا کرو اور پھر اس میں پکاؤ۔ نیز سرکار نے ہر درندہ کے کھانے سے منع فرمایا۔ فتاوی رضویہ جدید ۲/۳۱۶

۱۸۷۵ ۔ **عن** جابر رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : کنا نغزو مع رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم فنصیب من آنیة المشرکین و اسقیھم و نستمتع بھا فلا یعیب ذلك علینا ۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ غزوہ میں شریک ہوئے۔ ہمیں مشرکین کے کچھ برتن ہاتھ آئے اور مشکیزے بھی۔ ہم ان سے فائدہ اٹھاتے اور حضور ہمارے لئے انکو ممنوع قرار نہیں دیتے۔ ۱۲م

۱۸۷۳ ۔ المصنف لابن ابی شیبة ، ۱/۹۰

۱۸۷۴ ۔ الجامع للترمذی، باب الاکل فی آنیة الکفار، ۲/۲

۱۸۷۵ ۔ السنن لابی داؤد ، باب فی استعمال آنیة اهل الکتاب، ۲/۵۳۶

۱۸۷۶۔ **عن** عمران بن حصین رضی الله تعالیٰ عنه و عن جمع الصحابة رضی الله تعالیٰ عنهم ان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم توضؤا من مزادة امرأة مشرکة۔

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اور دیگر صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و دیگر صحابۂ کرام نے ایک مشرکہ عورت کے مشکیزہ سے وضوفرمایا۔۱۲م

۱۸۷۷۔ **عن** أسلم رضی الله تعالی، عنه أن عمر رضی ا الله تعالی عنه توضأ من ماء فی جرة النصرانیه ۔ فتاوی رضویہ۲/۱۰۵

حضرت اسلم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نصرانیہ عورت کے مٹکے کے پانی سے وضوفرمایا۔۱۲م

۱۸۷۸۔**عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : ان ابا ثعلبة رضی الله تعالیٰ عنه سأل رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم افتنا فی آنیة المجوس اذا اضطررنا الیها قال : اِذَا اضۡطُرِرۡتُمۡ اِلَیۡهَا فَاغۡسِلُوۡهَا بِالۡمَآءِ وَ اطۡبَخُوۡا فِیۡهَا ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت ابوثعلبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا کہ حضور ہمیں مجوس کے برتنوں کے استعمال کے بارے میں فرمائیں کہ جب ہم ان کے لئے مجبور ہوں تو کیا کریں؟ فرمایا: جب تمہیں انکی سخت حاجت ہی پیش آجائے تو پانی سے دھولو اور ان میں پکاؤ اور کھاؤ۔۱۲م

۱۸۷۹۔ **عن** أبی ثعلبة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قلت : یا رسول الله ! انا بارض

۱۸۷۶۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب علامات النبوة فی الاسلام ، ۱/۵۰۴
الصحیح لمسلم ، باب قضاء الصلوة الفائتة ، ۱/۲۴۰
المسند لاحمد بن حنبل ، ۴/۴۳۴
۱۸۷۷۔ المصنف لعبد الرزاق، المسند للشافعی،
۱۸۷۸۔ السنن لابی داؤد، باب فی استعمال آنیة اهل الکتاب ، ۲/۵۳۷
المسند لاحمد بن حنبل، ۲/۱۸۴
۱۸۷۹۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب آنیة المجوس و المیتة ، ۲/۸۲۶
الجامع للترمذی ، باب ما جاء فی الانتفاع بآنیة المشرکین ، ۱/۱۸۹
السنن لابن ماجه ، باب صید الکلب ، ۲/۲۳۸
المسند لاحمد بن حنبل ، ۲/۱۸۴ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۱/۳۳

قوم اهل الکتاب، افنأکل فی آنیتهم ؟ قال :اِنْ وَجَدْتُمْ غَیْرَهَا فَلَا تَأْکُلُوْا فِیْهَا، وَ اِنْ لَمْ تَجِدُوْا فَاغْسِلُوْهَا وَ کُلُوْا فِیْهَا۔

حضرت ابوثعلبہ خشنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! ہم کتابی لوگوں کے علاقہ میں ہوتے ہیں تو کیا ہم ان کے برتنوں میں کھا سکتے ہیں؟ فرمایا: اگرانکے علاوہ مل جائیں تو ان میں نہ کھاؤ، ورنہ دھوکر کھاپی سکتے ہو۔ ۱۲م

۱۸۸۰۔ **عن** أبی ثعلبة رضی الله تعالی عنه انه سأل رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فقا ل : اِنا نجاوز أهل الکتاب وهم یطبخون قدورهم الخنزیر و یشربون فی آنیتهم الخمر ، فقال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اِنْ وَجَدْتُمْ غَیْرَهَا فَکُلُوْا فِیْهَا وَ اشْرَبُوْا ، وَ اِنْ لَمْ تَجِدُوْا غَیْرَهَا فَارْحَضُوْهَا بِالْمَآءِ وَ کُلُوْا وَ اشْرَبُوْا۔

حضرت ابوثعلبہ خشنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا، ہم کتابیوں کی سرزمین سے گذرتے ہیں اوروہ اپنی ہانڈیوں میں خنزیر کا گوشت پکاتے اوراپنے برتنوں میں شراب پیتے ہیں۔ تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: اگرانکے برتنوں کے علاوہ تم کوملیں تو ان میں کھاؤ اور پیو۔ اوراگر انکے علاوہ نہ ملیں تو انکے برتنوں کودھوکر استعمال کرسکتے ہو۔ ۱۲م

فتاوی رضویہ ۲/۱۱۳

(۵) کافر کے یہاں کھانا جائز ہے

۱۸۸۱۔ **عن** أنس رضی الله تعالیٰ عنه قال : ان یهودیا دعا النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم الی خبز شعیر و اهالة سخنة فاجابه۔ فتاوی رضویہ ۲/۱۰۴

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ سلم کی ایک یہودی نے جو کی روٹی اور گرم گرم روغن کے سالن کی دعوت کی۔ حضور نے منظور فرمائی۔ ۱۲م

۱۸۸۰۔ السنن لابی داؤد، باب فی استعمال آنیة اهل الکتاب، ۲/۵۳۷

۱۸۸۱۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۳/۲۱۱

(٦) جمع ہوکر کھانے کی فضیلت

١٨٨٢۔ **عن** وحشى بن حرب رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: اِجْتَمِعُوْا عَلىٰ طَعَامِكُمْ وَ اذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ يُبَارَكْ لَكُمْ فِيْهِ ۔

حضرت وحشی بن حرب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جمع ہوکر کھاؤ اور اللہ تعالیٰ کا نام لو، تمہارے لئے اس میں برکت رکھی جائے گی۔ ١٢م

١٨٨٣۔ **عن** أمير المؤمنين عمر بن الخطاب رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: كُلُوْا جَمِيْعًا وَ لَا تَفَرَّقُوْا ، فَاِنَّ الْبَرَكَةَ مَعَ الْجَمَاعَةِ ۔

امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ملکر کھاؤ اور جدا نہ ہو کہ برکت جماعت کے ساتھ ہے۔

١٨٨٤۔ **عن** سلمان الفارسى رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : اَلْبَرَكَةُ فِى ثَلٰثَةٍ ، فِى الْجَمَاعَةِ وَ الثَّرِيْدِ وَالسُّحُوْرِ ۔

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: برکت تین چیزوں میں ہے۔ مسلمانوں کے اجتماع میں، طعام ثرید میں، اور طعام سحری میں۔ راد القحط والوباء ص ١٥

١٨٨٢۔ السنن لابن ماجه ، باب الاجتماع على الطعام ، ٢٣٦/٢
اتحاف السادة للزبيدى، ٢١٧/٥ ☆ المستدرك للحاكم ، ١٠٣/٣
كشف الخفاء للعجلونى، ٤٨/١ ☆

١٨٨٣۔ السنن لابن ماجه ، باب اجتماع على الطعام ، ٢٣٦/٢
كنز العمال للمتقى، ٤٠٧١٣، ٢٣٣/١٥ ☆ مجمع الزوائد للهيثمى، ٢١/٥
الترغيب و الترهيب للمنذرى، ١٣٣/٣ ☆ اتحاف السادة للزبيدى، ٢١٧/٥
مشكوة المصابيح للتبريزى، ٤٢٥٧ ☆ كشف الخفاء للعجلونى، ٥١/٢
التفسير لابن كثير ، ٩٤/٦ ☆

١٨٨٤۔ المعجم الكبير للطبرانى، ٣٠٨/٦ ☆ مجمع الزوائد للهيثمى، ١٥١/٣
فتح البارى للعسقلانى، ٥٥١/٩ ☆ الترغيب و الترهيب للمنذرى، ١٣٧/٢
تاريخ اصفهان لابى نعيم، ٥٧/١ ☆

۱۸۸۵۔ **عن** سمرة بن جندب رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: طَعَامُ الْوَاحِدِ یَکْفِی الْاِثْنَیْنِ وَ طَعَامُ الْاِثْنَیْنِ یَکْفِی الْاَرْبَعَةَ، یَدُ اللّٰهِ عَلَی الْجَمَاعَةِ۔

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک آدمی کی خوراک دو کو کفایت کرتی ہے، اور دو کی چار کو، اللہ تعالیٰ کا ہاتھ جماعت پر ہے۔

۱۸۸۶۔ **عن** جابر رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: اِنَّ اَحَبَّ الطَّعَامِ اِلَی اللّٰهِ مَا کَثُرَتْ فِیْهِ الْاَیْدِیْ۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک سب کھانوں میں زیادہ پیارا اللہ عزوجل کو وہ کھانا ہے جس پر ہاتھ بہت سے ہوں۔

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یعنی جتنے آدمی زیادہ مل کر کھائیں گے اتنا ہی اللہ تعالیٰ کو زیادہ پسند ہوگا۔

رادالقحط ص ۱۶

۱۸۸۵۔	الصحیح لمسلم،	باب طعام الثنین یکفی الثلاثة،			۱۸۶/۲
	الجامع للترمذی،	باب ما جاء فی طعام الواحدیکفی الاثنیں،			۴/۲
	السنن لابن ماجه،	باب طعام الواحدیکفی لاثنین			۲۳۴/۲
	المسند لاحمد بن حنبل،	۴۰۷/۲	☆	السنن للدامی،	۱۰۰/۲
	المعجم الکبیر للطبرانی،	۲۷۸/۷	☆	مجمع لزوائد لبهیثمی،	۲۱/۵
	المصنف لابن ابی شیبة،	۱۳۴/۸	☆	المصنف لعبد الرزاق،	۱۹۵۵۷
	شرح السنة للبغوی،	۳۲۰/۱۱	☆	تلخیص الحبیر لابن حجر،	۹/۴
	مشکوة المصابیح للتبریزی،	۴۱۷۸	☆	فتح الباری للعسقلانی،	۵۳۵/۹
	الترغیب والترهیب للمنذری،	۱۳۳/۲	☆	کنز العمال للمتقی،	۴۰۷۲۱، ۲۳۴/۱۵
	حلیة الاولیاء لابی نعیم،	۲۸/۹	☆	تاریخ دمشق لابن عساکر،	۳۷۹/۶
	المسند للعقیلی،	۱۸۵/۳	☆	السلسلة لصحیحة للالبانی،	۱۶۸۶
۱۸۸۶۔	مجمع الزوائدللهیثمی،	۲۱/۵	☆	الترغیب و الترهیب للمندری،	۱۴۰/۳

۲۔ دعوت

(۱) دعوت قبول کرو

۱۸۸۷ ۔ عن أبی هريرة رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : مَنۡ لَمۡ يُجِبِ الدَّعۡوَةَ فَقَدۡ عَصَى اللّٰهَ وَ رَسُوۡلَهٗ ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو دعوت قبول نہ کرے اس نے اللہ و رسول کی نافرمانی کی۔

احکام شریعت ص ۲۱۱

(۲) بلا دعوت جانا منع ہے

۱۸۸۸ ۔ عن عبد الله بن عمر رضی الله تعالىٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم: مَنۡ دُعِيَ فَلَمۡ يُجِبۡ فَقَدۡ عَصَى اللّٰهَ وَ رَسُوۡلَهٗ، وَ مَنۡ دَخَلَ عَلٰى غَيۡرِ دَعۡوَةٍ دَخَلَ سَارِقًا وَخَرَجَ مُغِيۡرًا۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ سلم نے ارشاد فرمایا: جس کو دعوت کی گئی اور اس نے قبول نہ کی تو اللہ و رسول کی نافرمانی کی۔ اور جو بغیر دعوت گیا وہ چور بن کر داخل ہوا اور لٹیرا بن کر نکلا۔ ۱۲م

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

خصوصاً جبکہ دعوت عام نہ ہو تو معہود و معروف سے زائد آدمی لیجانا سخت ناجائز ہے۔ لا جو لوگ عادی ہیں کہ بے آدمی کے ساتھ لئے ہوئے کہیں نہیں جاتے انکی جو دعوت کریگا پ جانے گا کہ ساتھ آدمی ہوگا۔ المعروف کالمشروط، ہاں اگر کسی بے تکلفی والے نے دعوت

١٨٨٧ ـ الصحيح لمسلم، باب لا تحل المطلقة ثلاثا الخ، ٤٦٣/١
الجامع للترمذی، باب ما جاء فی اجابة الداعی، ١٢٩/١
المسند لاحمد بن حنبل، ٦٨/٢ ☆

١٨٨٨ ـ السنن لابی داؤد. باب ما جاء فی اجابة الدعوة، ٥٢٥/٢
السنن الكبرى للبيهقی، ٦٨/٧ ☆ اتحاف السادة للزبيدی، ٢٣٣/٥
المغنی للعراقی، ١٠/٢ ☆ تذكرة الموضوعات للفتنی، ٦٧
العلل المتناهية لابن الجوزی، ٣٦/٢ ☆

کی اور کچھ حاجت مند ہیں کہ یہ انکو ساتھ لے گیا اور ان کا باران پر نہ پڑے گا خواہ یوں کہ دسترخوان وسیع ہے اور دل فراخ، یا یوں کہ انکی وکفالت یہ خود کرے گا اور اسے ناگوار نہ ہوگا تو حرج نہیں۔ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ نے غزوۂ خندق میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی دعوت کی۔ اور دو صاحبوں کے قابل کھانا پکایا۔ جب یہ دعوت کو عرض کرنے گئے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے باآواز بلند ارشاد فرمایا: اہل خندق! جابر تمہاری ضیافت کرتا ہے۔ وہ ایک ہزار صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ عنہم تھے۔ اور حضرت جابر سے فرمایا: جب تک ہم تشریف نہ لائیں کھانا نہ اتارا جائے۔ او کما قال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ گھبرائے ہوئے اپنے گھر تشریف لائے۔ اپنی زوجۂ مقدسہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے حال بیان کیا کہ یہاں دو ہی آدمیوں کے قابل کھانا ہے اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مع ایک ہزار صحابہ کے تشریف لاتے ہیں۔ ان بی بی نے عرض کیا: آپ کو اسکی فکر کیا ہے۔ جو لاتے ہیں وہی سامان فرمانے والے ہیں۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف فرما ہوئے۔ آٹے اور ہانڈی میں لعاب دہن اقدس ڈالا اور ارشاد فرمایا روٹی پکانے والی بلالو اور ہانڈی چولہے پر کھی رہنے دو اس قلیل آٹے اور گوشت سے ایک ہزار صحابہ کو پیٹ بھر کر کھلایا دیا اور ہانڈی ویسا ہی جوش مارتی رہی اور آٹا ذرا کم نہ ہوا۔

فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/۱۱۲

۳۔ کھلانے پلانے کی فضیلت

(۱) کھانا کھلانا نہایت اجر کا کام ہے

۱۸۸۹۔ **عن** الحسن البصری رضی اللہ تعالیٰ عنه مرسلا قال : قال رسل الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ یُبَاهِیْ مَلٰٓئِکَتَهٗ بِالَّذِیْنَ یُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ مِنْ عَبِیْدِهٖ ۔

حضرت حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرسلا روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں سے ان لوگوں کے بارے میں فخر فرماتا ہے جو اسکے بندوں کو کھانا کھلاتے ہیں۔ ۱۲م

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

مگر لنگر لٹانا جسے کہتے ہیں کہ لوگ چھتوں پر بیٹھ کر روٹیاں پھینکتے ہیں، کچھ ہاتھوں میں جاتی ہیں، کچھ زمین پر گرتی ہیں، کچھ پاؤں کے نیچے آتی ہیں یہ منع ہے، کہ اس میں رزق الٰہی کی بے تعظیمی ہے۔ بہت علماء نے روپوں پیسوں کا لٹانا جس طرح دلہن دولہا کی نچھاور میں معمول ہے منع فرمایا کہ روپے پیسے کو اللہ عزوجل نے خلق کی حاجت روائی کیلئے بنایا ہے تو اسے پھینکنا نہ چاہیئے۔ پھر روٹی کا پھینکنا سخت بیہودہ ہے۔

اعالی الافادہ ص ۱۵

(۲) پانی پلانے کی فضیلت

۱۸۹۰۔ **عن** سعد بن عبادة رضی الله تعالیٰ عنه انه اتی النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فقال : ای الصدقة اعجب الیك ؟ قال : الماء ۔

حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یارسول اللہ! آپ کو کونسا صدقہ پسند ہے؟ فرمایا: پانی پلانا۔ ۱۲م

۱۸۸۹۔ الترغیب و الترہیب للمنذری، ٦٨/٢

۱۸۹۰۔ السنن لابن داؤد، باب فضل سقی الماء، ٢٣٦/١

(۳) پانی پلانے سے گناہ جھڑتے ہیں

۱۸۹۱۔ **عن** أنس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: اِذَا کَثُرَتْ ذُنُوْبُكَ فَاسْقِ الْمَآءَ عَلَی الْمَآءِ، تَتَنَاثَرُ کَمَا یَتَنَاثَرُ الْوَرَقُ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تیرے گناہ زیادہ ہوجائیں تو پانی پر پانی ڈال، تیرے گناہ ایسے جھڑ جائیں گے جس طرح تیز اہواسے پیڑ کے پتے جھڑ جاتے ہیں۔

فتاوی رضویہ جدید ۲۲/۲

(۴) کھلانے اور پہنانے کی فضیلت

۱۸۹۲۔ **عن** أمیر المؤمنین عمر بن الخطاب رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: أَفْضَلُ الْأَعْمَالِ اِدْخَالُ السُّرُوْرِ عَلَی الْمُؤْمِنِ، کَسَوْتَ عَوْرَتَهُ، أَوْ أَشْبَعْتَ جُوْعَتَهُ، أَوْ قَضَیْتَ لَهُ حَاجَةً۔

امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سب سے افضل کام مسلمان کا جی خوش کرنا کہ تو اسکا بدن ڈھانکے یا بھوک میں پیٹ بھرے، یا اسکا کوئی کام پورا کرے۔

۱۸۹۳۔ **عن** أبی الدرداء رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: مَنْ وَافَقَ مِنْ أَخِیْهِ شَهْوَةً غُفِرَلَهُ۔ راد القحط والوباء ص ۱۱

حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس مسلمان کا جی کسی کھانے پینے یا کسی قسم کی حلال چیز کو چاہتا ہو اور اتفاق سے دوسرا اس کے لئے وہ شی مہیا کردے اللہ عزوجل اسکے لئے مغفرت فرمادے۔

۱۸۹۱۔ تاریخ بغداد للخطیب، ۴۰۳/۶ ☆ میزان الاعتدال، ۲۳۶/۱
لسان المیزان لابن حجر، ۶۷۷/۶ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۰۱۸۳، ۲۵۹/۴
۱۸۹۲۔ الترغیب والترھیب للمنذری، ۳۹۴/۳
۱۸۹۳۔ مجمع الزوائد للھیثمی، ۱۸/۵ ☆ المسند للعقیلی، ۳۹۶/۴
تنزیه الشریعه لابن عراق، ۱۳۷/۲ ☆ تاریخ اصفهان لابی نعیم، ۶۶/۲
الفوائد المجموعه للشوکانی، ۷۳ ☆ تذکرة الموضوعات للسیوطی، ۶۷
المغنی للعراقی، ۱۲/۲ ☆ اللآلی المصنوعة للسیوطی، ۴۶/۳

۱۸۹۴ ـ **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : مَنْ اَطْعَمَ اَخَاہُ الْمُسْلِمَ شَھْوَتَہٗ حَرَّمَہُ اللّٰہُ عَلَی النَّارِ ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو اپنے مسلمان بھائی کو اسکی چاہت کی چیز کھلائے اللہ تعالیٰ اسے دوزخ پر حرام کردے۔ رادالقحط والوباء ص ۱۲

۱۸۹۵ ـ **عن** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: مِنْ مُوْجِبَاتِ الرَّحْمَةِ اِطْعَامُ الْمُسْلِمِ السَّغْبَانِ ۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: رحمت الٰہی واجب کردینے والی چیزوں میں ہے غریب مسلمان کو کھانا کھلانا ہے۔

۱۸۹۶ ـ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اَلدَّرَجَاتُ اِفْشَآءُ السَّلَامِ ، وَ اِطْعَامُ الطَّعَامِ ، وَ الصَّلٰوۃُ بِاللَّیْلِ وَ النَّاسُ نِیَامٌ ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ عزوجل کے یہاں درجے بلند کرنے والے ہیں سلام کو پھیلانا، ہر طرح کے لوگوں کو کھانا کھلانا اور رات کو لوگوں کے سوتے میں نماز پڑھنا۔

رادالقحط والوباء ص ۱۲

(۵) کھلانا اور سلام کو روج دینا گناہوں کا کفارہ ہے

۱۸۹۷ ـ **عن** أبی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اَلْکَفَّارَاتُ اِطْعَامُ الطَّعَامِ ، وَ اِفْشَآءُ السَّلَامِ ، وَ الصَّلٰوۃُ بِاللَّیْلِ وَ النَّاسُ

۱۸۹۴ ـ اتحاف السادۃ للزبیدی، ۲۳۷/۵ ☆ تذکرۃ الموضوعات للفتنی، ۶۷

۱۸۹۵ ـ المستدرک للحاکم، ۵۲۴/۲ ☆ کنز العمال للمتقی، ۴۳۰۸۳، ۷۸۱/۱۵

۱۸۹۶ ـ الجامع للترمذی، ۳۲۳۳، باب ما جاء فی الشام السلام، ۹۳/۲

الترغیب والترھیب للمنذری، ۲۶۲/۱ ☆

۱۸۹۷ ـ المستدرک للحاکم، ۱۲۹/۴ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۶۳/۲

نِیَامٌ ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: گناہ مٹانے والے ہیں کھانا کھلانا، سلام ظاہر کرنا، اور شب کو لوگوں کے سوتے میں نماز پڑھنا۔ راد القحط والوباء ص ۱۳

(۶) کھلانا، پلانا جہنم سے دوری کا ذریعہ ہیں

۱۸۹۸۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: مَنْ أَطْعَمَ أَخَاهُ حَتّٰی یُشْبِعَهُ، وَ سَقَاهُ مِنَ الْمَآءِ حَتّٰی یُرْوِیَهُ بَاعَدَهُ اللّٰهُ مِنَ النَّارِ سَبْعَ خَنَادِقَ مَا بَیْنَ کُلِّ خَنْدَقَیْنِ مَسِیْرَةَ خَمْسِ مِاۃِ عَامٍ ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو اپنے مسلمان بھائی کو پیٹ بھر کھانا کھلائے، پیاس بھر پانی پلائے اللہ تعالیٰ اسے دوزخ سے سات کھائیاں دور کرے۔ ہر کھائی سے دوسری تک پانچسو برس کی راہ۔

راد القحط والوباء ص ۱۳

(۷) دعوت طعام کے ذریعہ گھر میں خیر وبرکت ہوتی ہے

۱۸۹۹۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: اَلْخَیْرُ أَسْرَعُ إِلَی الْبَیْتِ الَّذِیْ یُؤْکَلُ فِیْهِ مِنَ الشَّفْرَةِ إِلٰی سَنَامِ الْبَعِیْرِ ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: خیر وبرکت اس گھر کی طرف جس میں لوگوں کو کھانا کھلایا جائے اس سے بھی زیادہ جلد پہونچتی ہے جتنی جلد چھری کوہان شتر کی طرف، کہ اونٹ ذبح کر کے سب سے پہلے اس کا کوہان ہی تراشتے ہیں۔ راد القحط والوباء ص ۱۴

۱۸۹۸۔ الترغیب و الترهیب للمنذری، ۲/۶۵ ☆ اتحاف السادۃ للزبیدی، ۵/۲۳۳
مجمع الزوائد للهیثمی، ۲/۱۳۰ ☆ تذکرۃ الموضوعات للفتنی، ۶۶
۱۸۹۹۔ السنن لابن ماجه، ۳۳۵۷، باب الضیافة، ۲/۲۴۰
مشکوۃ المصابیح للتبریزی،

(۸) فرشتے کھانا کھلانے والے پر درود بھیجتے ہیں

۱۹۰۰۔ **عن** أم المؤمنين عائشة الصديقة رضى الله تعالىٰ عنها قالت : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : اَلْمَلآئِكَةُ تُصَلِّي عَلٰى أَحَدِكُمْ مَا دَامَتْ مَائِدَتُهٗ مَوْضُوْعَةً ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تک تم میں کسی کا دسترخوان بچھا ہے اتنی دیر فرشتے اس پر درود بھیجتے ہیں۔

(۹) مہمان اپنا رزق ساتھ لاتا ہے

۱۹۰۱۔ **عن** أبى الدرداء رضى الله تعالى عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : اَلضَّيْفُ يَأْتِي بِرِزْقِهٖ وَ يَرْتَحِلُ بِذُنُوْبِ الْقَوْمِ يَتَمَحَّصُ عَنْهُمْ ذُنُوْبِهِمْ ۔

حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مہمان اپنا رزق لیکر آتا ہے اور کھلانے والوں کے گناہ لیکر جاتا ہے۔ ان کے گناہ مٹا دیتا ہے۔

(۱۰) دینی بھائی کو کھلانے کی فضیلت

۱۹۰۲۔ **عن** الحسن بن على المرتضى رضى الله تعالى عنهما قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: لَأَنْ أُطْعِمَ أَخًا لِيْ فِي اللّٰهِ لُقْمَةً أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَتَصَدَّقَ عَلٰى مِسْكِيْنٍ بِدِرْهَمٍ ، وَ لَأَنْ أُعْطِيَ أَخًا لِيْ فِي اللّٰهِ دِرْهَمًا أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَتَصَدَّقَ عَلٰى مِسْكِيْنٍ بِمِاْةِ دِرْهَمٍ ۔

حضرت امام حسن بن علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ

الترغیب والترہیب للمنذری، ۳۷۲/۳

۱۹۰۱۔ کشف الخفاء للعجلونی، ۴۶/۲

۱۹۰۲۔ الترغیب و الترہیب للمنذری ۶۸/۲ ☆ تاریخ جرجان، ۳۵۹

السلسلة الصحیحة للالبانی، ۳۰۷ ☆

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک میرا اپنے کسی دینی بھائی کو ایک نوالہ کھلانا مجھے اس سے زیادہ پسند ہے کہ مسکین کو روپیہ دوں اور اپنی دینی بھائی کو ایک روپیہ دینا مجھے اس سے زیادہ پیارا ہے کہ مسکین پر سو روپے خیرات کروں۔

۱۹۰۳۔ **عن** أمیر المؤمنین علی المرتضی کرم اللہ عالیٰ وجھہ الکریم قال: لان اجمع نفرا من اخوانی علی صاع او صاعین من طعا م احب الی من ان ادخل سوقکم فاشتری رقبۃ فاعتقھا۔

امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا: میں اپنے چند برادران دینی کو تین سیر یا چھ سیر کھانے پر اکٹھا کروں تو یہ مجھے اس سے زیادہ محبوب ہے کہ تمہارے بازار میں جاؤں اور ایک غلام خرید کر آزاد کروں۔

رادالقحط والوباء ص ۱۵

(۱۱) ریا کاری کیلئے کھلانا ممنوع ہے

۱۹۰۴۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنھما قال: نھی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عن طعام المتبارئین ان یؤکل۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایسے کھانوں سے منع فرمایا جو ایک دوسرے پر سبقت لیجانے کیلئے کھلائے جاتے ہیں۔

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یعنی جو کھانے تفاخر و ریا کیلئے پکائے جاتے ہیں۔ مگر بے دلیل واضح کسی مسلمان کے بارے میں یہ سمجھ لینا کہ یہ کام اس نے تفاخر و ریا اور ناموری کیلئے کیا ہے جائز نہیں کہ قلب کا حال خدا تعالیٰ جانتا ہے اور مسلمان پر بدگمانی حرام ہے۔

فتاوی رضویہ ۴/۲۳۰

۱۹۰۳۔ الترغیب والترھیب للمنذری، ۲/۶۸

۱۹۰۴۔ السنن لابی داؤد، باب فی طعام المتبارئین ۲/۵۲۷
المستدرك للحاکم، ۴/۱۲۹ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۱/۴۳۰

(۱۲) پرہیزگار ہی کی دعوت کرو

۱۹۰۵۔ **عن** ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : لَا یَاْکُلُ طَعَامَکَ اِلَّا تَقِیٌّ ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تیرا کھانا نہ کھائے گا مگر پرہیزگار۔

فتاوی رضویہ ۴/۲۲۶

(۱۳) کھاتے وقت وہم سے بچو

۱۹۰۶۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : نہی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان یفتش التمر عما فیہ ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس وہم پالنے سے منع فرمایا کہ کھاتے وقت چھوارا توڑ کر اسکی تلاشی لی جائے کہ اس میں کوئی کیڑا تو نہیں۔

فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/۱۷۲

۱۹۰۵۔ السنن لابی داؤد ، باب من یومر ان یجالس ، ۲/۶۶۴
اتحاف السادۃ للزبیدی، ۴/۱۲۸ ☆ المسند لاحمد بن حنبل ، ۳/۳۸
المستدرک للحاکم ، ۴/۱۲۸ ☆
۱۹۰۶۔ الجامع الصغیر للسیوطی ، ۲/۵۶۸ حسن

۱۸

کتاب الاضحیۃ

ابواب

قربانی ۵۲۱

* * *

ا۔ قربانی

(۱) صاحب نصاب

۱۹۰۷۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم: مَنْ كَانَ لَهٗ سَعَةٌ وَ لَمْ يُضَحِّ فَلَا يَقْرُبَنَّ مُصَلَّانَا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کا ہاتھ پہونچتا ہو اور قربانی نہ کرے وہ ہرگز ہماری مسجد کے پاس نہ آئے۔

فتاوی رضویہ ۶/۵۲۱

(۲) قربانی کا جانور تندرست ہونا بہتر ہے

۱۹۰۸۔ **عن** رجل من الصحابه رضی الله تعالی عنهم قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم: اِنَّ اَفْضَلَ الضَّحَايَا اَغْلَاهَا وَاَسْمَنُهَا۔

ایک صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک قربانی کے جانوروں میں افضل وہ جانور ہے جو قیمتی اور تندرست ہو۔ ۱۲م

(۳) حضور نے مینڈھوں کی قربانی کی

۱۹۰۹۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالی عنه قال: ان النبی صلی الله تعالیٰ عليه وسلم ضحی بكبشين املحين، احدهما عن نفسه و الآخر عن امته۔

۱۹۰۷۔ السنن لابن ماجه، باب الاضاحی واجبةهی ام لا، ۲/۲۳۳

المستدرك للحاكم، ۴/۲۳۲ ☆ نصب الراية للزيلعی، ۴/۲۰۷

كنز العمال للمتقی، ۱۲۱۶۹، ۵/۸۶ ☆ تاريخ بغداد للخطيب، ۸/۲۳۸

الجامع الصغير للسيوطی، ۲/۵۴۰ ☆ السنن الكبری للبيهقی، ۹/۲۶۰

۱۹۰۸۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۳/۴۲۴ ☆ السنن الكبری للبيهقی، ۹/۲۶۸

الدر المنثور للسيوطی، ۴/۳۶۱ ☆ مجمع الزوائد للهيثمی، ۴/۲۱

تاريخ دمشق لابن عساكر، ۱۰/۱۹۷ ☆

كنز العمال للمتقی، ۱۲۱۷۵، ۵/۸۸ ☆ الطبقات الكبری لابن سعد، ۷/۱۴۰

۱۹۰۹۔ الجامع الصحيح للبخاری، باب من ذبح الضاحی بيده، ۲/۸۳۴

الصحيح لمسلم، باب استحباب الصحيحة، ۲/۱۵۵

الجامع للترمذی، باب الاضحية بكشبين، ۱/۱۸۰

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دو فربہ اور سیاہ وسفید مینڈھوں کی قربانی فرمائی۔ ایک اپنی جانب سے اور دوسرا اپنی امت کی طرف سے۔۱۲م

۱۹۱۰۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: ان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ضحی بکبشین املحین، ذبح احدهما عن امته لمن شهد له بالتوحید و شهد له بالبلاغ، وذبح الاخر عن محمد و آل محمد صلی الله تعالیٰ علیه وسلم۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دو فربہ مینڈھوں کی قربانی فرمائی۔ ایک اپنی امت اجابت کی طرف سے۔ یعنی جس نے اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور حضور کی رسالت کی تصدیق کی، اور دوسری قربانی اپنی طرف سے اور اپنی آل کی طرف سے۔۱۲م

(۴) قربانی کی دعا

۱۹۱۱۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: ان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم قال عند التضحیه: اَللّٰهُمَّ لَكَ وَمِنْكَ عَنْ مُحَمَّدٍ وَ اُمَّتِهٖ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قربانی کے وقت یہ دعا پڑھی۔ اَللّٰهُمَّ لَكَ وَمِنْكَ عَنْ مُحَمَّدٍ وَ اُمَّتِهٖ۔ اے اللہ! تیرے لئے اور تیرے حکم سے اپنی امت کی طرف سے۔ فتاوی رضویہ ۴/۲۰۶

(۵) قربانی کس جانور کی ہو

۱۹۱۲۔ **عن** جابر رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه

۱۹۱۰۔ السنن لابن ماجه، باب اضاحی رسول الله ﷺ، ۲/۲۳۲
السنن لابی داؤد، باب ما یستحب من الضحایا، ۲/۳۸۶
اتحاف السادة للزبیدی، ۳/۴۰۵ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۱۳/۳۷۹
۱۹۱۱۔ المسند لاحمد بن حنبل، ☆ السنن لابی داؤد، ۲/۳۸۶
۱۹۱۲۔ الصحیح لمسلم، باب سن الضیحة، ۲/۱۵۵
السنن لابی داؤد، باب ما یجوز من السنن فی الضحایا، ۲/۳۸۶
السنن لابن ماجه، باب ما یجزئ من الضاحی، ۲/۲۳۴
السنن للنسائی، باب السنة ولاجزعة، ۲/۱۸۰

وسلم : لَا تَذْبَحُوْ اِلَّامُسِنَّةً اِلَّا اَنْ يَّعْسِرَ عَلَيْكُمْ فَتَذْبَحُوْا جَذْعَةً مِّنَ الضَّان ۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پوری عمر والے جانور کی قربانی کرو مگر جب دشوار ہو تو بھیڑ کا چھ ماہ والا بچہ بھی ذبح کر سکتے ہو۱۲م

فتاوی رضویہ ۸/۴۰۱

(۶) گائے کی قربانی سنت ہے

۱۹۱۳۔ **عن** أم المؤمنين عائشة الصديقة رضى الله تعالىٰ عنهما قالت : ضحى رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم عن نسائه البقر ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی ازواج مطہرات رضی اللہ تعالیٰ عنہن کی طرف سے گائے کی قربانی کی۔

(۷) گائے اور اونٹ میں سات حصہ تک جائز ہے

۱۹۱۴۔ **عن** جابر بن عبدا لله رضى الله تعالىٰ عنهما قال : امر نا رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ان نشرك فى الابل و البقر كل سبعة منافى بدنة ۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں حکم دیا کہ اونٹ اور گائے ہر بدنہ میں سات سات آدمی شریک ہو جائیں۔

۱۹۱۵۔ **عن** جابر بن عبد الله رضى الله تعالى عنهما قال : اشتر كنا مع النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فى الحج و العمرة كل سبعة منا بدنة ، فقا ل رجل لجابر : ايشترك فى البدنة ما يشترك فى الجزور ؟ قال : ما هى الا من البدن ۔

۱۹۱۳۔ الجامع الصحيح للبخارى،	باب الاضحية للمسافر و النساء ،	۲/۸۳۲
الصحيح لمسلم ،	باب جواز الاشتراك فى الهدى، الخ،	۲/۴۲۴
۱۹۱۴۔ الصحيح لمسلم ،	باب جواز الاشتراك فى الهدى،	۱/۴۲۴
السنن لابى داؤد ،	باب البقر و جزروعن كم يجزى،	۲/۳۸۸
السنن لابن ماجه ،	باب عن كم تجزئ البدنة ،	۲/۲۳۳
المسند لاحمد بن حنبل،	۳/۲۹۳	
۱۹۱۵۔ الصحيح لمسلم ،	باب جواز الاشتراك فى الهدى،	۱/۴۲۴

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ: حج وعمرہ میں ہم حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ قربانی کے ایک ایک ڈیل دار جانور میں سات سات آدمی شریک ہوئے کسی نے ان سے پوچھا، کیا گائے کی قربانی میں بھی اتنے ہی آدمی شریک ہوسکتے ہیں؟ فرمایا: گائے بھی تو بدنہ ہی میں داخل ہے۔

فتاوی رضویہ ۸/۴۵۱

۱۹۱۶۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال: كنا مع النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فحضر الاضاحی، فذبحنا البقرة عن سبعة۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں تھے کہ بقرعید آئی تو ہم نے سات آدمیوں کی طرف سے ایک گائے ذبح کی۔

فتاوی رضویہ ۸/۴۵۱

(۸) چرم قربانی کے خود مشکیزے بنائے جاسکتے ہیں

۱۹۱۷۔ **عن** أم المؤمنين عائشة الصديقة رضی الله تعالیٰ عنها قالت: قالوا: يا رسول الله! اِن الناس يتخذون الأسقيه من ضحايا هم و يحملون فيها الودك، فقال: و ماذاك؟ قالوا: نهيت أن تو كل لحوم الأضاحى بعد ثلث۔ قال: اِنَّمَا نَهَيْتُكُمْ مِنْ اَجَلِ الدَّافَّةِ فَكُلُوْا وَ ادَّخِرُوْا وَ تَصَدَّقُوْا۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے عرض کیا: یا رسول اللہ! لوگ اپنی قربانی کی کھالوں کے مشکیزے بنالیتے ہیں اور ان میں چربی ڈھوتے ہیں۔ فرمایا: اس میں کیا حرج ہے۔ بولے ہمیں تو تین دن کے بعد قربانی کا گوشت کھانے سے منع کیا گیا تھا۔ فرمایا: مین نے تمہیں ذخیرہ

۱۹۱۶۔	الجامع للترمذی،	باب فی الاشتراک لی الاضحیة،	۱۸۱/۱
	السنن للنسائی،	باب ما یجزی علیه البقر،	۱۸۱/۲
۱۹۱۷۔	الجامع الصحیح للبخاری،	باب ما یو کل من یحوم لانافی	۸۳۵/۲
	الصحیح لمسلم،	باب بیان ما کان من النهی عن اکل،	۱۵۸/۲
	السنن الابی داؤد،	باب حبس لحوم الدضاحی،	۳۸۸/۲
	السنن لابن ماجه،	باب ادخار لحوم الحوم الضاحی،	۲۳۵/۲
	المسند لاحمد بن حنبل،		۵۱/۶

بنانے کی وجہ سے منع کیا تھا۔ لہذا کھاؤ، ذخیرہ کرو، اور صدقہ کرو اب ہر چیز کی اجازت ہے۔ ۱۲م

فتاوی رضویہ ۴۷

١٩١٨۔ **عن** نبشة الهذلى رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول لله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : كُلُوْا وَ ادَّخِرُوْا وَ ائْتَجِرُوْا ۔

حضرت نبشہ ہذلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کھاؤ اور اٹھار کھو اور ہر وہ کام کرو جس سے ثواب حاصل ہو۔

فتاوی رضویہ ۸/۴۷

(۹) قربانی کی کھال فروخت نہ کرو

١٩١٩۔ **عن** أبى هريرة رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : مَنْ بَاعَ جِلْدَ أُضْحِيَّةٍ فَلَا أُضْحِيَّةَ لَهٗ ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے قربانی کی کھال بیچ دی اسکی قربانی قبول نہیں۔ ۱۲م

١٩٢٠۔ **عن** بريدة الأسلمى رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : كُلُوْا مَا بَدَا لَكُمْ وَ أَطْعِمُوْا وَ ادَّخِرُوْا ۔

حضرت بریدہ اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قربانی کا گوشت جس قدر تم کھا سکتے ہو کھاؤ، باقی کھلاؤ اور جمع رکھو۔ ۱۲م

١٩٢١۔ **عن** سلمة بن الأكوع رضى الله تعالىٰ عنه قا ل:قال رسول الله صلى

١٩١٨۔ السنن لابى داؤد ، باب حبس لحوم الاضاحى، ٣٨٩/٢

١٩١٩۔ المستدرك للحاكم، ٣٩٠/٢ ☆ السنن الكبرى لبيهقى، ٢٩٤/٩

الجامع الصغير للسيوطى، ٥٢٠/٢ ☆ كنز العمال للمتقى، ١٣٣٠٥، ٣٧٥/٥

نصب الراية لزيلعى، ٢١٨/٤ ☆ الترغيب والترهيب للمنذرى، ١٥٦/٢

١٩٢٠۔ السنن الكبرى للبيهقى، ٢٩١/٩ ☆

١٩٢١۔ الجامع الصحيح للبخارى، باب ما يؤكل من لحوم الضاحى، ٨٣٥/٢

السنن لابى داؤد ، باب حبس لحوم الاضاحى، ٣٨٩/٢

الجامع للترمذى باب فى الرخصه فى كلها بعد ثلاث، ١٨٢/١

السنن للنسائى، باب ادخار من اضاحى، ١٨٤/٢

السنن لابن ماجه ، ٢٣٥/٢ ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ٢٣/٣

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : كُلُوا وَ اَطْعِمُوا وَ ادَّخِرُوا۔

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قربانی کا گوشت کھاؤ اور کھلاؤ اور ذخیرہ کرو۔ ۱۲م

۱۹۲۲۔ **عن** أبی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال ؛ قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : كُلُوا وَ اَطْعِمُوا وَ احْبِسُوا وَ ادَّخِرُوا۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قربانی کا گوشت کھاؤ، کھلاؤ، روک رکھو اور ذخیرہ کرلو۔ ۱۲م

فتاوی رضویہ ۸/ ۴۹۷

(۱۱) قربانی کا گوشت اور کھال وغیرہ صدقہ کردو

۱۹۲۳۔ **عن** أمیر المؤمنین علی المرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم قال : اهدی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مائة بدنة فامرنی بلحومها فقسمتها ، ثم امرنی بجلالهافقسمتها ثم بجلود ها فقسمتها۔

امیر المؤمنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سو اونٹ قربانی کر کے مجھے گوشت تقسیم کرنے کا حکم دیا تو میں نے اسکو بانٹ دیا۔ پھر مجھے حکم ملا کہ جھولیں خیرات کروں تو وہ بھی میں نے تقسیم کردیں۔ پھر حکم ملا کہ کھالیں بھی بانٹ دو تو میں نے ان سب کو بھی تقسیم کردیا۔ ۱۲م

۱۹۲۴۔ **عن** أمیر المؤمنین علی المرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم قال : بعثنی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقمت علی البدن فامرنی فقسمتلحومها،

۱۹۲۲۔ الصحیح لمسلم ، باب بیان ما کان النهی عن اکل لحوم الاضاحی، ۲/ ۱۵۹
المستدرك للحاکم، ۴/ ۲۳۲ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۹/ ۲۹۲
فتح الباری للعسقلانی، ۱۰/ ۲۴ ☆

۱۹۲۳۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب یتصدق بهاالبدن ۱/ ۲۳۲
الصحیح لمسلم ، باب جواز الاشتراك فی الهدی، ۱/ ۴۲۴
السنن لابن ماجه ، باب جلود الاضحیة ۲/ ۲۳۵
المسند لاحمد بن حنبل ، ۱/ ۷۹ ☆

۱۹۲۴۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب لا یعطی الجزار من الهدی، شیئا ، ۱/ ۲۳۲

ثم أمرنی فقسمت جلالها و جلودها ۔

امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے قربانی کے اونٹوں کے پاس بھیجا اور حکم دیا کہ گوشت تقسیم کروں تو میں نے بانٹ دیا۔ پھر مجھے حکم ملا تو میں نے انکی جھولیں اور کھالیں تقسیم کردیں۔ ۱۲م

۱۹۲۵۔ **عن** أمیر المؤمنین علی المرتضی کرم الله تعالیٰ وجهه الکریم قال: امرنی النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ان اقوم علی البدن و ان لا اعطی علیها شیئا فی جزارتها ۔

امیر المؤمنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے حکم دیا کہ قربانی کے اونٹوں کے پاس کھڑے ہو جاؤ اور ان میں سے اجرت کے طور پر کچھ بھی قصاب کو نہ دو۔ ۱۲م

۱۹۲۶۔ **عن** أمیر المؤمنین علی المرتضی کرم الله تعالیٰ وجهه الکریم قال: ان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم امره ان یقوم علی بدنه و ان یقسم بدنه کلها لحومها و جلودها و جلالها، و لا یعطی فی جزارتها شیئا ۔

امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے قربانی کے اونٹوں کے پاس کھڑے ہونے کا حکم فرمایا اور حکم دیا کہ سارے اونٹوں کا گوشت، جھولیں اور کھالیں سب تقسیم کردوں۔ اور انکی اجرت میں قصاب وغیرہ کو ان میں سے کچھ نہ دوں۔ ۱۲م

فتاوی رضویہ ۸/۵۳۳

۱۹۲۷۔ **عن** نافع رضی الله تعالیٰ عنه ان عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما کان یجلل بدنه القباطی و الأنماط و الحلل ثم یبعث بها الی الکعبة فیکسوها ایاها ۔

۱۹۲۵۔ الجامع الصحیح للبخاری،	باب لا یعطی الجزار من الهدی شیئا ،	۲۲۲/۱
۱۹۲۶۔ الجامع الصحیح للبخاری،	با ب لا یعطی الجزار من الهدی شیئا ،	۲۳۲/۱
الصحیح لمسلم،	باب الصدقة للحوما الهدایا،	۴۲۳/۱
۱۹۲۷۔ المؤطا لمالك ،	العمل فی الهدی حین یساق	۱۴۸

حضرت نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما اپنے ہدی کے جانوروں پر بیش قیمت مصری نرم و نازک کپڑوں اونی چادروں اور دوسرے عمدہ کپڑوں کی جھولیں ڈالتے۔ قربانی کے بعد ان کو خانۂ کعبہ کا غلاف بنانے کیلئے بھیج دیتے تھے۔ ١٢م

١٩٢٨ ـ **عن** مالك رضی الله تعالی عنه انه سأل عبد الله بن دينار رضی الله تعالیٰ عنه ما كان عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهمايصنع بجلال بدنه حين كسيت الكعبة عن الكسوة قال : كان يتصدق بها ۔

حضرت امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت عبداللہ بن دینار رضی اللہ تعالی عنہ سے پوچھا کہ جب کعبۂ مقدسہ پر غلاف چڑھا دیا گیا۔ تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے ہدی کے جانوروں کی جھولوں کا کیا کرتے تھے؟ فرمایا: صدقہ کر دیا کرتے تھے۔ ١٢م

فتاوی رضویہ ٨/ ٥٣٥

١٩٢٩ ـ **عن** أسامة بن زيد رضی الله تعالیٰ عنهما قال : ان عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما كان يجلل بدنه الأنماط و البرد و الحبر حتی يخرج من المدينة ينزعها فيطويها حتی يكون يوم عرفة فيلبسها اياها حتی ينحرها ثم يتصدق بها ۔

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما اپنی ہدی کے جانوروں پر اونی اور یمنی چادروں کی جھولیں ڈالتے جب وہ جانور مدینہ سے باہر آتے تو انکو اتار لیتے اور طے کر کے رکھ لیتے ۔ پھر جب عرفہ کا دن آتا تو انکو پہناتے اور جب قربانی ہوتی تو ان جھولوں کو خیرات کر دیتے۔ ١٢م

فتاوی رضویہ ٨/ ٥٣٦

١٩٢٨ ـ الموطا لمالك العمل فی الهدی حين يساق، ١٤٨

١٩٢٩ ـ ابن المنذر

۱۹

کتاب الصید والذبائح

ابواب

ذبیحہ ۵۳۱
حرام جانور ۵۳۵

۔ذبیحہ

ا۔ اللہ کے نام پر ذبح کرو

١٩٣٠۔ **عن** رافع بن خديج رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : مَا اَنْهِرَ الدَّمُ وَ ذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ فَكُلُوْا ۔

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس جانور کا خون بہایا گیا اور اللہ تعالیٰ کا نام بھی اسوقت لیا گیا تو اسکو کھاؤ۔ ۱۲م

١٩٣١۔ **عن** عدى بن حاتم رضى الله تعالىٰ عنه قال : قلت : يا رسول الله ! ان نصيد صيدا فلا نجد سكينا الا الظرارة و شقة العصا ، قال : أَمْرِرِ الدَّمَ بِمَا شِئْتَ وَاذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ ۔

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے بارگاہ رسالت میں عرض کیا: یارسول اللہ! ہم شکار کرتے ہیں تو ہمیں چھری وغیرہ نہیں ملتی ۔ صرف دھاردار پتھر یا لاٹھی کی ناک، فرمایا: خون بہاؤ، جس سے چاہو اور بسم اللہ پڑھ لو۔ ۱۲م

١٩٣٢۔ **عن** رافع بن خديج رضى الله تعالىٰ عنه قال : سألت رسول الله صلى

١٩٣٠۔ الجامع الصحيح للبخارى، باب ما انهر الدم من العصب ، ٨٢٧/٢
الصحيح لمسلم ، باب جواز الذبح بكل ماانهر ، ١٥٦/٢
الجامع للترمذى ، ١٨٠، باب فى الزكاة با لقصب ، ١٨٠/١
السنن لابى داؤد ، باب فى ذبائح اهل الكتاب ، ٣٨٩/٢
السنن لابن ماجه ، باب ما يذكى به ٢٢٩/٢
السنن للنسائى، باب النهى عند الذبح بالظفر ، ١٨٢/٢
المسند لاحمد بن حنبل ، ٤٦٢/٣ ☆ المعجم الكبير للطبرانى، ٣٢٢/٤
نصب الراية للزيعلى، ١٨٦/٤ ☆ فتح البارى للعسقلانى، ١٣٩/٥
١٩٣١۔ السنن لابن ماجه ، باب ما يذكى به ، ٢٣٦/٢
السنن لابى داؤد ، باب الذبيحة بالمروة ، ٣٩٠/٢
المسند لاحمد بن حنبل ، ٢٤٠/٤ ☆ الجامع الصغير للسيوطى، ١٦٤/١
المعجم الكبير للطبرانى، ١٠٤/١٧ ☆ المسند لاحمد بن حنبل ، ٢٥٨/٤
١٩٣٢۔ المصنف لابن ابى شية ، ٢٥٩/٤ ☆ الجامع الصغير للسيوطى، ٣٩٧/٣

الله تعالیٰ علیه وسلم عن الذبيحة بالليط فقال : كُلُ مَافَرَى الْأَوْدَاجَ اِلَّاسِنٌ اَوْ ظُفُرٌ۔

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا کہ کیا بانس کی پچ اور کھوئی وغیرہ سے کسی جانور کو ذبح کر سکتے ہیں؟ فرمایا: دانت اور ناخن کے علاوہ جو بھی دھار دار چیز ہو اور رگیں کاٹ دے اس کے ذریعہ ذبح شدہ جانور جائز ہے۔ ۱۲م

فتاوی رضویہ ۸/۳۷۶

(۲) غیر اللہ کے نام پر ذبیحہ حرام ہے

۱۹۳۳۔ **عن** أمير المؤمنين على المرتضى كرم الله تعالىٰ وجهه الكريم قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ ذَبَحَ لِغَيْرِ اللّٰهِ۔

امیر المؤمنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا خدا کی لعنت ہے اس پر جو اللہ کے غیر کیلئے ذبح کرے۔

فتاوی رضویہ ۶/۳۱۲ ☆ فتاوی رضویہ ۱۲/۹۴

فتاوی رضویہ ۸/۳۴۳

(۳) مہمان کی خوشنودی کیلئے ذبیحہ باعث ثواب ہے

۱۹۳۴۔ **عن** جابر بن عبد الله رضى الله تعالىٰ عنهما قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : مَنْ ذَبَحَ لِضَيْفِهٖ ذَبِيْحَةً كَانَتْ فِدَآئَهٗ مِنَ النَّارِ۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو اپنے مہمان کیلئے جانور ذبح کرے وہ دوزخ سے اسکا فدیہ ہو جائے۔

فتاوی رضویہ ۸/۳۴۳

۱۹۳۳۔ الصحیح لمسلم، باب تحریم الذبح لغیر اللہ ۲/۱۶۰
الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۴۴۷ ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ۱/۱۰۸
السنن الکبری للبیہقی، ۸/۲۳۱ ☆ مجمع الزوائد للہیثمی، ۱/۱۰۲
۱۹۳۴۔ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۵۲۶ ☆ العلل المتناہیۃ لابن الجوزی، ۲/۳۴

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ان احادیث سے معلوم ہوا کہ ذبیحہ میں غیر خدا کی نیت اور اس کی طرف نسبت مطلقاً کفر کیا حرام بھی نہیں۔ بلکہ موجب ثواب ہے۔ تو ایک حکم عام کفر وحرام کیونکر ہو سکتا ہے۔

فتاوی رضویہ ۹۴/۱۲

نیز ایک وجہ وہی ہے کہ اکرام مہمان مکارم اخلاق سے تھا اور مکارم اخلاق سے رضائے الٰہی مطلوب ہے۔ مہمان کیلئے ذبح کرنا غیر اللہ کیلئے ذبح کرنا نہ ہوا بلکہ عزوجل ہی کیلئے ہے۔

فتاوی رضویہ ۳۱۲/۶

(۴) مجوس کا ذبیحہ ناجائز ہے

۱۹۳۵۔ **عن** عبد الرحمن بن عوف رضی الله تعالیٰ عنه قال: سمعت رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یقول: سُنُّوا بِهِمْ سُنَّةَ أَهْلِ الْكِتَابِ غَيْرَ نَاكِحِيْ نِسَآئِهِمْ وَ لَا آكِلِيْ ذَبَآئِحِهِمْ۔

حضرت عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجوس کے ساتھ اہل کتاب جیسا معاملہ کرو لیکن ان کی عورتوں سے نہ نکاح کرو اور نہ ان کا ذبیحہ کھاؤ۔ ۱۲م

فتاوی رضویہ حصہ دوم ۱۰۲/۹

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

مجوس کے ہاتھ کی ذبح کی ہوئی بکری مثل سور ہے۔ اور جہاں مجوس ذابح ہو۔ یا مجوس بھی ذابح ہو اور اس کا کاٹا ہوا اور مسلمان کا ذبیحہ دلیل صحیح شرعی سے متمیز نہ ہو وہاں سے کسی حلال جانور کا گوشت خریدنا کھانا کھلانا سب حرام ہے۔ یونہی اگر مجوس گوشت بیچتا ہو اور حلفاً کہے کہ جانور مسلمان کے ہاتھ کا ذبح کیا ہوا ہے جب بھی اس کا خرید کرنا حرام ہے مگر یہ کہ مسلمان نے ذبح کیا اور وہ یا اور مسلمان اس وقت سے خریداری کے وقت تک اس جانور کو دیکھتا رہا کسی وقت

۱۹۳۵۔ الموطا لمالک، ۱۲۱ ☆ المصنف لابن ابی شیبۃ، ۴۳۲/۶

الاصابۃ لابن حجر، ۸۸/۶ ☆ المصنف لعبد الرزاق، ۶۹/۶

السنن الکبری للبیهقی، ۱۸۹/۹ ☆

مسلمان کی نگاہ سے غائب نہ ہوا وہ مسلمان کہے کہ یہ میرا یا فلاں مسلمان کا ذبح کیا ہوا ہے اس وقت خریداری جائز ہے۔

فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/۱۰۲

۲۔ حرام جانور

(۱) مردار کھانا حرام ہے

۱۹۳۶۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اِنَّمَا یُحَرَّمُ مِنَ الْمَیْتَةِ اَکْلُهَا۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مردار کھانا حرام ہے۔۱۲م فتاوی رضویہ ۲/ ۹۷

(۲) زندہ جانور کا عضو کھانا حرام ہے

۱۹۳۷۔ **عن** أبی واقد اللیثی رضی الله تعالیٰ عنه قال : قدم النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم المدینة و هم یجبون اسنمة الایل و یقطعون الیات الغنم ، فقال صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : مَا یُقْطَعُ مِنَ الْبَهِیْمَةِ وَ هِیَ حَیَّةٌ فَهُوَ مَیْتَةٌ۔

حضرت ابو واقد لیثی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب مدینہ منورہ تشریف لائے تو دیکھا کہ اہل مدینہ زندہ اونٹ کا کوہان کاٹتے ہیں اور دنبہ کی چکیاں کاٹ کر کھاتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: زندہ جانور کا کوئی حصہ کاٹا جائے تو وہ مردار کی طرح حرام ہے۔۱۲م فتاوی رضویہ ۸/ ۳۳۷

(۳) پالتو گدھے حرام ہیں

۱۹۳۸۔ **عن** أنس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال: نهی رسول الله صلی

۱۹۳۶۔ الصحیح لمسلم ، باب طهارة جلود المیتة ، ۱/ ۱۵۸

الجامع الصحیح للبخاری، باب جلود المیتة ، ۲/ ۸۳۰

السنن لابی داؤد ، باب فی احب المیتة ۲/ ۵۶۹

۱۹۳۷۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء ما قطع من الحیمن المیت ، ۱/ ۱۷۹

السنن لابن ماجه ، باب ما قطع من البهیمة و هی حیة ، ۲/ ۲۳۸

المسند لاحمد بن حنبل ، ۵/ ۲۱۸ ☆

۱۹۳۸۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب لحوم الحمر الانسیة ، ۲/ ۸۲۹

الصحیح لمسلم ، باب تحریم یاکل لحم الحمر الانسیة ، ۲/ ۱۴۹

السنن لابن ماجه، باب تحریم الحمر الهیته ، ۲/ ۲۳۸

الجامع لنترمذی، باب ما جاء فی لحوم الاهلیته ، ۲/ ۲

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یوم خیبر عن لحوم الحمر الا ھلیة ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جنگ خیبر کے دن پالتو گدھوں کے گوشت سے منع فرمایا۔١٢م

فتاوی رضویہ ٨/ ٣٦٥

(٤) کیلے والے درندے اور پنجے والے پرندے ممنوع ہیں

١٩٣٩۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنهما قال : نهی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عن اکل کل ذی ناب من السباع و کل ذی مخلب من الطیر ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہر کیلے والے درندے اور پنجے سے کھانے والے ہر پرندہ کا گوشت کھانے سے منع فرمایا۔١٢م

(٥) جریث نامی مچھلی کا حال

١٩٤٠۔ **عن** عمرة بنت ابی طبیخ رضی اللہ تعالیٰ عنها قالت :خرجت مع ولیدة لنا فاشترینا جریثة بقفیز حنطة فوضعنا ھا فی زنبیل فخرج راسها من جانب و ذنبها من جانب ، فمر بنا علی المرتضی رضی اللہ تعالیٰ عنه فقال : بکم اخذت ؟ قالت : فأخبرته فقال : ما أطیبه و أرخصه و أوسعه للعیال ۔

حضرت عمرہ بنت ابی طبیخ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں اپنی کنیز کے ساتھ جاکر ایک جریث ایک قفیز گیہوں کو خرید کر لائی جو زنبیل میں نہیں سمائی۔ ایک طرف سر نکلا رہا اور ایک طرف سے دم۔ اتنے میں مولی علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کا گزر ہوا۔ فرمایا: کتنے کو لی؟

١٩٣٩۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب الالبان الابل، ٨٦٠/٢
الصحیح لمسلم، باب تحریم اکل کل ذی ناب ، ١٤٧/٢
المسند لاحمد بن حنبل ، ٣٣٢/١ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ٥١/٣
المصنف لابن ابی شیبة ، ٣٩٨/٥ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ٦٥٤/٩
١٩٤٠۔ المبسوط لمحمد ،

میں نے قیمت عرض کی: فرمایا: کیا پاکیزہ چیز ہے اور کتنی ارزاں اور متعلقین پر کتنی وسعت والی۔

فتاوی رضویہ ۸/۳۷۳

(٦) ماکول اللحم جانور کے سات اعضاء مکروہ ہیں

١٩٤١۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال: كان رسول الله صلى الله تعالیٰ عليه وسلم يكره من الشاة سبعا، المرارة و المثانة، و الحيا، و الذكر، و الانثيين، والغدة و الدم۔ و كان احب الشاة اليه مقدمها۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سات چیزوں کے کھانے کو منع فرماتے۔ پتہ، مثانہ، فرج، ذکر، انثیین، غدہ، خون، اور حضور کو بکری کا دست پسند تھا۔

١٩٤١۔ السنن الكبرى للبيهقى، ١٠/٧٠ ☆ المصنف لعبد الرزاق، ٨٧٧١
الجامع الصغير للسيوطى، ٢/٤٣٩ ☆ كنز العمال للمتقى، ٧/١١٥
الجامع الصغير للسيوطى، ٢/٤٣٩ ☆ كنز العمال للمتقى، ١٨٢١٥، ٧/١١٥

۲۰

کتاب الطب والرقی

ابواب

مرض ودوا ۵۴۱

۱۔ مرض ودوا

(۱) ہر مرض کی دوا اللہ تعالیٰ نے اتاری ہے

١٩٤٢ـ **عن** أسامة بن شريك رضي الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: تَدَاوُوْا عِبَادَ اللّٰهِ! فَإِنَّ اللّٰهَ لَمْ يَضَعْ دَآءً إِلَّا وَضَعَ لَهُ دَوَاءً غير دَآءٍ وَاحِدٍ أَلْهَرِمَ۔

حضرت اسامہ بن شریک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: خدا کے بندو! دوا کرو، کہ اللہ تعالیٰ نے کوئی بیماری ایسی نہ رکھی جس کی دوا نہ بتائی ہو۔ مگر ایک مرض یعنی بڑھاپا۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

خود حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا دوا استعمال فرمانا اور امت مرحومہ کو صدہا امراض کا علاج بتانا بکثرت احادیث میں مذکور۔ اور طب نبوی وسیر وغیرہا فنون حدیثیہ میں مسطور۔

فتاوی رضویہ ۱۸۷/۱۱

(۲) بیوی کے مہر سے خریدی گئی دوا میں برکت وشفا ہے

١٩٤٣ـ **عن** أمير المؤمنين علي المرتضى كرم الله تعالىٰ وجهه الكريم قال: اذا اشتكى احدكم فليستوهب من امرأته من صداقها درهما فليشتربه عسلا ثم ياخذ ماء السماء فيجمع هنيا مريئا مباركا۔

سند حسن

امیر المؤمنین حضرت علی المرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ جب تم میں سے کوئی بیمار ہو تو اسے چاہیئے کہ اپنی عورت سے اس کے مہر سے ایک درہم ہبہ کرائے۔ اس کا شہد مول لے پھر آسمان کا پانی لیکر رچتا پچتا برکت والا جمع کرے۔

١٩٤٢ـ السنن لابی داؤد، باب الرجل يتداوى، ٥٣٩/٢

السنن لابن ماجه، باب ما انزل الله داء الا الخ، ٢٥٣/٢

كنز العمال للمتقی، ٢٨٠٧٦، ٤/١٥ ☆ الجامع الصغير للسيوطی، ١٩٦/١

اتحاف السادة للزبيدی، ☆ المعجم الكبير للطبرانی، ١٤٥/١٠

١٩٤٣ـ المواهب اللدنية ☆

۱۹۴۴۔ **عن** عوف بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال: اذا اراد احدکم الشفاء فلیکتب آیة من کتاب الله فی صحفة و لیغسلها بماء السماء و لیا خذ من امراته درهما عن طیب نفسة منها فلیشتربه عسلا فلیشربه فانه شفاء۔

حضرت عوف بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب تم میں سے کوئی شفا چاہے تو قرآن کریم کی کوئی آیت رکابی میں لکھے اور آپ باراں سے دھوئے اور اپنی عورت سے ایک درہم اس کی خوشی سے لے۔ اس کا شہد خرید کر پئے کہ بیشک شفا ہے۔

راد القحط والوباء ص ۱۹

(۳) حرام چیز میں شفا نہیں

۱۹۴۵۔ **عن** أُم المؤمنین أُم اسلمة رضی الله تعالیٰ عنها قالت: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: اِنَّ اللّٰهَ تَعَالیٰ لَمْ یَجْعَلْ شِفَآءَ کُمْ فِیْمَا حَرَّمَ عَلَیْکُمْ۔

ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے حرام چیزوں میں شفا نہیں رکھی۔ ۱۲م

جد الممتار ۱/۱۳۴

(۴) کاہن کی تصدیق حرام ہے

۱۹۴۶۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: مَنْ أَتٰی کَاهِنًا فَصَدَّقَهُ مَا یَقُوْلُ، اَوْ أَتٰی اِمْرَأَةً حَائِضًا، اَوْ أَتٰی اِمْرَأَةً فِیْ دُبُرِهَا فَقَدْ بَرِیَٔ مِمَّا اُنْزِلَ عَلیٰ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالیٰ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ۔

۱۹۴۴۔ المواهب اللدنیة،

۱۹۴۵۔ السنن الکبری للبیهقی، ۱۰/۵ ☆ جمع الجوامع للسیوطی، ۴۹۶۱

مجمع الزوائد للهیثمی، ۵/۸۶ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۱۰/۷۹

کنز العما ل للمتقی، ۲۸۳۱۹، ۱۵/۵۲ ☆ تلخیص الحبیر لابن حجر، ۴۰/۷۴

کشف الخفاء للعجلونی، ۱/۲۷۶ ☆

۱۹۴۶۔ السنن لابن ماجه، باب النهی عن ایتان الحائض، ۱/۴۷

المسند لاحمد بن حنبل ۲/۴۰۸ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۵/۱۱۷

الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۵۰۶ ☆ الترغیب والترهیب للمنذری، ۴/۳۴

المطالب العالیة لابن حجر، ۲۴۶۴ ☆ شرح السنة للبغوی، ۱۲/۱۸۱

کنز العمال للمتقی، ۱۷۶۸۵، ۶/۷۴۸ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۱۰/۲۱۷

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کسی کاہن کے پاس جائے اور اسکی بات سچی سمجھے، یا حالت حیض میں عورت سے قربت کرے۔ یا دوسری طرف دخول کرے۔ وہ بیزار ہوا اس چیز سے کہ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر اتاری گئی۔

۱۹۴۷۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم: مَنْ أتٰی عَرَّافًا أوْ كَاهِنًا فصدَّقهُ بِمَا يَقُوْلُ فَقَدْ كَفَرَ بِمَا أُنزِل علیٰ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالیٰ عَلَيهِ وَسَلَّمَ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کسی قیافہ شناس یا کاہن کے پاس جائے اور اس کی بات کو سچ اعتقاد کرے وہ کافر ہوا اس چیز سے جو اتاری گئی محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر۔ فتاوی افریقہ ۱۸۸

(۵) کاہن کی تصدیق کرنے والے کی چالیس دن کی نماز غیر مقبول

۱۹۴۸۔ **عن** أم المؤمنين حفصة رضی الله تعالیٰ عنها قالت: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم: مَنْ أتٰی عَرَّافًا فَسَألَهٗ عَنْ شَیْءٍ لَمْ تُقْبَلْ لَهٗ صَلوٰةُ أرْبَعِيْنَ لَيْلَةً۔

ام المؤمنین حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کسی قیافہ شناس یا کے پاس جاکر اس سے کوئی غیب کی بات پوچھے چالیس دن اس کی نماز قبول نہ ہو۔

۱۹۴۹۔ **عن** واثلة بن الأسقع رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی

۱۹۴۷۔ السنن الكبرى للبيهقی، ۱۲۵/۸ ☆ الترغيب والترهيب للمنذری، ۳۶/۴
جامع صغير لسيوطی، ۵۰۶/۲ ☆ كنز العمال للمتقی، ۱۷۶۷۸، ۷۴۹/۶
۱۹۴۸۔ الصحيح لمسلم، باب تحريم الكهانة، و اتيان الكهان، ۲۳۳/۲
المسند لاحمد بن حنبل، ۴۲۹/۲ ☆ شرح السنة للبغوی، ۱۲۸/۱۲
الجامع الصغير للسوطی، ۵۰۵/۲ ☆
۱۹۴۹۔ الترغيب والترهيب للمنذری، ۳۵/۴ ☆ مجمع الزوائد للهيثمی، ۱۱۸/۵
الجامع الصغير للسيوطی، ۵۰۶/۲ ☆ كنز العمال للمتقی، ۱۷۶۷۶، ۷۴۹/۶

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: مَنْ أتٰی کَاهِنًا فَسَألَهٗ عَنْ شَیْءٍ حُجِبَتْ عَنْهُ التَّوْبَةُ أرْبَعِیْنَ لَیْلَةً، فَاِنْ صَدَّقَهٗ بِمَا قَالَ کَفَرَ۔

حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کسی کاہن کے پاس جا کر کچھ پوچھے اسے چالیس دن توبہ نصیب نہ ہو۔ اور اگر وہ اس کی بات پر یقین رکھے تو کافر ہو۔

فتاوی افریقہ ۱۸۹

فہرست عنوانات/ جلد دوم

۵۔ کتاب الجنائز ۳
۱۔ موت ۵
مردوں کو لا الہ الا اللہ کی تلقین کرو ۵
افادۂ رضویہ ۵
رزق مکمل ہونے سے پہلے موت نہیں آتی ۶
موت سے مسلمان کے گناہ مٹتے ہیں ۶
جمعہ کی رات اور دن میں انتقال کی فضیلت ۷
روح قبض ہونے کے بعد کیا کیا جائے؟ ۷
نابالغ بچوں کے مرنے پر اجر ۸
جو جس حال میں مرے گا وہ اسی پر اٹھے گا ۱۰
افادۂ رضویہ ۱۰
۲۔ تجہیز و تکفین و تدفین ۱۱
کفن دینے کا مسنون طریقہ ۱۱
کفن میں لکھ کر رکھنے کی دعا ۱۲
جنازہ میں جلدی کرو ۱۲
افادۂ رضویہ ۱۲
اچھا کفن دو اور میت کا دین جلد ادا کرو ۱۳
افادۂ رضویہ ۱۳
میت کے کنگھی کرنا ممنوع ہے ۱۳
جنازہ کے ساتھ کیا پڑھے ۱۴

میت کو قبر میں اتارے تو کیا پڑھے؟ ۱۴
میت رکھ کر قبر میں دعا کرنا ۱۵
جنازہ کے ساتھ آگ نہ لے جاؤ ۱۵
جنازے میں عورتیں شریک نہ ہوں ۱۶
معظم دینی و بزرگوں کے کپڑوں سے کفن دینا بہتر ہے ۱۶
حضور نے حضرت علی کی والدہ کو اپنی قمیص میں کفن دیا ۱۷
عبداللہ بن ابی منافق کے کفن کیلئے حضور نے قمیص دی ۱۷
افادۂ رضویہ ۱۸
بعد دفن دعا پڑھو ۱۹
بعد دفن استغفار کرو ۱۹
افادۂ رضویہ ۲۰
افادۂ رضویہ ۲۱
مردہ غسل دینے والے کو پہچانتا ہے ۲۱
نیک لوگوں کے قرب میں دفن کرو ۲۳
انسان اپنی مٹی کی جگہ دفن ہوتا ہے ۲۴
حضرت فاطمہ کا وصال اور کفن دفن میں جلدی ۲۵
۳۔ نماز جنازہ ۲۷
ہر مسلمان کی نماز جنازہ پڑھو ۲۷
مومن کی نماز جنازہ پڑھنا باعث مغفرت ہے ۲۷
مومن کی نماز جنازہ پڑھنے پر ثواب عظیم ۲۷
نماز جنازہ صرف ایک بار جائز ہے ۲۹
افادۂ رضویہ ۳۰
حضور کا غائبانہ نماز جنازہ پڑھنا آپ کی خصوصیات سے ہے ۳۲
افادۂ رضویہ ۳۲
افادۂ رضویہ ۳۳
افادۂ رضویہ ۳۳
افادۂ رضویہ ۳۶

افادۂ رضویہ ۳۹
اہل قبلہ کی نماز جنازہ پڑھو ۴۱
نماز جنازہ کا طریقہ اور ابتداء ۴۲
افادۂ رضویہ ۴۲
حضرت خدیجۃ الکبریٰ کا وصال ۴۲
نماز جنازہ میں تین صفیں بناؤ ۴۳
تین صفوں کے ذریعہ نماز جنازہ باعث مغفرت ہے ۴۳
افادۂ رضویہ ۴۴
سو نمازیوں کے طفیل میت کی بخشش ہوتی ہے ۴۵
افادۂ رضویہ ۴۶
مومن کے جنازے میں شریک لوگ بخش دیے جاتے ہیں ۴۶
چالیس نمازیوں کی دعا سے میت بخش دی جاتی ہے ۴۸
سو نمازیوں کے طفیل میت بخش دی جاتی ہے ۴۸
قبر پر نماز جنازہ پڑھنا ۴۹
مسلمان کے مسلمان پر پانچ حق ہیں ۵۰
مسجد میں نماز جنازہ جائز نہیں ۵۰
نماز جنازہ کیلئے بوقت ضرورت تیمم جائز ہے ۵۱
حضور کی نماز جنازہ کس طرح پڑھی گئی ۵۳

۴۔ نماز جنازہ کی دعائیں ۵۶

دعائے جنازہ ۵۶
نماز جنازہ کی دیگر مسنون دعائیں ۵۶

۵۔ زیارت قبور ۶۳

ایک سال پر قبروں کی زیارت اور عرس ۶۳
بوسۂ قبر تعظیم روح کیلئے ہے ۶۳
افادۂ رضویہ ۶۴
زیارت قبر سے مردہ کا دل بہلتا ہے ۶۴
اہل قبور کو سلام کرو وہ جواب دیتے ہیں ۶۵

افادۂ رضویہ ۶۵

افادۂ رضویہ ۶۵

افادۂ رضویہ ۶۷

قبر کی زیارت سے مردہ خوش ہوتا ہے ۶۸

اہل قبور سنتے اور دیکھتے ہیں ۶۹

افادۂ رضویہ ۶۹

قبروں کی زیارت کرنے والی عورتوں پر لعنت ۷۰

افادۂ رضویہ ۷۰

افادۂ رضویہ ۷۱

عورتوں کا قبرستان جانا جائز نہیں ۷۱

افادۂ رضویہ ۷۲

قبر پر عورت کی حاضری اور جزع وفزع سے ممانعت ۷۳

کافر کی قبر سے گزرو تو کیا کہو ۷۳

افادۂ رضویہ ۷۴

۶۔ احترام مقابر ۷۵

مسلم کی قبر پر ہرگز نہ چلو ۷۵

قبر پر ٹیک نہ لگاؤ ۷۵

افادۂ رضویہ ۷۶

قبر پر چلنے سے میت کو اذیت ہوتی ہے ۷۸

افادۂ رضویہ ۷۸

قبر پر قبہ بنانا جائز ہے ۷۸

۷۔ مردوں سے حسن سلوک اور ایصال ثواب ۸۲

مردوں کو بھلائی سے یاد کرو ۸۲

قبرستان میں جا کر استغفار کرو ۸۳

میت کی ہڈیاں توڑنا زندہ کی طرح ہے ۸۵

مرنے کے بعد تین چیزوں کا ثواب ملتا ہے ۸۵

والدین کی طرف سے صدقہ دینے سے ان کو ثواب ملتا ہے ۸۶
بعد دفن قبر پر دعا کرنا سنت ہے ۸۷
ایصال ثواب ۸۸
بیرام سعد برائے ایصال ثواب کھودا گیا ۸۸
افادۂ رضویہ ۸۹
۸۔ عالم برزخ کے احوال ۹۱
عالم برزخ کی وسعت ۹۱
افادۂ رضویہ ۹۱
مومن کی روح آزاد رہتی ہے ۹۱
روحیں متعلقین سے ملاقات کرتی ہیں ۹۲
مومن کی روح آزاد رہتی ہے اور کافر کی قید ۹۲
مردہ اپنے غسل دینے والے کو پہچانتا ہے ۹۳
مردہ قبرستان لے جانے والوں سے کلام کرتا ہے ۹۴
افادۂ رضویہ ۹۵
مومن کو وقت انتقال ہی بشارت دیدی جاتی ہے ۹۵
مردہ سب کو دیکھتا اور آواز دیتا ہے ۹۶
مومن مردہ قبر کے پاس سے گزرنے والے کو پہچانتا ہے ۹۸
افادۂ رضویہ ۹۹
مردہ دفن کے بعد جانے والوں کے جوتے کی آواز سنتا ہے ۹۹
مردے سنتے ہیں خواہ کافر ہوں ۱۰۱
حضور نے قبر کی آواز سنی ۱۰۳
حضرت فاروق اعظم نے اہل قبور کی آواز سنی ۱۰۳
حضرت مولیٰ علی نے اہل قبور کی آواز سنی ۱۰۴
افادۂ رضویہ ۱۰۵
بے گناہ کو مٹی نہیں کھاتی ۱۰۵

۹۔ سوگ اور نوحہ ۱۰۷
غم اور آنسو پر عذاب نہیں ۱۰۷
رونے سے مردہ کو تکلیف ہوتی ہے ۱۰۷
افادۂ رضویہ ۱۰۹
مرثیہ ناجائز ہے ۱۱۰
افادۂ رضویہ ۱۱۰
نوحہ جائز نہیں ۱۱۰
اہل میت کے یہاں کھانے کیلئے جمع ہونا سوگ ہے ۱۱۳
۱۰۔ اذان قبر ۱۱۴
اذان قبر کا ثبوت ۱۱۴
افادۂ رضویہ ۱۱۴
۱۱۔ کفن میں تبرکات ۱۱۷
تبرکات کا استعمال ۱۱۷
حضور کی مبارک چھڑی قبر میں رکھی گئی ۱۱۷
حضور کے موئے مبارک منہ میں رکھے گئے ۱۱۸
حضور کا بچا ہوا مشک حضرت علی نے کفن میں لگوایا ۱۱۸
افادۂ رضویہ ۱۱۸
حضرت امیر معاویہ نے تبرکات کفن میں رکھوائے ۱۱۸
۱۲۔ شہید کون؟ ۱۲۰
شہیدوں کی قسمیں ۱۲۰
۱۳۔ شہید کی فضیلت ۱۲۳
فضیلت شہید ۱۲۳
افادۂ رضویہ ۱۲۵
شہید کی روح جسم مثالی میں رکھی جاتی ہے ۱۲۶
شہدائے احد کی تدفین اور ان کی فضیلت ۱۲۶

فاروق اعظم کا جسم اطہر ایک مدت کے بعد صحیح وسلامت تھا ۱۲۷

۱۴۔ طاعون ۱۲۹

طاعون میں مرنے والا شہید ہے ۱۲۹
طاعون مومن کیلئے شہادت ہے ۱۲۹
طاعون سے بھاگنا حرام ہے ۱۳۳
افادۂ رضویہ ۱۳۹
جذامی سے میل جول ۱۴۱
جذامی سے دور بھاگو ۱۴۲
جذامی کے ساتھ قیام وطعام ۱۴۵
افادۂ رضویہ ۱۵۰

۶۔ کتاب الزکوۃ ۱۵۵

۱۔ زکوۃ کی اہمیت وفرضیت ۱۵۷

فضائل زکوۃ ۱۵۷
افادۂ رضویہ ۱۵۸
زکوۃ کی فرضیت ۱۵۹
حولان حول پر زکوۃ ادا کرنا واجب ہے ۱۵۹
زیور کی زکوۃ فرض ہے ۱۶۰
زکوۃ نہ دینے والا جہنمی ہے ۱۶۰
افادۂ رضویہ ۱۶۱
زکوۃ نہ دینے پر سزا وعذاب ۱۶۱
افادۂ رضویہ ۱۶۳
جس نے زکوۃ نہ دی اس کی نماز نہیں ۱۶۷
زکوۃ نہ دینے پر سزا ۱۶۸
زکوۃ کے بعد مال کنز نہیں رہتا ۱۶۸
اللہ کی راہ میں عمدہ مال خرچ کرو ۱۶۹

ضرورت اصلیہ میں زکوۃ نہیں ۱۷۰
۲۔ بنو ہاشم کیلئے زکوۃ حرام ۱۷۱
اہل بیت کیلئے زکوۃ ناجائز ۱۷۱
افادۂ رضویہ ۱۷۷
بنو ہاشم کا غلام بھی زکوۃ نہیں لے سکتا ۱۷۷
۳۔ مصارف زکوۃ وصدقات ۱۷۸
اہل قرابت کو زکوۃ وصدقہ دینا اجر عظیم کا باعث ۱۷۸
اہل قرابت کے علاوہ کو صدقہ دینا مقبول نہیں ۱۷۹
غنی وتندرست کیلئے زکوۃ جائز نہیں ۱۸۱
۴۔ فضائل صدقہ ۱۸۱
صدقہ وخیرات کی فضیلت ۱۸۱
افادۂ رضویہ ۱۸۲
پوشیدہ صدقہ افضل ہے ۱۸۲
صدقہ عمر بڑھاتا ہے ۱۸۲
صدقہ غضب الٰہی کو بجھاتا ہے ۱۸۳
صدقہ جہنم سے بچاتا ہے ۱۸۴
صدقہ گناہ مٹاتا ہے ۱۸۴
صدقہ بلائیں دفع کرتا ہے ۱۸۵
صدقہ کی کثرت سے روزی بڑھتی ہے ۱۸۶
بہرے کو بات سنانا صدقہ ہے ۱۸۷
خود کھانا اور دوسرے کو کھلانا صدقہ ہے ۱۸۷
ہر جاندار کو کھلانا باعث ثواب ۱۸۸
حرام کمائی سے صدقہ حرام ہے ۱۸۸
حلال کمائی ہی مقبول ہے ۱۸۹
۵۔ حیلۂ شرعی ۱۹۲
حیلۂ شرعی کی اصل ۱۹۲

۶۔ صدقہ فطر ۱۹۴
صدقہ فطر کی مقدار ۱۹۴
عہد رسالت میں صدقۂ فطر عموماً تین چیزوں سے ادا کیا جاتا تھا ۱۹۴
افادۂ رضویہ ۱۹۴
۷۔ چندہ اور اسراف ۱۹۶
چندہ کی اصل اور اجر و ثواب ۱۹۶
راہ خدا میں مال کثیر خرچ کرنا اسراف نہیں ۱۹۷
افادۂ رضویہ ۱۹۷
عوام کو تمام مال راہ خدا میں خرچ کرنا جائز نہیں ۱۹۸
افادۂ رضویہ ۱۹۸
۸۔ احکام سوال ۱۹۹
اللہ کے نام پر مانگنا ۱۹۹
افادۂ رضویہ ۲۰۰
مال جمع کرنے کیلئے سوال درست نہیں ۲۰۱
کثرت سوال اور فضول خرچی مکروہ ہے ۲۰۲
دینے والا ہاتھ افضل ہے ۲۰۳
عزت نفس کے ذریعہ حاجت طلب کرو ۲۰۳
افادۂ رضویہ ۲۰۴
۹۔ مال جمع کرنا ۲۰۵
اہل خانہ کیلئے ایک سال کا خرچ جمع کرنا جائز ہے ۲۰۵
بلا ضرورت جائداد نہ بیچو ۲۰۵
۷۔ کتاب الصوم ۲۰۷
۱۔ روزے کی فرضیت و اہمیت ۲۰۹
فرائض اسلام چار ہیں ۲۰۹

رمضان کی فضیلت ۲۰۹
روزے کے فائدے ۲۱۰
روزہ ارکان اسلام سے ہے ۲۱۰
رمضان کا ایک روزہ تمام زندگی کے روزوں سے افضل ہے ۲۱۱
روزہ نہ رکھنے کی سزا اور وقت سے پہلے افطار پر وعید ۲۱۱
حالت جنابت میں روزہ ۲۱۳
افادۂ رضویہ ۲۱۴
رویت ہلال ۲۱۵
صوم وافطار اور رویت ہلال ۲۱۵
قیامت کے قریب چاند پھولے ہوئے نکلے ہوئے ۲۱۶
چاند کیلئے اندازہ بیکار ہے ۲۱۶
رمضان کیلئے شعبان کے چاند کی حفاظت کرو ۲۱۷
نیا چاند دیکھ کر کیا دعا پڑھیں ۲۱۷
چاند دیکھ کر اللہ کی پناہ چاہو ۲۲۰
افادۂ رضویہ ۲۲۰
یوم شک کا روزہ ۲۲۰
مہینہ ۲۹ ر اور ۳۰ ر دن کا ہوتا ہے ۲۲۱
عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے مہینے مسلسل ۲۹ ر کے نہیں ہوتے ۲۲۱
افادۂ رضویہ ۲۲۲

۳۔ نفلی روزے ۲۲۴

عاشورہ کا روزہ ۲۲۴
یوم عاشورہ کے ساتھ نویں محرم کا روزہ ۲۲۴
ستائیس رجب کا روزہ ۲۲۵
افادۂ رضویہ ۲۲۶
شعبان کے روزے ۲۲۷
عرفہ اور عشرہ ذوالحجہ کے روزے ۲۲۷

ہر ماہ ایام بیض کے روزے ۲۲۹
شوال کے چھ روزے ۲۳۰
دوشنبہ، چہارشنبہ، پنجشنبہ اور جمعہ کے روزے ۲۳۰
ہفتہ کا روزہ ۲۳۲
صوم وصال منع ہے ۲۳۳
صوم داؤدی اللہ تعالیٰ کو پسند ہے ۲۳۴
سحری وافطار ۲۳۶
سحری کا آخری وقت ۲۳۶
افادۂ رضویہ ۲۳۶
افطار کا وقت ۲۳۶
افادۂ رضویہ ۲۳۷
افطار میں جلدی مستحب ہے ۲۳۹
کھجور سے روزہ افطار کرنا افضل ہے ۲۴۰
عام طور پر لوگ جس دن افطار کریں تم بھی کرو ۲۴۱
افطار کرانے کا ثواب ۲۴۲
افطار کی دعائیں ۲۴۴
افادۂ رضویہ ۲۴۶

۸۔ کتاب الحج ۲۴۷

۱۔ حج کی فرضیت واہمیت ۲۴۹

فرضیت حج کا ثبوت ۲۴۹
حج وزیارت اور عمرہ کے فضائل ۲۴۹
حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اعلان حج فرمایا ۲۵۵
افادۂ رضویہ ۲۵۵
حج بیت اللہ کی برکت ۲۶۱

حج نفل ۲۶۲
حج بدل ۲۶۲
افادۂ رضویہ ۲۶۴

۲۔ مناسک کی فضیلت ۲۶۵

طواف کی فضیلت ۲۶۵
تلبیہ کے الفاظ ۲۶۵
عرفات ومزدلفہ پیدل جانے کی فضیلت ۲۶۶
افادۂ رضویہ ۲۶۶
عرفات ومزدلفہ میں نمازوں کا جمع کرنا ۲۶۶

۳۔ زیارت روضۂ انور ۲۶۸

زیارت روضۂ انور اور بوسۂ تبرکات ۲۶۸
روضۂ انور کی زیارت شفاعت کا اہم ذریعہ ہے ۲۶۸
افادۂ رضویہ ۲۶۹
روضۂ انور کی زیارت گویا حضور کا دیدار پر انوار ہے ۲۷۰
ثواب کی نیت سے زیارت روضۂ انور باعث شفاعت ہے ۲۷۱
روضہ انور کے زائر کیلئے شفاعت واجب ۲۷۱
مسجد نبوی حضور کی زیارت کی نیت سے جانا دو حج مبرور کا ثواب ہے ۱۷۱
افادۂ رضویہ ۲۷۲
حج کے ساتھ زیارت نہ کرنا ظلم ہے ۲۷۲
صاحب استطاعت پر زیارت لازم ہے ۲۷۳
بارگاہ رسالت میں سلام پیش کرنا سعادت دارین کا اہم ذریعہ ہے ۲۷۳
افادۂ رضویہ ۲۷۳

۴۔ فضائل مدینہ منورہ ۲۸۱

فضیلت مدینہ ۲۸۱
مدینہ افضل ہے یا مکہ؟ ۲۸۳
مدینہ میں مرنے والا شفاعت کا مستحق ہے ۲۸۴

مدینہ میں سکونت کی فضیلت ۲۸۴
افادۂ رضویہ ۲۸۴

۵۔ فضیلت حرم ۲۸۶

فضیلت کعبہ ۲۸۶
حرمین میں مرنے کی فضیلت ۲۸۶
کعبہ مقدسہ میں ایک نیکی ایک لاکھ کے برابر ہے ۲۸۷

۹۔ کتاب النکاح ۲۸۹

ا۔ فضیلت نکاح اور احکام ۲۹۱

نکاح حضور کی اہم سنت ہے ۲۹۱
نکاح کی برکت ۲۹۲
افادۂ رضویہ ۳۹۲
تین لوگ دوگنے اجر کے مستحق ہیں ۲۹۳
بچوں کی پرورش کی خاطر نکاح ثانی نہ کرنے والی عورت جنتی ہے ۲۹۴
افادۂ رضویہ ۲۹۴
افادۂ رضویہ ۲۹۵
افادۂ رضویہ ۲۹۷
جنت میں دنیوی بیوی ملے گی ۲۹۸
افادۂ رضویہ ۲۹۸
افادۂ رضویہ ۲۹۹
بالغہ کی شادی میں جلدی کرو ۳۰۰
افادۂ رضویہ ۳۰۰
عاقلہ بالغہ کو اپنے نفس کا اختیار ہے ۳۰۰
افادۂ رضویہ ۳۰۱
کسی کے پیغام نکاح پر پیغام نہ دو ۳۰۱

متعہ حرام ہے ۳۰۲
حضرت سیدہ فاطمہ کا نکاح ۳۰۴
ام المومنین حضرت عائشہ کا نکاح ۳۰۵
لڑکا بالغ ہو جائے تو نکاح کردو ۳۰۵
افادۂ رضویہ ۳۰۶
حضرت سلیمان علیہ السلام کی ننیانوے یا سو بیویاں تھیں ۳۰۶

۲۔ مہر ۳۰۷

مہر کا بیان ۳۰۷
افادۂ رضویہ ۳۰۷
مہر سیدہ فاطمہ ۳۰۹
افادۂ رضویہ ۳۱۱

۳۔ حسن معاشرت ۳۱۳

عورتوں سے حس سلوک ۳۱۳
افادۂ رضویہ ۳۱۴
عورت کو حسن تدبیر سے سیدھا رکھو ۳۱۴
عورتوں کو نہ ستاؤ ۳۱۵
میاں بیوی کی محبت بے مثال چیز ہے ۳۱۵
عورت کو شوہر سے جدا کرنا حرام ہے ۳۱۵
دو بیویوں کے درمیان انصاف ضروری ۳۱۶
ازواج کے درمیان باری مقرر کرنا ۳۱۶

۴۔ شوہر کے حقوق ۳۱۷

بیوی پر شوہر کا حق ۳۱۷
افادۂ رضویہ ۳۲۵
افادۂ رضویہ ۳۲۸
افادۂ رضویہ ۳۳۰
افادۂ رضویہ ۳۳۱

افادۂ رضویہ ۳۳۲

افادۂ رضویہ ۳۳۴

شوہر کی غیرت کا خیال بیوی پر لازم ہے ۳۳۴

اکثر عورتیں شوہر کی نافرمانی کی وجہ سے جہنمی ہیں ۳۳۴

شوہروں کی اطاعت پر اجر عظیم ۳۳۶

شوہروں کی فرمانبردار عورتیں جنتی ہیں ۳۳۷

شوہر کی نافرمانی کی وجہ سے بیوی نکاح سے خارج نہیں ہوتی ۳۳۸

۵۔ نسب و رضاعت ۳۳۹

اچھے نسب والوں میں نکاح کرو ۳۳۹

شریف و رذیل کا ثبوت ۳۴۰

بغیر عمل نسبی شرافت کام نہیں دیتی ۳۴۱

افادۂ رضویہ ۳۴۱

افادۂ رضویہ ۳۴۲

نسب بدلنا حرام ۳۴۳

افادۂ رضویہ ۳۴۴

ولد الزنا پر کوئی گناہ نہیں ۳۴۴

حرامی بچہ عموماً بد خصلت ہوتا ہے ۳۴۵

افادۂ رضویہ ۳۴۶

بچہ بستر والے کا اور زانی کیلئے پتھر ۳۴۶

افادۂ رضویہ ۳۴۷

رشتہ ولا نسبی رشتہ کی طرح ہے ۳۴۷

افادۂ رضویہ ۳۴۷

رضاعت سے حرمت ثابت ہو جاتی ہے ۳۴۸

۶۔ اعلان نکاح ۳۵۰

اعلان نکاح اور مساجد میں انعقاد مسنون ہے ۳۵۰

نکاح میں لوگوں کو اطلاع ضرور چاہیئے ۳۵۰

شادی میں گانے کی محفل کا حکم ۳۵۱
افادۂ رضویہ ۳۵۱
افادۂ رضویہ ۳۵۵
شادی سے قبل عورت کو دیکھ لینا جائز ۳۵۶
افادۂ رضویہ ۳۵۷
۷۔ مباشرت ۳۵۸
بغیر غسل چند بیویوں کے پاس جاسکتا ہے ۳۵۸
وقت جماع برہنگی صحیح نہیں ہے ۳۵۸
۸۔ نکاح پر عدم قدرت ۳۵۹
صاحب استطاعت نکاح کرے ورنہ روزہ رکھے ۳۵۹
۱۰۔ کتاب الطلاق ۳۶۱
۱۔ طلاق کی شرعی حیثیت ۳۶۳
مباح چیزوں میں مبغوض تر طلاق ہے ۳۶۳
افادۂ رضویہ ۳۶۳
کثرت نکاح وطلاق ممنوع ہے ۳۶۴
طلاق کی قسم کھانا اور کھلانا صفت نفاق ہے ۳۶۴
زمانۂ جاہلیت میں ایک مجلس کی چند طلاقوں کی کوئی حیثیت نہ تھی ۳۶۴
طلاق مغلظہ اور حلالہ کا حکم ۳۶۶
حلالہ کرنے والا ملعون ہے ۳۶۷
افادۂ رضویہ ۳۶۷
طلاق مغلظہ کا حکم ۳۶۷
ایک وقت میں تین طلاق دینے سے تین ہوں گی ۳۶۸
افادۂ رضویہ ۳۷۰
تین طلاقوں کے بعد رجعت منسوخ ہوگئی ۳۷۱

حالت حیض میں طلاق واقع ہو جاتی ہے ۳۷۲
بیوی کو بہن کہنے کا حکم ۳۷۶
افادۂ رضویہ ۳۷۶
مفقود الخبر شوہر کا حکم ۳۷۷
افادۂ رضویہ ۳۷۷

۱۱- کتاب البیوع ۳۷۹

۱- کسب حلال و حرام ۳۸۱

کسب حلال کی فضیلت ۳۸۱
طلب معاش میں اچھا طریقہ اپناؤ ۳۸۳
تلاش معاش کی فضیلت ۳۸۴
تلاش معاش میں دنیا و آخرت دونوں کو پیش نظر رکھے ۳۸۵
افادۂ رضویہ ۳۸۵
قوت بازو کی کمائی افضل ہے ۳۸۶
کسب حلال ضروری ہے ۳۸۷
ناجائز کمائی ۳۸۸
جس کسب سے روزی ملے اسی کو اختیار کرے ۳۸۹

۲- خرید و فروخت ۳۹۰

مسلمان کے عقد پر عقد نہ کرو ۳۹۰
معدوم کی بیع جائز نہیں ۳۹۰
آدمی اپنی کمائی برباد نہ کرے ۳۹۰
بلا ضرورت جائداد نہ بیچو ۳۹۱
بیع کو قرض کی شرط سے مشروط نہ کرو ۳۹۱
افادۂ رضویہ ۳۹۱
روپے کی بیع تفاضل کے ساتھ جائز ہے ۳۹۲
افادۂ رضویہ ۳۹۲

۳۔ غبن و غصب و عاریت ۳۹۴
غبن مذموم ہے ۳۹۴
غصب کا وبال ۳۹۴
عاریت کا مال واپس کرے ۳۹۵
۴۔ اجرت و مزارعت ۳۹۶
اجرت ادا کرو ۳۹۶
تعویذ پر اجرت جائز ہے ۳۹۶
افادۂ رضویہ ۳۹۸
کام ختم ہوتے ہی مزدور کی اجرت ادا کرو ۳۹۸
تعلیم قرآن پر اجرت کا حکم ۳۹۹
بٹائی پر زراعت کا حکم ۳۹۹
افادۂ رضویہ ۳۹۹
۵۔ قرض و سود ۴۰۱
ہر قرض جس سے منفعت مقصود ہو وہ سود ہے ۴۰۱
سود کی لعنت ۴۰۱
سود کی مذمت ۴۰۲
افادۂ رضویہ ۴۰۲
سود کھانا زنا سے بدتر کام ہے ۴۰۳
سود اور اس سے بچنے کی صورت ۴۰۸
قرض ادا کی نیت سے لو تا کہ اللہ کی مدد شامل حال رہے ۴۰۹
قرض ادا کرتے وقت زیادہ دینا جائز ہے ۴۱۱
افادۂ رضویہ ۴۱۲
قرض دار کو مہلت دینے پر اجر ۴۱۳
قرض معاف کرنے والا اجر عظیم کا مستحق ۴۱۳
افادۂ رضویہ ۴۱۴

۱۲۔ کتاب الأیمان والنذور ۴۱۵

۱۔ قسم وکفارہ ۴۱۷

اچھی چیز کی قسم کھائے تو اس کو توڑنا ضروری ہے ۴۱۷
قسم صرف خدا کے نام کی کھاؤ ۴۱۸
ماں باپ کی قسم نہ کھاؤ ۴۱۸
نذر اطاعت صحیح ونذر معصیت گناہ ۴۱۹
نذر سے تقدیر کا لکھا نہیں مٹتا ۴۲۰
افادۂ رضویہ ۴۲۰
احباب کو ایذا دینے کی قسم نہ کھاؤ ۴۲۰

۱۳۔ کتاب الحدود والدیات ۴۲۲

۱۔ شراب ۴۲۵

شراب کی حرمت ۴۲۵
شراب اور شرابی کی مذمت ۴۲۷
افادۂ رضویہ ۴۲۷
شرابی کے سوء خاتمہ کا اندیشہ ۴۲۷
شرابی کی نماز چالیس دن تک قبول نہیں ۴۲۷
شرابی کو جہنم کا کھولتا پانی ملے گا ۴۲۸
شرابی دخول جنت سے محروم رہے گا ۴۲۹
شراب وجوا حرام ہے ۴۲۹

۲۔ نشہ آور اشیاء ۴۳۰

ہر نشہ والی رقیق چیز حرام ۴۳۰

طلا، تاڑی، سیندھی اور نبیذ کے احکام ۴۳۱
افادۂ رضویہ ۴۳۶
افادۂ رضویہ ۴۳۹
نشہ حرام ہے ۴۵۴
نشہ باز کے پاس رحمت کے فرشتے نہیں آتے ۴۵۴
۳۔ حد شرعی ۴۵۵
حدود قائم کرنے میں احتیاط ۴۵۵
زنا کی حد میں رعایت ۴۵۵
۱۴۔ کتاب الہجرۃ والجہاد ۴۵۹
۱۔ ہجرت ۴۶۱
بہتر ہجرت کیا ہے؟ ۴۶۱
دار الاسلام سے ہجرت نہ کرے ۴۶۱
ہجرت اور نیت کا حکم ۴۶۲
۲۔ جہاد ۴۶۴
جہاد کی فضیلت ۴۶۴
جہاد کی اہمیت ۴۶۴
افادۂ رضویہ ۴۶۴
غزوۂ بدر کا انجام ۴۶۵
قومی حمیت کیلئے جنگ مذموم ہے ۴۶۶
سفر جہاد پنج شنبہ کو بہتر ہے ۴۶۸
جنگ میں مثلہ نہ کرو ۴۶۸

۱۵۔ کتاب الخلافۃ ۴۶۹

۱۔ خلافت ۴۷۱

امامت وخلافت ۴۷۱
شیخین کی خلافت حضرت مولیٰ علی کے نزدیک حق تھی ۴۷۲
خلیفہ قریشی ہوگا ۴۷۴
افادۂ رضویہ ۴۷۶
افادۂ رضویہ ۴۷۷
اسلام میں بارہ خلفاء ہوں گے ۴۷۸
افادۂ رضویہ ۴۸۹

۲۔ قضاء ۴۸۲

حاکم افضل شخص کو بنایا جائے ۴۸۲
اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں کسی کی اطاعت نہیں ۴۸۳
مدعی گواہ لائے ۴۸۳
دعویٰ کو ثابت کرنے میں حق گوئی اختیار کرو ۴۸۳

۱۶۔ کتاب الرؤیا ۴۸۷

۱۔ خواب ۴۸۹

حضور لوگوں سے صبح کو خواب سماعت فرماتے ۴۸۹
اچھے خواب کی فضیلت ۴۸۹
برا خواب دیکھنے والا کیا کرے؟ ۴۹۵

۱۷۔ کتاب الاطعمۃ والاشربۃ ۴۹۷

۱۔ مقدار طعام ۴۹۹

کھانے کی مسنون مقدار ۴۹۹
زیادہ کھانا مذموم ہے ۴۹۹
افادۂ رضویہ ۵۰۰

۲۔ آداب طعام ۵۰۱

کھانے کے آداب ۵۰۱
افادۂ رضویہ ۵۰۱
کھانے کے بعد انگلیاں اور برتن چاٹ لینا چاہئے ۵۰۲
کھانے میں غیروں سے مشابہت نہ کرو ۵۰۴
غیر مسلموں کے برتنوں کا استعمال ۵۰۵
کافر کے یہاں کھانا جائز ہے ۵۰۷
جمع ہو کر کھانے کی فضیلت ۵۰۸
افادۂ رضویہ ۵۰۹

۳۔ دعوت ۵۱۰

عوت قبول کرو ۵۱۰
بلا دعوت جانا منع ہے ۵۱۰
افادۂ رضویہ ۵۱۰

۴۔ کھلانے پلانے کی فضیلت ۵۱۲

کھلانا پلانا نہایت اجر کا کام ہے ۵۱۲
افادۂ رضویہ ۵۱۲
پانی پلانے کی فضیلت ۵۱۲
پانی پلانے سے گناہ جھڑتے ہیں ۵۱۳

کھلانے اور پہنانے کی فضیلت ۵۱۳
کھلانا اور سلام کو رواج دینا گناہوں کا کفارہ ہے ۵۱۴
کھلانا پلانا جہنم سے دوری کا ذریعہ ہے ۵۱۵
دعوت طعام کے ذریعہ گھر میں خیر و برکت ہوتی ہے ۵۱۵
فرشتے کھانا کھلانے والے پر درود بھیجتے ہیں ۵۱۶
مہمان اپنا رزق ساتھ لاتا ہے ۵۱۶
دینی بھائی کو کھلانے کی فضیلت ۵۱۶
ریاکاری کیلئے کھلانا ممنوع ہے ۵۱۷
افادۂ رضویہ ۵۱۷
پرہیزگار ہی کی دعوت کرو ۵۱۸
کھاتے وقت وہم سے بچو ۵۱۸

۱۸۔ کتاب الاضحیۃ ۵۱۹

۱۔ قربانی ۵۲۱

صاحب نصاب پر قربانی ضروری ہے ۵۲۱
قربانی کا جانور تندرست ہونا بہتر ہے ۵۸۱
حضور نے دو مینڈھوں کی قربانی کی ۵۸۱
قربانی کی دعا ۵۲۲
قربانی کس جانور کی ہو ۵۲۲
گائے کی قربانی سنت ہے ۵۲۳
گائے اور اونٹ میں سات حصے ۵۲۳
چرم قربانی کے خود مشکیزے بنائے جا سکتے ہیں ۵۲۴
قربانی کی کھال فروخت نہ کرو ۵۲۵
قربانی کا گوشت کھاؤ اور کھلاؤ ۵۲۶
قربانی کا گوشت اور کھال وغیرہ صدقہ کرو ۵۲۶

۱۹۔ کتاب الصید والذبائح ۵۲۹

۱۔ ذبیحہ ۵۳۱

اللہ کے نام پر ذبح کرو ۵۳۱
غیر اللہ کے نام پر ذبیحہ حرام ہے ۵۳۲
مہمان کی خوشنودی کیلئے ذبیحہ باعث ثواب ہے ۵۳۲
افادۂ رضویہ ۵۳۳
مجوس کا ذبیحہ ناجائز ہے ۵۳۳
افادۂ رضویہ ۵۳۳

۲۔ حرام جانور ۵۳۵

مردار کھانا حرام ہے ۵۳۵
زندہ جانور کا عضو کھانا حرام ہے ۵۳۵
پالتو گدھے حرام ۵۳۵
کیلے والے درندے اور پنجے والے پرندے ممنوع ہیں ۵۳۶
حریث نامی مچھلی کا حال ۵۳۶
ماکول اللحم جانور کے سات اعضاء مکروہ ہیں ۵۳۷

۲۰۔ کتاب الطب والرقی ۵۳۹

۱۔ مرض ودوا ۵۴۱

ہر مرض کی دوا اللہ تعالیٰ نے اتاری ہے ۵۴۱
افادۂ رضویہ ۵۴۱
بیوی کے مہر سے خریدی گئی دوا میں برکت وشفاء ہے ۵۴۱
حرام چیز میں شفا نہیں ۵۴۲
کاہن کی تصدیق حرام ہے ۵۴۲
کاہن کی تصدیق کرنے والی کی چالیس دن کی نماز غیر مقبول ۵۴۳

فضائل آب زمزم
شبیر برادرز

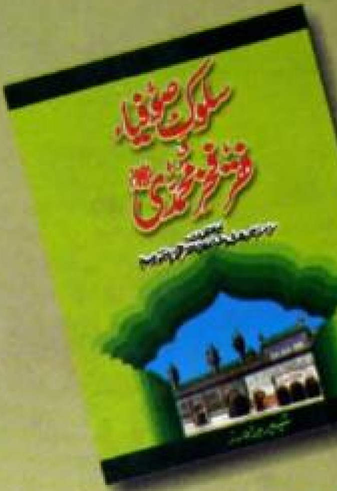
سلوکِ صوفیا
فقرِ فخرِ محمدی

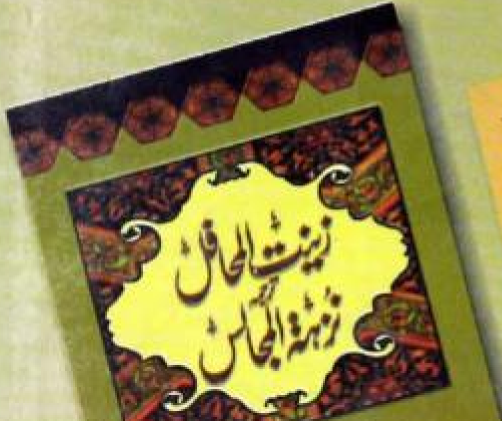
زینت المحافل
نزہۃ المجالس

نفحات الانس
شبیر برادرز

حضرت اویس قرنی

سیف الملوک
شبیر برادرز

شبیر برادرز